توضیحات

شرح اُردو

عِلمُ الصِّیغَہ

اَز

مولانا مفتی محمد ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

توضیحات

شرح اردو

عِلمُ الصِّیغہ

از

مولانا مفتی محمد ابراهیم رحمۃ اللہ علیہ

فاضل دیوبند

ناشر

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

التوضیحات لحلِّ علم الصیغہ

عربی علم صرف میں "علم الصیغہ" سب سے جامع اور مفید رسالہ ہے جو اپنی افادیت کی وجہ سے زمانۂ تصنیف کے بعد ہی سے اکثر مدارس عربیہ میں داخل درس ہے۔ طلبہ کی سہولت اور ان کے افادہ کے لئے مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب نے اس کی یہ بہترین اردو شرح لکھی ہے اور اس میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھا ہے:

① ہر صفحہ میں عربی متن کے ساتھ ساتھ ایسا جامع ترجمہ کر دیا ہے جس سے متن کی پوری تشریح ہو جاتی ہے۔

② ہر صفحہ میں متن کے اشکالات کو حل کرنے کے لئے ضروری امور کی توضیح کر دی ہے۔

③ علم الصیغہ کے مصنف رحؒ نے اختصار کے پیش نظر اکثر صیغوں کو پورا بیان کئے بغیر چھوڑ دیا ہے اور اُن کے جیسے دیگر صیغوں پر قیاس کر لینے کی ہدایت کی ہے۔ اکثر طلبہ ایسے مقامات پر متحیر ہو جاتے ہیں۔ لہذا ایسے صیغوں کو اہتمام کے ساتھ حل کر دیا ہے۔

④ جہاں جہاں مصنف رحؒ نے اپنی عبارت میں " وَ اِلیٰ آخِرِہٖ " بڑھا کر اختصار سے کام لیا ہے، ان مقامات کو ضبط کرنے کا طریقہ لکھ دیا ہے۔

⑤ ہر باب کے قاعدوں اور صیغوں پر نمبر لگا دیئے ہیں تاکہ طلبہ کو یاد کرنے میں آسانی ہو۔

امید ہے کہ ان خصوصیات کی بدولت یہ شرح طلبہ کے لئے بہت مددگار ثابت ہوگی، اور وہ اس سے پورا پورا استفادہ کریں گے۔ واللہ الموفق

خادم العلم والعلماء

معراج محمد

قدیمی کتب خانہ۔ کراچی

احوال مصنف رح

علم الصیغہ کے مصنف حضرۃ العلامہ مفتی عنایت احمد صاحب کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان کے دادا منشی غلام محمد صاحب تھے۔ کاکوری مقام میں سکونت اختیار کرنے کی بناء پر ان کو کاکوروی کہا جاتا ہے۔ اور حضرت والا کی پیدائش ۹ رشوال ۱۲۲۸ھ کو دیوہ مقام میں ہوئی جو ضلع بارہ بنکی کا ایک قصبہ ہے اور ابتدائی تعلیم کاکوری ہی میں حاصل فرمائی، اور ۱۳ سال کی عمر میں مابقی علوم حاصل فرمانے کی غرض سے رامپور پہونچے وہاں حضرت مولانا سید محمد صاحب بریلوی سے نحو و صرف اور حضرت مولانا حیدر علی صاحب ٹونکی اور حضرت مولانا نورالاسلام صاحب سے دوسری درسی کتابیں پڑھیں۔ رامپور میں درسی کتابیں ختم کرکے دہلی پہونچے وہاں شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی رح سے کتب حدیث سبقاً سبقاً پڑھیں اور سند حاصل فرمائی، پھر دہلی سے علیگڈھ تشریف لے گئے جہاں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ کے شاگرد حضرت مولانا بزرگ علی صاحب مارہروی جامع مسجد کے مدرسہ میں دینی خدمات انجام دے رہے تھے۔ ان سے منقول و معقول کی کتابیں پڑھکے فارغ التحصیل ہوئے اور بعد فراغ اسی مدرسہ میں مدرس مقرر ہوگئے ایک سال تک مدرس رہنے کے بعد مفتی و منصف کے عہدہ پر علیگڈھ ہی میں سرفراز ہوئے اور اجلاس ہی کے اوقات میں جب فرصت ہوتی تھی مولوی سید حسین شاہ بخاری کو ہدایہ پڑھاتے تھے یہاں سے بسلسلۂ ملازمت بریلی تشریف لے گئے اور یہیں صدر امین کے معزز عہدہ پر فائز ہوئے اور درس و تدریس کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ بعدازیں ۱۸۵۷ء میں جب نواب خان بہادر خاں نے روہیلکھنڈ میں علم جہاد بلند کیا تو حضرت مفتی صاحب موصوف بھی اس میں شریک ہوئے، جب تحریک آزادی ناکام ہوئی اور انگریزوں کا ملک پر دوبارہ تسلط ہوگیا حضرت والا گرفتار ہوئے، مقدمہ چلا اور عبور دریائے شور کی سزا تجویز ہوئی۔ حضرت والا جزیرۂ انڈمین میں درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا کام انجام فرماتے رہے ساتھ کوئی کتاب نہ تھی محض اپنی قوت حافظہ پر مختلف فنون میں رسالے تصنیف فرمائیں اور وطن واپس آکر کتابیں دیکھیں تو تمام مسائل حرف بحرف صحیح پائے۔ ایک انگریز کی فرمائش پر تقویم البلدان کا ترجمہ کیا۔ جو دو برس میں ختم ہوا۔ اور وہی رہائی کا سبب بنا۔ ۱۲۷۷ھ میں رہائی پاکر کاکوری آئے مولانا لطف اللہ صاحب علیگڈھی نے تاریخ رہائی لکھی اور خود کاکوری حاضر ہوکر پیش کی ؎

چوں بفضل خالق ارض و سما   اوستادم شد ز قید غم رہا
بہر تاریخ خلاص آں جناب   بر نوشتم اِنَّ اُستَاذِیْ نَجَا ۱۲۷۷

انڈمین سے واپس آکر حضرت والا نے مستقل قیام کانپور میں رکھا۔ مدرسہ فیض عام قائم فرمایا جو کہ کانپور میں مشہور دینی درسگاہ ہے۔ پھر دو سال کے بعد حج کا ارادہ فرمایا اور حضرت والا ہی امیر الحجاج بنکے اس جہاز سے روانہ ہوگئے جو ہوا کی مدد سے چلتے تھے۔ جدہ کے قریب جہاز پہاڑ سے ٹکرا کر ڈوب گیا اور حضرت والا بحالت نماز احرام باندھے ہوئے غریق و شہید ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ واقعہ ۷ رشوال ۱۲۷۹ھ کا ہے اس وقت حضرت والا کی عمر ۵۲ برس تھی۔ اس سفینۂ علم کے ساتھ ایک نادر تصنیف کا مسودہ بھی غرقاب ہوا جس کی تلافی ناممکن ہے۔ حضرت والا نے مرقوم زیریں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ (۱) علم الفرائض (۲) ملخصات الحساب (۳) تصدیق المسیح (۴) الکلام المبین (۵) ضمان الفردوس (۶) بیان عدد رشب براۃ (۷) رسالہ در مذمت میلہ ہا (۸) فضائل علم و علماء دین (۹) محاسن العمل (۱۰) فضائل درود و سلام (۱۱) ہدایات الاضاحی (۱۲) الدر الفرید (۱۳) وظیفۂ کریمہ (۱۴) خجستہ بہار البطرز گلستاں (۱۵) علم الصیغہ (۱۶) احادیث الحبیب المشترکۃ (۱۷) تواریخ حبیب اِلٰہ (۱۸) ترجمۂ تقویم البلدان (۱۹) نقشۂ مواقع النجوم (۲۰) لوامع العلوم و اسرار العلوم۔ حضرت والا کے علم و فضل پر انکی تصنیفات دال ہیں۔ انکو معقول و منقول ہر دو علم میں تبحر حاصل تھا تمام علوم بڑی محنت سے پڑھاتے تھے۔ ریاضی میں خاص امتیاز حاصل تھا۔ ادب کا بڑا ذوق تھا۔ اللہ تعالیٰ انکے فیوض علمیہ سے ہمیں اور ہمارے طلبہ کو برابر فیضیاب فرماتے رہیں۔ آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

:- کاتب الاحوال :-

بندہ محمد ابراہیم غفرالرحیم ولوالدیہ

مُقدّمہ

تعریفِ علمِ صرف: هُوَ عِلمٌ يُعرف منه انواعُ المفرداتِ الموضوعة بالوضعِ النوعي ومدلولاتُها الهيئاتُ الاصلية العامة للمفردات والهيئاتُ التغييريةُ وكيفيةُ تغييراتها عن هيئاتها الاصلية على الوجه الكلي با لمقائس الكلية

یعنی علم صرف وہ علم ہے جس سے اُن کلمات کے انواع معلوم ہو جاویں جن کو وضع نوعی کے ذریعہ سے وضع کیا گیا ہو اور ایسے کلمات کے معانی معلوم ہو جاویں اور ان کلمات کی اصلی ہیئات اور متغیر ہیئات دونوں معلوم ہو جاویں اور قواعد کلیہ کے ذریعہ سے کلی طریقہ پر ان کلمات کو انکی اصلی ہیئات سے بدلنے کی کیفیت معلوم ہو جاوے۔

موضوع علمِ صرف: الصيغ المخصوصة من الحيثية المذكورة یعنی علم صرف کے موضوع مخصوص صیغے ہیں اس حیثیت سے جس کا ذکر تعریف میں کیا گیا ہے۔

غرضِ علمِ صرف: تحصيلُ مَلَكةٍ يعرف بها ما ذكر من الاحوال یعنی ایسا ملکہ حاصل کرنا جس سے وہ احوال معلوم ہو جاویں جن کا ذکر تعریف میں کیا گیا ہے۔

غایتِ علمِ صرف: الاحتراز عن الخطأ من تلك الجهات یعنی انواع کلمات میں انکی اصلی ہیئات اور متغیر ہیئات کے لحاظ سے جو لفظی غلطیاں ہو جاتی ہیں اُن سے احتراز کرنا۔

علمِ صرف کے مبادی: مُقدِّماتٌ مستنبطةٌ من تتبّع استعمال كلام العرب، یعنی علم صرف کے مبادی وہ مقدمات ہیں جن کا استنباط کلام عرب کے استعمال کے تتبّع سے ہوا ہے۔

علمِ صرف کو کس نے جمع کیا ہے؟ سب سے پہلے ابو عثمان بکر بن حبیب مازنی نے علمِ صرف کو جمع کیا ہے جن کا انتقال ۲۴۸ھ میں ہوا ان سے پہلے علم صرف بھی علم نحو میں داخل تھا۔ مبرد نے کہا کہ سیبویہ کے بعد فن نحو میں ابو عثمان سے بڑا کوئی عالم پیدا نہیں ہوا جو بھی اس سے مناظرہ کرتا تھا ہار جاتا تھا چنانچہ انکے ساتھ مناظرہ میں اخفش بھی ہار گیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِیَدِهٖ تَصْرِیْفُ الْاَحْوَالِ وَتَخْفِیْفُ الْاَثْقَالِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْهَادِیْنَ اِلٰی مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُضَارِعِیْنَ لَهٗ فِی الصِّفَاتِ وَالْاَعْمَالِ

امابعد میگوید بندۂ نیازمند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الاحد کہ ایں رسالہ ایست در علم صرف کہ بپاس خاطر شفیق محسن مجمع محاسن حافظ وزیر علی صاحب بجزیرۂ انڈمن بمعرض تحریر درآمد، ورود حقیر دراں جزیرہ از نیرنگ تقدیر بودہ وکتابے از ہیچ علم نزد خود نداشت، ایں رسالہ را بوضعے نگاشت کہ بجائے میزان ومنشعب وپنج گنج وزبدہ وصرف میر بکار آید وبرفوائد دیگر ہم مشتمل باشد نَفَعَ اللّٰهُ بِهِ الطَّالِبِیْنَ وَرَزَقَهُمْ وَاِیَّایَ اِتِّبَاعَ سُنَّةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ترجمہ ۔ اس خدا کیلئے تمام تعریفیں مخصوص ہیں جس خدا کے دست قدرت میں ہے احوال مخلوق کو متغیر فرمانا اور بندوں کے بوجھوں کو ہلکا فرمانا اور درود وسلام نازل ہو نیک کاموں کی طرف رہنمائی کرنیوالوں کے سردار پر اور انکے آل واصحاب پر جو مشابہ ہیں انکے اعمال وصفات میں قولہ امابعد الخ درود وسلام کے بعد وہ بندہ کہتا ہے جو بے نیاز پروردگار کے دربار کا محتاج ہے اور سردار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دامن کو مضبوطی سے پکڑنیوالا ہے (اس بندہ کا نام) محمد عنایت احمد ہے اللہ اس کو معاف فرماویں۔ کہ یہ علم الصیغہ ایک رسالہ ہے علم صرف میں جو ان حافظ وزیر علی صاحب کی دلجوئی کیلئے جزیرۂ انڈمین میں تحریر کے محل عرض میں آیا ہے جو میرے مہربان اور محسن ہونیکے ساتھ ساتھ خوبیوں کا جامع ہیں، اور حقیر کا اس جزیرہ میں وارد ہونا تقدیر کی گردش سے تھا اور (اسی جزیرہ میں) اپنے پاس کسی علم کی کوئی کتاب نہ تھی اور اس رسالہ علم الصیغہ کو اس طریقہ پر لکھا کہ میزان ومنشعب اور پنج گنج وزبدہ اور صرف میر کے موقع میں کام آدے اور دوسرے فوائد پر بھی مشتمل ہو اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعے طلبہ کو فائدہ پہونچاویں اور انکو اور خاص کر کے مجھکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کی سنت کے اتباع کی توفیق نصیب فرماویں۔

توضیح ۔ یعنی بندوں کے احوال کو بدلنا مثلاً حالت نیک سے بدلدینا خوشحالی کو بدحالی سے بدلدینا دل کی قساوت کو رقت سے بدل دینا اسی طرح بندہ کے گناہ اور قرض کے بوجھ کو ہلکا کردینا صرف خداوند کریم کے دست قدرت میں ہے کسی غیر اللہ کو ان باتوں کا اختیار نہیں ہے اور اچھے کاموں کی طرف بندگان خدا کو حضرات صحابۂ کرام تابعین وتبع تابعین۔ ائمۂ دین۔ اکابرین اسلام۔ علمائے عظام رضی اللہ عنہم سب نے ہدایت فرمائی ہے مگر ان سب ہادیوں کے سردار سرور عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نزول رحمت کاملہ کی دعا کرنا ضروری ہوا اور اس دعا میں ان آل واصحاب کو تابع بنانا بھی ضروری ہوا جو اعمال وصفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں کیونکہ ان ہی آل واصحاب نے بندگان خدا کی ہدایت کیواسطے اپنی جان تک قربان فرمائی ہے اور قرآن وحدیث کو تمام عالم میں پھیلانے کیلئے اپنی اپنی ساری زندگیوں کو وقف فرمایا ہے ان ہی حضرات کے نقش قدموں پر ہمیں بھی چلنے کی توفیق بخشیں۔ آمین۔ قولہ امابعد الخ مصنف علم الصیغہ حضرت مولانا مفتی عنایت احمد صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دریائے شور کے جزیرۂ انڈمین میں بندہ نے حافظ وزیر علی صاحب کی دلجوئی کیلئے اس علم الصیغہ کو اس طور سے لکھا ہے کہ میزان عربی۔ منشعب۔ پنج گنج۔ زبدہ۔ صرف میر۔ ان پانچوں رسائل کا کام دے علاوہ ازیں ان فوائد پر بھی مشتمل ہو جن پر مذکورہ رسائل مشتمل نہیں ہیں۔ اور مصنف کا اس جزیرہ میں وارد ہونا تقدیر کی گردش سے تھا (چنانچہ تفصیل تمکو احوال مصنف پڑھنے سے معلوم ہو جائیگی) اور مصنف نے اس علم الصیغہ کے تمام مضامین کو اپنی یاد سے لکھا ہے چنانچہ زمانۂ تالیف میں مصنف کے پاس کوئی کتاب موجود نہونے کی تصریح مصنف نے اپنی عبارت میں فرمادی ہے۔ اللہ انکے علوم کے ذریعہ ہمیں اور ہمارے طلبہ کو برابر فیضیاب فرماتے رہیں۔ آمین۔

تحقیق ۔ تصریف کے معنی لغوی کسی چیز کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیر نا ہے اور صرفی اصطلاح میں تصریف کے معنے ہیں کسی مادہ کے ایک لفظ کو مختلف صیغوں کی طرف لیجانا تاکہ مختلف معانی پیدا ہو جاویں کیونکہ صیغے مختلف ہوئے بغیر معانی مختلف نہیں ہو سکتے اور یہاں تصریف کے معنی لغوی مراد ہیں اور یاد رہے کہ مصنف نے اس رسالہ کے خطبہ میں

وایں رسالہ مشتمل است بر یک مقدمہ و چہار باب و خاتمہ مقدمہ در تقسیم کلمہ و اقسام آں کلمہ کہ لفظ موضوع مفرد را گویند بر سہ قسم است فعل و اسم و حرف، فعل آنکہ دلالت کند بر معنی مستقل با یکے از ازمنہ ثلثہ ماضی و حال و استقبال چوں ضَرَبَ و یَضْرِبُ و اسم آنکہ دلالت کند بر معنی مستقل نہ با یکے از ازمنہ ثلثہ چوں رَجُلٌ و ضَارِبٌ و حرف آنکہ دلالت کند بر معنی غیر مستقل کہ بے ضم کلمہ دیگر فہمیدہ نشود چوں مِنْ و اِلیٰ فعل باعتبار معنی و زمانہ بر سہ قسم است ماضی و مضارع و امر ماضی آنکہ دلالت کند بر وقوع معنی در زمانہ گذشتہ چوں فَعَلَ کرد آں یکمرد در زمانہ گذشتہ و مضارع آنکہ دلالت کند بر وقوع معنی در زمانہ حال یا آیندہ چوں یَفْعَلُ می کند یا خواہد کرد آں یکمرد بزمانہ حال یا آیندہ و امر آنکہ دلالت کند بر طلب کارے از فاعل مخاطب بزمان آیندہ چوں اِفْعَلْ بکن تو یکمرد بزمانہ آیندہ ماضی و مضارع اگر نسبت فعل دراں بفاعل یعنی کنندہ کار باشد معروف باشد چوں ضَرَبَ زد آں یکمرد و یَضْرِبُ می زند یا خواہد زد آں یکمرد و اگر بمفعول باشد یعنی آنکہ کار برو واقع شدہ باشد مجہول بود چوں ضُرِبَ زدہ شد آں یکمرد و یُضْرَبُ زدہ میشود یا زدہ خواہد شد آں یکمرد و امر مذکور نمی باشد مگر معروف

ترجمہ مع تشریح ۔ اور یہ رسالہ علم الصیغہ مشتمل ہے ایک مقدمہ اور چار باب اور ایک خاتمہ پر (باب اول میں صیغوں کا بیان ہے اور باب دوم میں فعل کے بابوں کا بیان ہے باب سوم میں مہموز معتل مضاعف کی گردان ہے باب چہارم میں چند مفید افادات ہیں۔ اور خاتمہ میں مشکل صیغوں کا ذکر ہے) مقدمہ کلمہ کی تقسیم اور اسکے اقسام میں کہ کلمہ اس لفظ مفرد کو کہتے ہیں جو معنی کیلئے موضوع ہو۔ اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں فعل اسم حرف ۔ فعل وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی مستقل پر دلالت کرے جس میں ماضی ۔ مستقبل ۔ حال ۔ ان تینوں زمانوں سے کوئی زمانہ پایا جاوے جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ دونوں فعل ہیں ۔ اور اسم وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی مستقل پر دلالت کرے جس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ ضَارِبٌ دونوں اسم ہیں ۔ اور حرف وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی غیر مستقل پر دلالت کرے کہ دوسرے کلمہ کو اس حرف کے ساتھ ملائے بغیر وہ معنی سمجھا نہ جائے جیسے مِنْ اِلیٰ دونوں حرف ہیں ۔ معنی اور زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں ۔ ماضی ۔ مضارع ۔ امر ۔ ماضی وہ فعل ہے جو گذشتہ زمانہ میں کوئی معنی واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں اور مضارع وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا استقبال میں کوئی معنی پایا جانے پر دلالت کرے جیسے یَفْعَلُ کرتا ہے یا کریگا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں اور امر وہ فعل ہے جو زمانہ استقبال میں فاعل مخاطب سے کوئی کام طلب کرنے پر دلالت کرے جیسے اِفْعَلْ کر تو ایک مرد زمانہ استقبال میں ۔ ماضی اور مضارع میں اگر فعل کی نسبت فاعل یعنی کرنے والے کی طرف ہو تو ماضی و مضارع معروف ہے جیسے ضَرَبَ مارا اس ایک مرد نے اور یَضْرِبُ مارتا ہے یا ماریگا وہ ایک مرد اور اگر ماضی و مضارع میں فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو یعنی اس چیز کی طرف ہو جس پر فعل واقع ہوا تو ماضی و مضارع مجہول ہے جیسے ضُرِبَ مارا گیا وہ ایک مرد اور یُضْرَبُ مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا وہ ایک مرد ۔ اور امر مذکور صرف معروف ہوتا ہے (کبھی مجہول نہیں ہوتا)

توضیح ۔ کتابوں کے شروع کا لفظ مقدمہ مقدمۃ الجیش سے ماخوذ ہے کہ جس طرح مقدمۃ الجیش فوج کے اس حصہ کو کہا جاتا ہے جو میدان جنگ میں پہلے جاکے فوج کیلئے تمام ضروریات کا انتظام کرے اسی طرح کتابوں کے مقدمہ میں بھی وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جن پر مسائل کتاب کا سمجھنا موقوف ہو جیسے اس علم کی تعریف جس علم میں کتاب لکھی گئی ہے ۔ اور اس علم کا موضوع یعنی وہ چیزیں جنکے احوال سے اس علم میں گفتگو کی جائے مثلاً علم صرف میں اسم فعل حرف کے احوال سے بحث کیجاتی ہے لہذا یہ تینوں علم صرف کے موضوع ہیں اور اس علم کی غرض مثلاً صرف کی غرض لفظی غلطی سے بچنا ہے نیز یاد رہے کہ تین چیزوں کو اجزاء علوم کہا جاتا ہے (۱) موضوعات جیسے ابھی معلوم کر چکے ہو (۲) مبادی یعنی علم کی تعریف اور موضوع کے ہر ایک جزو کی تعریف ان دونوں کو مصنفؒ نے مقدمہ میں ذکر فرمایا ہے (۳) مسائل یعنی علم صرف کے قواعد وغیرہ جن کو مصنفؒ آنے والے چار بابوں میں بیان فرمائیں گے ۔ اور یاد رہے کہ مصنفؒ نے کلمہ کی تعریف میں موضوع کی قید لگا کے مہمل لفظ کلمہ نہ ہونے کو ظاہر کر دیا ہے اور مفرد کی قید لگا کے ظاہر کر دیا ہے کہ صرفی لوگ مرکبات ناقصہ کو کلمہ نہیں کہا کرتے ۔ اور لفظ مفرد وہ لفظ ہے جس کا جزو معنی کے جزو پر دال نہ ہو ۔ جیسے زَیْدٌ اور قَامَ دونوں لفظ مفرد ہیں اور لفظ مرکب وہ لفظ ہے جس کا جزو معنی کے جزو پر دال ہو جیسے لفظ عبداللہ کے اول جزو عبد اور ثانی جزو اللہ ہے اور دونوں معنی پر دال ہیں ۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اقسام کلمہ کو بیان کرتے وقت نحوی لوگ اسم کو مقدم کرتے ہیں کیونکہ معرب مبنی ہونے کا تعلق اسم کے ساتھ زیادہ ہے نیز دو اسم ملکے جملہ ہو سکنے کی وجہ سے اسم افضل ہے فعل و حرف سے اور افضل کو مقدم

ماضی و مضارع معروف و مجہول اگر دلالت بر ثبوت کارے کند اثبات باشد چوں نَصَرَ یَنْصُرُ و اگر بر نفی دلالت کند نفی باشد چوں مَا ضُرِبَ
وَلَا یُضْرَبُ و فعل باعتبار تعداد حرف اصلی بر دو قسم است ثلاثی و رباعی ثلاثی آنکہ سہ حرف اصلی درو باشد چوں نَصَرَ و یَنْصُرُ
و رباعی آنکہ چار حرف اصلی دراں باشد چوں بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ و ہر یکے ازیں ہر دو یا مجرد باشد کہ جز حروف ثلثہ یا اربعۂ اصلی زیادتی در ماضی
نداشتہ باشد یا مزید فیہ کہ دراں در ماضی زیادت بر حروف اصلی باشد مثال ثلاثی مجرد نَصَرَ یَنْصُرُ مثال ثلاثی مزید فیہ اِجْتَنَبَ اَکْرَمَ
مثال رباعی مجرد بَعْثَرَ مثال رباعی مزید فیہ تَسَرْبَلَ اِبْرَنْشَقَ و فعل باعتبار اقسام حروف بر چہار قسم است صحیح و مہموز و معتل و مضاعف
صحیح آنست کہ در حروف اصلی وی ہمزہ و حرف علت و دو حرف یک جنس نباشد، حرف علت واو الف و یا را گویند کہ مجموعہ آں وای باشد
امثلہ کہ گذشتہ ہمہ از صحیح بودہ مہموز آنکہ در حروف اصلی وی ہمزہ باشد پس اگر بجائے فا باشد آنرا مہموز فا گویند چوں اَمَرَ و اگر بجائے
عین باشد مہموز عین چوں سَأَلَ و اگر بجائے لام باشد مہموز لام چوں قَرَأَ

ترجمہ مع تشریح ۔ ماضی اور مضارع معروف و مجہول اگر کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے تو اثبات ہوتا ہے جیسے نَصَرَ ماضی معروف اثبات نُصِرَ ماضی مجہول اثبات یَنْصُرُ مضارع معروف اثبات یُنْصَرُ مضارع مجہول اثبات ہے ۔ اور اگر کسی کام کی نفی پر دلالت کرے تو نفی ہوتی ہے جیسے مَا ضَرَبَ ماضی معروف نفی لَا یَضْرِبُ مضارع معروف نفی لَا یُضْرَبُ مضارع مجہول نفی ہے اور حرف اصلی کی گنتی کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں ثلاثی اور رباعی ثلاثی وہ فعل ہے جس میں حرف اصلی تین ہوں جیسے نَصَرَ ماضی ثلاثی اور یَنْصُرُ مضارع ثلاثی ہے اور رباعی وہ فعل ہے جس میں حرف اصلی چار ہوں جیسے بَعْثَرَ ماضی رباعی اور یُبَعْثِرُ مضارع رباعی ہے اور ثلاثی و رباعی سے ہر ایک یا مجرد ہوگا یا مزید فیہ پس ثلاثی مجرد وہ فعل ہے جسکی ماضی میں تین حرف اصلی کے ساتھ کوئی زائد حرف نہو جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ اور رباعی مجرد وہ فعل ہے جسکے ماضی میں چار حرف اصلی کے ساتھ کوئی زائد حرف نہو جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ اور ثلاثی مزید فیہ وہ فعل ہے جسکے ماضی میں تین حرف اصلی کے ساتھ زائد حرف بھی ہو جیسے اِجْتَنَبَ میں ہمزہ وصل اور تا دونوں زیادہ ہیں اور اَکْرَمَ میں ہمزہ زیادہ ہے اور رباعی مزید فیہ وہ فعل ہے جسکے ماضی میں چار حرف اصلی کیساتھ زائد حرف بھی ہو جیسے تَسَرْبَلَ میں تا اور اِبْرَنْشَقَ میں ہمزہ اور نون زیادہ ہیں ۔ اور حروف کی قسموں کے لحاظ سے فعل کی چار قسمیں ہیں صحیح مہموز معتل مضاعف صحیح وہ فعل ہے جسکے اصلی حروف میں ہمزہ نہو حرف علت نہو اور کسی حرف کا تکرار نہ ہو ۔ اور حرف علت واؤ الف یا کو کہتے ہیں جنکا مجموعہ وای ہے اور اب تک جتنی مثالیں گذری ہیں سب صحیح کی ہیں ۔ اور مہموز وہ فعل ہے جسکے اصلی حروف میں ہمزہ ہو پس اگر ہمزہ فا کلمہ میں ہو تو مہموز فا اور اگر عین کلمہ میں ہو تو مہموز عین اور اگر لام کلمہ میں ہو تو مہموز لام ہے اول کی مثال اَمَرَ اور ثانی کی مثال سَأَلَ اور ثالث کی مثال قَرَأَ ہے ۔

توضیح ۔ یہ بات پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ صرفیوں کی اصلی نظر فعل کی طرف ہے کیونکہ فعل ہی میں گردان اور دوسرے تغیرات کا وقوع زیادہ ہوتا ہے بنا بریں تعیین اوزان کیلئے ثلاثی کے حرف اول کو فا کلمہ اور حرف ثانی کو عین کلمہ اور حرف ثالث کو لام کلمہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ لفظ فعل کا حرف اول فا کلمہ اور حرف ثانی عین کلمہ اور حرف ثالث لام کلمہ ہے اور رباعی کے لام کلمہ کو مکرر قرار دیا گیا ہے پس فعل کے اندر جو جو حرف فا کلمہ ۔ عین کلمہ ۔ لام کلمہ میں واقع ہوں وہ حروف اصلی ہیں اور جو حرف ان میں واقع نہ ہو وہ حرف زائد ہے بنا بریں نَصَرَ ضَرَبَ کے تمام حروف اصلی ہیں اور اِجْتَنَبَ میں ہمزہ و تا زیادہ ہیں کیونکہ اس کا مادہ جَنَبٌ ہے اور ہمزہ و تا فا کلمہ ۔ عین کلمہ ۔ لام کلمہ میں واقع نہیں ہوئے اسی طرح اَکْرَمَ کا مادہ کَرَمٌ ہے پس شروع کا ہمزہ فا کلمہ ۔ عین کلمہ ۔ لام کلمہ میں واقع نہونے کیوجہ سے زائدہ ہے اور بَعْثَرَ میں بَا فا کلمہ اور عین ۔ عین کلمہ اور ثا لام اول اور را لام ثانی ہونے کی وجہ سے اس کو رباعی مجرد کہا گیا ہے اور تَسَرْبَلَ میں تا کو فا کلمہ ۔ عین کلمہ ۔ لام اول اور لام ثانی کے محل میں واقع نہونے کی وجہ سے زیادہ کہا گیا ہے ۔ اسی طرح اِبْرَنْشَقَ میں ہمزہ اور نون دونوں فا کلمہ ۔ عین کلمہ ۔ لام اول اور لام ثانی کے محل میں واقع نہونے کی وجہ سے زیادہ ہیں ۔ اور رباعی کے فا کلمہ ۔ یا عین کلمہ کو مکرر نہ کہہ کے لام کلمہ کو مکرر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لام کلمہ حرف آخر ہونے کی وجہ سے تکرار اس کے حق میں مناسب ہے کیونکہ محل زیادت لام کلمہ کے بعد ہے اور زیادت کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک تو حرف اصلی کے تکرار کے ساتھ جیسے جَلْبَبَ میں ایک با اور قَطَّعَ میں ایک طا زیادہ ہے، دیگر ایسا حرف زائد جو اصلی نہو جیسا اَکْرَمَ کا ہمزہ اور اِجْتَنَبَ کا ہمزہ اور تا ہیں ۔ کہ ان میں سے کوئی حرف اصلی نہیں اور صحیح بمعنی تندرست ہے اور کلمات صحیحہ کو اعلال و تغیر سے سالم رہنے کی بنا پر صحیح کہا جاتا ہے اور مہموز میں ہمزہ ہونے کی وجہ سے اور معتل میں حرف علت ہونیکی وجہ سے دونوں مہموز و معتل کے نام سے موسوم ہوئے ۔

معتل آنکہ در حروف اصلی وے حرف علت بود اگر یک باشد آنرا سہ قسم ست معتل فا کہ آنرا مثال گویند چوں وَعَدَ و یَسَرَ و معتل عین کہ آنرا اجوف گویند چوں قَالَ و بَاعَ و معتل لام کہ آنرا ناقص گویند چوں دَعَا و رَمٰی و اگر دو حرف علت باشد آنرا لفیف گویند و آں بر دو قسم است مقرون کہ ہر دو حرف علت متصل باشد چوں طَوٰی و مفروق اگر منفصل باشد چوں وَقٰی مضاعف آنست کہ در حروف اصلی وے دو حرف یکجنس باشد چوں فَرَّ و زَلْزَلَ پس کل اقسام دہ باشد یک صحیح سہ مہموز و پنج معتل و یک مضاعف صرفیاں بسبب کثرت مباحث صرفیہ ہفت را اعتبار کردہ اند کہ دریں بیت مذکور اند **بیت** صحیح است و مثال است و مضاعف ٭ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

اسم بر سہ قسم است مصدر و مشتق و جامد مصدر آنکہ دلالت کند بر کارے و در آخر معنی فارسیش دن یا تن باشد چوں اَلضَّرْبُ زدن و اَلْقَتْلُ کشتن و مشتق آنکہ برآوردہ شدہ باشد از فعل چوں ضَارِبٌ و مَنْصَرٌ و جامد آنکہ نہ مصدر باشد نہ مشتق چوں رَجُلٌ و جَعْفَرٌ مصدر و مشتق مثل فعل خود ثلاثی و رباعی و مجرد و مزید فیہ می باشد و ہم باقسام دہ گانہ صحیح وغیرہ منقسم می شود و جامد باعتبار تعداد حروف یا ثلاثی می باشد مجرد چوں رَجُلٌ و مزید فیہ چوں حِمَارٌ و رباعی مجرد چوں جَعْفَرٌ و مزید فیہ چوں قِرْطَاسٌ یا خماسی مجرد چوں سَفَرْجَلٌ یا مزید فیہ چوں قَبَعْثَرٰی و باعتبار انواع حروف باقسام دہ گانہ منقسم می شود۔

ترجمہ مع تشریح ۔ معتل وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حرفوں میں حرف علت ہو، اگر حرف علت ایک ہو تو اسکی تین قسمیں ہیں (۱) معتل فا کہ اسکو مثال بھی کہتے ہیں جیسے وَعَدَ یَسَرَ (ماضی کے فا کلمہ میں حرف علت ہوا ہے) (۲) معتل عین کہ اسکو اجوف بھی کہتے ہیں جیسے قَالَ اور بَاعَ (ماضی کے عین کلمہ میں حرف علت ہوا ہے کیونکہ اصل میں قَوَلَ اور بَیَعَ تھا) (۳) معتل لام کہ اسکو ناقص بھی کہتے ہیں۔ جیسے دَعَا اور رَمٰی (ماضی کے لام کلمہ میں حرف علت ہوا ہے کیونکہ اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھا) اور اگر دو حرف علت ہو تو اس کو لفیف کہتے ہیں اور لفیف کی دو قسمیں ہیں (۱) لفیف مقرون کہ دونوں حرف علت متصل ہوں جیسے طَوٰی (ماضی کے عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں حرف علت ہیں اصل میں طَوَیَ تھا) (۲) لفیف مفروق کہ دونوں حرف علت کے درمیان حرف صحیح کا فاصلہ ہو جیسے وَقٰی (ماضی کے فا کلمہ اور لام کلمہ میں حرف علت ہوا اور عین کلمہ میں حرف صحیح قاف ہے اصل میں وَقَیَ تھا) مضاعف وہ کلمہ ہے جسکے اصلی حروف میں ایک جنس کے دو حرف ہوں یعنی کسی حرف صحیح کی تکرار ہو جیسے فَرَّ اور زَلْزَلَ (ماضی کے ان صیغوں سے اول میں را کی تکرار ہے اصل میں فَرَرَ تھا اور ثانی میں زا اور لام کی تکرار ہے) پس کل دس قسمیں ہوگئیں ایک صحیح تین مہموز پانچ معتل ایک مضاعف صرفی بحثوں کی کثرت کے سبب صرفیوں نے سات کو اعتبار کیا ہے جو متن کے شعر میں مذکور ہیں۔ صحیح مثال مضاعف لفیف۔ ناقص۔ مہموز۔ اجوف۔ اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد۔ مصدر وہ اسم ہے جو کسی کام پر دلالت کرے اور اسکے فارسی معنے کے آخر میں دن یا تن ہو جیسے ضَرْبٌ مصدر کے فارسی معنی زدن یعنی مارنا اور قَتْلٌ مصدر کے فارسی معنی کشتن یعنی مار ڈالنا ہیں۔ اور مشتق وہ اسم ہے جس کو فعل سے نکالا گیا ہو جیسے ضَارِبٌ مَنْصَرٌ (دونوں مشتق ہیں اول کو یَضْرِبُ سے اور ثانی کو یَنْصُرُ سے نکالا گیا ہے) اور جامد وہ اسم ہے جو نہ مصدر ہو نہ مشتق جیسے رَجُلٌ جَعْفَرٌ (دونوں جامد ہیں اول ثلاثی دوم رباعی) مصدر اور مشتق اپنے فعل کے مانند ثلاثی اور رباعی مجرد اور مزید فیہ ہوتا ہے اور صحیح وغیرہ اقسام دہ گانہ کی طرف منقسم ہوتا ہے اور جامد حروف کی گنتی کے اعتبار سے ثلاثی مجرد ہوتا ہے جیسے رَجُلٌ اور ثلاثی مزید فیہ ہوتا ہے جیسے حِمَارٌ اور رباعی مجرد ہوتا ہے جیسے جَعْفَرٌ اور رباعی مزید فیہ ہوتا ہے جیسے قِرْطَاسٌ اور خماسی مجرد ہوتا ہے جیسے سَفَرْجَلٌ اور خماسی مزید فیہ ہوتا ہے جیسے قَبَعْثَرٰی اور اقسام حروف کے اعتبار سے اقسام دہ گانہ کی طرف منقسم ہوتا ہے۔

توضیح ۔ تعلیل میں معتل فا صحیح کے مثل ہونے کی وجہ سے معتل فا کو مثال کہا جاتا ہے اور اجوف بمعنی خالی پیٹ ہے اور جس لفظ کے وسط میں حرف علت ہوا گویا کہ اس لفظ کا پیٹ بھی خالی ہے کیونکہ حرف علت کا وجود بمنزلہ عدم ہے محل تغیر ہونے کی وجہ سے اور ناقص بمعنی کم ہے اور جن الفاظ کے لام کلمہ میں حرف علت ہو وہ الفاظ کم ہیں الفاظ کی دوسرے اقسام سے لہذا ناقص کو ناقص کہا جاتا ہے۔ اور لفیف بمعنی پیچیدہ ہے پس معتل بدو حرف بیک حرف سے پیچیدہ ہونے کی بنا پر معتل بدو حرف کو لفیف کہا جاتا ہے (قولہ مضاعف) بمعنی دو چند ہے اور جس لفظ میں حرف صحیح کی تکرار ہوا اس کا حرف دو چند ہونے کی وجہ سے اسکو مضاعف کہا جاتا ہے (قولہ اسم بر سہ قسم ست) یہ بصریوں کا مذہب ہے اور کوفیوں کے مذہب پر مصدر بھی مشتقات میں داخل ہے لہذا اسم کی دو قسمیں ہیں

چوں فعل تصریفات بسیار میدارد و اسم کم و حرف مطلقاً ندارد لہذا نظر صرفی بیشتر متعلق بفعل ست **باب اوّل در بیان صیغ** مشتمل بر دو فصل **فصل اوّل** در گردانہائے افعال فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد بر سہ وزن آید فَعَلَ چوں ضَرَبَ و فَعِلَ چوں سَمِعَ و فَعُلَ چوں کَرُمَ و مضارع معروف فَعَلَ گاہے یَفْعُلُ آید چوں نَصَرَ یَنْصُرُ و گاہے یَفْعِلُ چوں ضَرَبَ یَضْرِبُ و گاہے یَفْعَلُ چوں فَتَحَ یَفْتَحُ و مضارع فَعِلَ، یَفْعَلُ آید چوں سَمِعَ یَسْمَعُ و گاہے یَفْعِلُ چوں حَسِبَ یَحْسِبُ و مضارع فَعُلَ، یَفْعُلُ آید و بس چوں کَرُمَ یَکْرُمُ و ماضی مجہول از ہر سہ وزن بر وزن فُعِلَ آید و مضارع مجہول مطلقاً بر وزن یُفْعَلُ پس ثلاثی مجرد را شش باب حاصل شدہ اوّلاً بیان صیغ افعال و مشتقات کردہ می شود بعد ازیں تفصیل ابواب نمودہ خواہد شد ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ جب فعل گردان زیادہ رکھتا ہے اور اسم گردان کم رکھتا ہے اور حرف گردان بالکل نہیں رکھتا اسلئے صرفی کی نظر فعل کی طرف زیادہ ہے پہلا باب صیغوں کی گردان میں اور یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے پہلی فصل فعلوں کی گردان میں ثلاثی مجرد کے ماضی معروف کا صیغہ تین وزنوں پر آتا ہے فَعَلَ کے وزن پر جیسے ضَرَبَ فَعِلَ کے وزن پر جیسے سَمِعَ فَعُلَ کے وزن پر جیسے کَرُمَ ۔ اور فَعَلَ ماضی کا مضارع معروف کبھی یَفْعُلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ اور کبھی یَفْعِلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ اور کبھی یَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ ۔ اور فَعِلَ ماضی کا مضارع معروف یَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ اور کبھی یَفْعِلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ اور فَعُلَ ماضی کا مضارع معروف صرف یَفْعُلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ اور ماضی معروف کے تینوں وزنوں کا ماضی مجہول فُعِلَ کی وزن پر آتا ہے اور تینوں وزنوں کا مضارع مجہول صرف یُفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے پس ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہوگئے پہلے فعل اور مشتق کے صیغوں کو بیان کیا جاتا ہے پھر ابواب کی تفصیل کی جاویگی ۔

توضیح ۔ فَعَلَ ماضی کے مانند فَعِلَ اور فَعُلَ ماضی کے ابواب اگر تین تین ہوتے تو کل ابواب نو ہو جاتے ۔ مگر فَعُلَ یَفْعِلُ یعنی ماضی کے ضمہ اور عین مضارع کے کسرہ کے ساتھ کوئی باب نہیں ہے کیونکہ عرب لوگ ماضی کے عین پر ضمہ پڑھ کے مضارع کے عین پر کسرہ پڑھنے کو ثقیل سمجھتے ہیں اور ماضی کے عین پر ضمہ ہو کے مضارع کے عین پر فتح ہونے کو صاحب منشعب نے کَادَ یَکَادُ کا باب کہا ہے اور ماضی کا عین کلمہ مکسور ہو کے مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو نیکو صاحب منشعب نے فَضِلَ یَفْضُلُ کا باب کہا ہے ۔ لیکن مصنف علم الصیغہ نے ان دونوں بابوں کو تداخل سے قرار دیا ہے اور ایک باب کے ماضی کو دوسرے باب کے مضارع کے ساتھ ملا دینے کو اصطلاح میں تداخل کہا جاتا ہے پس کَادَ یَکَادُ میں کَرُمَ کے ماضی کو سَمِعَ کے مضارع کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اور فَضِلَ یَفْضُلُ میں سَمِعَ کے ماضی کو کَرُمَ کے مضارع کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اور فصول اکبری میں کَادَ یَکَادُ کو باب سَمِعَ سے کہا گیا ہے اور شرح میں فَضِلَ یَفْضُلُ کو بھی باب سَمِعَ سے قرار دیا گیا ہے الغرض یہ دو باب نکل جانے کے بعد کل چھ باب بچگئے ۱ نَصَرَ یَنْصُرُ ۲ ضَرَبَ یَضْرِبُ ۳ سَمِعَ یَسْمَعُ ۴ فَتَحَ یَفْتَحُ ۵ کَرُمَ یَکْرُمُ ۶ حَسِبَ یَحْسِبُ ۔ اور کَادَ یَکَادُ ۔ فَضِلَ یَفْضُلُ ان دونوں بابوں کے وزن پر عربی کے دوسرے الفاظ مستعمل نہونے کی وجہ سے مصنفؒ نے ان دونوں بابوں کو شمار نہیں کیا ہے اور بعضوں نے کَادَ یَکِیْدُ کو باب ضرب سے بھی کہا ہے ۔

تنبیہ ۱ ۔ اسم رباعی مجرد پانچ وزنوں میں سے کسی وزن پر مستعمل ہوتا ہے (۱) فَعْلَلٌ جیسے جَعْفَرٌ بمعنی چھوٹی نہر (۲) فِعْلِلٌ جیسے زِبْرِجٌ بمعنی زینت (۳) فُعْلُلٌ جیسے بُرْثُنٌ بمعنے شکاری جانور کا پنجہ (۴) فِعْلَلٌ جیسے دِرْہَمٌ بمعنی درم (۵) فِعَلٌّ جیسے قِمَطْرٌ بمعنے کتاب رکھنے کا طاق ۔ اور اسم خماسی مجرد چار وزنوں میں سے کسی وزن پر مستعمل ہوتا ہے (۱) فَعَلَّلٌ جیسے سَفَرْجَلٌ بمعنی بہی یعنی ایک قسم کا میوہ (۲) فُعَلِّلٌ جیسے قُذَعْمِلٌ بمعنے موٹا اونٹ (۳) فَعْلَلِلٌ جیسے جَحْمَرِشٌ بمعنی بڑھیا (۴) فِعْلَلٌّ جیسے قِرْطَعْبٌ بمعنی شئ قلیل ۔ اور اسم خماسی مزید فیہ بھی پانچ وزنوں میں سے کسی نہ کسی وزن پر مستعمل ہوتا ہے (۱) فَعْلَلُوْلٌ جیسے عَضْرَفُوْطٌ یعنی ایک خاص قسم کا چھوٹا جانور (۲) فَعْلَلِيْلٌ جیسے خَنْدَرِيْسٌ بمعنے شئ باطل (۳) فِعْلَلُوْلٌ جیسے قِرْطَبُوْسٌ بمعنے موٹی اونٹنی (۴) فَعَلَّلَى جیسے قَبَعْثَرَى بمعنے موٹا اونٹ (۵) فَعْلَلِيْلٌ جیسے خَنْدَرِيْسٌ بمعنی پرانی شراب ۔

تنبیہ ۲ :۔ اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی دس قسمیں کی گئی ہیں ان کو فارسی میں اقسام دہ گانہ کہا جاتا ہے (۱) صحیح (۲) مضاعف (۳) مہموز فا (۴) مہموز عین (۵) مہموز لام (۶) معتل فا (۷) معتل عین (۸) معتل لام (۹) لفیف مقرون (۱۰) لفیف مفروق ۔ مگر ان اقسام میں سے جس جس قسم کے مباحث زیادہ ہیں ان کو مستقل طور پر شمار کیا جاتا ہے اور جس جس قسم کے مباحث کم ہیں انکو الگ الگ نہیں شمار کیا جاتا یہی وجہ ہے کہ معتل بیک حرف کی تینوں قسموں کو الگ الگ شمار کیا گیا ہے اور لفیف کی دونوں قسموں کو ایک قسم شمار کیا گیا ہے اور مہموز کی تینوں قسموں کو ایک قسم شمار کیا گیا ہے اور صحیح کی ایک قسم اور مضاعف کی ایک قسم کل سات قسمیں ہوگئیں اور انکو اقسام ہفتگانہ کہا جاتا ہے ۱۲

ماضی راسیزدہ صیغہ آید اثبات **فعل ماضی معروف** فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوْا فَعَلَتْ فَعَلَتَا فَعَلْنَ فَعَلْتَ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُمْ فَعَلْتِ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُنَّ فَعَلْتُ فَعَلْنَا بحرکات ثلثہ عین، سہ صیغہ اولی برائے مذکر غائب ست اول واحد دوم تثنیہ سوم جمع بعد ازاں سہ صیغہ مؤنث غائب ست ہمیں وضع بعد ازاں سہ صیغہ مذکر حاضر ست لیکن تثنیہ آں برائے مؤنث حاضر نیز آید بعد ازاں دو صیغہ مؤنث حاضر ست اول واحد دوم جمع بعد ازاں دو صیغہ متکلم ست اول برائے واحد مذکر و مؤنث ہر دو و دوم برائے تثنیہ مذکر و مؤنث و جمع مذکر و مؤنث اثبات **فعل ماضی مجہول** فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوْا فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ فُعِلْتِ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُنَّ فُعِلْتُ فُعِلْنَا، ما و لا بر ماضی برائے نفی آید مگر شرط دخول لا بر ماضی این ست کہ بے تکرار نمی آید چوں فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی (قرآن) **نفی فعل ماضی معروف** مَا فَعَلَ مَا فَعَلَا تا آخر ایضاً لَا فَعَلَ لَا فَعَلَا تا آخر **نفی فعل ماضی مجہول** مَا فُعِلَ تا آخر لَا فُعِلَ تا آخر

ترجمہ مع تشریح ۔ ماضی کے تیرہ صیغے آتے ہیں واحد مذکر غائب تثنیہ مذکر غائب جمع مذکر غائب یہ تین صیغے، اس کے بعد واحد مؤنث غائب تثنیہ مؤنث غائب جمع مؤنث غائب یہ تین صیغے ۔ اس کے بعد واحد مذکر حاضر تثنیہ مذکر حاضر جمع مذکر حاضر یہ تین صیغے لیکن تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر کیلئے بھی آتا ہے ۔ اس کے بعد دو صیغے واحد مؤنث حاضر جمع مؤنث حاضر کے اس کے بعد دو صیغے متکلم کے اول واحد مذکر و مؤنث متکلم کا صیغہ ثانی تثنیہ اور جمع مذکر و مؤنث متکلم کا صیغہ ۔ اور ماضی معروف کے عین کلمہ میں تینوں حرکتیں ہوسکتی ہیں اور ماضی مجہول کا عین کلمہ مکسور ہونا ضروری ہے اور ما و لا دونوں ماضی کی نفی کیلئے مستعمل ہیں مگر ماضی پر لا داخل ہونے کی شرط یہ ہے کہ بغیر تکرار صیغہ ماضی لا نہیں آتی جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی میں صیغہ کی تکرار ہوتی ہے ۔ ماضی اثبات معروف کے عین کلمہ کے مانند نفی معروف کے عین کلمہ میں بھی تینوں حرکتیں ہوسکتی ہیں اور ماضی اثبات مجہول کے عین کلمہ کے مانند نفی مجہول کے عین کلمہ بھی مکسور ہونا ضروری ہے

توضیح ۔ مقدار صیغہ کی تعیین میں مصنف نے الفاظ کا لحاظ فرمایا ہے معانی کا لحاظ نہیں فرمایا کیونکہ معانی کے اعتبار سے ہر بحث کے اٹھارہ صیغے ہیں مذکر غائب کے تین اور مؤنث غائب کے تین اور مذکر حاضر کے تین مؤنث حاضر کے تین اور مذکر متکلم کے تین اور مؤنث متکلم کے تین ۔ لیکن واحد مذکر متکلم ۔ واحد مؤنث متکلم دونوں کا لفظ ایک اور تثنیہ مذکر متکلم تثنیہ مؤنث متکلم ۔ جمع مذکر متکلم ۔ جمع مؤنث متکلم چاروں کا لفظ ایک ہونے کی وجہ سے ہر بحث کے صیغے چودہ بتائے گئے ۔ اس پر مصنف کہتے ہیں کہ ماضی کے صیغے کل تیرہ ہیں کیونکہ تثنیہ مذکر حاضر ۔ تثنیہ مؤنث حاضر دونوں کا صیغہ فَعَلْتُمَا ہے لہذا فَعَلْتُمَا کو ایک صیغہ کہنا چاہئے اسی طرح مصنف نے مضارع کے صیغے کو کل گیارہ فرمایا ہے ۔ کیونکہ واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر دونوں کا صیغہ تَفْعَلُ ہے اور تثنیہ مؤنث غائب ۔ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر تینوں کا صیغہ تَفْعَلَانِ ہے لہذا گیارہ ہوگئے ۔ یَفْعَلُ یَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ یَفْعَلْنَ تَفْعَلُوْنَ تَفْعَلِیْنَ تَفْعَلْنَ اَفْعَلُ نَفْعَلُ ۔ اور یاد رکھو کہ لفظ فَعَلَ یَفْعَلُ باب فَتَحَ سے مستعمل ہے بنا بریں ماضی معروف کا عین کلمہ اور مضارع معروف کا عین کلمہ دونوں مفتوح ہونا ضروری ہے صرف ماضی معروف اور مضارع معروف کا اوزان بتانے کیلئے مصنف نے کہا ہے کہ فَعَلَ کے عین کلمہ اور یَفْعَلُ کے عین کلمہ میں تینوں حرکتیں ہوسکتی ہیں نیز یاد رکھو کہ صیغہ جمع مذکر غائب لکھتے وقت واو جمع کے بعد الف لکھی جاتی ہے تاکہ واو جمع اور واو عطف کے درمیان فرق ہو جاوے ۔ کہ واو جمع کے بعد الف لکھی جاتی ہے اور واو عطف کے بعد الف نہیں لکھی جاتی ۔ نیز واو واحد اور واو جمع کے درمیان فرق ہونے کیلئے کیونکہ واو واحد کے بعد الف نہیں لکھی جاتی لہذا یَدْعُوْ صیغہ واحد مذکر ہے اور لَمْ یَدْعُوْا صیغہ جمع مذکر ہے اور فَعَلْتُمَا میں ضمیر فاعل تا اور علامت تثنیہ الف ہے ۔ اور یہ الف الف اشباع کے ساتھ نہ ملنے کیلئے بیچ میں میم بڑھائی گئی ہے چنانچہ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا ضَمِنْتَا کے لفظ ضَمِنْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر ہے جس کے آخر میں الف اشباع لاحق ہے پس فَعَلْتُمَا میں اگر میم نہ بڑھائی جاتی تو صیغہ تثنیہ حاضر ضَمِنْتَا صیغہ واحد حاضر کے ساتھ مل جاتا ۔ اور فَعَلْتُنَّ اصل میں فَعَلْتُمْنَ تھا قرب مخرج کی وجہ سے میم کو نون میں ادغام کر دیا گیا ہے اور فَعَلْنَا صیغہ جمع متکلم میں نا ضمیر تثنیہ متکلم اور جمع متکلم ہے اور اس صیغہ کے آخر میں الف بڑھائی گئی ہے تاکہ یہ صیغہ جمع مؤنث غائب کے صیغہ کے ساتھ نہ مل جاوے ۔ نیز یاد رکھو کہ ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کے آخری حرف پر زبر ہوتا ہے اور تثنیہ مذکر غائب کے آخر میں الف ہوتی ہے اور جمع مذکر غائب کے آخر میں واو ساکن ما قبل مضموم ہوتا ہے اور واحد مؤنث غائب کے آخر میں تا ساکن ہوتی ہے اور تثنیہ مؤنث غائب کے آخر میں تا ہوتی ہے اور جمع مؤنث غائب کے آخر میں نون مفتوح اور ما قبل ساکن ہوتا ہے اور واحد مذکر حاضر کے آخر میں تَ ہوتا ہے اور تُمَا تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر کے آخر میں ہوتا ہے اور تُمْ جمع مذکر حاضر کے آخر میں ہوتا ہے ۔ اور تِ واحد مؤنث حاضر کے آخر میں ہوتا ہے اور تُنَّ جمع مؤنث حاضر کے آخر میں ہوتا ہے اور تُ واحد متکلم کے آخر میں ہوتا ہے اور نَا جمع متکلم کے آخر میں ہوتا ہے ۱۲

مضارع را یازدہ صیغہ است اثبات **فعل مضارع معروف** یَفْعَلُ یَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ یَفْعَلْنَ تَفْعَلُوْنَ تَفْعَلِیْنَ تَفْعَلْنَ اَفْعَلُ نَفْعَلُ بحرکات ثلثہ عین، سہ صیغہ اولیٰ برائے مذکر غائب است اوّل واحد دوم تثنیہ سوم جمع بعد ازاں سہ صیغہ مؤنث غائب است ہموں وضع مگر دراں تَفْعَلُ برائے واحد مذکر حاضر نیز آید پس آں بجائے دو صیغہ است و تَفْعَلَانِ برائے تثنیہ مذکر حاضر و مؤنث حاضر نیز آید پس آں بجائے سہ صیغہ است و تَفْعَلُوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر است و تَفْعَلِیْنَ واحد مؤنث حاضر و تَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر و اَفْعَلُ واحد مذکر و مؤنث متکلم و نَفْعَلُ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث مع الغیر اثبات **مضارع مجہول** یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ تُفْعَلُوْنَ تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلْنَ اُفْعَلُ نُفْعَلُ **نفی مضارع معروف** لَا یَفْعَلُ الخ مَا یَفْعَلُ الخ **نفی مضارع مجہول** لَا یُفْعَلُ الخ مَا یُفْعَلُ الخ چوں لَنْ بر مضارع داخل شود در یَفْعَلُ و تَفْعَلُ و اَفْعَلُ و نَفْعَلُ نصب کند و از یَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُوْنَ تَفْعَلِیْنَ نون اعرابی را ساقط کند و در یَفْعَلْنَ و تَفْعَلْنَ ہیچ عمل نکند و مضارع مثبت را بمعنی نفی تاکید مستقبل گرداند **نفی تاکید بلَنْ در فعل مستقبل معروف** لَنْ یَفْعَلَ لَنْ یَفْعَلَا لَنْ یَفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَا لَنْ یَفْعَلْنَ لَنْ تَفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلِیْ لَنْ تَفْعَلْنَ لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَفْعَلَ

ترجمہ مع تشریح ۔ مضارع کے گیارہ صیغے ہیں اور مضارع معروف کے عین کلمہ میں زبر زیر پیش تینوں حرکتیں ہوسکتی ہیں اور گیارہ صیغوں کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے تین صیغے مذکر غائب کے ہیں واحد مذکر غائب، تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب اس کے بعد تین صیغے (مذکورہ تفصیل پر) مؤنث غائب کے ہیں مگر ان میں تَفْعَلُ واحد مذکر حاضر کیلئے بھی مستعمل ہے پس یہ صیغہ دو صیغوں کا قائم مقام ہے اور تَفْعَلَانِ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر کیلئے بھی مستعمل ہے پس یہ صیغہ تین صیغوں کا قائم مقام ہے اور تَفْعَلُوْنَ جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے اور تَفْعَلِیْنَ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے اور تَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ ہے اور اَفْعَلُ واحد مذکر اور مؤنث متکلم کا صیغہ ہے نَفْعَلُ تثنیہ اور جمع مذکر و مؤنث متکلم کا صیغہ ہے اور اسی صیغہ کو متکلم مع الغیر کا صیغہ بھی کہا جاتا ہے اور مضارع مجہول کے عین کلمہ مفتوح ہونا ضروری ہے، اور مضارع نفی کیلئے مَا اور لَا دونوں مستعمل ہیں اور مضارع نفی معروف کے عین کلمہ میں بھی اثبات معروف کے عین کلمہ کے مانند زبر زیر پیش تینوں ہوسکتے ہیں اور نفی مجہول کے عین کلمہ میں اثبات مجہول کے عین کلمہ کے مانند زبر ہونا ضروری ہے۔ اور لَنْ مضارع پر داخل ہو کے واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر، واحد متکلم۔ جمع متکلم ان پانچ صیغوں کے آخر میں نصب دیتا ہے اور چار تثنیہ اور ایک جمع مذکر غائب اور ایک جمع مذکر حاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر ان سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے اور جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر ان دونوں صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور یہ لَنْ مضارع مثبت کو تاکید استقبال منفی کے معنے میں کر دیتا ہے چنانچہ لَنْ یَّفْعَلَ کے معنے ہرگز نہیں کریگا وہ ایک مرد، ہیں۔

توضیح ۔ مضارع کے صیغوں میں کبھی حال کا ترجمہ ہوتا ہے کبھی مستقبل کا چنانچہ کہا جاتا ہے یَفْعَلُ الْاٰنَ یعنی اب کرتا ہے وہ۔ یَفْعَلُ غَدًا یعنی آئندہ کریگا وہ پھر اس میں اختلاف ہے کہ فعل مضارع حال و استقبال کے دونوں معنوں میں مشترک ہے یا ایک میں حقیقت اور دوسرے میں مجاز ہے جمہور علماء مشترک مانتے ہیں اور بعض علماء معنی حال میں حقیقت اور معنی استقبال میں مجاز کہتے ہیں کیونکہ قرائن سے خالی ہونے کی صورت میں مضارع کا صیغہ معنی حال پر مستعمل ہوتا ہے اور یہی حقیقت ہونے کی علامت ہے اور یہی مذہب رضی کے نزدیک راجح ہے۔ اور بعض علماء مضارع کو معنی استقبال میں حقیقت کہتے ہیں کیونکہ حال کے جزو میں اختلاف ہے بعض لوگ زمانۂ حال موجود نہ ہونے کے قائل ہیں لہٰذا اسی حال کے معنی میں فعل مضارع حقیقت نہیں ہوسکتی۔ **تَنْبِیْہ** ، جاننا چاہیے کہ لفظ مضارع مشابہ کے معنے میں ہے اور فعل مضارع کے مختلف وجوہات سے اسم کا مشابہ ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کو مضارع کہا جاتا ہے مثلاً حرکات سکنات اور تعداد حروف میں فعل مضارع اسم کا مشابہ ہے چنانچہ نَاصِرٌ کے مانند یَنْصُرُ میں بھی چار حروف ہیں اور نَاصِرٌ میں اول حرف متحرک اور ثانی حرف ساکن پھر دو حرف متحرک ہیں اسی طرح یَنْصُرُ میں بھی اول حرف متحرک اور ثانی حرف ساکن پھر دو حرف متحرک ہیں۔ اور بصریوں کے مذہب کے مطابق اسم کے مانند فعل مضارع پر بھی لام تاکید داخل ہوتا ہے مثلاً لَیَخْرُجُ کہا جاتا ہے اِنَّ زَیْدًا لَخَارِجٌ کہنے کے مانند۔ اور اسم کے مانند فعل مضارع بھی اولاً مبہم پھر متعین ہوتا ہے مثلاً لفظ رجل مرد مبہم یعنی غیر معین پر دال پھر الف لام داخل ہونے کے بعد مرد معین پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح فعل مضارع قرائن سے خالی ہونے کے وقت حال و استقبال کے معنی میں مبہم ہے اور علامت استقبال سین وغیرہ

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول لَنْ یُّفْعَلَ لَنْ یُّفْعَلَا لَنْ یُّفْعَلُوْا لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلَا لَنْ یُّفْعَلْنَ لَنْ تُفْعَلُوْا لَنْ تُفْعَلِیْ لَنْ تُفْعَلْنَ لَنْ اُفْعَلَ لَنْ نُّفْعَلَ، اَنْ و کَیْ و اِذَنْ ہم مثل لَنْ عمل کنند اَنْ یَّفْعَلَ وکَیْ یُفْعَلَ و اِذَنْ یُّفْعَلَ را معروف و مجہول باید گردانید۔ لَمْ در یَفْعَلُ و تَفْعَلُ و اَفْعَلُ و نَفْعَلُ جزم کند و از یَفْعَلَانِ و تَفْعَلَانِ و یَفْعَلُوْنَ و تَفْعَلُوْنَ و تَفْعَلِیْنَ نون اعرابی را ساقط گرداند و یَفْعَلْنَ و تَفْعَلْنَ جمع مؤنث غائب و حاضر را بحال خود دارد و مضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند بحث **نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف** لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلِیْ لَمْ تَفْعَلْنَ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ **نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول** لَمْ یُفْعَلْ لَمْ یُفْعَلَا تا آخر

ترجمہ مع تشریح۔ اَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ یہ تینوں بھی لَنْ کا عمل کرتے ہیں اَنْ یَّفْعَلَ اَنْ یُّفْعَلَ کَیْ یَفْعَلَ کَیْ یُفْعَلَ اِذَنْ یَّفْعَلَ اِذَنْ یُّفْعَلَ ہر ایک کی تا آخر گردان لینی چاہیے اور لَمْ جن پانچ صیغوں کے آخر میں نصب کرتا ہے لَمْ ان ہی پانچ صیغوں کے آخر میں جزم کرتا ہے یعنی حرف علت نہ ہونے کی صورت میں ساکن کرتا ہے اور حرف علت ہونے کی صورت میں حرف علت کو گرا دیتا ہے اور جن سات صیغوں کے آخر سے لَنْ نون اعرابی کو گرا دیتا ہے ان ہی سات صیغوں کے آخر سے لَمْ بھی نون اعرابی کو ساقط کر دیتا ہے اور جن دو صیغوں میں لَنْ عمل نہیں کرتا اُن دو صیغوں میں لَمْ بھی عمل نہیں کرتا اور لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

توضیح۔ فراء کے نزدیک لَنْ اصل میں لَا تھا الف کو برخلاف قیاس نون سے بدل دیا گیا۔ اور خلیل کے نزدیک لَنْ اصل میں لَا اَنْ تھا تخفیف کیلئے ہمزہ کو حذف کر دینے کے بعد اجتماع ساکنین سے الف حذف ہو گیا۔ اور سیبویہ کے نزدیک لَنْ ایک مستقل حرف ہے اس میں کسی قسم کی تعلیل و تغییر نہیں ہوئی۔ اور لَنْ کے معنی میں اختلاف ہے جمہور علماء نفی تاکید کے معنی بیان کرتے ہیں پس لَنْ یَّفْعَلَ کے معنی ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد، ہیں اور بعض علماء نفی تابیدی کے معنی میں کہتے ہیں چنانچہ قول باری تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ میں نفی ابدی مراد ہے یعنی جن کفار کا انتقال حالت کفر میں ہو گیا ہے انکی توبہ کسی وقت قبول نہ ہوگی۔ جمہور کہتے ہیں کہ قول باری تعالیٰ لَنْ تَرَانِیْ میں ابدی نفی مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ جنت میں مومنین کو دیدار خداوندی نصیب ہوگا چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ اس پر دال ہیں اور لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ میں نفی ابدی کا مفہوم لفظ لَنْ نہیں بلکہ وہ آیات و احادیث ہیں جن سے کفار کا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا معلوم ہوا (قولہ اَنْ) یہ اَنْ ماضی و مستقبل دونوں پر داخل ہوتا ہے اور عمل صرف مستقبل میں کرتا ہے اور فعل کو مصدر کے معنی میں کر دینے کی وجہ سے اسی اَنْ کو اَنِ مصدریہ کہا جاتا ہے اور اسکا دخول افعال متصرفہ کے ساتھ خاص ہے افعال غیر متصرفہ پر (جیسے افعال مقاربہ وغیرہ ہیں) داخل نہیں ہوتا اور یہ اَنْ چھ چیزوں کے بعد مقدر ہو کر بھی فعل مضارع پر نصب دیتا ہے (۱) بعد حتی جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (۲) بعد لام جحد یعنی وہ لام جو کان منفی کے جواب میں واقع ہو جیسے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ (۳) اس اَوْ کے بعد جو اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو جیسے لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ (۴) واو صرف کے بعد جیسے لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَّتَاْتِيَ مِثْلَهٗ (۵) لام کَیْ کے بعد جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ کہ اصل عبارت مثال اول میں حَتّٰی اَنْ اَدْخُلَ اور مثال ثانی میں لِاَنْ يُّعَذِّبَهُمْ اور مثال ثالث میں اَوْ اَنْ تُعْطِيَنِيْ اور مثال رابع میں وَاَنْ تَاْتِيَ مِثْلَهٗ اور مثال خامس میں لِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ تھی (۶) امر وغیرہ کے جواب میں جو فا واقع ہوتی ہے اس فا کے بعد بھی اَنْ مقدر ہوتا ہے جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ فَاَفُوْزَ ای فَاَنْ اَفُوْزَ۔ اور جو اَنْ اَنَّ کا مخفف ہے وہ ناصب نہیں اور وہ اکثر اسم پر داخل ہوتا ہے اور فعل پر داخل ہونے کی صورت میں فعل اور اس اَنْ کے درمیان فاصلہ ہونا ضروری ہے جیسے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ میں اَنْ اور یَکُوْنُ کے درمیان سین کا فاصلہ ہوا ہے۔ (قولہ کَیْ) یہ کَیْ تا کے معنی میں مستعمل ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ یعنی اسلام قبول کیا میں نے تاکہ داخل ہو جاؤں جنت میں اس لئے اس کَیْ کو سببیہ کہا جاتا ہے چنانچہ مثال مذکور میں قبول اسلام دخول جنت کا سبب ہے اور کَیْ پر لام بھی داخل ہوتا ہے جیسے لِکَیْ اَدْخُلَ کہا جاتا ہے (قولہ اِذَنْ) یہ اِذَنْ جواب مکافات کے لئے مستعمل ہے مثلاً اٰتِيْكَ الْيَوْمَ کے جواب میں کہا جاتا ہے اِذَنْ اُكْرِمَكَ اور یہ اِذَنْ غیر مستقبل پر داخل نہیں ہوتا۔ اور فعل سے مؤخر ہونے کی صورت میں اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے جیسے اُكْرِمُكَ اِذَنْ میں اِذَنْ کا عمل باطل ہوا ہے۔ اور اِذَنْ وسط کلمہ میں واقع ہونے کی صورت میں اِذَنْ کو عامل بنانا اور اس کے عمل کو باطل کرنا دونوں جائز ہیں جیسے اَنَا اِذَنْ اُكْرِمُكَ یا اَنَا اِذَنْ اُكْرِمَكَ (قولہ لَمْ) یہ لَمْ حرف نفی ہے جو مستقبل پر داخل ہو کے مستقبل کو ماضی منفی کے معنی میں کر ڈالتا ہے اور حروف شرط کے مانند لَمْ بھی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اور جزم فعل کی خصوصیات سے ہے جس طرح کہ کسرہ اسم کی خصوصیات سے ہے ۱۲

لمّا ہم مثل لَم عمل کند لفظاً و معنیً چوں لمّا یفعلْ لمّا یفعلا تا آخر مگر معنی لم یفعل نکرد و معنی لمّا یفعل ہنوز نکرد
وانْ ولام امر ولائے نہی ہم مثل لمْ عمل کند انْ یفعلْ انْ یفعلا تا آخر معروف و مجہول باید گردانید، لام امر در جمیع صیغ
مجہول می آید و در معروف در غیر صیغ حاضر ولائے نہی در ہمہ صیغہا آید، حسب بیان محققین صیغہائے امر مجہول باللام را
وہم صیغہائے نہی را متفرق کردن پسندیدہ نیست مثل بحث لمْ اجاث اینہا را ہم باید داشت، البتہ تفریق گردان امر
معروف ضرورست چہ امر حاضر ازاں بے لام آید و قسم ثالث فعل ست پس صیغ امر علیحدہ نوشتہ خواہد شد، امر باللام
ہموں جا بمعرض نگارش خواہد آمد للمناسبۃ و صیغ نہی اینجا نوشتہ می شود **بحث نہی معروف** لا یفعلْ لا یفعلا
لا یفعلوا لا تفعلْ لا تفعلا لا یفعلْنَ لا تفعلْنَ لا تفعلوا لا تفعلی لا تفعلْنَ لا افعلْ لا نفعلْ **بحث نہی مجہول**
لا یُفعلْ لا یُفعلا الی آخرہ، در فعل مضارع مجزوم بلم و دیگر جوازم اگر لام کلمہ حرف علت باشد بیفتد چوں لمْ یدعُ
ولمْ یرمِ و لمْ یخشَ و لمّا یدعُ و انْ یدعُ و لیدعُ و لا یدعُ و ھکذا ۔

ترجمہ و تشریح ۔ لمّا بھی لم کے مانند لفظی اور معنوی عمل کرتا ہے جیسے لمّا یفعلْ لمّا یفعلا آخر تک مگر لم یفعلْ کے معنی نہیں کیا اس نے اور لمّا یفعلْ کے معنی ابتک نہیں کیا اس نے ہیں۔ اور اِنْ شرطیہ اور لام امر اور لائے نہی بھی لم کے مانند عمل کرتا ہے اِنْ یفعلْ اِنْ یفعلا آخر تک معروف و مجہول گردان کرنی چاہیے۔ امر مجہول کے تمام صیغوں میں لام امر آتا ہے اور امر معروف کے صیغوں میں بھی لام امر آتا ہے (علاوہ حاضر معروف کے صیغوں کے) اور لائے نہی تمام صیغوں میں آتا ہے۔ محققین کے بیان کے مطابق امر مجہول باللام کے صیغوں کو اور نہی کے صیغوں کو الگ الگ بیان کرنا اچھا نہیں۔ بحث لم کے مانند امر باللام اور نہی کی بحثوں کو بھی رکھنا چاہیے۔ البتہ امر معروف کی گردان کو الگ بیان کرنا ضروری ہے کیونکہ امر حاضر معروف کے صیغے بغیر لام کے آتے ہیں اور یہی امر حاضر معروف فعل کی تیسری قسم ہے بنا بریں امر کے صیغوں کو علیحدہ لکھا جائیگا۔ اور مناسبت کی وجہ سے امر باللام کے صیغوں کو بھی وہاں لکھا جائیگا نہی کے صیغوں کو یہاں لکھا جاتا ہے لا یفعلْ الی آخرہ۔ جو فعل مضارع لم یا دوسرے جزم دینے والوں کے ذریعہ سے مجزوم ہو اس فعل مضارع کا آخری حرف (حرف علت ہونے کی صورت میں) لم وغیرہ کے ذریعہ سے ساقط ہو جاتا ہے چنانچہ مثالوں میں تم دیکھ رہے ہو۔

توضیح ۔ یعنی جن صیغوں کے آخر میں لم ساکن کر دیتا ہے ان صیغوں کے آخر میں لمّا اور لام امر اور لائے نہی اور اِنْ شرطیہ بھی ساکن کر دیتا ہے اور جن صیغوں کے آخر سے لم نون اعرابی کو ساقط کر دیتا ہے ان صیغوں کے آخر سے لمّا۔ لام امر۔ لائے نہی۔ اور اِنْ شرطیہ بھی نون اعرابی کو ساقط کر دیتا ہے یہ لفظی عمل ہوا اور لم کے مانند لمّا بھی مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے یہ معنوی عمل ہوا مگر فرق یہ ہے کہ لم زمانۂ ماضی کے کسی جزء میں فعل منفی ہونے پر دال ہے تمام اجزاء میں فعل منفی ہونے پر دال نہیں اور لمّا زمانۂ ماضی کے ہر ہر جزء میں فعل منفی ہونے پر دال ہے بعد ازیں مصنف نے کہا کہ لم کی بحثوں کے ساتھ امر غائب معروف۔ امر غائب مجہول۔ امر حاضر مجہول اور نہی کے تمام صیغوں کی بحثوں کو ذکر کر دینا مناسب ہے کیونکہ تمام صیغوں کے شروع میں جازم ہوتا ہے مثلاً امر کی مرقومہ قسموں کے شروع میں لام امر اور نہی کے صیغوں کے شروع میں لائے نہی ہوتا ہے البتہ امر حاضر معروف کے صیغوں کو لم کی بحث سے الگ لکھنا چاہیے۔ کیونکہ امر کی یہی قسم فعل کی تیسری قسم ہے اور اس قسم کے شروع میں لام امر نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ مصنف نے امر حاضر معروف کے صیغوں کو اس کتاب میں الگ لکھدیا ہے اور مناسبت کی وجہ سے امر باللام کے صیغوں کو بھی امر حاضر معروف کے ساتھ لکھدیا ہے۔ گو ان صیغوں کو بحث لم کے ساتھ لکھدینا چاہیے تھا پس بحث لم کے ساتھ نہی کے صیغوں کو لکھدیتا ہوں۔ صاحب میزان وغیرہ کے مانند بحث لم کے بعد لام تاکید و نون تاکید کی بحث پھر نہی کی بحث کو میں نے نہیں لکھا ہے اور فعل مضارع کے جن صیغوں کے آخر میں لم۔ لمّا۔ لام امر۔ لائے نہی۔ اِنْ شرطیہ ساکن کر دیتا ہے ان صیغوں کے آخر میں اگر حرف علت ہو تو لم وغیرہ تمام جوازم ان صیغوں کے آخر سے حرف علت کو گرا دیتے ہیں اور اسی حرف علت گرا دینے کو اصطلاح میں جزم کہا جاتا ہے۔ **تنبیہ** : فعل کی تین قسمیں ہیں ماضی۔ مضارع۔ امر۔ اور نہی امر میں داخل ہے کیونکہ امر و نہی دونوں طلب پر دال ہیں فرق اتنا ہے کہ امر طلب فعل پر دال ہے اور نہی طلب ترک فعل پر دال ہے اسی طرح دعا۔ تمنّی وغیرہ بھی امر میں داخل ہیں اور یاد رہے کہ اِنْ شرطیہ دو فعل پر داخل ہوتا ہے اور دونوں فعل مضارع ہونے کی صورت میں دونوں میں وجوباً جزم دیتا ہے جیسے اِنْ تضربْ اضربْ۔ اور اگر ایک مضارع ہو تو مضارع میں اِنْ کا جزم دینا جائز ہے ۱۲

لم یدعُ اصل میں لم یدعو تھا جزم کی وجہ سے واو حذف ہو گیا ۱۲ [margin note, partially illegible]

برائے تاکید در فعل مضارع لام تاکید مفتوحہ و نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ می آید لام در اول و نون در آخر داخل می شود و ثقیلہ مشدّد باشد و در ہمہ صیغ می آید و خفیفہ ساکن و در تثنیہ و جمع مؤنث نمی آید و در باقی صیغ می آید، ماقبل نون ثقیلہ در یَفْعَلُ و تَفْعَلُ و اَفْعَلُ و نَفْعَلُ مفتوح می شود و نون اعرابی در صیغ تثنیہ و جمع مذکر و واحدہ مؤنث حاضر می افتد پس الف تثنیہ باقی می ماند و نون ثقیلہ بعد آں مکسور می گردد چوں لَیَفْعَلَانِّ و واو جمع مذکر و یائے مؤنث حاضر می افتد و ضمہ ماقبل واو و کسرہ ماقبل یا باقی می ماند چوں لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ و در جمع مؤنث غائب و حاضر میان نون جمع و نون ثقیلہ الف می آرند تا اجتماع سہ نون لازم نیاید چوں لَیَفْعَلْنَانِّ و لَتَفْعَلْنَانِّ و دریں ہر دو ہم نون ثقیلہ مکسور می باشد و در دیگر جاہا مفتوح و نون خفیفہ در غیر تثنیہ و جمع مؤنث آید حال مثل نون ثقیلہ دارد و مضارع بعد آمدن نون ثقیلہ و خفیفہ خاص بمستقبل می گردد لام تاکید با نون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَفْعَلَنَّ لَیَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلْنَانِّ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ **مجہول** لَیُفْعَلَنَّ تا آخر۔

ترجمہ مع تشریح ۔ تاکید کیلئے فعل مضارع کے شروع میں مفتوح لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ اور خفیفہ داخل ہوتا ہے اور نون مشدد کو نون ثقیلہ اور نون ساکن کو نون خفیفہ کہا جاتا ہے اور نون ثقیلہ تمام صیغوں میں آتا ہے اور نون خفیفہ تثنیہ کے چار صیغے اور جمع مؤنث غائب کہ حاضر کے دو صیغے ان چھ صیغوں کے علاوہ بقیہ آٹھ صیغوں میں آتا ہے اور واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم ان پانچ صیغوں میں نون ثقیلہ و خفیفہ کے پہلے مفتوح ہوتا ہے اور چار تثنیہ اور جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر ان سات صیغوں سے نون تاکید کی وجہ سے نون اعرابی ساقط ہو جاتا ہے اور جمع مذکر کی واو اور واحد مؤنث حاضر کی یا گر جاتی ہے اور اول میں ضمہ اور ثانی میں کسرہ باقی رہتا ہے اور الف تثنیہ باقی رہتی ہے اور اس الف کے بعد نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے جیسے لَیَفْعَلَانِّ اور جمع مؤنث غائب حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے الف فاصل لائی جاتی ہے تاکہ تین نونوں کا جمع ہو جانا لازم نہ آوے جیسے لَیَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ اور ان دونوں صیغوں میں بھی نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے۔
(خلاصۂ کلام) الف کے بعد نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے اور بقیہ آٹھ صیغوں میں نون ثقیلہ مفتوح ہوتا ہے اور نون خفیفہ کا حال نون ثقیلہ کے مانند ہے فرق اتنا ہے کہ الف والے چھ صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا اور فعل مضارع میں نون ثقیلہ و خفیفہ داخل ہونے کے بعد وہ معنی مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔

توضیح ۔ فعل مضارع کے چودہ صیغوں سے دو صیغے یعنی جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر ہمیشہ مبنی ہیں اور بقیہ بارہ صیغوں کے آخر میں جب نون تاکید لاحق ہو جاوے مبنی ہو جاتے ہیں کیونکہ نون تاکید جزء کلمہ کے مانند ہو جانے کی وجہ سے اگر اعراب کا اظہار نون سے پہلے کیا جائے تو وسط کلمہ میں اعراب کا اظہار لازم آئیگا۔ اور اگر خود نون تاکید میں اظہار اعراب کیا جاوے تو یہ صورت بھی ممکن نہیں کیونکہ نون تاکید حرف ہونے کی بنا پر مبنی ہے اور مبنی محل اعراب نہیں بنا برعلیہ نون تاکید لاحق ہونے کے بعد فعل مضارع کو مبنی کہا جاتا ہے۔ اور جمع مذکر غائب و حاضر میں نون تاکید سے پہلے ضمہ ہوتا ہے اور واحد مؤنث حاضر میں نون تاکید سے پہلے کسرہ ہوتا ہے۔ اور الف والے چھ صیغوں میں نون خفیفہ لاحق نہ ہونیکی علت اجتماع ساکنین کا لزوم ہے ایک الف ساکن دوسرا نون ساکن۔ اور یاد رکھو اجتماع ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔ اجتماع ساکنین علی حدہٖ اور اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ۔ اول کے معنی یہ ہیں کہ دو ساکن ایسے جمع ہو جاویں جن میں سے اول ساکن مدہ ہو یا یائے تصغیر ہو اور دوسرا ساکن حرف مشدد ہو جیسے خَاصَّۃٌ خُوَیْصَّۃٌ اُمْحُوْرَّۃٌ، اِیْ اللّٰہِ اور اس قسم کا اجتماع ساکنین بالاتفاق جائز ہے اور ثانی کے معنے یہ ہیں کہ دو ساکن جمع ہو جاویں اور دونوں میں سے اول مدہ نہ ہو اور یائے تصغیر بھی نہ ہو یا دوسرا ساکن حرف مشدد نہ ہو۔ اور یہ اجتماع ساکنین حالتِ وقف میں جائز ہے اور حالتِ وصل میں جائز نہیں۔ باقی اس قسم کے متعلق اختلافِ علماء دوسری کتابوں سے معلوم ہو جائیگا۔ اور لَیَفْعَلَنَّ اور لَیَفْعَلَنْ کے معنی نزور کریگا وہ ایک مرد اسی پر دوسرے صیغوں کو قیاس کر لیا جاوے ۱۲

لام تاکید با نون خفیفہ در فعل مستقبل معروف لَیَفْعَلَنْ لَیَفْعَلُنْ لَتَفْعَلَنْ لَتَفْعَلُنْ لَتَفْعِلِنْ لَاَفْعَلَنْ لَنَفْعَلَنْ مجہول لَیُفْعَلَنْ تا آخر در امر ونہی ہم نون ثقیلہ ونون خفیفہ می آید، ذکر امر بعد ازیں خواہد آمد نہی معروف بانون ثقیلہ لَا یَفْعَلَنَّ لَا یَفْعَلَانِّ لَا یَفْعَلُنَّ لَا تَفْعَلَنَّ لَا تَفْعَلَانِّ لَا یَفْعَلْنَانِّ لَا تَفْعَلُنَّ لَا تَفْعَلِنَّ لَا تَفْعَلْنَانِّ لَا اَفْعَلَنَّ لَا نَفْعَلَنَّ مجہول لَا یُفْعَلَنَّ تا آخر نون ثقیلہ وخفیفہ در فعل مضارع بعد اَمَّا شرطیہ ہم می آید بطریق خود چوں اَمَّا یَفْعَلَنَّ تا آخر و اَمَّا یَفْعَلَنْ تا آخر و امر حاضر از فعل مضارع میگیرند بایں وضع کہ علامت مضارع را حذف می کنند پس اگر مابعد علامت مضارع متحرک ست در آخر وقف می کنند چوں عِدْ از تَعِدُ واگر ساکن است ہمزۂ وصل در اول می آرند مضموم اگر عین مضموم باشد چوں اُنْصُرْ از تَنْصُرُ ومکسور اگر عین مکسور باشد یا مفتوح چوں اِضْرِبْ از تَضْرِبُ و اِفْتَحْ از تَفْتَحُ و در آخر وقف می کنند ونون اعرابی ساقط شود ونون جمع بحال خود ماند وحرف علت ہم از آخر حذف شود چوں اُدْعُ از تَدْعُوْ و اِرْمِ از تَرْمِیْ و اِخْشَ از تَخْشٰی

ترجمہ مع تشریح۔ نون ثقیلہ اور خفیفہ امر اور نہی میں بھی آتا ہے امر کا ذکر اس کے بعد آئیگا۔ نون ثقیلہ اور خفیفہ اما شرطیہ کے بعد بھی اپنے طریقہ پر آتا ہے جیسے اَمَّا یَفْعَلَنَّ اَمَّا یَفْعَلَنْ ۔ آخر تک (گردان کی جاوے) اور امر حاضر معروف کو فعل مضارع سے بناتے ہیں، اس طریقہ سے کہ علامت مضارع کو حذف کرتے ہیں پس اگر علامت مضارع کے بعد کا حرف متحرک ہو تو آخر میں وقف کر دیتے ہیں جیسے تَعِدُ سے عِدْ صیغہ امر ہے اور اگر علامت مضارع کے بعد کا حرف ساکن ہے تو شروع میں ہمزۂ وصل مضموم لاتے ہیں اگر عین کلمہ مضموم ہو جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ صیغہ امر ہے اور اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل مکسور لاتے ہیں جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ صیغہ امر ہے۔ اور آخر میں سے وقف کرتے ہیں اور نون اعرابی ساقط ہو جاتا ہے اور جمع مؤنث کا نون بحال رہتا ہے اور حرف علت بھی آخر سے حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ اور تَرْمِیْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰی سے اِخْشَ۔

توضیح۔ مصنفؒ ہر بحث کا صیغہ معروف لکھتے وقت عین کلمہ میں زیر۔ زبر۔ پیش تینوں حرکتیں لگاتے ہیں کیونکہ معروف کے عین کلمہ میں تینوں حرکتیں ہو سکتی ہیں۔ اور ماضی کے صیغے تیرہ۱۳ اور مضارع کے صیغے گیارہ۱۱ ذکر کرتے ہیں۔ اور معروف کے صیغوں کے بعد مجہول کا صرف ایک صیغہ لکھکر الیٰ آخرہ لکھدیتے ہیں۔ پس معروف کے مانند مجہول کے تمام صیغوں کی بھی طلبہ گردان کر لیا کریں۔ اور اما شرطیہ کے بعد نون ثقیلہ وخفیفہ اپنے طریقہ پر آنیکا مطلب یہ ہے کہ لام تاکید کے بعد نون ثقیلہ وخفیفہ ہونے کی صورت میں جن صیغوں کے اندر نون سے پہلے زبر یا زیر یا پیش ہوتا ہے اما شرطیہ کے بعد بھی ویسا ہوگا۔ اسی طرح تمام باتوں میں اتفاق ہے کوئی فرق نہیں اور صیغۂ امر کے آخر میں وقف ہوا کرتا ہے اور وقف کے معنی کلمہ کے آخر کو ساکن کر کے سانس توڑ دینا ہے۔ اور وقف وجزم کے درمیان فرق یہ ہے کہ جزم عامل کا اثر ہے اور وقف کسی عامل کا اثر نہیں پس فعل مضارع معرب ہونے کی وجہ سے اس کا آخر ساکن ہونیکو جزم کہا جاتا ہے کیونکہ وہی ساکن ہونا عامل جازم کا اثر ہے اور امر حاضر معروف مبنی ہے لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ امر حاضر معروف کے آخر کا ساکن کسی عامل کے ذریعہ سے ہو رہا ہے البتہ امر کی بقیہ پانچ قسموں کے آخری ساکن کو جزم کہا جاتا ہے کیونکہ ان قسموں کے شروع میں لام امر مکسور ہوتا ہے اور لَمْ وغیرہ کے مانند لام امر بھی عامل جازم ہے۔ اور یاد رکھو کہ جزم و وقف جس طرح حرف آخر ساکن ہونے کو کہا جاتا ہے اسی طرح آخر سے حرف علت ساقط ہو جانیکو بھی کہا جاتا ہے۔ اور امر حاضر معروف کے صیغے بنانیکے طریقے تین۳ ہیں۔ (۱) علامت مضارع کے بعد حرف متحرک ہونیکی صورت میں علامت مضارع کو حذف کر کے آخری حرف کو ساکن کر دینا اور آخری حرف حرف علت ہونیکی صورت میں اس کو گرا دینا جیسے تَعِدُ سے عِدْ اور تَضَعُ سے ضَعْ صیغۂ امر ہے جسکے شروع میں علامت مضارع تا حذف ہوکے آخری حرف دال اور عین ساکن ہوگیا ہے اور تَقِیْ سے صیغۂ امر قِ ہے کہ شروع میں تا اور آخر میں حرف علت یا حذف ہوگئی ہے (۲) علامت مضارع کے بعد کا حرف ساکن ہوکے اگر عین کلمہ مضموم ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل مضموم لانا اور آخری حرف کو ساکن کر دینا اگر حرف صحیح ہو اور ساقط کر دینا اگر حرف علت ہو جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور تَدْعُوْ سے اُدْعُ صیغۂ امر ہے (۳) علامت مضارع کے بعد کا حرف ساکن ہوکے اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل مکسور لاکے حرف آخر کو ساکن کر دینا اگر حرف صحیح ہو اور ساقط کر دینا اگر حرف علت ہو جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ اور تَرْمِیْ سے اِرْمِ اور

م تَخْشٰی سے اِخْشَ صیغۂ امر ہے کہ اِضْرِبْ اور اِفْتَحْ کا حرف آخر ساکن ہوا ہے اور اِرْمِ اِخْشَ سے حرف آخر ساقط ہوگیا ہے ۱۲

امر حاضر معروف اُفْعُلْ اُفْعُلَا اُفْعُلُوْا اُفْعُلِیْ اُفْعُلَا اُفْعُلْنَ **امر غائب و متکلم معروف** لِیَفْعُلْ لِیَفْعُلَا لِیَفْعُلُوْا لِتَفْعُلْ لِتَفْعُلَا لِیَفْعُلْنَ لِاَفْعُلْ لِنَفْعُلْ **امر مجہول** لِیُفْعَلْ لِیُفْعَلَا لِیُفْعَلُوْا لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِیُفْعَلْنَ لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِتُفْعَلُوْا لِتُفْعَلِیْ لِتُفْعَلَا لِتُفْعَلْنَ لِاُفْعَلْ لِنُفْعَلْ **امر حاضر معروف با نون ثقیلہ** اُفْعُلَنَّ اُفْعُلَانِّ اُفْعُلُنَّ اُفْعُلِنَّ اُفْعُلَانِّ اُفْعُلْنَانِّ **با نون خفیفہ** اُفْعُلَنْ اُفْعُلُنْ اُفْعُلِنْ **امر غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ** لِیَفْعُلَنَّ لِیَفْعُلَانِّ لِیَفْعُلُنَّ لِتَفْعُلَنَّ لِتَفْعُلَانِّ لِیَفْعُلْنَانِّ لِاَفْعُلَنَّ لِنَفْعُلَنَّ **با نون خفیفہ** لِیَفْعُلَنْ لِیَفْعُلُنْ لِتَفْعُلَنْ لِاَفْعُلَنْ لِنَفْعُلَنْ **امر مجہول با نون ثقیلہ** لِیُفْعَلَنَّ لِیُفْعَلَانِّ لِیُفْعَلُنَّ تا آخر مضارع مجہول جز اینکہ لامش مکسور است **امر مجہول با نون خفیفہ** لِیُفْعَلَنْ لِیُفْعَلُنْ تا آخر مثل مضارع **فصل دوم** در بیان اسمائے مشتقہ۔ شش اسم از فعل مشتق می شوند اسم فاعل اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ، اسم آلہ، اسم ظرف، اسم فاعل کہ دلالت کند بر کنندہ کار، از ثلاثی مجرد مطلقاً بر وزن فَاعِلٌ آید **بحث اسم فاعل** فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلِیْنَ فَاعِلُوْنَ فَاعِلِیْنَ فَاعِلَۃٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَتَیْنِ فَاعِلَاتٌ

ترجمہ مع تشریح ۔ امر مجہول بانون ثقیلہ بھی مضارع مجہول بانون ثقیلہ کے مانند ہے فرق یہ ہے کہ امر مجہول کے شروع میں لام امر مکسور ہوتا ہے اور مضارع مجہول کے شروع میں لام تاکید مفتوح ہوتا ہے اسی طرح امر مجہول بانون خفیفہ مضارع مجہول بانون خفیفہ کے مانند ہے ۔ **دوسری فصل** مشتق اسموں کے بیان میں، چھ اسم فعل سے مشتق ہوتے ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم تفضیل (۴) صفت مشبہ (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف ۔ اسم فاعل جو کام کرنے والے پر دلالت کرتا ہے ثلاثی مجرد سے مطلقاً فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے یعنی فعل کا عین کلمہ خواہ مفتوح ہو یا مکسور یا مضموم ہو تینوں صورتوں میں اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر ہے ۔

توضیح ۔ امر معروف کے عین کلمہ میں زیر زبر اور پیش تینوں ہو سکتے ہیں ۔ اور عین کلمہ کے مضموم ہونے کی صورت میں ہمزۂ وصل مضموم ہوتا ہے اور عین کلمہ کے مفتوح اور مکسور ہونے کی صورت میں ہمزۂ وصل مکسور ہوتا ہے لہذا عین کلمہ میں تینوں حرکتیں لگائی گئی ہیں ۔ اور ہمزۂ وصل میں ضمہ و کسرہ دونوں دیدیا گیا ہے پس طلبہ ان گردانوں کو اس طرح پڑھا کریں اِفْعَلْ اِفْعَلَا اِفْعَلُوْا اِفْعَلِیْ اِفْعَلْنَ ۔ اِفْعِلْ اِفْعِلَا اِفْعِلُوْا اِفْعِلِیْ اِفْعِلْنَ ۔ اُفْعُلْ اُفْعُلَا اُفْعُلُوْا اُفْعُلِیْ اُفْعُلْنَ ۔ اسی طرح ہر معروف کے صیغوں کا عین کلمہ کے زبر کے ساتھ ایک دفعہ اور عین کلمہ کے زیر کے ساتھ ایک دفعہ اور عین کلمہ کے پیش کے ساتھ ایک دفعہ کل تین دفعہ گردان کیجائے ورنہ صیغوں کی شناخت میں بڑی الجھن ہوگی ۔ اور مصنفؒ چونکہ مکرر صیغے نہیں لکھتے لہذا امر حاضر معروف کے پانچ صیغے لکھدیئے کیونکہ اُفْعُلَا امر حاضر معروف کے تثنیہ مذکر حاضر بھی ہو سکتا ہے اور تثنیہ مؤنث حاضر بھی ۔ اور مضارع مجہول کے مانند امر مجہول کے گیارہ صیغوں کو ایک ساتھ لکھدیا ہے یعنی امر حاضر مجہول کے صیغوں کو امر غائب مجہول کے صیغوں سے الگ نہیں لکھا ۔ کیونکہ غائب مجہول کے مانند حاضر مجہول کے صیغوں کے شروع میں بھی لام امر مکسور رہتا ہے لہذا سب صیغوں کو ایک ہی بحث میں ذکر کرنا مناسب ہے ۔ اور مضارع کے صیغے کل گیارہ ہونے کی جو وجہ ماسبق میں لکھی گئی ہے امر مجہول کے صیغے کل گیارہ ہونے کی وجہ بھی وہی ہے ۔ حضرات اساتذہ طلبہ سے تمام گردانیں الگ الگ سن لیں ۔ مثلاً امر حاضر معروف بانون خفیفہ کی گردان اس طور پر ضبط کرادیں اِفْعَلَنْ اِفْعَلُنْ اِفْعَلِنْ ۔ اِفْعِلَنْ اِفْعِلُنْ اِفْعِلِنْ ۔ اُفْعُلَنْ اُفْعُلُنْ اُفْعُلِنْ ۔ علی ہذا القیاس تمام گردانوں کو سمجھ لیا جاوے ۔ اور یاد رکھو کہ مضارع مجہول سے اسم مفعول کے صیغے بنتے ہیں ۔ اس کے علاوہ اسم فاعل اسم تفضیل اسم ظرف اسم آلہ صفت مشبہ یہ سب مضارع معروف سے بنتے ہیں ۔ چنانچہ تم میزان عربی میں پڑھ چکے ہو ۔ وہیں دیکھ لو ۔ اور ثلاثی مزید فیہ نیز رباعی مجرد و مزید فیہ کے اسم فاعل بھی اسم مفعول کے وزن پر مستعمل ہیں فرق یہ ہے کہ اسم مفعول کے آخری حرف سے پہلے مفتوح ہوتا ہے اور اسم فاعل کے آخری حرف سے پہلے مکسور ہوتا ہے مثلاً مُجْتَنَبٌ صیغہ اسم مفعول ہے اور مُجْتَنِبٌ صیغہ اسم فاعل ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ مصنفؒ نے صرف ثلاثی مجرد کے اسم فاعل کے وزن کو لکھدیا ہے ۔

تثنیہ بحالت رفع بالف آید و بحالت نصب و جر بیا کہ ماقبلش مفتوح بود و نون تثنیہ مکسور باشد و جمع بحالت رفع بواو آید و بحالت نصب و جر بیا کہ ماقبلش مکسور باشد و نون جمع مفتوح بود، اسم مفعول کہ دلالت کند بر ذاتیکہ فعل بر و واقع شدہ باشد از ثلاثی مجرد بر وزن مَفْعُوْلٌ آید **بحث اسم مفعول** مَفْعُوْلٌ مَفْعُوْلَانِ مَفْعُوْلَیْنِ مَفْعُوْلُوْنَ مَفْعُوْلِیْنَ مَفْعُوْلَۃٌ مَفْعُوْلَتَانِ مَفْعُوْلَتَیْنِ مَفْعُوْلَاتٌ اسم تفضیل کہ دلالت کند بر زیادت معنی فاعلیت نسبت بدیگر بر وزن اَفْعَلُ آید مگر از لون و عیب نمی آید چہ دریں ہر دو اَفْعَلُ برائے صفت مشبہ می آید چوں اَحْمَرُ و اَعْمٰی و از غیر ثلاثی مجرد نمی آید **بحث اسم تفضیل** اَفْعَلُ اَفْعَلَانِ اَفْعَلَیْنِ اَفْعَلُوْنَ اَفْعَلِیْنَ اَفَاعِلُ فُعْلٰی فُعْلَیَانِ فُعْلَیَیْنِ فُعْلَیَاتٌ فُعَلٌ۔ اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر است و فُعَلٌ جمع تکسیر مؤنث و اَفْعَلُوْنَ و فُعْلَیَاتٌ جمع سالم و آں آنرا گویند کہ بنائے واحد دراں سلامت ماند، در مذکر بواو و نون آید و در مؤنث بالف و تا آید و جمع تکسیر آنکہ بنائے واحد دراں سلامت نماند، اسم تفضیل گاہے برائے زیادت معنی مفعولیت ہم می آید چوں اَشْھَرُ بمعنے مشہور تر

ترجمہ مع تشریح ۔ تثنیہ رفع کی حالت میں الف کے ساتھ آتا ہے اور نصب و جر کی حالت میں اس یا کے ساتھ آتا ہے جس سے پہلے مفتوح ہو اور نون تثنیہ مکسور ہوتا ہے اور نون جمع مفتوح۔ اور جمع بحالت رفع میں واو کے ساتھ آتی ہے اور رحالت نصب و جر میں اس یا کے ساتھ جس سے پہلے زیر ہو۔ اسم مفعول جو اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اسم تفضیل جو دوسرے کے لحاظ سے معنی فاعلیت کی زیادت پر دلالت کرتا ہے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے مگر اس لفظ سے نہیں آتا جو رنگ اور عیب کے معنی میں ہو کیونکہ ان دو قسموں کے الفاظ سے اَفْعَلُ کا وزن صفت مشبہ ہوتا ہے۔ جیسے اَحْمَرُ بمعنی سرخ مرد اور اَعْمٰی بمعنے اندھا مرد دونوں صفت مشبہ ہیں اور ثلاثی مجرد کے غیر سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ اَفَاعِلُ جمع تکسیر ہے اَفْعَلُ اسم تفضیل مذکر کی اور فُعَلٌ جمع تکسیر ہے فُعْلٰی اسم تفضیل مؤنث کی۔ اور اَفْعَلُوْنَ جمع سالم ہے افعل اسم تفضیل مذکر کی اور فُعْلَیَاتٌ جمع سالم ہے فُعْلٰی اسم تفضیل مؤنث کی۔ اور جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سالم رہے اور وزن واحد کے بعد جمع بنانے کیلئے واو و نون یا یا و نون جمع مذکر سالم میں یا الف و تا جمع مؤنث سالم میں بڑھائی جاتی ہے اور جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سالم نہ رہے۔ اسم تفضیل کبھی معنی مفعولیت کی زیادت کے لئے بھی آتا ہے جیسے اشہر اسم تفضیل کے معنے زیادہ مشہور ہیں۔

توضیح ۔ یعنی ہر تثنیہ خواہ وہ مشتق کا تثنیہ ہو یا جامد کا حالت رفع میں الف اور نون مکسور کے ساتھ مستعمل ہے اور رحالت نصب و جر میں یائے ساکن ماقبل مفتوح اور نون مکسور کے ساتھ مستعمل ہے جیسے فَاعِلَانِ فَاعِلَیْنِ مَفْعُوْلَیْنِ۔ مَفْعُوْلَانِ اَفْعَلَانِ۔ اَفْعَلَیْنِ۔ رَجُلَانِ۔ رَجُلَیْنِ و غیر ذٰلِکَ۔ اور ہر جمع مذکر سالم حالت رفع میں واو ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح کے ساتھ اور رحالت نصب و جر میں یائے ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح کے ساتھ مستعمل ہے جیسے فَاعِلُوْنَ۔ فَاعِلِیْنَ۔ مَفْعُوْلُوْنَ۔ مَفْعُوْلِیْنَ۔ اَفْعَلُوْنَ اَفْعَلِیْنَ۔ زَیْدُوْنَ۔ زَیْدِیْنَ وغیرذٰلک۔ اور جس ذات سے کوئی کام صادر ہو اس ذات پر اسم فاعل دال ہے اور جس ذات پر کوئی کام واقع ہو اس ذات پر اسم مفعول دال ہے مثلاً ضَارِبٌ وہ ذات جس سے فعل ضرب صادر ہوا۔ اور مَضْرُوْبٌ وہ ذات جس پر فعل ضرب واقع ہوا۔ اور اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اس ذات پر دال ہو جس میں دوسرے کے لحاظ سے معنی فاعلیت زیادہ ہو مثلاً اَفْضَلُ وہ شخص ہے جو دوسرے سے زیادہ فاضل ہو۔ اور اَفْعَلُ کا وزن تفضیل کیلئے اس ثلاثی مجرد سے مستعمل ہے جو رنگ اور عیب کے معنی میں نہ ہو جو ثلاثی مجرد عیب یا رنگ کے معنے میں ہو اس سے اَفْعَلُ کا وزن صفت مشبہ کیلئے مستعمل ہے جیسے اَحْمَرُ اور اَعْمٰی دونوں صفت مشبہ ہیں اول حُمْرَۃٌ بمعنے سرخ ہونے اور ثانی عَمًی بمعنے اندھا ہونے سے ماخوذ ہے اور اسم تفضیل کے مذکر کی جمع تکسیر اَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے اَفْضَلُ کی جمع تکسیر اَفَاضِلُ اور اَعْلٰی کی جمع تکسیر اَعَالِیْ اور اَجْدَلُ کی جمع تکسیر اَجَادِلُ اور اَصْبَعٌ بمعنے انگلی کی جمع تکسیر اَصَابِعُ آتی ہے اور فُعْلٰی اسم تفضیل مؤنث کی جمع تکسیر فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے صُغْرٰی کی جمع تکسیر صُغَرٌ اور کُبْرٰی کی جمع تکسیر کُبَرٌ اور فُضْلٰی کی جمع تکسیر فُضَلٌ ہے اور فَاعِلٌ کی جمع تکسیر بھی فُعَّلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے رَاکِعٌ کی جمع رُکَّعٌ اور جاہل کی جمع جُهَّلٌ آتی ہے اور مذہب حق کے مطابق جمع سالم کثیر و قلیل دونوں کیلئے مستعمل ہے چنانچہ قول باری تعالیٰ اِنَّ م

صفت مشبہ آنکہ دلالت کند بر اتصاف ذاتی بمعنی مصدری بوضع ثبوت و اسم فاعل دلالت می کند بر اتصاف بطور حدوث ولہٰذا صفت مشبہ ہمیشہ لازم باشد اگرچہ از فعل متعدی آید پس فرق در سَامِعٌ و سَمِیْعٌ اینست کہ سَامِعٌ دلالت می کند بر ذاتیکہ موصوف باشد بشنیدن چیزے بالفعل و لہٰذا بعد آں مفعول آمدن می تواند چوں سَامِعٌ کَلَامَکَ، و سَمِیْعٌ دلالت می کند بر ذاتیکہ موصوف بسمع باشد بطور ثبوت اعتبار تعلق بچیزے دراں ملحوظ نیست بلکہ عدم اعتبار تعلق بچیزے ملحوظ پس سَمِیْعٌ کَلَامَکَ نمیتواں گفت اوزان صفت مشبہ بسیار است صَعْبٌ۔ صِفْرٌ۔ صُلْبٌ۔ حَسَنٌ۔ خَشِنٌ۔ نَدُسٌ۔ زِنَمٌ۔ بِلِزٌ۔ حُطُمٌ۔ جُنُبٌ۔ اَحْمَرُ۔ کَابِرٌ۔ کَبِیْرٌ۔ غَفُوْرٌ۔ جَیِّدٌ۔ جَبَانٌ۔ هِجَانٌ۔ شُجَاعٌ۔ عَطْشَانٌ۔ عَطْشٰی۔ حُبْلٰی۔ حَمْرَاءُ۔ عُشَرَاءُ۔

بحث صفت مشبہ حَسَنٌ۔ حَسَنَانِ۔ حَسَنَیْنِ۔ حَسَنُوْنَ۔ حَسَنِیْنَ۔ حَسَنَةٌ۔ حَسَنَتَانِ۔ حَسَنَتَیْنِ۔ حِسَانٌ

ترجمہ مع تشریح۔ صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو معنی مصدری کے ساتھ کسی ذات کے دائمی طور پر موصوف ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو معنی مصدری کے ساتھ کسی ذات کے غیر دائمی طور پر موصوف ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے صفت مشبہ ہمیشہ لازمی ہوتا ہے اگرچہ فعل متعدی سے مشتق ہو۔ پس سَامِعٌ اور سَمِیْعٌ میں فرق یہ ہے کہ سَامِعٌ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جو ذات کسی آواز کو بالفعل سننے کے ساتھ موصوف ہو۔ اسی لئے سَامِعٌ کے بعد مفعول آسکتا ہے چنانچہ سَامِعٌ کَلَامَکَ کہا جاتا ہے اور سَمِیْعٌ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جو ذات دائمی طور پر سننے کے ساتھ موصوف ہو اور اس سننے کا تعلق کسی آواز کے ساتھ ہونیکا لحاظ نہ ہو بلکہ کسی آواز کے ساتھ اس سننے کا تعلق نہ ہونیکا لحاظ ہو۔ بدیں وجہ سَمِیْعٌ کَلَامَکَ نہیں کہا جا سکتا اور صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں (اور یہ اوزان سماع پر موقوف رہیں گے ۲۳ مشہور اوزان دیدیئے گئے) (**توضیح۔** (اسی رسالہ علم الصیغہ کی بہت ہی ضروری باتوں میں سے اسم فاعل و صفت مشبہ کے درمیان فرق سمجھنا بھی ہے۔ لہٰذا خوب دل لگا کے فرق سمجھ لو) صفت مشبہ اس ذات پر دال ہے جو ذات کسی طاقت کے ساتھ موصوف ہو، مثلاً سَمِیْعٌ صفت مشبہ کے معنے وہ ذات ہے جس میں دائمی طور پر سننے کی طاقت موجود ہو۔ اور ظاہر ہے کہ اسی سننے کی طاقت کے وجود کیلئے کسی آواز کا موجود ہونا ضروری نہیں پس جب آسمان و زمین پیدا نہ ہوئی تھی اور کوئی آواز کہیں موجود نہ تھی اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ طاقت سماع کے ساتھ موصوف تھا لہٰذا سَمِیْعٌ کا ترجمہ ہوگا فقط سننے والا (کس چیز کا سننے والا) یہ سوال یہاں پیدا نہ ہوگا لہٰذا غیر اللہ کو سمیع نہیں کہا جا سکتا اِلّا مجازاً کیونکہ انکی خود حادث ہونے کی وجہ سے اس کا سننا بھی حادث ہی ہوگا البتہ غیر اللہ کو سَامِعٌ کہا جائیگا اور سَامِعٌ کے معنی میں کسی آواز کا سننے والا لہٰذا سَامِعٌ کے بعد مفعول ذکر کیا جاتا ہے اور سَمِیْعٌ کے بعد مفعول نہیں ذکر کیا جاتا اور قرآن و حدیث میں جہاں کہیں اسم فاعل کا وزن حق تعالیٰ پر مستعمل ہوا ہے مثلاً حق تعالیٰ کو حاکم وغیرہ کہا گیا ہے وہاں اسم فاعل صفت مشبہ کے معنی میں ہے اسم فاعل کے معنی میں نہیں کیونکہ باری تعالیٰ ازلی و ابدی ہونے کی وجہ سے انکے تمام اوصاف ازلی و ابدی ہیں کوئی صفت حادث و غیر دائمی نہیں۔ بخلاف مخلوقات کے کہ وہ حادث ہونے کی وجہ سے ان کے تمام اوصاف حادث ہیں کوئی صفت دائمی نہیں ہے لہٰذا اسم فاعل کے صیغوں کا استعمال فقط مخلوق پر ہوتا ہے (صفت مشبہ کے اوزان مشہورہ) فَعْلٌ۔ فِعْلٌ۔ فُعْلٌ۔ فَعَلٌ۔ فَعِلٌ۔ فَعُلٌ۔ فِعَلٌ۔ فِعِلٌ۔ فُعُلٌ۔ فُعَلٌ۔ اَفْعَلُ۔ فَاعِلٌ۔ فَعِیْلٌ۔ فَعُوْلٌ۔ فَیْعِلٌ۔ فَعَالٌ۔ فِعَالٌ۔ فُعَالٌ۔ فَعْلَانٌ۔ فَعْلٰی۔ فُعْلٰی۔ فَعْلَاءُ۔ فُعَلَاءُ۔ ان اوزان میں سے ہر ایک وزن پر صفت مشبہ کے صیغے مستعمل ہیں چنانچہ ہر ایک وزن کی صفت مشبہ کی ایک ایک مثال مصنف نے پیش فرمائی ہے مثلاً فَعْلٌ کے وزن پر صَعْبٌ صفت مشبہ ہے بمعنی دشوار صَعُبَ یَصْعُبُ کرم سے مستعمل ہے۔ اور فِعْلٌ کے وزن پر صِفْرٌ صفت مشبہ ہے بمعنی خالی صَفِرَ یَصْفَرُ سمع سے مستعمل ہے۔ اور فُعْلٌ کے وزن پر صُلْبٌ صفت مشبہ ہے بمعنی سخت بابِ کرم۔ فَعَلٌ کے وزن پر حَسَنٌ بمعنی نیکو بابِ کرم فَعِلٌ کے وزن پر خَشِنٌ بمعنی درشت بابِ کرم فَعُلٌ کے وزن پر نَدُسٌ بمعنی زیرک بابِ سمع فِعَلٌ کے وزن پر زِنَمٌ بمعنے پراگندہ بابِ ضرب فِعِلٌ کے وزن پر بِلِزٌ بمعنے موٹا فُعَلٌ کے وزن پر حُطَمٌ بمعنے پراگندہ بابِ ضرب فُعُلٌ کے وزن پر جُنُبٌ ناپاک بابِ کرم اَفْعَلُ کے وزن پر اَحْمَرُ بمعنے سرخ بابِ کرم فَاعِلٌ کے وزن پر کَابِرٌ بمعنے بڑا۔ اسی طرح فَعِیْلٌ کے وزن پر کَبِیْرٌ بمعنے بڑا دونوں بابِ کرم سے ہیں۔ فَعُوْلٌ کے وزن پر غَفُوْرٌ بمعنے معاف کرنیوالا بابِ ضرب فَیْعِلٌ کے وزن پر جَیِّدٌ بمعنے اچھا بابِ نصر فَعَالٌ کے وزن پر جَبَانٌ بمعنے بزدل بابِ کرم فِعَالٌ کے وزن پر هِجَانٌ بمعنے سفید اونٹ بابِ حسب فُعَالٌ کے وزن پر شُجَاعٌ بمعنے بہادر بابِ کرم فَعْلَانٌ کے وزن پر عَطْشَانٌ بمعنے پیاسا و عَطْشٰی فَعْلٰی کے وزن پر پیاسی عورت بابِ سمع فُعْلٰی کے وزن پر حُبْلٰی بمعنی حاملہ بابِ سمع فَعْلَاءُ کے وزن پر حَمْرَاءُ بمعنے زن سرخ بابِ کرم فُعَلَاءُ کے وزن پر عُشَرَاءُ بمعنے حاملہ اونٹنی جس کی مدت حمل دس مہینے ہوگئی ہو اور مصنف نے صرف حَسَنٌ سے گردان پیش فرمائی ہے طلبہ کو چاہیے کہ صَعْبٌ وغیرہ ہر ایک کی حَسَنٌ کے مانند گردان کریں اور مذکورہ اوزان کے علاوہ دوسرے اوزان پر صفت مشبہ کے جو صیغے مستعمل ہیں وہ

۲۳ زیادہ مشہور ہیں بعض اوزان مصنف نے انکی مثال پیش نہیں فرمائی ۱۲

اسم آلہ کہ دلالت کند بر آلہ صدور فعل بر سہ وزن آید مِفْعَلٌ مِفْعَلَۃٌ مِفْعَالٌ **بحث اسم آلہ** مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مِنْصَرَیْنِ مَنَاصِرُ مِنْصَرَۃٌ مِنْصَرَتَانِ مِنْصَرَتَیْنِ مَنَاصِرُ، مِنْصَارٌ مِنْصَارَانِ مِنْصَارَیْنِ مَنَاصِیْرُ وگاہے بروزن فَاعَلٌ آید چوں خَاتَمٌ آلہ ختم یعنی مہر کردن و عَالَمٌ آلہ دانستن مگر دریں قسم معنی اسمی غالب آمدہ علی الاطلاق بمعنی اشتقاقی مستعمل نیست ہر آلہ ختم را خاتم و ہر آلہ علم را عالم نتواں گفت۔ اسم ظرف کہ دلالت می کند بر جائے صدور فعل یا وقت صدور فعل از مفتوح العین و مضموم العین و ناقص مطلقاً بروزن مَفْعَلٌ آید بفتح عین چوں مَفْتَحٌ و مَنْصَرٌ و مَرْمًی و از مکسور العین و از مثال مطلقاً بروزن مَفْعِلٌ آید بکسر عین چوں مَضْرِبٌ و مَوْقِعٌ و آنکہ بعضے صرفیاں گفتہ اند کہ از مضاعف ہم مطلقاً بفتح عین آید صحیح نیست و استدلال کردہ اند بلفظ مَفَرٌّ کہ از یَفِرُّ بکسر عین است و در قرآن مجید واقع فَاَیْنَ الْمَفَرُّ و صحیح آنیست کہ از مضاعف مکسور العین بکسر عین آید چنانچہ مَحِلٌّ از حَلَّ یَحِلُّ و لفظ مَحِلٌّ ہم در قرآن مجید واقع حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ و لفظ مَفَرٌّ را جواب دادہ اند کہ ظرف نیست بلکہ مصدر میمی ست۔

ترجمہ مع تشریح ۔ اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل صادر ہونے کے کسی آلہ پر دلالت کرتا ہے اور اسم آلہ کے صیغے تین وزنوں پر مستعمل ہیں۔ مِفْعَلٌ۔ مِفْعَلَۃٌ۔ مِفْعَالٌ (اول دونوں کی جمع مَفَاعِلُ اور مِفْعَالٌ کی جمع مَفَاعِیْلُ آتی ہے) (جیسا کہ گردان میں تم دیکھ رہے ہو) اور کبھی اسم آلہ فَاعَلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے چنانچہ مہر کرنے کے آلہ کو خَاتَمٌ اور جاننے کے آلہ کو عَالَمٌ کہا جاتا ہے۔ مگر اسی فَاعَلٌ کے وزن میں معنی اسمی غالب یا ہے (یعنی اس وزن کے اکثر الفاظ اسم ذات ہیں) مطلق فَاعَلٌ کا وزن معنی اشتقاقی میں مستعمل نہیں ہے لہذا ہر آلہ ختم کو خَاتَمٌ اور ہر آلہ علم کو عَالَمٌ نہیں کہا جاتا۔ اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو دلالت کرتا ہے فعل صادر ہونے کی جگہ یا فعل صادر ہونے کے وقت پر اور اسم ظرف کے صیغہ مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے اس فعل مضارع سے جس کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم ہو۔ اور اس فعل مضارع سے جس کا لام کلمہ حرف علت ہو عین کلمہ میں حرکت جو بھی ہو جیسے یَفْتَحُ سے مَفْتَحٌ اور یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ اور یَرْمِیْ سے مَرْمًی صیغہ ظرف ہے اور صیغہ اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے اس فعل مضارع سے جس کا عین کلمہ مکسور ہو۔ اور اس فعل مضارع سے جس کے فا کلمہ میں حرف علت ہو عین کلمہ میں حرکت جو بھی ہو جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ اور یَقَعُ سے مَوْقِعٌ صیغہ ظرف ہے۔ اور بعض صرفیوں نے جو کہا ہے کہ جس مضارع کا لام کلمہ مشدد ہو اس مضارع کا اسم ظرف بھی مَفْعَلٌ کے وزن پر فتح عین کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے خواہ اس مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مکسور۔ اور استدلال کیا ہے لفظ مَفَرٌّ کے ساتھ کہ یَفِرُّ مضارع مکسور العین ہے اسم ظرف مفتوح العین مستعمل ہوا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے فَاَیْنَ الْمَفَرُّ مگر بعض صرفیوں کا یہ قول صحیح نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جس مضارع کا لام کلمہ مشدد ہو اس کا عین کلمہ مکسور ہونے کی صورت میں اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے یَحِلُّ کا اسم ظرف مَحِلٌّ آتا ہے جیسے قرآن میں وارد ہوا۔ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ اور لفظ مَفَرٌّ کا جواب یہ ہے کہ یہ لفظ مَفَرٌّ اسم ظرف کا صیغہ نہیں بلکہ مصدر میمی ہے۔

توضیح ۔ یعنی اسم آلہ کے واحد تین وزنوں پر مستعمل ہیں اور اس میں اور اسم ظرف میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے بلکہ مِفْعَلٌ کے مانند مِفْعَلَۃٌ بھی مذکر ہے فرق یہ ہے کہ مِفْعَلٌ کے آخر میں تاء زائدہ نہیں اور مِفْعَلَۃٌ کے آخر میں تاء زائدہ ہے۔ اور فَاعَلٌ کے وزن پر بعض الفاظ اسم آلہ مستعمل ہوتے ہیں جیسے خَاتَمٌ بمعنے آلہ ختم اور عَالَمٌ بمعنی آلہ علم۔ چنانچہ عَالَمٌ آلہ ہے خالق عالم جاننے کا مگر فَاعَلٌ کے وزن کا اکثر اسم اسم ذات کے معنے میں مستعمل ہے۔ چنانچہ خَاتَمٌ مہر کو اور عَالَمٌ جہان کو کہا جاتا ہے اور مروجہ معنوں کے لحاظ سے دونوں لفظ اسم ذات ہیں پس معلوم ہوا کہ ہر آلہ علم کو عَالَمٌ اور ہر آلہ ختم کو خاتم نہیں کہا جاتا یہی وجہ ہے کہ کتاب آلہ علم ہونے کے باوجود اسکو عَالَمٌ نہیں کہا جاتا اور جو فعل مضارع مفتوح العین یا مضموم العین ہو اور جس فعل مضارع کے لام کلمہ میں حرف علت ہو خواہ عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور ان تینوں قسموں کے فعل مضارع کا اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر فتح عین کے ساتھ مستعمل ہے چنانچہ یَرْمِیْ مضارع ناقص کا اسم ظرف مَرْمًی مستعمل ہے باوجودیکہ یَرْمِیْ مضارع مکسور العین ہے۔ اور جو فعل مضارع مکسور العین ہو اور جس فعل مضارع کا فا کلمہ حرف علت ہو خواہ عین کلمہ مفتوح ہو یا مکسور ان دونوں فعل مضارع کا اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر کسرہ عین کے ساتھ مستعمل ہے جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ اور یَقَعُ مضارع مثال سے مَوْقِعٌ اسم ظرف مستعمل ہے۔ اور بعض صرفیوں کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ مضارع مضاعف سے (یعنی وہ فعل مضارع جس کا لام کلمہ مشدد ہو خواہ اس کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مکسور) اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر فتح عین کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ مضارع مضاعف کے عین کلمہ کسور ہونے کی صورت میں اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر کسرۂ عین کے ساتھ مستعمل ہے چنانچہ یَحِلُّ سے مَحِلٌّ اسم ظرف ہے۔ اور یَفِرُّ سے مَفَرٌّ مصدر میمی ہے اسم ظرف نہیں اور مصدر میمی وہ مصدر ہے جو اسم ظرف کے وزن پر ہو پس مَفَرٌّ بھاگنے کے معنے میں ہے بھاگنے کی

صیغہ ظرف کہ بر معنی وقت دلالت کند آنرا ظرف زمان گویند و آنکہ بر معنی جائے دلالت کند آنرا ظرف مکان گویند
بحث اسم ظرف مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ گاہے ظرف بروزن مَفْعُلَةٌ ہم آید چوں مَکْحُلَةٌ وبعضے
اوزان ظرف از غیر مکسور العین ہم مکسو آید چوں مَسْجِدٌ مَنْسِكٌ مَطْلِعٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ مَجْزِرٌ مگر دریں اوزان
موافق قیاس بروزن مَفْعَلٌ ہم می آید **فائدہ** برائے جائیکہ چیزے درانجا بکثرت باشد وزن مَفْعَلَةٌ آید چوں
مَقْبَرَةٌ و مَأْسَدَةٌ و وزن فُعَالَةٌ برائے چیزیکہ بوقت صدور فعل بیفتد چوں غُسَالَةٌ آبیکہ وقت غسل بیفتد و کُنَاسَةٌ
چیزیکہ وقت جاروب کشیدن از جاروب بیفتد **فائدہ** نزد کوفیاں مصدر ہم از مشتقات فعل ست ایشاں اسمائے
مشتقہ ہفت می گویند و تحقیق حق دریں باب در فصل افادات خواہد آمد۔ اوزان مصدرِ ثلاثی مجرد قاعدہ منضبط ندارد
واز غیر آں وزنے مقرر ست چنانچہ خواہد آمد۔

ترجمہ مع تشریح ۔ جو صیغۂ ظرف صدور فعل کے وقت پر دلالت کرتا ہے اس کو ظرف زمان اور جو صیغۂ ظرف صدور فعل کی جگہ پر دلالت کرتا ہے اس کو ظرف مکان کہا کرتے ہیں اور کبھی اسم ظرف مَفْعُلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مَکْحُلَةٌ بمعنے سرمہ دان ۔ اور اسم ظرف کے بعض اوزان مضارع غیر مکسور العین سے بھی مکسور العین مستعمل ہوتا ہے جیسے یَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ اور یَنْسُكُ سے مَنْسِكٌ اور یَطْلُعُ سے مَطْلِعٌ اور یَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ اور یَغْرُبُ سے مَغْرِبٌ اور یَجْزُرُ سے مَجْزِرٌ اسم ظرف آتا ہے۔ مگر ان اوزان میں قیاس کے موافق مَفْعَلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے **فائدہ** ۔ اس جگہ کے لئے جس جگہ میں کوئی چیز بکثرت ہو مَفْعَلَةٌ کا وزن آتا ہے جیسے مَقْبَرَةٌ بمعنے قبرستان اور مَأْسَدَةٌ بمعنے شیرستان یعنی جس جگہ شیر زیادہ ہو۔ اور فُعَالَةٌ کا وزن اس چیز کے لئے مستعمل ہے جو چیز صدور فعل کے وقت گرجائے جیسے غُسَالَةٌ وہ پانی جو نہاتے یا دھوتے وقت گرجائے اور کُنَاسَةٌ وہ چیز جو جھاڑو سے صفائی کے وقت گرجائے **فائدہ** کوفیوں کے نزدیک مصدر بھی فعل کے مشتقات سے ہے وہ لوگ مشتقات سات کہتے ہیں اس بارے میں حق کا اثبات افادات کے فصل میں آئیگا ۔ ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان کے لئے ضبط کرنیوالا کوئی قاعدہ نہیں ہے اور غیر ثلاثی مجرد کے مصدر کیلئے معین وزن مقرر ہے چنانچہ آئیگا ۔

توضیح ۔ مُکْحُلَةٌ کے بارے میں تین اقوال ہیں بعض اس کو اسم ظرف کہتا ہے ۔ اور بعض اس کو اسم آلہ کہتا ہے اور بعض اس کو اسم جامد کہتا ہے ۔ اور شیخ رضی نے سیبویہ سے نقل کیا ہے کہ مَسْجِدٌ مَنْسِكٌ مَطْلِعٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ مَجْزِرٌ یہ الفاظ اسم جامد ہیں فعل مضارع سے ماخوذ نہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جو اسم ظرف فعل مضارع سے ماخوذ ہو اس میں کسی مخصوص جگہ کی خصوصیت نہیں ہوتی جیسے ہر جائے قتل کو مَقْتَلٌ کہا جاتا ہے اور مَسْجِدٌ ہر سجدہ گاہ کو نہیں کہا جاتا بلکہ جس مکان کو نماز کیلئے مخصوص کیا گیا ہے اس مکان کو مَسْجِدٌ کہا جاتا ہے اسی طرح مَنْسِكٌ اس مخصوص مقام کو کہا جاتا ہے جس مخصوص مقام میں افعال حج اور افعال قربانی ادا کئے جاتے ہوں اسی طرح طلوع کے مقام خاص کو مَطْلِعٌ اور مَشْرِقٌ اور غروب کے مقام خاص کو مَغْرِبٌ اور ذبح اونٹ کے مقام خاص کو مَجْزِرٌ کہا جاتا ہے اونٹ ذبح کرنے کی ہر جگہ کو مجزر نہیں کہا جاتا اور اگر مقام خاص کو رعایت نہ ہوتی تو ہر سجدہ گاہ کو مَسْجِدٌ اور ہر محل قربانی کو مَنْسِكٌ اور ہر جائے طلوع کو مَطْلِعٌ و مَشْرِقٌ اور ہر جائے غروب کو مَغْرِبٌ اور ذبح اونٹ کے ہر محل کو مَجْزِرٌ کہا جاتا ۔ اور مَفْعَلٌ کے وزن کے بعد تا بڑھا کے مَفْعَلَةٌ کے وزن کو اس جگہ کے لئے استعمال کرتا ہے جس جگہ میں کوئی چیز بکثرت موجود ہو جیسے جس جگہ قبر زیادہ ہو اس کو مَقْبَرَةٌ اور جس جگہ اَسَد یعنی شیر زیادہ ہو اس کو مَأْسَدَةٌ کہا جاتا ہے ۔ مگر یہ استعمال غیر ثلاثی مجرد سے نہیں ہے لہذا جس مقام میں مینڈک زیادہ ہو اس کو مَضْفَدَعٌ اور جس جگہ بچھو زیادہ ہو اس کو مَعَقْرَبٌ نہیں کہا جاتا ۔ بلکہ کثیر الضفادع اور کثیر العقارب کہا جاتا ہے ۔

اور یاد رکھو کہ ثلاثی مجرد کے علاوہ ہر باب کا مصدر مقرر وزن پر مستعمل ہوتا ہے مثلاً باب افعال کا ہر مصدر اِفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے اور باب انفعال کا ہر مصدر اِنْفِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے مگر ثلاثی مجرد کے ابواب کے مصادر کیلئے کوئی وزن مقرر نہیں ہے صرف عرب سے سماع پر موقوف ہے پس جو جو مصدر نَصَرَ یَنْصُرُ سے مستعمل ہونا مسموع ہو وہ نَصَرَ یَنْصُرُ کے مصادر ہونگے اور جو مصدر ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مستعمل ہونا مسموع ہو وہ ضَرَبَ یَضْرِبُ کے مصادر ہونگے علیٰ ہذا القیاس ثلاثی مجرد کے تمام بابوں کو سمجھ لیا جاوے ۔

جناب استاذی مولوی سید محمد صاحب اَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ اکثر اوزانِ ثلاثی مجرد را بوضعے نظم فرمودہ اند کہ بر ضبط حرکات وامثلہ مشتمل ست افادۃً می نویسیم وآں اینست نظم

از ثلاثی مجرد چہل وچار	وزن مصدر آمدہ اے ذی وقار
فَعْلٌ وفَعْلیٰ فَعْلَۃٌ فَعْلَانٌ بفتح	قَتْلٌ ودَعْویٰ رَحْمَۃٌ لَیَّانٌ بفتح
ہم بخواں در چار ہیں فتح دوم	عین ثالث داں بفتح وکسر ہم
فِعْلٌ وفِعْلیٰ فِعْلَۃٌ فِعْلَانٌ بکسر	فِسْقٌ وذِکْریٰ نِشْدَۃٌ حِرْمَانٌ بکسر
فُعْلٌ وفُعْلیٰ فُعْلَۃٌ فُعْلَانٌ بضم	شُغْلٌ وبُشْریٰ کُدْرَۃٌ غُفْرَانٌ بضم
مَفْعَلَۃٌ مَفْعَلٌ فَعَلٌ فَعْلُولَۃٌ ست	مَنْقَبَۃٌ مَدْخَلٌ طَلَبٌ قَیْلُولَۃٌ ست
فَیْعَلُولَۃٌ ہم فَعَالَۃٌ ہم فَعَالٌ	نحو کَیْنُونَۃٌ شَہَادَۃٌ ہم کَمَالٌ

ترجمہ مع تشریح - میرے استاد جناب مولوی سید محمد صاحبؒ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمادیں) ثلاثی مجرد کے اکثر اوزان کو اس طریقہ پر نظم فرمایا ہے کہ حرکات کے ضبط اور مثالوں پر مشتمل ہے فائدہ پہنچانے کیلئے لکھ دیتا ہوں وہ نظم یہ ہے (جو ماسبق میں مرقوم ہوئی)

ترجمۂ نظم - ثلاثی مجرد سے مصدروں کے چوالیس وزن بکثرت مستعمل ہیں اے صاحب وقار۔ انؔ فَعْلٌ۔ فَعْلیٰ۔ فَعْلَۃٌ۔ فَعْلَانٌ یہ چار وزن فاکلمہ کے فتح کے ساتھ مستعمل ہیں۔ (چنانچہ) فَعْلٌ کے وزن پر قَتْلٌ اور فَعْلیٰ کے وزن پر دَعْویٰ اور فَعْلَۃٌ کے وزن پر رَحْمَۃٌ اور فَعْلَانٌ کے وزن پر لَیَّانٌ ہے جو اصل میں لَوْیَانٌ تھا واو کو یا کر کے یا کو یا میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ نیز پڑھو جو تھا وزن فَعَلَانٌ میں حرف دوم عین میں فتح (یعنی فَعَلَانٌ جیسے نَزَوَانٌ) اور تیسرا وزن فَعِلَۃٌ کے عین میں فتحہ اور کسرہ دونوں جانو۔ (یعنی فَعَلَۃٌ جیسے غَلَبَۃٌ اور فَعِلَۃٌ جیسے سَرِقَۃٌ) فِعْلٌ۔ فِعْلیٰ۔ فِعْلَۃٌ۔ فِعْلَانٌ۔ یہ چاروں فاکلمہ کے کسرہ کے ساتھ ہیں اول کے وزن پر فِسْقٌ اور ثانی کے وزن پر ذِکْریٰ اور ثالث کے وزن پر نِشْدَۃٌ اور رابع کے وزن پر حِرْمَانٌ ہے۔ سب مثالوں میں حرف اول مکسور ہے۔ فُعْلٌ۔ فُعْلیٰ۔ فُعْلَۃٌ۔ فُعْلَانٌ۔ یہ چاروں فاکلمہ ضمہ کے ساتھ ہیں۔ اول کے وزن پر شُغْلٌ اور ثانی کے وزن پر بُشْریٰ اور ثالث کے وزن پر کُدْرَۃٌ اور رابع کے وزن پر غُفْرَانٌ ہے سب مثالوں میں حرف اول مضموم ہے۔ مَفْعَلَۃٌ۔ مَفْعَلٌ۔ فَعَلٌ۔ فَعْلُولَۃٌ۔ یہ چار اوزان ہیں، اول کے وزن پر مَنْقَبَۃٌ ثانی کے وزن پر مَدْخَلٌ ثالث کے وزن پر طَلَبٌ اور رابع کے وزن پر قَیْلُولَۃٌ ہے۔ نیز فَیْعَلُولَۃٌ۔ فَعَالَۃٌ۔ فَعَالٌ۔ یہ تین ہیں اول کے وزن پر کَیْنُونَۃٌ ثانی کے وزن پر شَہَادَۃٌ ثالث کے وزن پر کَمَالٌ۔

توضیح (سہولت کیلئے ہر مصدر کے معنی اور باب لکھ دیتا ہوں) قَتْلٌ بمعنی مار ڈالنا بابِ نصر۔ دَعْویٰ بمعنی بلانا باب نصر۔ رَحْمَۃٌ بمعنی مہربانی کرنا باب سمع۔ لَیَّانٌ قرض ادا نہ کرنا باب ضرب۔ فعل لَوِیٰ یَلْوِیْ مستعمل ہے۔ نَزَوَانٌ نر مادہ سے جفت کھانا باب نصر۔ غَلَبَۃٌ بمعنی غلبہ کرنا باب ضرب۔ سَرِقَۃٌ بمعنی چوری کرنا باب ضرب۔ فِسْقٌ بمعنی اطاعت سے نکل جانا باب ضرب۔ ذِکْریٰ یاد کرنا باب نصر۔ نِشْدَۃٌ بمعنی کھوئی ہوئی چیز کو ڈھونڈھنا یا قسم کھانا باب ضرب۔ حِرْمَانٌ بمعنی محروم کرنا باب سمع۔ شُغْلٌ بمعنی مشغول ہونا باب فتح۔ بُشْریٰ بمعنی خوش خبری دینا باب نصر۔ کُدْرَۃٌ بمعنی گدلا ہونا باب سمع۔ غُفْرَانٌ بمعنی گناہ معاف کرنا باب ضرب۔ مَنْقَبَۃٌ بمعنی تعریف کرنا باب نصر۔ مَدْخَلٌ اندر آنا باب نصر۔ طَلَبٌ ڈھونڈھنا باب نصر۔ قَیْلُولَۃٌ دوپہر کو سونا باب ضرب۔ کَیْنُونَۃٌ ہونا اور رہنا باب نصر۔ اصل میں کَیْوَنُوْنَۃٌ تھا واو کو یا کے ساتھ بدل کے یا کو یا میں ادغام کر دیا گیا کَیَّنُوْنَۃٌ ہوا پھر تخفیف کے لئے ایک یا کو حذف کر دیا گیا کَیْنُوْنَۃٌ ہوا۔ شَہَادَۃٌ بمعنی گواہی دینا باب سمع۔ کَمَالٌ تمام ہونا اور کامل ہونا باب کرم۔

ہم فَعَالِیَۃُ ازیں اوزاں بداں ۔۔۔ پس کراھیۃ شدہ موزونِ آں

عین اول در ہمہ مفتوح خواں ۔۔۔ عین رابع گشت مستثنیٰ ازاں

مَفْعِلَۃ مَفْعِل فَعِل فَعْلُوَۃ ست ۔۔۔ مَحْمِدَۃ مَرْجِعْ خَنِق جَبْرُوَۃ ست

ہم فَعِیلَۃ ہم فَعِیل و فَاعِلَۃ ۔۔۔ چوں قَطِیعَۃ ہم وَمِیض وکَاذِبَۃ

ایں ہمہ با فتح اول کسر عین ۔۔۔ عین رابع ساکن ست اے نورِ عین

مَفْعُلَۃ مَفْعُول ہم مَفْعُولَۃ ست ۔۔۔ مَمْلُکَۃ مَکْذُوب ہم مَکْذُوبَۃ ست

ہم فَعُول ہم فُعُولَۃ ہم فُعُول ۔۔۔ چوں قَبُول ہم مُهُوبَۃ ہم دُخُول

ایں ہمہ با فتح اول ضمِ عین ۔۔۔ خامس و سادس بداں با ضمتین

ہم فِعَل دیگر فِعَالَۃ ہم فِعَال ۔۔۔ چوں صِغَر دیگر دِرَایَۃ ہم فِصَال

ہم فُعَل دیگر فُعَالَۃ ہم فُعَال ۔۔۔ چوں هُدیٰ دیگر بُغَایَۃ ہم سُوَال

اندریں ہا فتح عین و کسر فا ۔۔۔ در سہ وزن وضمہ فا در سہ جا

بعد ازاں فَعْلَاءُ و فَعُّوْلَۃ بفتح ۔۔۔ وزن آں رَغْبَاءُ و جَبُّوْرَۃ بفتح

در دوم تشدید و ضم مر عین را ۔۔۔ وزنہا شد ختم از فضلِ خدا

ترجمہ مع تشریح۔ ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان سے فَعَالِیَۃ[۳۳] کو بھی جان لو۔ پس کَرَاهِیَۃ فَعَالِیَۃ کا ہموزن ہے۔ مَفْعِلَۃ سے لیکر فَعَالِیَۃ تک ان آٹھ اوزان سے ہر ایک میں حرف اول اور عین کلمہ کو مفتوح پڑھو مگر فَعْلُوَۃ کا وزن مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کا عین ساکن ہے۔ اوزان ثلاثی مجرد سے مَفْعِلَۃ[۱۴] مَفْعِل[۱۵] فَعِل[۱۶] فَعْلُوَۃ[۱۷]۔ یہ چاروں اوزان بھی ہیں اول کے وزن پر مَحْمِدَۃ اور ثانی کے وزن مَرْجِع اور ثالث کے وزن پر خَنِق اور رابع کے وزن پر جَبْرُوَۃ مصدر ہے۔ نیز فَعِیلَۃ فَعِیل اور فَاعِلَۃ[۲۰]۔ یہ تین اوزان ہیں۔ اور تینوں سے اول کے وزن پر قَطِیعَۃ اور ثانی کے وزن پر وَمِیض اور ثالث کے وزن پر کَاذِبَۃ مصدر ہے۔ اور مَفْعِلَۃ سے لیکر فَاعِلَۃ تک سات اوزان ہیں ان میں سے ہر ایک کا حرف اول مفتوح اور عین کلمہ مکسور ہے۔ مگر فَعْلُوَۃ کا عین کلمہ ساکن ہے اے آنکھ کا نور (یعنی اے عزیز طلبہ تم میں سے ہر فرد میری آنکھ کا نور ہو)۔ اور ثلاثی مجرد سے مَفْعُلَۃ[۲۱] مَفْعُول[۲۲] مَفْعُولَۃ[۲۳] یہ تین اوزان بھی ہیں۔ اول کے وزن پر مَمْلُکَۃ اور ثانی کے وزن پر مَکْذُوب اور ثالث کے وزن پر مَکْذُوبَۃ مصدر ہے نیز فَعُول[۲۴] فُعُولَۃ[۲۵] فُعُول[۲۶]۔ یہ تین اوزان ہیں۔ اُن سے اول کے وزن پر قَبُول اور ثانی کے وزن پر مُهُوبَۃ اور ثالث کے وزن پر دُخُول مصدر ہے۔ مَفْعُلَۃ سے لیکر فُعُول تک یہ سات اوزان ہیں ان سے ہر ایک کا حرف اول مفتوح اور عین کلمہ مضموم ہے مگر فُعُولَۃ اور فُعُول ان دونوں کے فاکلمہ اور عین کلمہ دونوں مضموم ہیں۔ نیز فِعَل[۲۷] فِعَالَۃ[۲۸] فِعَال[۲۹] یہ تین اوزان ہیں ان سے اول کے وزن پر صِغَر اور ثانی کے وزن پر دِرَایَۃ اور ثالث کے وزن پر فِصَال مصدر ہے۔ نیز فُعَل[۳۰] فُعَالَۃ[۳۱] فُعَال[۳۲] یہ تین اوزان ہیں ان سے اول کے وزن پر هُدیٰ جو اصل میں هُدَیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گیا ہے۔ اور ثانی کے وزن پر بُغَایَۃ اور ثالث کے وزن پر سُوَال مصدر ہے فِعَل سے لیکر

فَعْلَةٌ در ثلاثی مجرد برائے مرّة آید چوں ضَرْبَةٌ یکبار زدن و فِعْلَةٌ برائے نوع چوں صِبْغَةٌ یک نوع رنگ کردن و فُعْلَةٌ برائے مقدار چوں اُکْلَةٌ و لُقْمَةٌ فائدہ برائے مبالغہ صیغہ فَعَّالٌ آید چوں ضَرَّابٌ و فُعَّالٌ چوں طُوَّالٌ و فَعِلٌ چوں حَذِرٌ و فَعِیْلٌ چوں عَلِیْمٌ و فرق در معنی صیغہ مبالغہ و اسم تفضیل اینست کہ در صیغہ مبالغہ منظور زیادت می باشد در معنی فاعلیت فی حد ذاتہ نہ نظر بدیگرے و در اسم تفضیل زیادت منظور می باشد نظر بدیگرے اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ یا اَضْرَبُ الْقَوْمِ خواہند گفت زندہ ترست از زید یا زندہ ترست از قوم و اگر صرف لفظ اَضْرَبُ اَکْبَرُ آید معنی نسبت مقدر می باشد مثلاً در اَللّٰہُ اَکْبَرُ مراد اینست کہ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ بزرگ ترست از ہر شیء و معنی ضَرَّابٌ زیادہ زندہ است و بس نسبت بکسے ملحوظ نیست۔ فائدہ۔ صیغہ فَاعِلٌ در اعداد برائے مرتبہ می آید خَامِسٌ بمعنی پنجم و عَاشِرٌ بمعنی دہم یعنی آنچہ در شمار بایں مرتبہ باشد مگر در مرکبات جزء اول را بوزن فَاعِلٌ سازند و ثانی را بحال خود گذارند چوں حَادِیْ عَشَرَ ثَانِیْ عَشَرَ حَادِیْ وَعِشْرُوْنَ رَابِعٌ وَثَلٰثُوْنَ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ ثلاثی مجرد میں فَعْلَةٌ کا وزن کسی کام کو ایک دفعہ کرنے پر دال ہے جیسے ضَرْبَةٌ ایک دفعہ مارنا اور فِعْلَةٌ کا وزن کسی کام کے ایک نوع پر دال ہے جیسے صِبْغَةٌ ایک قسم کا رنگ کرنا اور فُعْلَةٌ کا وزن مقدار کے لئے ہے جیسے اُکْلَةٌ بمعنی مقدار اکل اور لُقْمَةٌ بمعنی مقدار لقمہ۔ فائدہ۔ مبالغہ کیلئے فَعَّالٌ۔ فُعَّالٌ۔ فَعِلٌ۔ فَعِیْلٌ۔ یہ اوزان مستعمل ہیں اول کے وزن پر ضَرَّابٌ بمعنی زیادہ مارنیوالا اور ثانی کے وزن پر طُوَّالٌ بمعنی زیادہ دراز اور ثالث کے وزن پر حَذِرٌ بمعنے بہت بچنے والا اور رابع کے وزن پر عَلِیْمٌ بمعنی بہت جاننے والا۔ اور صیغہ مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق یہ ہے کہ صیغہ مبالغہ میں بذات خود معنی فاعلیت کی زیادتی ملحوظ ہوتی ہے یہ زیادت دوسرے کے لحاظ سے ہونیکا خیال نہیں ہوتا مثلاً ضَرَّابٌ کے معنی زیادہ مارنے والا اس کا لحاظ نہیں کہ وہ کس سے زیادہ مارنیوالا ہے اور اسم تفضیل میں دوسرے کے لحاظ سے معنی فاعلیت کی زیادت مقصود ہوتی ہے۔ مثلاً اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ یا اَضْرَبُ الْقَوْمِ کہینگے۔ یعنی زید سے زیادہ مارنے والا یا قوم سے زیادہ مارنیوالا۔ اور اگر کہیں صرف اَضْرَبُ یا اَکْبَرُ مستعمل ہو تو دوسرے کی نسبت کے معنی مقدر ہونگے۔ مثلاً اَللّٰہُ اَکْبَرُ میں اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مقدر ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر شیٔ سے بڑا ہے۔ فائدہ۔ فَاعِلٌ کا وزن عدد میں مرتبہ کیلئے آتا ہے جیسے خَامِسٌ پانچواں مرتبہ کی چیز اور عَاشِرٌ دسواں مرتبہ کی چیز یعنی گنتے وقت جو چیز پانچواں یا دسواں مرتبہ میں واقع ہو اس کو خامسٌ اور عاشرٌ کہا جاتا ہے مگر مرکب عددوں میں جزء اول کو فَاعِلٌ کے وزن میں کرکے جزء ثانی کو اپنی حالت پر رکھدیتے ہیں جیسے گیارھویں مرتبہ کی چیز کو حَادِیْ عَشَرَ اور بارھویں مرتبہ کی چیز کو ثَانِیْ عَشَرَ اور اکیسویں مرتبہ کی چیز کو حَادِیْ وَعِشْرُوْنَ اور چونتیسویں مرتبہ کی چیز کو رَابِعٌ وَثَلٰثُوْنَ کہا جاتا ہے۔ آہ۔

توضیح ۔ مصنفؒ نے مبالغہ کے اوزان سے صرف چار مشہور اوزان کو پیش فرمایا ہے اوزان مرقومہ کے علاوہ فَعُوْلٌ فِعَالٌ فِعِّیْلٌ فَاعُوْلٌ مِفْعَلٌ مِفْعَالٌ مِفْعِیْلٌ کے اوزان پر بھی مبالغہ کے صیغے مستعمل ہیں۔ مثلاً غَفُوْرٌ بہت معاف کرنے والا کِبَارٌ بہت بڑا صِدِّیْقٌ بہت سچ بولنے والا فَارُوْقٌ حق و باطل کے درمیان بہت فرق کرنے والا۔ مِجْزَمٌ بہت یقین کرنے والا مِفْضَالٌ بہت فضیلت والا مِنْطِیْقٌ بہت بولنے والا۔ اور صیغہ مبالغہ کے آخر میں کبھی تاءِ مبالغہ بھی بڑھائی جاتی ہے کما یقال رَجُلٌ عَلَّامَةٌ اِمْرَأَةٌ عَلَّامَةٌ۔ اور اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں پر ہوتا ہے اضافت کے ساتھ جیسے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ۔ مِنْ کے ساتھ جیسے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ الف و لام کے ساتھ جیسے زَیْدٌ ہُوَ الْاَفْضَلُ۔ البتہ اگر مُفَضَّلٌ عَلَیْہِ قرینہ سے معلوم ہو تو مفضل علیہ کا حذف جائز ہے جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ میں مفضل علیہ کو حذف کر دیا گیا ہے قولہ صیغہ فَاعِلٌ در اعداد آہ عدد میں فَاعِلٌ کا وزن مرتبہ پر دال ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ دوسرے کسی عدد کی طرف مضاف نہو۔ اور مضاف ہونیکی صورت میں مرتبہ پر دال نہیں ہوتا بلکہ اس کا استعمال بلالحاظ ترتیب ہر فرد پر ہوتا ہے کما قال تعالیٰ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ یعنی دو کا دوسرا جس وقت دونوں غار میں تھے ۱۲

و در عقود بعد عشرہ ہموں عدد اسم برائے مرتبہ ہم باشد مثلاً عِشْرُوْنَ بست ہم باشد و بستم ہم، و صیغۂ فاعل برائے نسبت ہم می آید و ایں را فاعل ذی کذا گویند چوں تَامِرٌ و لَابِنٌ بمعنی صاحب تمر و صاحب لبن و ہمچنیں تَمَّارٌ و لَبَّانٌ

باب دوم در بیان ابواب مشتمل بر چہار فصل **فصل اوّل** در ابواب ثلاثی مجرد چوں از بیان صیغ افعال و مشتقات فارغ شدیم حالا بیان ابواب می کنیم، از بیان سابق دانستی کہ ثلاثی مجرد را شش باب ست **باب اول** فَعَلَ یَفْعُلُ بفتح عین ماضی و ضم عین غابر یعنی مضارع غابر بمعنی باقی ست بعد زمان ماضی حال و استقبال کہ مضارع براں دلالت دارد باقی میماند لہٰذا مضارع را غابر گویند اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ یاری کردن **تصریفہ** نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا وَّنُصْرَةً فَهُوَ نَاصِرٌ وَّنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا وَّنُصْرَةً فَهُوَ مَنْصُوْرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُنْصُرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَنْصُرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَنْصَرٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِنْصَرٌ وَّمِنْصَرَةٌ وَّمِنْصَارٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَنْصَرَانِ وَمِنْصَرَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَنَاصِرُ وَمَنَاصِیْرُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَنْصَرُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ نُصْرٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَنْصَرَانِ وَنُصْرَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَنْصَرُوْنَ وَاَنَاصِرُ وَنُصَرٌ وَّنُصْرَیَاتٌ

ترجمہ مع تشریح ۔ دس کے بعد عقود میں عدد عدد مرتبہ کیلئے ہوتا ہے مثلاً عِشْرُوْنَ بیش کو بھی کہا جاتا ہے اور بیسویں مرتبہ کی چیز کو بھی کہا جاتا ہے۔ اور فَاعِلٌ کا وزن نسبت کے لئے بھی آتا ہے اور اس کو فَاعِلٌ ذی کذا کہا کرتے ہیں جیسے تَامِرٌ یعنی تمر والا اور لَابِنٌ بمعنی دودھ والا اسی طرح تَمَّارٌ کے معنی تمر والا اور لَبَّانٌ کے معنی دودھ والا ہے۔

اسی علم الصیغہ کا دوسرا باب ابواب فعل کے بیان میں اور یہ باب چار فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل ثلاثی مجرد کے ابواب میں۔ جب فعل و مشتق کے صیغوں کے بیان سے ہم فارغ ہوئے اب ابواب کا بیان کرتے ہیں۔ پہلے بیان سے تم نے معلوم کرلیا ہے کہ ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں پہلا باب فَعَلَ یَفْعُلُ کا ماضی کے عین کلمہ مفتوح اور مضارع کے عین کلمہ مضموم اور غابر مضارع کو کہا جاتا ہے کیونکہ غابر کے معنی ہیں باقی اور زمانۂ ماضی کے بعد زمانۂ حال اور زمانۂ استقبال باقی رہتا ہے اور مضارع ان دونوں باقی زمانوں پر دال ہے لہٰذا مضارع کو غابر کہا جانا مناسب ہے۔ نَصْرٌ نُصْرَةٌ دونوں مصدر ہیں دونوں کے معنے مدد کرنا **قولہ** فَهُوَ نَاصِرٌ یعنی فعل معروف کے فاعل پر دلالت کرنیوالا لفظ صیغۂ اسم فاعل نَاصِرٌ ہے اور فعل مجہول کے مفعول مالم یسم فاعلہ پر دلالت کرنیوالا لفظ صیغۂ اسم مفعول مَنْصُوْرٌ ہے اور اس باب کے امر حاضر معروف کے صیغۂ واحد مذکر حاضر اُنْصُرْ اور نہی معروف کے صیغۂ واحد مذکر حاضر لَا تَنْصُرْ ہے اور اسم آلہ کے واحد مِنْصَرٌ، مِنْصَرَةٌ، مِنْصَارٌ یہ تین ہیں اور اول کا تثنیہ مِنْصَرَانِ اور ثانی کا تثنیہ مِنْصَرَتَانِ اور ثالث کا تثنیہ مِنْصَارَانِ ہے اور اول دونوں کی جمع مَنَاصِرُ اور ثالث کی جمع مَنَاصِیْرُ ہے اسی طرح اسم ظرف کا واحد مَنْصَرٌ اور تثنیہ مَنْصَرَانِ اور جمع مَنَاصِرُ ہے۔ اور اس باب کے اسم تفضیل کا مذکر اَنْصَرُ اور تثنیہ اَنْصَرَانِ اور جمع اَنْصَرُوْنَ وَاَنَاصِرُ ہے اور اسم تفضیل کا مؤنث نُصْرٰی اور تثنیہ نُصْرَیَانِ اور جمع نُصَرٌ وَنُصْرَیَاتٌ ہے۔

توضیح ۔ دس۱۰ بیس۲۰ تیس۳۰ چالیس۴۰ پچاس۵۰ ساٹھ۶۰ ستر۷۰ اسی۸۰ نوے۹۰ ان عددوں پر دلالت کرنیوالے الفاظ کو عربی میں عقود کہا جاتا ہے۔ مثلاً عَشَرَةٌ، عِشْرُوْنَ، ثَلٰثُوْنَ، اَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، سِتُّوْنَ، سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ، تِسْعُوْنَ۔ مگر عَشَرَةٌ دس کے معنی میں مستعمل ہے دسواں مرتبہ کی چیز کو عَاشِرٌ کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بقیہ تمام عقود دونوں معنوں میں مستعمل ہیں۔ مثلاً عِشْرُوْنَ کے معنے بیس یا بیسواں مرتبہ کی چیز۔ اسی طرح ثَلٰثُوْنَ کے معنے تیس یا تیسواں مرتبہ کی چیز۔ اور کسی چیز کی طرف نسبت کرنے کیلئے فَاعِلٌ کا وزن بنا لیا جاتا ہے مثلاً تمر کی طرف نسبت کرنے کیلئے تَمْرٌ سے تَامِرٌ بنا لیا جاتا ہے اور لبن کی طرف نسبت کرنے کیلئے لَبَنٌ سے لَابِنٌ بنا لیا جاتا ہے۔ اور فَاعِلٌ کے وزن کے مانند فَعَّالٌ کا وزن بھی نسبت پر دال ہے جیسے تَمَّارٌ بمعنی تمر والا اور لَبَّانٌ بمعنی لبن والا۔ اور نسبت کے وجوہات مختلف ہیں۔ مثلاً علاقۂ بیع کی وجہ سے نسبت کردی جاتی ہے جیسے سبزی فروش کو بَقَّالٌ کہا جاتا ہے۔ اور علاقۂ خدمت سے نسبت کردی جاتی ہے جیسے خادم جمل کو جَمَّالٌ کہا جاتا ہے۔ اور علاقۂ استعمال سے نسبت کردی جاتی ہے جیسے تلوار استعمال کرنے والے کو سَیَّافٌ کہا جاتا ہے مگر اس قسم کا استعمال سماع پر موقوف ہے بنا بریں میوہ فروش کو فَکَّاہٌ نہیں کہا جائیگا۔ کیونکہ ایسا استعمال عرب سے مسموع نہیں ہوا۔ اور یاد رکھو کہ فعل معروف کے بعد جو مصدر ذکر کیا جاتا ہے وہ مصدر معروف اور فعل مجہول کے بعد جو مصدر ذکر کیا جاتا ہے وہ مصدر مجہول کہلاتا ہے۔ اور باب نَصَرَ کے مصادر ۳

باب دوم فَعَلَ یَفْعِلُ بفتح عین ماضی وکسر عین غابر مثل اَلضَّرْبُ زدن و رفتن برروئے زمین وپدید کردن مثل ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا الخ **باب سوم** فَعِلَ یَفْعَلُ بکسر عین ماضی وفتح عین غابر اَلسَّمْعُ شنیدن سَمِعَ یَسْمَعُ الخ **باب چہارم** فَعَلَ یَفْعَلُ بفتح العین فیہما اَلْفَتْحُ کشادن فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحًا الخ شرط ایں باب اینست کہ ہر کلمۂ صحیح کہ ازیں باب آید در عین فعل یا لام فعل او حرف حلق باشد **شعر** حرف حلقی شش بود اے نور عین ÷ ہمزہ ہا و حا و خا و عین وغین **باب پنجم** فَعُلَ یَفْعُلُ بضم العین فیہما اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَةُ گرامی شدن کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَمًا وَکَرَامَةً فَهُوَ کَرِیْمٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُکْرُمْ الخ ایں باب لازم ست ازاں مجہول ومفعول نمی آید فعل بر دو قسم ست لازم ومتعدی لازم فعلے را گویند کہ بر فاعل تمام شود واثر آں بر دیگرے ظاہر نشود چوں کَرُمَ زَیْدٌ وجَلَسَ زَیْدٌ ومتعدی آنکہ اثر آں از فاعل بدیگرے رسد مثل ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا واَکْرَمَ بَکْرٌ خَالِدًا۔

ترجمہ مع تشریح۔ ثلاثی مجرد کا دوسرا باب فَعَلَ یَفْعِلُ ہے ماضی کے عین کلمہ کے فتحہ اور مضارع کے عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ جیسے ضَرْبٌ کے معنی مارنا۔ زمین پر چلنا۔ مثل بیان کرنا یہ تین ہیں مگر اول معنی زیادہ مشہور ہیں اور اس مصدر سے گردان ضَرَبَ یَضْرِبُ الی آخرہ ہے۔ تیسرا باب فَعِلَ یَفْعَلُ ہے ماضی کے عین کلمہ کے کسرہ اور مضارع کے عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ جیسے سَمْعٌ مصدر کے معنی سننا، اس سے گردان سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا الی آخرہ ہے۔ چوتھا باب فَعَلَ یَفْعَلُ ہے ماضی ومضارع دونوں کے عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ جیسے فَتْحٌ مصدر کے معنی کھولنا اور اس سے گردان فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحًا الی آخرہ ہے اور باب فتح کی شرط یہ ہے کہ جتنے صحیح کلمات اس باب سے مستعمل ہوتے ہیں ان کے عین کلمہ یا لام کلمہ میں کوئی نہ کوئی حرف حلق ہوتا ہے اور حرف حلق چھ ہیں ہمزہ۔ ہا۔ حا۔ خا۔ عین۔ غین۔ اے آنکھ کا نور یہ خطاب طلبہ سے ہر ایک کو ہے۔ پانچواں باب فَعُلَ یَفْعُلُ ماضی ومضارع دونوں کے عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ جیسے کَرَمٌ۔ کَرَامَةٌ مصدر کے معنی بزرگ ہونا۔ معزز ہونا اس سے گردان کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَمًا وَکَرَامَةً فَهُوَ کَرِیْمٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُکْرُمْ الی آخرہ ہے۔ یہ باب کَرُمَ لازمی ہے اس لئے اس سے مجہول ومفعول نہیں آتا۔ فعل دو قسم پر ہے لازمی۔ متعدی۔ فعل لازم اس فعل کو کہتے ہیں جس کے معنیٰ فاعل پر تمام ہوتے ہیں اور اس کا اثر مفعول بہ پر ظاہر نہیں ہوتا۔ جیسے زید بزرگ ہوا۔ زید بیٹھا۔ اور فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں جس فعل کا اثر مفعول بہ پر ظاہر ہو جیسے زید نے عمرو کو مارا۔ زید نے عمرو کی تعظیم کی۔ ان دونوں مثالوں سے اول میں زید کا مارنا عمرو مفعول بہ پر اور ثانی میں بکر کی تعظیم خالد مفعول بہ پر ظاہر ہوئی۔

توضیح۔ باب نَصَرَ کی گردان پر قیاس کرکے دوسرے ابواب کی گردان طلبہ کر لینے کی توقع پر مصنفؒ نے ہر باب کی پوری گردان پیش نہیں فرمایا ہے حضرات اساتذہ طلبہ سے پوری گردان ضرور کرالیں۔ اور باب ضَرَبَ کے مصدر کے اوزان بھی باب نَصَرَ کے مانند بہت ہیں مگر جو مصادر رنگ۔ عیب۔ زیور کے معنی میں ہوں وہ باب ضرب سے مستعمل ہوتے وقت فُعْلَةٌ ضم فا اور سکون عین کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے جیسے اُدْمَةٌ۔ سُمْرَةٌ دونوں کے معنی گیہوں کے رنگ کا ہونا اور یہ دونوں مصدر باب ضَرَبَ سے مستعمل ہیں۔ اور باب سَمِعَ کے اکثر مصادر بیماری اور درد وغیرہ کے معنی پر مشتمل ہوتے ہیں جیسے سَقِمَ۔ مَرِضَ۔ حَزِنَ۔ فَزِعَ یہ تمام الفاظ باب سَمِعَ سے مستعمل ہیں اور رنگ وعیب کے معنی میں ہونے والے الفاظ بھی اس باب سے زیادہ مستعمل ہوتے ہیں اور مذکورہ باب نَصَرَ۔ ضَرَبَ۔ سَمِعَ کو اصول ابواب کہتے ہیں کیونکہ ان ابواب میں ماضی ومضارع دونوں کے عین کلمہ مختلف ہوتا ہے۔ اور بقیہ تین بابوں میں ماضی ومضارع کے عین کلمہ متفق ہوتا ہے۔ لہٰذا ان تینوں کو فروع ابواب کہتے ہیں۔ اور مصنفؒ باب فتح کی شرط پیش کرتے وقت صحیح کلمات کی قید بڑھا کے شذوذ کا قائل ہونے سے بچ گئے پس اَبِیَ یَاْبیٰ کے ذریعہ سے جو باب فتح سے مستعمل ہے اعتراض نہیں پڑیگا کیونکہ اَبِیَ یَاْبیٰ مہموز کے قبیلہ سے ہے صحیح کے قبیلہ سے نہیں ہے اور جو کلمات مہموز ہوں وہ باب فتح سے مستعمل ہوتے وقت عین یا لام کلمہ میں حرف حلق ہونا ضروری نہیں ہے۔ اور یاد رکھو کہ جتنے صحیح کلمات کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلق ہوا ہے وہ تمام کلمات باب فتح سے مستعمل ہونا ضروری نہیں ہاں جو صحیح کلمات باب فتح سے مستعمل ہوئے ان کے عین یا لام کلمہ میں کوئی نہ کوئی حرف حلق ضرور رہا ہے۔ اور باب کَرُمَ ہمیشہ لازم ہوتا ہے کیونکہ اکثر وہ الفاظ اس باب سے مستعمل ہیں جو الفاظ فطری اور لازمی صفات پر مشتمل ہوں اور ایسی صفات موصوف سے متجاوز ہو کے غیر کی طرف پہنچنے کی کوئی صورت نہیں اور متعدی ہونے کیلئے غیر کی طرف پہنچنا ضروری ہے بنا بریں کہا گیا کہ ہم

بہیں جہت کہ اکثر فعل لازم بر دیگرے ظاہر نمی شود و مفعول ہموں می باشد کہ براں اثر ظاہر می شود از فعل لازم مفعول نمی آید و فعل مجہول منسوب بمفعول می باشد لہذا آں ہم از لازم نمی آید مگر ہرگاہ کہ فعل لازم را بحرف جر متعدی کنند مجہول و مفعول ازاں می آید چوں کُرِمَ بِہٖ مَکْرُوْمٌ بِہٖ **باب ششم** فَعِلَ یَفْعِلُ بکسر العین فیہما اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ پنداشتن حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْبًا وَحِسْبَانًا فَهُوَ حَاسِبٌ وَحُسِبَ یُحْسَبُ حَسْبًا وَحِسْبَانًا فَهُوَ مَحْسُوْبٌ الخ صحیح ازیں باب جز حَسِبَ یَحْسِبُ نیامدہ و دراں ہم در مضارع فتح عین نیز آمدہ است دیگر چند کلمہ مثال و لفیف ازیں باب آمدہ اند۔

ترجمہ مع تشریح ۔ اور اس وجہ سے کہ اکثر فعل لازم دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتا اور مفعول وہی ہوتا ہے جس پر اثر ظاہر ہو فعل لازم سے مفعول نہیں آتا۔ اور فعل مجہول مفعول کی طرف منسوب ہوتا ہے لہذا فعل مجہول بھی فعل لازم سے نہیں آتا مگر جس وقت فعل لازم کو حرف جر کے ذریعہ سے متعدی بناتے ہیں اس فعل لازم سے فعل مجہول آتا ہے جیسے کُرِمَ بِہٖ اور مَکْرُوْمٌ بِہٖ کہا جاتا ہے چھٹا باب فَعِلَ یَفْعِلُ ہے ماضی و مضارع دونوں کے عین کے کسرہ کے ساتھ۔ حَسْبٌ. حِسْبَانٌ. گمان کرنا حَسِبَ یَحْسِبُ الخ۔ حَسِبَ یَحْسِبُ کے علاوہ دوسرے کوئی صحیح کلمہ اس باب سے مستعمل نہیں ہوا اور اس یَحْسِبُ کے مضارع میں عین کلمہ کا فتح بھی آیا ہے مثال و لفیف کے دوسرے کچھ کلمات اس باب سے مستعمل ہوئے۔

توضیح ۔ فعل لازم و متعدی کے درمیان فرق یہ ہے کہ فعل لازم کے معنی مفعول بہ کے بغیر سمجھ میں آتے ہیں اور فعل متعدی کے معنی مفعول بہ کے بغیر سمجھ میں نہیں آتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فعل لازم فاعل سے صادر ہو کے مفعول بہ پر واقع نہیں ہوتا اور فعل متعدی فاعل سے صادر ہو کے مفعول بہ پر واقع ہوتا ہے مثلاً کَرُمَ زَیْدٌ میں کَرُمَ فعل لازم ہے یعنی زید بزرگ ہوا اور یہ بزرگی زید سے صادر ہو کر کسی مفعول بہ پر واقع نہیں ہوئی اسی طرح جَلَسَ زَیْدٌ میں جَلَسَ فعل لازم ہے یعنی زید بیٹھا اور یہ بیٹھنا زید سے صادر ہو کر کسی مفعول بہ پر واقع نہیں ہوا۔ اور ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا میں ضَرَبَ فعل متعدی ہے یعنی زید نے عمرو کو مارا پس مارنا فعل زید سے صادر ہو کے عمرو پر واقع ہوا اسی طرح اَکْرَمَ بَکْرٌ خَالِدًا میں اَکْرَمَ فعل متعدی ہے یعنی بکر نے خالد کی تعظیم کی پس تعظیم فعل بکر سے صادر ہو کے خالد پر واقع ہوئی اور مفعول بہ اس کو کہا جاتا ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو اور فعل لازم کا اثر مفعول بہ پر ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے فعل لازم سے مفعول کا صیغہ نہیں آتا اور فعل مجہول مفعول بہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے فعل مجہول بھی فعل لازم سے نہیں آتا۔ البتہ اگر فعل لازم کو حرف جر کے ذریعہ سے متعدی بنائی جائے تو اس وقت مفعول و مجہول دونوں آتے ہیں جیسے کُرِمَ بِہٖ۔ مَکْرُوْمٌ بِہٖ ہے۔

قولہ در مضارع فتح عین نیز آمدہ است)۔ یعنی لفظ حَسِبَ باب حَسِبَ اور باب سَمِعَ دونوں سے مستعمل ہے چنانچہ قول باری تعالیٰ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗ اَخْلَدَہٗ میں دو قرأت ہیں۔ قرأت متواترہ یَحْسَبُ اور قرأت غیر متواترہ یَحْسِبُ ہے۔ اور وہ کلمات جن کے حرف اصلی میں حرف علت ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف نہیں ویسے کلمات سے صرف حَسِبَ یَحْسِبُ اسی باب سے مستعمل ہے اور جن کلمات کے حرف فا کلمہ میں یا فا کلمہ و لام کلمہ دونوں میں حرف علت ہے ویسے کلمات سے مرقوم ذیل کلمات باب حَسِبَ سے مستعمل ہیں۔

۱۔ وَبِقَ بمعنی ہلاک ہوا وہ۔ ۲۔ وَمِقَ بمعنے دوستی رکھی اس نے ۳۔ وَفِقَ بمعنی سزاوار ہوا وہ۔ ۴۔ وَثِقَ بمعنی مضبوط ہوا وہ۔ ۵۔ وَرِثَ بمعنی ترکہ پایا اس نے ۶۔ وَرِعَ بمعنی پرہیزگار ہوا وہ۔ ۷۔ وَرِمَ بمعنی پھولا وہ۔ ۸۔ وَرِیَ بمعنی آگ نکالی اس نے چقماق پتھر سے۔ ۹۔ وَلِیَ بمعنی نزدیک ہوا وہ۔ ۱۰۔ وَغِرَ بمعنی کینہ رکھا اس نے ۱۱۔ وَحِرَ بمعنے کینہ رکھا اس نے ۱۲۔ وَلِہَ بمعنی حیران ہوا وہ۔ ۱۳۔ وَہِلَ بمعنی کمزور ہوا وہ۔ ۱۴۔ وَعِمَ بمعنی کسی کے حق میں دعائے نعمت کی اس نے ۱۵۔ وَطِیَٔ بمعنی روندا اس نے ۱۶۔ یَئِسَ ناامید ہوا وہ۔ ۱۷۔ یَبِسَ خشک ہوا وہ۔ ۱۸۔ وَحِمَ و وَحِمَتْ یعنی اس حاملہ عورت کھانے کی رغبت کی۔ ۱۹۔ وَجِدَ پایا اس نے ۲۰۔ بَئِسَ سخت حاجتمند ہوا وہ۔ ۲۱۔ وَبِطَ ضعیف ہوا وہ۔ ۲۲۔ وَجِعَ دردمند ہوا وہ۔ ۲۳۔ وَعِقَ بدخصلت ہوا وہ۔ ۲۴۔ وَلِمَ غمگین ہوا وہ۔ ۲۵۔ وَہِمَ غلطی کی اس نے۔ ۲۶۔ وَہِنَ سست ہوا وہ۔ ۲۷۔ وَرِہَ کم عقل ہوا وہ۔ ۲۸۔ وَہِیَ دریدہ ہوا وہ۔ ۲۹۔ وَقِہَ فرمانبردار ہوا وہ۔ ۳۰۔ وَلِغَ ہن کتے پانی پیا۔ اور بعض لوگ نَعِمَ یَنْعِمُ کو بھی حَسِبَ سے استعمال کرتے ہیں۔ پس الفاظ مذکورہ وَبِقَ یَبِقُ وَمِقَ یَمِقُ وَفِقَ یَفِقُ اسی طرح مستعمل ہوتے ہیں۔

فصل دوم در ابواب ثلاثی مزید فیہ، مطلق ثلاثی مزید فیہ دو قسم ست ملحق و غیر ملحق کہ مطلقش نامند۔ ملحق آنرا گویند کہ بزیادت حرف بروزن رباعی گردد و جز معنی باب ملحق بہ معنی دیگر دراں نباشد چوں جَلْبَبَ و مطلق آنکہ چنیں نباشد یعنی بروزن رباعی نگردد و اگر گردد باب آں معنی دیگر ہم داشتہ باشد چوں اِجْتَنَبَ و اَکْرَمَ چونکہ ذکر ملحق بعد ذکر رباعی می آید چہ فہم آں برفہم رباعی موقوف است لہٰذا اولاً ذکر مطلق کردہ می شود، و آں بر دو قسم است باہمزۂ وصل و بے ہمزۂ وصل اول راہفت باب است۔ **باب اوّل** اِفْتِعَالٌ علامت ایں باب تا رزائد است بعد فا کلمہ چوں اَلْاِجْتِنَابُ پرہیز کردن **تصریفہ** اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فَھُوَ مُجْتَنِبٌ اُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فَھُوَ مُجْتَنَبٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِجْتَنِبْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَجْتَنِبْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُجْتَنَبٌ دریں باب و جملہ ابواب ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرد و مزید فیہ در فعل ماضی مجہول سوائے ماقبل آخر کہ مکسور می باشد ہر حرف متحرک مضموم می شود و ساکن بحال خود می ماند پس در اُجْتُنِبَ ہمزہ و تا ہر دو مضموم ست و ہمچنیں در اُسْتُنْصِرَ۔

ترجمہ مع تشریح۔ دوسری فصل ابواب ثلاثی مزید فیہ کے بیان میں مطلق ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں ملحق اور غیر ملحق اور اسی غیر ملحق کا نام مطلق رکھتے ہیں ملحق اس ثلاثی مزید فیہ کو کہتے ہیں جسمیں کوئی حرف زیادہ ہو کے وہ رباعی کے وزن پر ہوجاوے اور جس باب رباعی کے وزن پر ہوا اس کے معنی کے علاوہ دوسرے کوئی معنے اس ثلاثی مزید فیہ میں نہ ہو جیسے جَلْبَبَ (کہ بَعْثَرَ کے وزن پر ہوا ایک با زیادہ ہو کے لہٰذا یہ جَلْبَبَ ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مجرد ہے) اور مطلق وہ ثلاثی مزید فیہ ہے جو ایسا نہ ہو یعنی جس میں کوئی حرف زیادہ ہو کے وہ رباعی کے وزن پر نہ ہو جاوے) اگر کسی رباعی کے وزن پر ہو بھی جاوے تو اس ثلاثی مزید فیہ میں اس رباعی کے علاوہ کوئی دوسرے معنی بھی ہوں جیسے اِجْتَنَبَ (کہ یہ ثلاثی مزید فیہ کسی رباعی کے وزن پر نہیں ہوا) اور اَکْرَمَ (کہ یہ ثلاثی مزید فیہ اگرچہ بَعْثَرَ رباعی مجرد کے وزن پر ہوا ہے مگر باب رباعی مجرد کے معنی کے علاوہ دوسرے معنی باب افعال میں موجود ہیں) چونکہ ثلاثی مزید ملحق کا ذکر رباعی کے بعد آرہا ہے کیونکہ اسی ملحق کو سمجھنا رباعی سمجھنے پر موقوف ہے لہٰذا پہلے ثلاثی مزید مطلق کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور اسی ثلاثی مزید مطلق کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ ہمزۂ وصل والے (۲) جسکے شروع میں ہمزۂ وصل نہیں۔ ہمزۂ وصل والے ثلاثی مزید مطلق کے سات ابواب ہیں۔ ا۔ باب اِفْتِعَالٌ اور اس باب کی علامت فاکلمہ کے بعد تا زیادہ ہوتا ہے جیسے اِفْتِعَالٌ کے وزن پر اِجْتِنَابٌ مصدر کے معنی پرہیز کرنا ہے اور اسی باب افتعال اور ثلاثی مزید اور رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے تمام ابواب کے ماضی مجہول کے صیغوں میں آخری حرف کے آگے کا حرف مکسور ہوتا ہے اس کے علاوہ تمام متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں اور ساکن اپنی حالت پر رہتا ہے پس اُجْتُنِبَ اور اُسْتُنْصِرَ میں ہمزہ اور تا دونوں مضموم ہیں۔

توضیح۔ یعنی ثلاثی مزید اولاً دو قسم پر ہے ملحق اور غیر ملحق پھر غیر ملحق کی دو قسمیں ہیں باہمزۂ وصل اور بے ہمزۂ وصل اور باہمزۂ وصل کے سات ابواب ہیں۔ باب افتعال باب ۲ استفعال باب ۳ انفعال باب ۴ افعلال باب ۵ اِفْعِیلَال باب ۶ اِفْعِیعَال باب ۷ افعوّال۔ اور باب اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ جن دونوں کو صاحب منشعب نے شمار فرمایا ہے صاحب علم الصیغہ نے شمار نہیں فرمایا کیونکہ یہ دونوں باب در حقیقت تَفَاعُلٌ اور تَفَعُّلٌ سے پیدا ہوئے۔ یعنی تا کو فا کے ساتھ بدلنے کے بعد فا کو فا میں ادغام کر دیا گیا۔ اور سکون کے ساتھ ابتدا لازم آنے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا یا گیا اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ ہوا۔ (معنی الحاق کی تحقیق انشاء اللہ العزیز آگے آرہی ہے وہاں سمجھ لیا جاوے) اور باب افتعال کی خاص علامت فاکلمہ کے بعد تا زیادہ ہونا ہے جیسے اِجْتِنَابٌ مصدر میں فاکلمہ جیم کے بعد تا زیادہ ہوئی ہے کیونکہ مادہ جَنْبٌ ہے اور اس باب کے تمام مصادر اِفْتِعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ اسی باب اور ثلاثی مزید فیہ کے دوسرے ابواب اور رباعی مجرد و مزید کے دوسرے تمام ابواب کے اسم فاعل و مفعول کے شروع میں میم مضموم ہوتا ہے اور اسم فاعل کے حرف آخر کے پہلے حرف میں زیر ہوتا ہے اور اسم مفعول کے حرف آخر کے پہلے حرف پر زبر ہوتا ہے اور اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے اور ماضی مجہول کے صیغوں میں حرف آخر کا پہلا حرف مکسور ہوتا ہے اور بقیہ تمام متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اُجْتُنِبَ اور اُسْتُنْصِرَ دونوں میں ہمزہ و تا دونوں مضموم ہیں اور ماقبل آخر مکسور ہے اور حرف ساکن اُجْتُنِبَ میں جیم اور اُسْتُنْصِرَ میں سین اور نون معروف اور مجہول دونوں میں بحال ہیں۔

و در نفی ماضی ایں باب و جملہ ابواب ہمزۂ وصل چوں ہمزۂ وصل بسبب در آمدن ما و لا بیفتد الف ما و لا ہم ساقط شود پس مَا اجْتَنَبَ لَا اجْتَنَبَ مَا انْفَطَرَ لَا انْفَطَرَ مَا اسْتَنْصَرَ لَا اسْتَنْصَرَ گویند۔ اسم فاعل دریں باب و جملہ ابواب ثلاثی مزید و رباعی بروزن مضارع معروف آید جز اینکہ میم مضموم بجائے علامت مضارع می آرند و ماقبل آخر را کسرہ می دہند اگر مکسور نباشد و اسم مفعول مثل اسم فاعل می باشد مگر ماقبل آخر دراں مفتوح می باشد و اسم ظرف بروزن اسم مفعول آں باب آید و آلہ و اسم تفضیل ازیں ابواب نیاید اگر ادائے معنی آلہ منظور باشد لفظ مَا بِہٖ بر لفظ مصدر بیفزاید مثلاً مَا بِہِ الْاِجْتِنَابُ گویند و اگر ادائے معنی تفضیل منظور باشد لفظ اَشَدُّ بر مصدر منصوب بیفزایند مثلاً اَشَدُّ اِجْتِنَابًا گویند و در لون و عیب کہ در ثلاثی مجرد ہم اسم تفضیل ازاں نیاید ہم ادائے معنی تفضیل بہمیں وضع کنند مثلاً اَشَدُّ حُمْرَۃً و اَشَدُّ صَمَمًا گویند قاعدہ اگر فائے افتعال دال یا ذال یا زا باشد تائے افتعال بدال بدل شود و دراں دال فاکلمہ وجوباً مدغم شود چوں اِدَّعٰی و ذال سہ حالت دارد گاہے بدال بدل شدہ در دال مدغم شود چوں اِدَّکَرَ وگاہے دال را ذال کردہ فاکلمہ را دراں ادغام کنند چوں اِذَّکَرَ وگاہے بے ادغام دارند چوں اِذْدَکَرَ۔

ترجمہ مع تشریح۔ اور اسی باب افتعال اور ہمزۂ وصل والے تمام ابواب کی ماضی منفی میں جب مَا اور لَا آنیکے سببسے ہمزۂ وصل گرجاتا ہے تو مَا اور لَا کی الف بھی گرجاتی ہے پس مَا اجْتَنَبَ میں ہمزۂ وصل اور الف مَا دونوں کو حذف کرکے پڑھتے ہیں اسی باب افتعال اور ثلاثی مزید اور رباعی مجرد و مزید کے تمام ابواب میں اسم فاعل مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے اسکے سوا کہ علامت مضارع کی جگہ میں میم مضموم آتی ہے اور آخری حرف کے پہلے حرف میں اگر کسرہ نہ ہو تو کسرہ دیتے ہیں۔ اور اسم مفعول اسم فاعل کے مانند ہوتا ہے مگر اسم مفعول کے آخری حرف کے پہلے حرف پر زبر ہوتا ہے اور ہر باب کا اسم ظرف اسی بابکے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ اور مذکورہ ابوابسے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے۔ اگر اسم آلہ کے معنے ادا کرنا چاہے تو مصدر پر لفظ مَا بِہٖ بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً مَا بِہِ الْاِجْتِنَابُ کے معنیٰ آلۂ اجتناب کہا کرتے ہیں اگر معنی تفضیل ادا کرنا چاہے تو مصدر منصوب پر لفظ اَشَدُّ بڑھاتے ہیں مثلاً اَشَدُّ اِجْتِنَابًا کے معنی زیادہ پرہیز کرنے والا کہتے ہیں اور لون و عیبکے معنی پر دلالت کرنے والے الفاظ پر جن کے ثلاثی مجرد سے بھی اسم تفضیل نہیں آتا اَشَدُّ لفظ بڑھاکے معنی تفضیل ادا کیا کرتے ہیں مثلاً اَشَدُّ حُمْرَۃً کے معنی زیادہ سرخ اور اَشَدُّ صَمَمًا کے معنی زیادہ بہرہ ہیں۔ قاعدہ۔ اگر باب افتعال کے فاکلمہ میں دال یا ذال یا زا ہو تو دال ہونیکی صورت میں تا کو دال سے بدل کے دال کو دال میں ادغام کردیتے ہیں جیسے اِدَّعٰی اصل میں اِدْتَعٰی تھا تا کو دال سے بدلکے اول دال کو ثانی دال میں وجوباً ادغام کردیا گیا اِدَّعٰی ہوا اور باب افتعال کے فاکلمہ میں ذال ہو تو تین حالت ہیں (۱) تا کو دال کے ساتھ بدل کے پھر ذال کو بھی دال کے ساتھ بدل کے ادغام کردیتے ہیں مثلاً اِدَّکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا تا کو دال کے ساتھ پھر ذال کو بھی دال کے ساتھ بدل کے ادغام کردیا گیا اِدَّکَرَ ہوا
(۲) تا کو دال کرکے پھر دال کو ذال کرکے ادغام کرتے ہیں مثلاً اِذَّکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا تا کو دال کے ساتھ پھر دال کو ذال کے ساتھ بدل کے ذال کو ذال میں ادغام کردیا گیا ہے۔
(۳) تا کو دال کرکے بلا ادغام رکھدیتے ہیں مثلاً اِذْدَکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا تا کو دال کے ساتھ بدل کے بے ادغام رکھدیا گیا ہے۔

توضیح۔ ہمزۂ وصل والے ابواب کی ماضی منفی کے صیغوں سے ہمزۂ وصل تو مَا اور لَا کے ذریعہ سے گرجاتا ہے کیونکہ جس سکون کے ساتھ ابتدار لازم آنیکی وجہ سے ہمزۂ وصل لایا گیا تھا مَا و لَا داخل ہونیکے بعد اس سکون کے ساتھ ابتدار لازم نہیں آتا اور مَا و لَا کی الف مابعد کے ساکن کے ساتھ اجتماع ساکنین سے گرجاتی ہے اور ثلاثی مزید وغیرہ کے اسم فاعل و مفعول کے شروع میں میم اس لئے بڑھائی جاتی ہے کہ یہ میم حرف علت واو کا مشابہ ہے دونوں شفویہ ہونے میں اور واو ابتدار کلمہ میں زیادہ نہیں ہوتی اور یا زیادہ ہونے کی صورت میں صیغۂ مضارع کے ساتھ اشتباہ ہوجائیگا۔ اور الف بھی شروع کلمہ میں زیادہ نہیں ہوسکتی کیونکہ سکون کے ساتھ ابتدار لازم آئیگا۔ جو جائز نہیں بنابریں اسم فاعل و مفعول کے شروع میں حرف علت سے کوئی حرف زیادہ ہونیکی کوئی صورت نہیں۔ اور یاد رکھو کہ مَا بِہِ الْاِجْتِنَابُ صیغۂ اسم آلہ نہیں البتہ اس لفظ کے ساتھ معنیٰ آلہ کو ادا کیا جاتا ہے اسی طرح اَشَدُّ اِجْتِنَابًا صیغۂ اسم تفضیل نہیں صرف اس سے معنی تفضیل ادا کئے جاتے ہیں اور لون و عیبکے معنی میں ہونیوالے الفاظ خواہ ثلاثی مجرد سے مستعمل ہوں یا ثلاثی مزید و رباعی سے ہر صورت مصدر منصوب پر لفظ اَشَدُّ بڑھاکے معنی تفضیل ادا کئے جاتے ہیں۔ قولہ اِدَّعٰی اصل میں اِدْتَعَوَ تھا اِجْتَنَبَ کے وزن پر اس کے مصدر ثلاثی مجرد دَعْوَۃٌ ہے بمعنی بلانا۔ اور اِدَّکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ

وزا دو حالت دارد گاہے بے ادغام دارند چوں اِزْدَجَرَ و گاہے دال را زا کردہ زائے فا کلمہ را دراں ادغام کنند چوں اِزَّجَرَ قاعدہ اگر فائے افتعال صاد و ضاد و طا و ظا باشد تائے افتعال بطا بدل شود پس طا مدغم شود وجوبًا چوں اِطَّلَبَ و ظا گاہے طا شدہ مدغم شود چوں اِطَّلَمَ و گاہے بے ادغام مانند چوں اِظْطَلَمَ و گاہے طا را ظا کردہ ادغام کنند چوں اِظَّلَمَ و صاد و ضاد بے ادغام میمانند چوں اِصْطَبَرَ و اِضْطَرَبَ و گاہے طا را صاد یا ضاد کردہ ادغام می کنند چوں اِصَّبَرَ و اِضَّرَبَ قاعدہ اگر فائے افتعال ثا باشد رواست کہ تا ثا شود پس ادغام یابد چوں اِثَّارَ قاعدہ ۔ عین افتعال اگر تا و ثا و جیم و زا و دال و ذال و سین و شین و صاد و ضاد و طا و ظا باشد چنانچہ در اِخْتَصَمَ و اِهْتَدٰی تائے افتعال را ہمجنس عین کردہ حرکتش بما قبل دادہ ادغام کنند ہمزۂ وصل بیفتد پس خَصَّمَ و هَدّٰی شود و مضارع یَخَصِّمُ و یَهَدِّیْ و کسرۂ فا ہم جائز ست چوں خِصَّمَ و یَخِصِّمُ و هِدّٰی یَهِدِّیْ ۔ یَخِصِّمُوْنَ و یَهِدِّیْ کہ در قرآن مجید آمدہ ازہمیں باب ست و در اسم فاعل ضم فا ہم آمدہ مُخَصِّمٌ مُخِصِّمٌ مُخُصِّمٌ ہر سہ جائز ست ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ اور زا دو حالت رکھتی ہے کبھی فاء افتعال زا ہونیکی صورت میں تاء افتعال کو دال سے بدل کے بے ادغام رکھتے ہیں جیسے اِزْدَجَرَ اصل میں اِزْتَجَرَ تھا زَجْرٌ مادہ ہے تا کو دال کرکے بے ادغام رکھدیا گیا ہے ۔ اِزْدَجَرَ ہوا ۔ کبھی تا کو دال پھر دال کو زا کرکے زا کو زا میں ادغام کردیتے ہیں جیسے اِزَّجَرَ میں ایسا کیا گیا ہے ۔ قاعدہ ۔ اگر باب افتعال کے فاکلمہ میں ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ ہو تو تاء افتعال کو طا سے بدل کے فاکلمہ طا ہونیکی صورت میں طا کو طا میں ادغام کردیا جاتا ہے جیسے اِطَّلَبَ اصل میں اِطْتَلَبَ تھا طَلَبٌ مادہ ہے ۔ تا کو طا کرکے طا کو طا میں ادغام کردیا گیا ہے ۔ اور فاکلمہ ظا ہونیکی صورت میں کبھی تا کو طا پھر ظا کو طا کرکے طا کو طا میں ادغام کردیا جاتا ہے جیسے اِطَّلَمَ اصل میں اِظْتَلَمَ تھا ظُلْمٌ مادہ ہے تا کو طا پھر ظا کو طا کرکے ادغام کیا گیا ہے اِطَّلَمَ ہوا ۔ اور کبھی بے ادغام رکھدیتے ہیں جیسے اِظْطَلَمَ اور کبھی تا کو طا پھر طا کو ظا کرکے ادغام کردیتے ہیں ۔ جیسے اِظَّلَمَ اصل میں اِظْتَلَمَ تھا اور باب افتعال کا فاکلمہ ص یا ض ہونیکی صورت میں تاء افتعال کو طا کرکے بے ادغام رکھدیتے ہیں جیسے اِصْطَبَرَ اصل میں اِصْتَبَرَ تھا صَبْرٌ مادہ ہے تا کو طا کرنیکے بعد اِصْطَبَرَ ہوا ۔ اور اِضْطَرَبَ اصل میں اِضْتَرَبَ تھا تا کو طا کرنیکے بعد اِضْطَرَبَ ہوا ۔ اور کبھی فاء افتعال صاد ہونے کی صورت میں تاء افتعال کو طا پھر طا کو صاد کرکے صاد کو صاد میں ادغام کیا جاتا ہے جیسے اِصَّبَرَ ۔ اور فاء افتعال ضاد ہونیکی صورت میں تا کو طا پھر طا کو ضاد کرکے ضاد کو ضاد میں ادغام کردیتے ہیں جیسے اِضَّرَبَ قاعدہ ۔ فاء افتعال میں اگر ثا واقع ہو تو تاء افتعال کو ثا کرکے ثا کو ثا میں ادغام کردینا جائز ہے جیسے اِثَّارَ اصل میں اِثْتَارَ تھا ثَارٌ مادہ ہے تا کو ثا کرکے ثا کو ثا میں ادغام کردیا گیا ہے ۔ قاعدہ ۔ اگر باب افتعال کے عین کلمہ میں ت ۔ ث ۔ ج ۔ ز ۔ د ۔ ذ ۔ س ۔ ش ۔ ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ ۔ ان بارہ حروف سے کوئی حرف ہو تو تاء افتعال کو عین افتعال کا ہم جنس بناکے اور تاء افتعال کی حرکت ماقبل میں نقل کرکے ادغام کردیتے ہیں ۔ اور ہمزۂ وصل گرجاتا ہے جیسے اِخْتَصَمَ میں تاء کو صاد کرکے اور صاد اول کی حرکت ماقبل کی خا میں نقل کرکے ادغام کیا گیا اِخَصَّمَ ہوا ۔ اور ہمزۂ وصل گر گیا خَصَّمَ ہوا ۔ اور اِهْتَدٰی میں تا کو دال کرکے ادغام کرنیکے بعد اِهَدّٰی ہوا اور ہمزہ گر گیا هَدّٰی ہوا ۔ اور خَصَّمَ ۔ هَدّٰی کا مضارع یَخَصِّمُ یَهَدِّیْ فا کے فتح کے ساتھ یَخِصِّمُ ۔ یَهِدِّیْ فا کے کسرہ کے ساتھ دونوں طرح مستعمل ہے یَخِصِّمُوْنَ اور یَهِدِّیْ قرآن مجید میں اسی باب سے مستعمل ہوا ۔ اور اسم فاعل کے فاکلمہ میں ضمہ ۔ فتحہ ۔ کسرہ ۔ تینوں جائز ہیں ۔ مُخَصِّمٌ ۔ مُخِصِّمٌ ۔ مُخُصِّمٌ ۔ **توضیح** ۔ یَخِصِّمُ اصل میں یَخْتَصِمُ تھا تا کو صاد سے بدل کے صاد اول کی حرکت ماقبل میں نقل کرکے ادغام کیا گیا ہے یَخَصِّمُ ہوا اور کبھی ادغام کیلئے صاد اول کو ساکن کردیا جاتا ہے پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے فا کو کسرہ دیکے اول صاد کو ثانی میں ادغام کرنے سے یَخِصِّمُ ہوجاتا ہے کیونکہ ساکن کو حرکت دیتے وقت حرکت کسرہ دیا جاتا ہے اسی پر یَهِدِّیْ اور مُخِصِّمٌ کو قیاس کرلیا جاوے اور مُخُصِّمٌ میں میم کی مطابقت کیلئے خا کو پیش دیکے ادغام کیا گیا ہے ۔ اور باب افتعال کے عین کلمہ میں تا ہونیکی مثال اِقْتَتَلَ اور ثا ہونیکی مثال اِمْتَثَلَ اور جیم ہونیکی مثال اِحْتَجَمَ اور زا ہونیکی مثال اِعْتَزَلَ اور طا ہونیکی مثال اِخْتَطَبَ اور ظا ہونیکی مثال اِحْتَظَرَ اور ذال ہونیکی مثال اِبْتَذَلَ اور سین ہونیکی مثال اِبْتَسَمَ اور شین ہونیکی مثال اِنْتَشَرَ اور ضاد ہونیکی مثال اِحْتَضَرَ ہے ۔ ان مثالوں کی تعلیل کو اِخْتَصَمَ کی تعلیل پر قیاس کرو مثلاً جس طرح اِخْتَصَمَ کو خَصَّمَ کرلیا جاتا ہے اسی طرح قَتَّلَ ۔ مَثَّلَ ۔ حَجَّمَ ۔ عَزَّلَ ۔ خَطَّبَ ۔ حَظَّرَ ۔ بَذَّلَ ۔ بَسَّمَ ۔ نَشَّرَ ۔ حَضَّرَ کرلینا جائز ہے ان کے مضارعوں میں بھی فاکلمہ کا فتحہ اور کسرہ دونوں م

باب دوم اِسْتِفْعَالٌ علامت آں زیادت سین وتا ست قبل فا چوں اَلْاِسْتِنْصَارُ طلب مدد کردن **تصریفہ** اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصِرٌ وَاُسْتُنْصِرَ يُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَنْصِرْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْتَنْصِرْ وَالظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَنْصَرٌ۔ **فائدہ**۔ در اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ جائز ست کہ تا را استفعال حذف کنند فَمَا اسْطَاعُوْا مَالَمْ تَسْطِعْ در قرآن مجید از ہمیں باب ست **باب سوم** اِنْفِعَالٌ علامت آں زیادت نون است قبل فا و ایں باب ہمیشہ لازم آید چوں اَلْاِنْفِطَارُ شگافتہ شدن **تصریفہ** اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فَهُوَ مُنْفَطِرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِنْفَطِرْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَنْفَطِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُنْفَطَرٌ **قاعدہ**۔ ہر لفظیکہ فا راو نون باشد از باب انفعال نیاید بلکہ اگر ادائے معنی انفعال منظور باشد آنرا بباب افتعال برند چوں اِنْتَكَسَ سرنگوں شد **باب چہارم** اِفْعِلَالٌ علامت آں تکرار لام ست و بودن چہار حرف بعد ہمزہ وصل در ماضی چوں اَلْاِحْمِرَارُ سرخ شدن **تصریفہ** اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فَهُوَ مُحْمَرٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُحْمَرٌّ

ترجمہ مع تشریح۔ ہمزۂ وصل والے سات بابوں سے دوسرا باب باب اِسْتِفْعَالٌ ہے اس باب کی علامت فا کلمہ کے پہلے سین اور تا زیادہ ہونا ہے جیسے اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر اِسْتِنْصَارٌ مصدر ہے بمعنی مدد طلب کرنا **فائدہ**۔ اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ میں تا ر اِسْتِفْعَالٌ کو حذف کر دینا جائز ہے چنانچہ قرآن مجید میں اسی باب سے حذف تا کے ساتھ ماضی فَمَا اسْطَاعُوْا اور مضارع مَالَمْ تَسْطِعْ وارد ہوا ہے۔ تیسرا باب باب انفعال ہے اور اس باب کی علامت فا کلمہ کے پہلے نون زیادہ ہونا ہے۔ اور یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے جیسے اِنْفِعَالٌ کے وزن پر اِنْفِطَارٌ مصدر ہے بمعنی پھٹا ہوا ہونا۔ **قاعدہ**۔ جس لفظ کا فا کلمہ نون ہوتا ہے وہ لفظ باب انفعال سے مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس لفظ کو باب افتعال سے استعمال کرکے باب انفعال کے معنی کو ادا کرتے ہیں مثلاً نَكَسٌ کے فا کلمہ نون ہے پس اس لفظ کو باب افتعال سے استعمال کرکے اِنْتَكَسَ کہتے ہیں یعنی وہ مرد سرنگوں ہوا۔ چوتھا باب باب اِفْعِلَالٌ ہے اور اس باب کی علامت لام کلمہ کا تکرار ہے اور ہمزۂ وصل کے بعد ماضی میں چار حرف ہونا ہے جیسے اِفْعِلَالٌ کے وزن پر اِحْمِرَارٌ مصدر ہے بمعنی سرخ ہونا۔ اور اس باب کے امر و نہی کے صیغۂ واحد مذکر حاضر میں زبر اور زیر اور فک ادغام تینوں جائز ہیں۔

توضیح۔ باب استفعال کے اندر معنی طلب کبھی صراحۃً پائے جاتے ہیں جیسے اِسْتَغْفَرْتُ گناہ کی معافی طلب کی میں نے اور کبھی تقدیرًا پائے جاتے ہیں جیسے اِسْتَخْرَجْتُهٗ نکالا میں نے اس کو۔ اس کے اندر معنی طلب مقدر ہیں۔ یعنی میں نے اس کے نکل آنیکو طلب کیا ہے۔ اور باب استفعال کے تا کو اسْطَاعُوْا وغیرہ سے حذف کرنیکی وجہ سے تا اور طا میں ادغام متعذر ہوتا ہے کیونکہ دونوں متحرک ہیں۔ پس اگر ادغام کیلئے تا کی حرکت ماقبل سین میں نقل کردی جاوے تو سین استفعال متحرک ہونا لازم آئیگی حالانکہ اس کا ساکن ہونا لازم ہے اور اگر تا کو ساکن کر دیا جاوے تو سین و تا کے مابین اجتماع ساکنین لازم آئیگا۔ بنا بریں تخفیف کیلئے تا کو حذف کر دیا جاتا ہے کیونکہ یہی تا زائدہ ہے اور حرف زائد کو حذف کرنا مناسب ہے اور بعض لوگ طا کو حذف کرکے اِسْتَاعَ يَسْتِيْعُ پڑھتے ہیں۔ اور باب انفعال کے صیغہ کو باب تفعیل وغیرہ کے صیغوں کے بعد اثر فاعل کو مفعول قبول کرنے پر دال ہونیکے لئے ذکر کیا جاتا ہے اور اسی کو اصطلاح میں مطاوعت کہا جاتا ہے جیسے قَطَّعْتُهٗ فَانْقَطَعَ یعنی اس چیز کو ٹکڑا ٹکڑا کیا میں نے پس وہ چیز ٹکڑا ٹکڑا ہوگئی۔ اور باب اِفْعِلَالٌ سے اکثر وہ الفاظ مستعمل ہوتے ہیں جو رنگ اور عیب کے معنی میں ہوں خواہ وہ رنگ اور عیب ذات کیلئے لازمی ہو یا عارضی اور معنی میں مبالغہ بھی اسی باب اِفْعِلَالٌ کے لوازمات سے ہے اور اسی باب کی ماضی میں ہمزۂ وصل کے علاوہ چار حرف ہونیکی قید لگا کے باب اِقْشَعَرَّ کو نکال دیا ہے کیونکہ باب اِقْشَعَرَّ میں بھی لام کلمہ مکرر ہے مگر اس باب کی ماضی میں ہمزہ وصل کے علاوہ پانچ حروف ہوتے ہیں جیسے اِقْشَعَرَّ ماضی میں قاف۔ شین۔ عین۔ دو را کل پانچ حروف ہیں۔

اِحْمَرَّ در اصل اِحْمَرَرَ بود دو حرف یکجنس جمع آمدند اوّل را ساکن کردہ در دوم ادغام کردند اِحْمَرَّ شد و بر ہمیں قیاس ست تعلیل یَحْمَرُّ و یُحْمَرُّ و اشباہ آں، در واحد مذکر امر بسبب وقف اجتماع ساکنین شد کہ ہر دو را ساکن شدند گاہے راے دوم را فتحہ دادند اِحْمَرَّ شد و گاہے کسرہ پس اِحْمَرِّ شد گاہے فک ادغام کردند اِحْمَرِرْ شد لَمْ یَحْمَرَّ و دیگر صیغ مضارع مجزوم را ہمبریں نمط باید فہمید۔ فائدہ۔ لام ایں باب ہمیشہ مشدد باشد مگر در ناقص چوں اِرْعَوٰی کہ دراں باحکام لفیف کار بند شوند کہ واو اوّل را سلامت دارند و در واو دوم تعلیلات حسب قواعد ناقص کنند۔ باب پنجم اِفْعِیْلَالٌ علامت آں تکرار لام ست با زیادت الف قبل لام اوّل کہ آں الف در مصدر بیا بدل شد چوں اِدْھِیْمَامٌ سخت سیاہ شدن تصریفہ اِدْھَامَّ یَدْھَامُّ اِدْھِیْمَامًا فَھُوَ مُدْھَامٌّ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِدْھَامَّ اِدْھَامِّ اِدْھَامِمْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَدْھَامَّ لَاتَدْھَامِّ لَاتَدْھَامِمْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُدْھَامٌّ ادغام در صیغ ایں باب مثل صیغ باب اِفْعِلَالٌ گردیدہ ہر صیغہ را بقیاس مشاکل خود اصل برآوردہ تعلیل می باید کرد و دریں ہر دو باب معنی لون و عیب بیشتر می آید و ایں ہر دو باب ہمیشہ لازم باشند۔

ترجمہ مع تشریح۔ اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا ایک جنس کے دو حرف یعنی دو را جمع ہوگئے اول را کو ساکن کر کے ثانی را میں ادغام کردے اِحْمَرَّ ہوا اور اسی قیاس پر مضارع معروف یَحْمَرُّ اور مضارع مجہول یُحْمَرُّ اور اس کے مشابہ صیغوں کی تعلیل ہے۔ (مثلاً یَحْمَرُّ اصل میں یَحْمَرِرُ اور یُحْمَرُّ اصل میں یُحْمَرَرُ تھا اول را کو ساکن کر کے ثانی را میں ادغام کردیا گیا ہے) امر معروف کے واحد مذکر حاضر میں وقف کے سبب دو ساکن جمع ہوگئے یعنی آخری را وقف کی وجہ سے ساکن ہوا کیونکہ امر کے آخر میں وقف ہوتا ہے اور اول را کو ادغام کرنے کیلئے ساکن کیا گیا پس دوسرے را کو زبر دیکے ادغام کرتے ہیں اور کبھی زیر دیکے ادغام کرتے ہیں اور کبھی ادغام نہیں کرتے لہذا اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ اور مضارع مجزوم کے صیغے لَمْ یَحْمَرَّ وغیرہ کو صیغہ امر کے طریقہ پر سمجھنا چاہیئے۔ مثلاً لَمْ یَحْمَرَّ اصل میں لَمْ یَحْمَرِرْ تھا اول را کو ادغام کرنیکے لئے ساکن کردیا گیا اور ثانی را میں زبر دیکے ادغام کرنیکی صورت میں لَمْ یَحْمَرَّ اور زیر دیکے ادغام کرنیکی صورت میں لَمْ یَحْمَرِّ اور ادغام نہ کرنیکی صورت میں لَمْ یَحْمَرِرْ ہو جائیگا۔ اسی پر قیاس کر کے نہی کو بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ **فائدہ**۔ باب اِفْعِلَالٌ کے صیغوں کا لام کلمہ ہمیشہ مشدد ہوتا ہے مگر ناقص میں یعنی جب باب اِفْعِلَالٌ کے لام کلمہ میں حرف علت ہو اس وقت صیغوں کا لام کلمہ مشدد نہیں ہوتا۔ جیسے اِرْعَوٰی کہ اس میں لفیف کے احکام کے ساتھ کام کرتے ہیں یعنی اول واو کو سالم رکھتے ہیں اور ثانی واو میں ناقص میں تعلیل کرنیکے قواعد کے مطابق تعلیل کرتے ہیں۔ مثلاً اِرْعَوٰی اصل میں اِرْعَوَوَ تھا اِحْمَرَرَ کے وزن پر ثانی واو چوتھا کلمہ سے زائد میں واقع ہوا اور حرکت ماقبل واو کا مخالف ہے لہذا واو کو یا سے بدلدیا گیا پھر یا متحرک ماقبل مفتوح ہونیکی وجہ سے یا کو الف سے بدلدیا گیا۔ اِرْعَوٰی ہوا۔ **پانچواں باب** باب اِفْعِیْلَالٌ ہے اور اس باب کی علامت لام کلمہ مکرر ہونا ہے لام اول کے پہلے الف زیادہ ہونیکے ساتھ جو الف ماقبل مکسور ہونیکی وجہ سے مصدر میں یا ہو جاتی ہے جیسے اِفْعِیْلَالٌ کے وزن پر اِدْھِیْمَامٌ مصدر ہے بمعنی زیادہ کالا ہونا۔ اس باب کے صیغوں میں بھی باب اِفْعِلَالٌ کے صیغوں کے مانند ادغام ہوتا ہے پس اس باب کے ہر صیغہ کو باب اِفْعِلَالٌ کے ہمشکل صیغہ پر قیاس کر کے اصل نکال کے تعلیل کرنی چاہیئے مثلاً اِدْھَامَّ ہمشکل ہے اِحْمَرَّ کا پس اِدْھَامَّ اصل میں اِدْھَامَمَ تھا میم اول کو ساکن کر کے ادغام کردیا گیا۔ اِدْھَامَّ ہوا۔ اور باب اِفْعِلَالٌ اور باب اِفْعِیْلَالٌ ان دونوں بابوں سے اکثر وہ الفاظ مستعمل ہوتے ہیں جو عیب اور رنگ کے معنی میں ہوں اور یہ دونوں ابواب لازمی ہیں۔

توضیح۔ باب اِفْعِیْلَالٌ کے مصدروں میں عین کلمہ کے بعد جو یا ہوتی ہے وہ یا اصل میں الف تھی اسی الف کے پہلے زیر ہونے کی وجہ سے یا ہوگئی ہے یہی وجہ ہے کہ اس باب کا فعل اِدْھَامَّ یَدْھَامُّ مستعمل ہوتا ہے جس کے ہا کے بعد الف واقع ہوئی ہے اور یہی الف اِدْھِیْمَامٌ مصدر میں یا ہوگئی ہے۔ اور ہمزۂ وصل والے سات ابواب سے تین ابواب یعنی اِفْعِلَالٌ۔ اِفْعِیْلَالٌ۔ اِنْفِعَالٌ۔ ہمیشہ لازمی ہوتے ہیں بقیہ چار ابواب لازمی و متعدی دونوں ہوتے ہیں اور باب اِفْعِیْلَالٌ کا کوئی صیغہ قرآن مجید میں مستعمل نہیں ہوا۔

باب ششم اِفْعِیعَالٌ علامت آں تکرار عین ست بتوسط واو میان دو عین وآں واو در مصدر بسبب کسرۂ ماقبل بیا بدل شدہ چوں اَلْاِخْشِیْشَانُ سخت درشت شدن **تصریفہ** اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَانًا فَھُوَ مُخْشَوْشِنٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِخْشَوْشِنْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَخْشَوْشِنْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُخْشَوْشَنٌ ایں باب بیشتر لازم می آید وگاہے متعدی آمدہ چوں اِحْلَوْلَیْتُہٗ شیریں پنداشتم آنرا **باب ہفتم** اِفْعِوَّالٌ علامت آں واو مشدد ست بعد عین چوں اَلْاِجْلِوَّاذُ شتافتن **تصریفہ** اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فَھُوَ مُجْلَوِّذٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِجْلَوِّذْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَجْلَوِّذْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُجْلَوَّذٌ ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل را پنج باب است **باب اوّل** اِفْعَالٌ علامت آں ہمزۂ قطعی است در ماضی وامر وعلامت مضارع آں در معروف ہم مضموم می باشد چوں اَلْاِکْرَامُ گرامی کردن **تصریفہ** اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا فَھُوَ مُکْرِمٌ وَاُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فَھُوَ مُکْرَمٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اَکْرِمْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تُکْرِمْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُکْرَمٌ ہمزۂ قطعی کہ در ماضی بود در مضارع بیفتاد ورنہ مضارع یُؤَکْرِمُ یُؤَکْرِمَانِ الخ می آید پس در اُؤَکْرِمُ دو ہمزہ جمع می آمد بسبب کراہت آں ازاں حذف یک ہمزہ مناسب بود پس برائے موافقت از جملہ صیغ مضارع حذف کردند

ترجمہ مع تشریح ۔ چھٹا باب بابِ اِفْعِیْعَالٌ ہے اور اس باب کی علامت عین کلمہ مکرر ہونا ہے دونوں عینوں کے بیچ میں واو ہو کے اور یہی واو مصدر میں ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یا ہو گئی ہے جیسے اِخْشِیْشَانٌ مصدر بمعنی زیادہ سخت ہونا اصل میں اِخْشِوْشَانٌ تھا واو ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو یا ہو گئی ہے اور یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے اور کبھی متعدی بھی مستعمل ہوا جیسے اِحْلَوْلَیْتُہٗ میں نے اس کو میٹھا خیال کیا متعدی ہے (اور اِعْرَوْرَیْتُہٗ کو بھی متعدی کہا گیا ہے) ساتواں باب بابِ اِفْعِوَّالٌ ہے اور اس باب کی علامت عین کلمہ کے بعد واو مشدد ہوتا ہے جیسے اِجْلِوَّاذٌ مصدر بمعنی جلدی کرنا مگر اس اِجْلِوَّاذٌ کا ثلاثی مجرد مستعمل نہیں ہوا ۔ ثلاثی مزید مطلق جسکے شروع میں ہمزہ وصل نہیں ہوتا اس کے پانچ ابواب ہیں (یعنی بابِ اِفْعَال تَفْعِیل ۔ مُفَاعَلَۃٌ ۔ تَفَعُّلٌ ۔ تَفَاعُلٌ) اور باب اِفْعَال کی علامت ہمزہ قطعی ہے ماضی وامر میں اور اس باب کے مضارع معروف کی علامتیں بھی مضموم ہوتی ہیں اور جو ہمزہ قطعی ماضی میں تھا وہ مضارع سے گر گیا ہے ورنہ اصل میں یُؤَکْرِمُ یُؤَکْرِمَانِ الی آخرہ تھا پس مضارع کے صیغہ واحد متکلم اُؤَکْرِمُ میں دو ہمزہ جمع ہو گئے اور اسکے مکروہ ہونے کی وجہ سے ایک ہمزہ کا حذف مناسب ہوا اور اسی صیغہ واحد متکلم کی موافقت کیلئے مضارع کے بقیہ تمام صیغوں سے بھی ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے ۔ **توضیح** ۔ ثلاثی مزید کے وہ الفاظ جن کے ثلاثی مجرد مستعمل نہیں انکو اصطلاح صرف میں مُقْتَضَبْ اور مُرْتَجَلْ کہا جاتا ہے پس اِجْلِوَّاذٌ اور اِقْطِرَارٌ اور اِقْطِیْرَارٌ ان الفاظ کو مُقْتَضَبْ کہا گیا ہے کیونکہ ان الفاظ کے ثلاثی مجرد نہیں آتے ۔ اور یاد رکھو کہ باب افعال اکثر متعدی ہوتا ہے بنابریں جو لفظ ثلاثی مجرد میں لازمی تھا وہ باب افعال میں متعدی بیک مفعول ہوتا ہے جیسے ذَہَبَ وَاَذْہَبَ ۔ اور جو لفظ ثلاثی مجرد میں متعدی بیک مفعول ہو وہ باب اِفْعَال میں متعدی بدو مفعول ہوتا ہے ۔ جیسے حَفَرَ زَیْدٌ نَہْرًا وَاَحْفَرْتُ زَیْدًا نَہْرًا ۔ یعنی زید کو نہر کا کھودنے والا کیا ۔ اور جو لفظ ثلاثی مجرد میں متعدی بدو مفعول ہو وہ لفظ باب افعال میں تین مفعول کی طرف متعدی ہوگا جیسے عَلِمَ زَیْدٌ عَمْرًا فَاضِلًا وَاَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا یعنی میں نے زید کو معلوم کرا دیا کہ عمرو فاضل ہے ۔ اور باب افعال کبھی لازمی ہوتا ہے جیسے حَمِدْتُ زَیْدًا میں نے زید کی تعریف کی ۔ اور اَحْمَدَ زَیْدٌ یعنی زید قابل تعریف ہوا ۔ نیز یاد رکھو کہ ہمزۂ وصلی کو صرف سکون کے ساتھ ابتداء سے بچنے کیلئے لایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمزۂ وصلی وسط کلام سے حذف ہو جاتا ہے کیونکہ وسط کلام میں ہمزۂ وصلی کی حاجت نہیں ہوتی ۔ اور باب افعال کا ہمزہ ہمزۂ وصلی نہیں بلکہ ہمزۂ قطعی ہے جس کو مفید معنی ہونیکے لئے بڑھایا گیا ہے ۔ یعنی اسی ہمزہ نے لازمی لفظ کو متعدی بنا دیا ہے اور یہ ہمزہ وسط کلام میں بھی باقی رہتا ہے چنانچہ باب افعال کے صیغۂ امر پر مثلاً فا داخل ہونیکے بعد فَاَکْرِمْ پڑھا جاتا ہے فَکْرِمْ نہیں پڑھا جاتا ۔ اور باب افعال کا ہمزہ قطعی ہونیکی وجہ سے وہ امر کے شروع میں مفتوح ہوتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ مضارع میں مفتوح تھا اگر ہمزہ وصلی ہوتا تو مکسور ہوتا یا مضموم کبھی بھی مفتوح نہیں ہوتا اور یہ بھی سمجھ لو کہ مضارع واحد متکلم یعنی اُؤَکْرِمُ سے ہمزۂ افعال کا حذف خلاف قیاس ہوا ہے ورنہ ثانی ہمزہ کو واو سے بدلنا چاہیے تھا کیونکہ دو متحرک ہمزہ

ہے جو جمع ہونے کی صورت میں اگر کوئی مکسور نہ ہو تو ثانی کو واو سے بدل دیا جاتا ہے جیسے اُوَیْدِمُ اور اُوَادِمُ کر لیا جاتا ہے مگر اعلال سے حذف میں تخفیف زیادہ ہے اس لئے اُؤَکْرِمُ سے ثانی ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ۱۲ منہ

بابِ دوم تَفْعِیْلٌ علامت آں تشدید عین ست بے تقدم تا بر فا و علامت مضارع دریں باب ہم در معروف مضموم می باشد چوں اَلتَّصْرِیْفُ گردانیدن **تصریفہ** صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا فَهُوَ مُصَرِّفٌ وَصُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا فَهُوَ مُصَرَّفٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ صَرِّفْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُصَرِّفْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُصَرَّفٌ مصدر ایں باب بر وزن فِعَّالٌ ہم می آید چوں کِذَّابٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا و بر وزن فَعَالٌ ہم می آید چوں سَلَامٌ وَکَلَامٌ

بابِ سوم مُفَاعَلَةٌ علامت آں زیادت الف ست بعد فا بے تقدم تا بر فا علامت مضارع دریں باب ہم در معروف مضموم می باشد چوں اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ باہم کارزار کردن **تصریفہ** قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا فَهُوَ مُقَاتِلٌ وَقُوْتِلَ یُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا فَهُوَ مُقَاتَلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ قَاتِلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُقَاتِلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقَاتَلٌ در فعل ماضی مجہول الف بسبب ضمۂ ماقبل واو شدہ **بابِ چہارم** تَفَعُّلٌ علامتش تشدید عین ست با تقدم تا بر فا چوں اَلتَّقَبُّلُ پذیرفتن **تصریفہ** تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَهُوَ مُتَقَبِّلٌ وَتُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَهُوَ مُتَقَبَّلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَبَّلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَتَقَبَّلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَبَّلٌ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ بے ہمزہ والے پانچ ابواب سے دوسرا باب تفعیل ہے اور اس باب کی علامت صیغوں کا عین کلمہ مشدد ہونا ہے فاکلمہ پر تا مقدم ہونیکے بغیر اور اس باب پر بھی مضارع کی علامتیں مضموم ہوتی ہیں۔ جیسے تفعیل کے وزن پر تَصْرِیْفٌ مصدر ہے بمعنی پھیرانا اور باب تفعیل کا مصدر فِعَّالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے قول باری تعالیٰ وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا میں کِذَّابٌ فِعَّالٌ کے وزن پر باب تفعیل کا مصدر ہے اور فَعَالٌ کے وزن پر سَلَامٌ کَلَامٌ دونوں باب تفعیل کے مصدر ہیں تیسرا باب باب مُفَاعَلَةٌ اس باب کی علامت صیغوں کے فاکلمہ کے بعد الف زیادہ ہونا ہے اور اس باب کے صیغوں میں بھی فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ نہیں ہوتی اور اس باب کے مضارع معروف کی علامتیں بھی مضموم ہوتی ہیں اور اس باب کا مصدر فِعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مُفَاعَلَةٌ اور فِعَالٌ کے وزن پر مُقَاتَلَةٌ و قِتَالٌ مصدر ہے بمعنی ایک دوسرے سے لڑنا اور اس باب کا ماضی مجہول کے صیغوں میں الف کے پہلے پیش ہونیکی وجہ سے وہ الف واو ہوگئی ہے مثلاً قَاتَلَ کی الف قُوْتِلَ میں واو ہوگئی ہے چوتھا باب باب تَفَعُّلٌ ہے۔ اس باب کی علامت عین کلمہ مشدد ہونا ہے فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہو کے جیسے تَقَبُّلٌ وغیرہ میں دیکھتے ہو

توضیح ۔ سیبویہ کہتا ہے کہ تفعیل اصل میں فِعَّالٌ تھا پس عین مشدد میں جو ایک عین زائد ہے اس کے عوض میں شروع میں تا بڑھائی گئی اور یا الف کا قائم مقام ہو تفعیل ہوگئی پھر اس میں اختلاف ہوا کہ باب تفعیل کے دونوں عین کلموں سے اول عین زائد ہے یا ثانی۔ خلیل اول عین کو زائد بتاتے ہیں اور سیبویہ ثانی عین کو زائد کہا کرتے ہیں۔ اور یہی باب تفعیل اکثر متعدی ہوتا ہے اور کثرت کے معنی میں زیادہ مستعمل ہوتا ہے جیسے غَلَّقْتُ الْاَبْوَابَ یعنی سب دروازوں کو مضبوطی سے بند کر دیئے گئے اور کسی دروازہ کو کھلا نہیں رکھا گیا اور باب مفاعلہ کی اصل خاصیت دو شخص یا دو چیزوں کے درمیان مشارکت ہے معنی فاعلیت اور معنی مفعولیت میں لیکن لفظ میں ایک کو فاعل صریح اور دوسرے کو مفعول صریح قرار دیا جاتا ہے اور معنے میں ہر ایک فاعل بھی ہوتا ہے اور مفعول بھی مثلاً ضَارَبْتُ زَیْدًا میں متکلم کو فاعل اور زید کو مفعول قرار دیا گیا ہے حالانکہ معنے کے لحاظ سے متکلم و زید دونوں سے ہر ایک فعل ضرب صادر ہونے میں فاعل اور فعل ضرب واقع ہونے میں مفعول ہے کیونکہ ہر ایک نے دوسرے کو مارا ہے۔ اور کبھی یہ مشارکت نہیں پائی جاتی جیسے عَاقَبْتُ اللِّصَّ کے معنی میں نے چور کو سزا دی، یہ معنی نہیں کہ میں نے چور کو سزا دی اور چور نے مجھکو سزا دی اور باب مفاعلہ مجرد کے معنی میں بھی ہوتا ہے چنانچہ سَافَرْتُ سَفَرْتُ کے معنی میں ہے۔ اور باب تفعیل کے صیغوں میں فاکلمہ کے پہلے تا نہ ہونیکی قید لگا کے باب تفعّل کے صیغوں کو نکالدیا گیا ہے کیونکہ اس باب کے صیغوں میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہوتی ہے اور باب مفاعلہ کے صیغوں میں فاکلمہ کے پہلے تا نہ ہونیکی قید لگا کے باب تفاعل کے صیغوں کو نکالدیا گیا ہے کیونکہ باب تفاعل کے صیغوں میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہوتی ہے۔ اور باب تَفَعُّلٌ کا مصدر تِفِعَّالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے اور یہ باب تفعّل باب تفعیل کا مطاوع بنتا ہے جیسے کہا جاتا ہے قَطَّعْتُهٗ فَتَقَطَّعَ اور تکلف کے معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے تَجَوَّعَ یعنی اس نے بہ تکلف بھوک کو ظاہر کیا۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ باب تفعیل کے مصدر

باب پنجم تَفَاعُلٌ علامتش زیادت الف ست بعد فا و زیادت تا قبل فا چوں اَلتَّقَابُلُ بایکدیگر مقابل شدن **تصریفہ**
تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابِلٌ وَتُقُوْبِلَ يُتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابَلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَابَلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَقَابَلْ
اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَابَلٌ در ماضی مجہول الف بسبب ضمۂ ماقبل واو شدہ وتا دریں باب و در تفعّل بقاعدہ کہ نوشتہ ایم یعنی اینکہ غیر
ماقبل آخر در ماضی مجہول ہر متحرک مضموم می شود مضموم گشتہ **قاعدہ** دریں ہر دو باب در مضارع ہرگاہ دو تائے مفتوح جمع شوند جائز
ست کہ یکے را حذف کنند چوں تَقَبَّلُ در تَتَقَبَّلُ و تَظَاهَرُوْنَ در تَتَظَاهَرُوْنَ **قاعدہ** چوں فائے ایں دو باب یکے ازیں حروف
باشد تا۔ ثا۔ جیم۔ دال۔ ذال۔ زا۔ سین۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ طا۔ ظا۔ جائز ست کہ تائے تَفَعُّل و تَفَاعُل را بفا کلمہ بدل کردہ
دراں ادغام کنند و دریں صورت در ماضی و امر ہمزۂ وصل خواہد آمد باب اِفَّعُّل و اِفَّاعُل کہ صاحب منشعب آنرا در ابواب ہمزۂ وصلی شمردہ
بہمیں قاعدہ پیدا شدہ اند چوں اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا فَهُوَ مُطَّهِّرٌ و اِثَّاقَلَ يَثَّاقَلُ اِثَّاقُلًا فَهُوَ مُثَّاقِلٌ ۔

ترجمہ مع تشریح۔ پانچواں باب باب تَفَاعُلٌ ہے اس باب کی علامت فا کلمہ کے بعد الف زیادہ ہونا اور فا کلمہ کے پہلے تا زیادہ ہونا ہے جیسے تَفَاعُلٌ کے وزن پر تَقَابُلٌ مصدر ہے یعنی ایک دوسرے کے مقابل ہونا اور تُقُوْبِلَ ماضی مجہول میں الف واو ہوگئی ہے اس کے پہلے ضمہ ہونیکے سبب سے۔ اور باب تَفَاعُلٌ و تَفَعُّلٌ دونوں میں تا اس قاعدہ سے کہ ہم نے لکھا ہے مضموم ہوئی ہے وہ قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مجہول میں آخری حرف کے پہلے حرف کے علاوہ بقیہ تمام متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں۔ **قاعدہ** باب تَفَاعُلٌ اور باب تَفَعُّلٌ کے مضارع میں جس وقت دو تائے مفتوحہ جمع ہو جاتی ہیں تو ایک تا کو حذف کر دینا جائز ہے جیسے تَتَقَبَّلُ کو تَقَبَّلُ اور تَتَظَاهَرُوْنَ کو تَظَاهَرُوْنَ کر لیا جاتا ہے۔ **قاعدہ** جب باب تَفَاعُلٌ اور باب تَفَعُّلٌ کے فا کلمہ میں ت ث ج۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ان بارہ حروف سے کوئی حرف ہوتا ہے تو فا کلمہ میں جو حرف ہو اس حرف سے تَفَاعُلٌ و تَفَعُّلٌ کے تا کو بدل کے فا کلمہ میں ادغام کر دینا جائز ہے اور ادغام کر دینے کی صورت میں ماضی و امر کے صیغوں کے شروع میں ہمزۂ وصل آئیگا۔ پس تَفَعُّلٌ اِفَّعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ اِفَّاعُلٌ ہو جائیگا۔ اسی قاعدہ سے صاحب منشعب نے ان دونوں بابوں کو ہمزۂ وصل والے بابوں سے شمار کر کے ہمزۂ وصل والے باب نو بتایا ہے۔ اور مثال اِطَّهَّرَ اور اِثَّاقَلَ کو پیش کیا ہے۔

توضیح۔ باب مُفَاعَلَہ کے مانند باب تَفَاعُلٌ بھی مشارکت پر دال ہے فرق یہ ہے کہ باب مُفَاعَلَہ صرف دو چیزوں کی مشارکت پر دال ہے اور باب تَفَاعُل دو چیزوں کی مشارکت اور اس سے زیادہ کی مشارکت دونوں پر دال ہے اور باب تفاعل میں ہر ایک لفظاً صراحۃً فاعل ہوتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے تَقَاتَلَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو یعنی زید و عمرو دونوں متقاتل ہوئے۔ مثال مذکور میں زید و عمرو دونوں لفظاً فاعل ہیں اور معنیً ہر ایک فاعل بھی ہے اور مفعول بھی۔ اور باب تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے صیغۂ مضارع میں دو تا جمع ہو جانیکی صورت میں سیبویہ تار ثانی کو حذف کر دیتے ہیں کیونکہ پہلی تا علامت مضارع ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی۔ اور کوفی لوگ تار اول کو حذف کر دیتے ہیں کیونکہ دوسری تا علامت ہے باب کی لہذا اس کو حذف کرنا مناسب نہیں اور مضارع مجہول کے صیغوں سے ایک تار کو حذف نہیں کیا جاتا کیونکہ صیغۂ مجہول کی پہلی تا مضموم اور دوسری تا مفتوح ہوتی ہے اور اختلاف حرکت کی بنا پر اجتماع تائین سے ثقل لازم نہیں آتا۔ اور باب تَفَعُّلٌ و تَفَاعُلٌ کے فا کلمہ میں جن بارہ[12] حروف سے کوئی حرف ہونیکی صورت میں تا کو مثل فا بناکے ادغام کرنے کا قاعدہ لکھا گیا ہے اس کی وجہ حرف تا اور ان حروف کا قریب المخرج ہونا ہے کیونکہ قریب المخرج دو حرف سے ایک کو دوسرے میں ادغام کر دینا جائز ہے۔ اور متحد المخرج دو حرف سے ایک کو دوسرے میں ادغام کر دینا واجب ہے جیسا کہ فَرَّ اور مَدَّ وغیرہ میں اسی طرح عَبَدْتُّ وغیرہ میں ادغام واجب ہے اور یہ بات پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ باب اِفَّعُّلٌ باب تَفَعُّلٌ سے اور باب اِفَّاعُلٌ باب تَفَاعُلٌ سے پیدا ہونیکی وجہ سے مصنفؒ نے ہمزۂ وصل والے بابوں میں ان دونوں بابوں کو شمار نہیں فرمایا ہے لہذا ہمزۂ وصل والے ابواب سات ہوگئے اور صاحب منشعب نے ان دونوں بابوں کو بھی شمار فرمایا ہے لہذا انہوں نے ہمزہ وصلی والے ابواب نو بتایا ہے۔ پس اِطَّهَّرَ اصل میں تَطَهَّرَ اور اِثَّاقَلَ اصل میں تَثَاقَلَ تھا اول میں تا کو طا کر کے طا کو طا میں ادغام کر دیا گیا ہے اور ثانی میں تا کو ثا کر کے ثا کو ثا میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اور ابتداء بالسکون سے بچنے کیلئے دونوں کے شروع میں ہمزۂ وصلی کو دیا گیا پس تَطَهَّرَ اِطَّهَّرَ اور تَثَاقَلَ اِثَّاقَلَ ہوگیا ہے ۱۲

فصل سوم در رباعی مجرد و مزید فیہ، چوں از بیانِ ابوابِ ثلاثی مزید غیر ملحق فارغ شدیم قبل بیان ابواب ملحق ابواب رُباعی مجرد و مزید فیہ بیان می کنیم، پس بدانکہ رباعی مجرد را یک باب است فَعْلَلَةٌ چوں اَلْبَعْثَرَةُ برانگیختن **تصریفہ** بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فَهُوَ مُبَعْثِرٌ وَ بُعْثِرَ يُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً فَهُوَ مُبَعْثَرٌ اَلْاَمْرُ بَعْثِرْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُبَعْثِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُبَعْثَرٌ علامت ایں باب بودن چار حرف اصلی در ماضی است وبس، علامت مضارع دریں باب ہم در معروف مضموم می باشد، قاعدہ کُلّیہ در حرکت علامت مضارع اینست کہ اگر در ماضی چہار حرف باشد ہمہ اصلی یا بعضے اصلی و بعضے زائد علامت مضارع آں در معروف ہم مضموم باشد چوں يُكْرِمُ يُصَرِّفُ يُقَاتِلُ يُبَعْثِرُ والا مفتوح چوں يَنْصُرُ يَجْتَنِبُ يَتَقَابَلُ رُباعی مزید فیہ یا بے ہمزہ وصل باشد وآں را یک باب است تَفَعْلُلٌ علامت آں زیادت تا است قبل چار حرف اصلی چوں اَلتَّسَرْبُلُ پیراہن پوشیدن **تصریفہ** تَسَرْبَلَ يَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلاً فَهُوَ مُتَسَرْبِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَسَرْبَلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَسَرْبَلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَسَرْبَلٌ ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ تیسری فصل رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے بیان میں۔ جب ثلاثی مزید غیر ملحق کے ابواب کے بیان سے ہم فارغ ہوئے ابواب ملحق کو بیان کرنے کے پہلے رباعی مجرد اور مزید فیہ کے ابواب کو ہم بیان کرتے ہیں۔ پس جان لو کہ رباعی مجرد کا ایک باب ہے یعنی باب فَعْلَلَةٌ جیسے اسی وزن پر بَعْثَرَةٌ مصدر ہے بمعنی برانگیختہ کرنا اور اس باب کی علامت ماضی میں چار حرف اصلی ہونا ہے اور اس باب میں بھی مضارع معروف کی علامت مضموم ہوتی ہے اور علامت مضارع کی حرکت کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ماضی میں چار حرف ہوں خواہ سب اصلی ہوں یا بعض اصلی اور بعض زائد تو ایسے ماضی کے مضارع معروف کی علامت بھی مضموم ہوتی ہے جیسے اَكْرَمَ ماضی کا مضارع يُكْرِمُ اور صَرَّفَ ماضی کا مضارع يُصَرِّفُ اور قَاتَلَ ماضی کا مضارع يُقَاتِلُ اور بَعْثَرَ ماضی کا مضارع يُبَعْثِرُ آتا ہے پس مرقوم چاروں ماضی چار حرفی ہونے کی وجہ سے چاروں کے مضارع معروف کی علامت مضموم ہوئی ہے اور اگر ماضی چار حرفی نہ ہو تو مضارع معروف کی علامت مفتوح ہوگی جیسے نَصَرَ ماضی کا مضارع يَنْصُرُ اور اِجْتَنَبَ ماضی کا مضارع يَجْتَنِبُ اور تَقَابَلَ ماضی کا مضارع يَتَقَابَلُ آتا ہے کیونکہ مذکورہ ماضی تین اور پانچ حرفی ہے کوئی چار حرفی نہیں۔ اور رباعی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں بے ہمزہ وصل اور با ہمزہ وصل۔ بے ہمزہ وصل رباعی مزید کا ایک باب ہے یعنی باب تَفَعْلُلٌ اور اس باب کی علامت چار اصل حروف کے پہلے تا زیادہ ہونا ہے جیسے تَفَعْلُلٌ کے وزن پر تَسَرْبُلٌ مصدر ہے بمعنی کرتہ پہننا۔

توضیح ۔ فَعْلَلَةٌ کی آخری تا کو سیبویہ نے اس الف کے عوض میں کہا ہے جو الف اکثر غیر ثلاثی مجرد کے مصدروں میں آخری حرف کے پہلے زیادہ ہوتی ہے جیسے اِفْعَالٌ میں تم دیکھتے ہو اور اسی باب رباعی مجرد کے مصدر فِعْلَالٌ[۱]۔ فَعْلَلَى[۲]۔ فُعْلُلَاءُ[۳]۔ فَعْلَلَى۔ اور فَعْلَلَةٌ ان تمام اوزان پر مستعمل ہے۔ جیسے زِلْزَالٌ بمعنی ہلانا اور قَهْقَرَى بمعنی لوٹنا۔ اور قُرْفُصَاءُ و قَرْقَفَى بمعنی قدم بقدم آنا اور یہ باب بہت سے معنوں میں مستعمل ہے مثلاً معنی قصر ہیں جیسے بَسْمَلَ بمعنی بِسْمِ اللہ کہا اور حَوْقَلَ بمعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ کہا۔

اور چار حرفی ماضی کے مضارع معروف کے علاوہ ہر قسم کے مضارع معروف کی علامت مفتوح ہوتی ہے خواہ ماضی کے حروف تین ہوں یا پانچ ہوں یا چھ ہوں جیسے يَضْرِبُ۔ يَجْتَنِبُ۔ يَسْتَغْفِرُ اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ دوسری ماضیوں کی بہ نسبت چار حرفی ماضی کے ابواب کے صیغوں کا استعمال کم ہے اور ضمہ ثقیل ہے پس قلیل الاستعمال ابواب کے مضارع معروف کی علامت مضموم ہونا مناسب ہے کیونکہ کثیر الاستعمال ابواب کے مضارع معروف کی علامت مضموم ہونے کی صورت میں زیادہ ثقل لازم آئیگا حالانکہ کثرت استعمال تخفیف کا مقتضی ہے اور باب تَفَعْلُلٌ اکثر باب فَعْلَلَةٌ کا مطاوع بنتا ہے جیسے دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ اس کو گرا دیا میں پس وہ گر گیا ۱۲

و یا با ہمزۂ وصل وآں را دو بابست **باب اوّل** اِفْعِلَّالٌ علامتش تشدید لام دوم است وزیادت آں یک لام ست برچار حرف اصلی وہمزۂ وصلی در ماضی وامرچوں اَلْاِقْشِعْرَارُ موبرتن خاستن **تصریفہ** اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فَھُوَ مُقْشَعِرٌّ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ والنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُقْشَعَرٌّ اِقْشَعَرَّ دراصل اِقْشَعْرَرَ بود و یَقْشَعِرُّ یَقْشَعْرِرُ و ہمچنیں دیگر صیغہا ہمچنیکہ در صیغ اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ ادغام کردند ہمچنیں در صیغ ایں باب ہم کردند مگر دریں باب ماقبل اوّل متجانسین ساکن بود لہذا حرکتش بما قبل دادہ ادغام کردند **باب دوم** اِفْعِنْلَالٌ علامتش زیادت نون ست بعد عین وہمزۂ وصل در ماضی وامر چوں اَلْاِبْرِنْشَاقُ سخت شاد شدن **تصریفہ** اِبْرَنْشَقَ یَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا فَھُوَ مُبْرَنْشِقٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِبْرَنْشِقْ والنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَبْرَنْشِقْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُبْرَنْشَقٌ **فصل چہارم** در ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی، ثلاثی مزید یا ملحق برباعی مجرد باشد یا ملحق برباعی مزید اول راہفت بابست۔ ۱۔ فَعْلَلَۃٌ زیادت آں تکرار لام ست چوں اَلْجَلْبَبَۃُ چادر پوشانیدن **تصریفہ** جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ الخ

ترجمہ مع تشریح ۔ اور رباعی مزید یا ہمزۂ وصل والا ہوگا اور اس کے دو باب ہیں۔ (بابِ اِفْعِلَّالٌ اور باب اِفْعِنْلَالٌ) پہلے باب کی علامت لام دوم مشدد ہونا ہے اور اس لام مشدد کا ایک لام اصلی چار حرف پر زیادہ ہوتا ہے اور ماضی وامر حاضر معروف کے صیغوں کے شروع میں ہمزۂ وصل زیادہ ہوتا ہے جیسے اِفْعِلَّالٌ کے وزن پر اِقْشِعْرَارٌ مصدر ہے بمعنی بدن پر بال کھڑا ہوجانا۔ اِقْشَعَرَّ اصل میں اِقْشَعْرَرَ تھا اول را کا زبر عین میں نقل کرکے اول را کو ثانی میں ادغام کردیا گیا ہے اور یَقْشَعِرُّ اصل میں یَقْشَعْرِرُ تھا اول را کا کسرہ عین میں نقل کرکے اول را کو ثانی میں ادغام کردیا گیا ہے۔ اسی طرح اس باب کے دوسرے صیغے ہیں یعنی اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ کے صیغوں میں جس طریقہ سے ادغام کئے ہیں اس باب کے صیغوں میں بھی ادغام کئے ہیں فرق اتنا ہے کہ دو ہمجنس حرف کے پہلے اس باب میں ساکن ہوتا ہے لہذا ان دونوں حرف سے اول حرف کی حرکت ماقبل میں نقل کرکے ادغام کرتے ہیں اور باب اِحْمَرَّ میں دونوں ہم جنس حرف کے پہلے متحرک ہوتا ہے لہذا اول حرف کو ساکن کرکے ثانی میں ادغام کرتے ہیں اول حرف کی حرکت ماقبل میں نقل نہیں کرتے۔ دوسرا باب اِفْعِنْلَالٌ ہے اور اس باب کی علامت عین کلمہ کے بعد نون زیادہ ہوتا ہے اور ماضی وامر حاضر معروف کے شروع میں ہمزۂ وصل زیادہ ہوتا ہے جیسے اِفْعِنْلَالٌ کے وزن پر اِبْرِنْشَاقٌ مصدر ہے بمعنی زیادہ خوش ہونا۔ چوتھا فصل اس ثلاثی مزید فیہ کے بیان میں جو رباعی کے ساتھ ملحق ہے ثلاثی مزید ملحق یا رباعی مجرد کے ساتھ ملحق ہوگا یا رباعی مزید کے ساتھ ملحق ہوگا۔ جو ثلاثی مزید رباعی مجرد کے ساتھ ملحق ہو اس کے سات ابواب ہیں یعنی بابِ جَلْبَبَ بابِ سَرْوَلَ بابِ بَیْطَرَ بابِ شَرْیَفَ بابِ جَوْرَبَ بابِ قَلْنَسَ بابِ قَلْسٰی۔ پس باب اول کا مصدر فَعْلَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے جَلْبَبَۃٌ بمعنی چادر پہنانا اور اس باب کے دو لاموں سے ایک لام زیادہ ہے کیونکہ جَلْبَبَ کا ثلاثی مجرد جَلَبَ ہے۔

توضیح ۔ اِفْعِلَّالٌ کا مادہ فَعْلَلٌ ہے لہذا معلوم ہوا کہ اِفْعِلَّالٌ میں تین حروف زیادہ ہیں شروع کا ہمزۂ وصل اور لام مشدد سے ایک لام اور آخری لام کے پہلے کا الف اور اِقْشَعَرَّ صیغۂ ماضی میں دو حرف زیادہ ہیں شروع کا ہمزۂ وصل اور دونوں را سے ایک را اور اِفْعِنْلَالٌ کا مادہ بھی فَعْلَلٌ ہے بنابریں تین حروف زیادہ ہیں ہمزۂ وصل اور عین کلمہ کے بعد کا نون اور دونوں لام کے درمیان کا الف بس اِبْرَنْشَقَ میں شروع کا ہمزۂ وصل اور را کے بعد کا نون زیادہ ہے اور یاد رکھو کہ اِقْشَعَرَّ صیغۂ امر اصل میں اِقْشَعْرِرْ تھا ادغام کیلئے اول را کی حرکت ماقبل میں دیکے ثانی را کو زبر دیکے ادغام کیا گیا ہے اور اِقْشَعِرِّ میں ثانی را کو کسرہ دیکے ادغام کیا گیا ہے اسی پر لَا تَقْشَعِرَّ اور لَا تَقْشَعِرِّ نہی کے صیغوں کو قیاس کرلو اور اِحْمَرَّ میں دو احتمال ہیں کیونکہ اس کا اصل اِحْمَرَرَ ہونیکی صورت میں صیغۂ ماضی اور اِحْمَرِرْ ہونیکی صورت میں صیغۂ امر ہے کہ اول را کو ساکن کرکے ثانی را میں فتحہ دیکے ادغام کیا گیا ہے اور جو ثلاثی مزید رباعی مجرد کے ساتھ ملحق ہے اس ثلاثی مزید کے صیغے اور مصدر رباعی مجرد کے صیغے اور مصدر کے مانند ہوگا۔ چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ جَلْبَبَۃٌ ثلاثی مزید ملحق کا مصدر بَعْثَرَۃٌ رباعی مجرد کے مصدر کے وزن پر ہے جیسے دَحْرَجَۃٌ کی طرح جَلْبَبَ ثلاثی مزید ملحق کا صیغہ ماضی بَعْثَرَ رباعی مجرد کے صیغہ ماضی کے وزن پر ہے اور جَلْبَبَۃٌ بھی اس باب کا کوئی صیغہ قرآن مجید میں مستعمل نہیں ہوا ہے ۱۲

(۲) فَعْوَلَةٌ زیادت آں واو ست بعد عین چوں اَلسَّرْوَلَةُ شلوار پوشانیدن **تصریفہ** سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ الخ (۳) فَیْعَلَةٌ بزیادت یا بعد فا چوں اَلصَّیْطَرَةُ برگماشتہ شدن **تصریفہ** صَیْطَرَ یُصَیْطِرُ الخ (۴) فَعْیَلَةٌ بزیادت یا بعد عین چوں اَلشَّرْیَفَةُ افزونی برگہائے کشت بریدن **تصریفہ** شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ الخ (۵) فَوْعَلَةٌ بزیادت واو بعد فا چوں اَلْجَوْرَبَةُ پاتابہ پوشانیدن **تصریفہ** جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ الخ (۶) فَعْنَلَةٌ بزیادت نون بعد عین چوں اَلْقَلْنَسَةُ کلاہ پوشانیدن **تصریفہ** قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ الخ (۷) فَعْلَاةٌ بزیادت یا بعد لام چوں اَلْقَلْسَاةُ کلاہ پوشانیدن **تصریفہ** قَلْسٰی یُقَلْسِیْ قَلْسَاةً فَهُوَ مُقَلْسٍ وَقُلْسِیَ یُقَلْسٰی قَلْسَاةً فَهُوَ مُقَلْسًی اَلْاَمْرُ مِنْهُ قَلْسِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُقَلْسِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقَلْسًی اصل قَلْسٰی قَلْسَیَ بود یا متحرک ماقبل مفتوح یا را الف کردند وہمچنیں قَلْسَاةٌ مصدر کہ قَلْسَیَةٌ بود وہمچنیں یُقَلْسٰی مضارع مجہول کہ اصل آں یُقَلْسَیُ بود ودر مُقَلْسًی مفعول کہ اصل آں مُقَلْسَیٌ بود لیکن دراں الف بسبب اجتماع ساکنین با تنوین بیفتاد ویُقَلْسِیْ مضارع معروف کہ اصل آں یُقَلْسِیُ بود یا را ساکن کردند وہمچنیں مُقَلْسٍ اسم فاعل کہ اصل آں مُقَلْسِیٌ بود لیکن یائے آں بعد سکون بسبب اجتماع ساکنین با تنوین بیفتاد

ترجمہ مع تشریح ۔ ثلاثی مزید ملحق کے سات بابوں سے دوسرا باب فَعْوَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں عین کلمہ کے بعد واؤ زیادہ ہے جیسے فَعْوَلَةٌ کے وزن پر سَرْوَلَةٌ مصدر ہے بمعنی شلوار پہنانا اور اس باب کی گردان سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ الخ ہے اور تیسرا باب فَیْعَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں فا کلمہ کے بعد یا زیادہ ہے جیسے فَیْعَلَةٌ کے وزن پر صَیْطَرَةٌ مصدر ہے بمعنی بھیجا ہوا ہونا اور اس باب کی گردان صَیْطَرَ یُصَیْطِرُ الخ ہے اور چوتھا باب فَعْیَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں عین کلمہ کے بعد یا زیادہ ہے جیسے فَعْیَلَةٌ کے وزن پر شَرْیَفَةٌ مصدر ہے بمعنی کھیت کے زائد پتوں کو کاٹ ڈالنا اور اس باب کی گردان شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ الخ ہے اور پانچواں باب فَوْعَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں فا کلمہ کے بعد واو زیادہ ہے جیسے فَوْعَلَةٌ کے وزن پر جَوْرَبَةٌ مصدر ہے بمعنی پاتابہ پہنانا اور اس باب کی گردان جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ الخ ہے اور چھٹا باب فَعْنَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں عین کلمہ کے بعد نون زیادہ ہے جیسے فَعْنَلَةٌ کے وزن پر قَلْنَسَةٌ مصدر ہے بمعنی ٹوپی پہنانا اور اس باب کی گردان قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ الخ ہے اور ساتواں باب فَعْلَاةٌ کا ہے اور اس باب میں لام کلمہ کے بعد یا زیادہ ہے جیسے فَعْلَاةٌ کے وزن پر قَلْسَاةٌ مصدر ہے بمعنی ٹوپی پہنانا مادہ قَلْسٌ اور اس باب کی گردان قَلْسٰی یُقَلْسِیْ الخ ہے ۔ قَلْسٰی اصل میں قَلْسَیَ تھا یا متحرک اس کے پہلے زبر ہے اس لئے یا کو الف کرلئے ۔ قَلْسَاةٌ مصدر قَلْسَیَةٌ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح لہذا یا الف ہوگی اسی طرح یُقَلْسٰی مضارع مجہول اصل میں یُقَلْسَیُ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح لہذا یا الف ہوگی ۔ اور مُقَلْسًی اسم مفعول اصل میں مُقَلْسَیٌ تھا یا کو الف سے بدلنے کے بعد الف و تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین سے الف گر گئی ہے اور یُقَلْسِیْ مضارع معروف اس کی اصل یُقَلْسِیُ تھی یا پر ضمہ ثقیل ہونے سے یا ساکن ہوگئی اور مُقَلْسٍ اسم فاعل اصل میں مُقَلْسِیٌ تھا یا ساکن ہوجانے کے بعد تنوین یا کے درمیان اجتماع ساکنین سے یا حذف ہوگئی ہے ۔ **توضیح** ۔ ثلاثی مزید میں ایک حرف زیادہ ہوکے رباعی مجرد کے ساتھ ملحق ہونے والے ابواب سات ہیں ان میں پہلا باب فَعْلَلَةٌ کا ہے جس میں ایک لام زیادہ ہے اور اس باب کی گردان جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً فہو مُجَلْبِبٌ وجُلْبِبَ یُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً فہو مُجَلْبَبٌ الامر منہ جَلْبِبْ والنہی عنہ لا تُجَلْبِبْ والظرف منہ مُجَلْبَبٌ اور دوسرا باب فَعْوَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں عین ولام کے درمیان واو زیادہ ہے اور اس باب کی گردان سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً فہو مُسَرْوِلٌ وسُرْوِلَ یُسَرْوَلُ سَرْوَلَةً فہو مُسَرْوَلٌ الامر منہ سَرْوِلْ والنہی عنہ لا تُسَرْوِلْ الظرف منہ مُسَرْوَلٌ اور تیسرا باب فَیْعَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں فا و عین کے درمیان یا زیادہ ہے اور اس باب کی گردان صَیْطَرَ یُصَیْطِرُ صَیْطَرَةً فہو مُصَیْطِرٌ وصُوْطِرَ یُصَیْطَرُ صَیْطَرَةً فہو مُصَیْطَرٌ الامر منہ صَیْطِرْ والنہی عنہ لا تُصَیْطِرْ الظرف منہ مُصَیْطَرٌ ۔ اور صُوْطِرَ ماضی مجہول اصل میں صُیْطِرَ تھا یا ساکن ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے یا واو ہوگئی ہے اور چوتھا باب فَعْیَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں عین ولام کے درمیان یا زیادہ ہے اور اس باب کی گردان یہ ہے شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ شَرْیَفَةً فہو مُشَرْیِفٌ وشُرْیِفَ یُشَرْیَفُ شَرْیَفَةً فہو مُشَرْیَفٌ الامر منہ شَرْیِفْ والنہی عنہ لا تُشَرْیِفْ الظرف منہ مُشَرْیَفٌ اور پانچواں باب فَوْعَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں فا و عین کے درمیان واو زیادہ ہے اور اس باب کی گردان یہ ہے جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً فہو مُجَوْرِبٌ وجُوْرِبَ یُجَوْرَبُ جَوْرَبَةً فہو مُجَوْرَبٌ الامر منہ جَوْرِبْ والنہی عنہ لا تُجَوْرِبْ الظرف منہ مُجَوْرَبٌ اور چھٹا باب فَعْنَلَةٌ کا ہے اور اس باب میں عین ولام کے درمیان نون زیادہ ہے اور اس باب کی گردان یہ ہے قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً فہو مُقَلْنِسٌ وقُلْنِسَ یُقَلْنَسُ م

وملحق برباعی مزید یا ملحق بتفعلُل ست یا ملحق باِفعِلّال یا ملحق باِفعِلّال اوّل را ہشت باب (۱) تفعلُل بزیادت تا قبل فا وتکرار لام چوں تجلبُب چادر پوشیدن (۲) تفعوُل بزیادت تا قبل فا وواو میان عین ولام چوں تسرْوُل شلوار پوشیدن (۳) تفیعُل بزیادت تا قبل فا ویا بعد فا چوں تشیطُن شیطان شدن (۴) تفوعُل بزیادت تا قبل فا وواو بعد فا چوں تجوْرُب پاتابہ پوشیدن (۵) تفعنُل بزیادت تا قبل فا ونون بعد عین چوں تقلنُس کلاہ پوشیدن (۶) تمفعُل بزیادت تا ومیم قبل فا چوں تمسکُن مسکین شدن (۷) تفعلُت بزیادت تا قبل فا وتاء دیگر بعد لام چوں تعفرُت خبیث شدن (۸) تفعلِی بزیادت تا قبل فا ویا بعد لام چوں تقلسِی کلاہ پوشیدن، صرف صغیر ایں ابواب را بروزن صرف صغیر تسربُل باید گردانید و در باب آخر یعنی تقلسِی تعلیلات بقیاس قلسٰی یقلسِی باید کرد و در مصدرش ضمۂ لام اول را بکسرہ بدل کردہ اعلال مقلسٍ کردہ اند۔

ترجمہ مع تشریح۔ رُباعی مزید کا ملحق تفعلُل کے ساتھ ہوگا یا افعنلال کے ساتھ ہوگا یا افعلال کے ساتھ ہوگا جو ثلاثی مزید تفعلُل کے ساتھ ملحق ہے اس کے آٹھ ابواب ہیں (۱) باب تفعلُل اس باب میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہے اور لام کلمہ مکرر ہے جیسے تجلبُب بمعنی چادر پہننا (۲) باب تفعوُل اس باب میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہے، اور عین کلمہ ولام کلمہ کے درمیان واو زیادہ ہے جیسے تسروُل بمعنی شلوار پہننا (۳) باب تفیعُل اس باب میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہے اور فاکلمہ کے بعد یا زیادہ ہے جیسے تشیطُن بمعنی شیطان ہوجانا (۴) باب تفوعُل اس باب میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہے اور فاکلمہ کے بعد واو زیادہ ہے جیسے تجورُب بمعنی پاتابہ پہننا (۵) باب تفعنُل اس باب میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہے اور عین کلمہ کے بعد نون زیادہ ہے جیسے تقلنُس بمعنی ٹوپی پہننا (۶) تمفعُل اس باب میں فاکلمہ کے پہلے تا اور میم دو حرف زیادہ ہیں جیسے تمسکُن بمعنی مسکین ہونا (۷) باب تفعلُت اس باب میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہے اور لام کلمہ کے بعد بھی تا زیادہ ہے جیسے تعفرُت بمعنی خبیث ہوجانا (۸) تفعلِی اس باب میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہے اور لام کلمہ کے بعد یا زیادہ ہے جیسے تقلسِی بمعنی ٹوپی پہننا۔ ان آٹھ ابواب کے صرف صغیر کو تسربُل کے صرف صغیر کے وزن پر گردان لینی چاہئے اور آخری باب یعنی تقلسِی میں قلسٰی یقلسِی پر قیاس کرکے تعلیل کر لینی چاہئے اور اس باب کے مصدر تقلسِی میں لام اول یعنی سین کو کسرہ دیکے مقلسٍ کی تعلیل کئے ہیں۔

توضیح۔ یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے جو آٹھ باب باب تسربُل کے ساتھ ملحق ہیں ان ابواب سے کسی باب کا صیغہ قرآن مجید میں مستعمل نہیں ہوا اور ان ابواب کے ہر باب میں فاکلمہ کے پہلے تا زیادہ ہوا ہے پس رباعی مجرد کے ساتھ ملحق ابواب یعنی جلبب سرول جورب قلنس قلسٰی ان پانچ ابواب پر تا زیادہ ہوجانے کے بعد تجلبب۔ تسرول۔ تجورب تقلنس۔ تقلسی پیدا ہوگئے اور شیطن میطر کے وزن پر ہے جس کے شروع میں تا زیادہ ہوجانے کے بعد تشیطن ہوگیا ہے اور فاکلمہ کے پہلے تا و میم دونوں زیادہ ہوکے تمسکن پیدا ہوا ہے اور تعفرت اول وآخر میں تا زیادہ ہوکے پیدا ہوگیا ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ تمسکن اور تعفرت یہ دونوں ملحق نہیں ہیں بلکہ تمسکن میں میم اور تعفرت میں آخری تا اصلی ہے مگر مصنف نے اس قول کا اعتبار نہیں فرمایا اور صاحب فصول اکبری نے باب تعفرت کو نادر کہا ہے۔ نیز یاد رکھو کہ صرفی لوگ نادر۔ غریب۔ شاذ یہ تین الفاظ استعمال کرتے ہیں پس جو باب فصیح نہیں اگرچہ وہ قیاس کے موافق ہو اس کو نادر کہتے ہیں اور جو باب خلاف قیاس ہو اگر استعمال فصحاء کے موافق ہو اس کو شاذ کہتے ہیں اور یہ دونوں قسم مقبول ہیں اور جو باب فصیح نہ ہو اور اس کا استعمال کم ہو اس کو غریب کہتے ہیں اور یہ باب مقبول نہیں ہے اور تقلسٰی اصل میں تقلسَی اور یتقلسٰی اصل میں یتقلسَی تھا یا کو الف کرلی گئی ہے اور تقلسٍ اصل میں تقلسُیٌ تھا سین کے پیش کو زیر کے ساتھ بدل دینے کے بعد یا پر پیش ثقیل ہونے کی وجہ سے یا کو ساکن کردیا گیا ہے پھر تنوین دیا کے درمیان اجتماع ساکنین ہوجانے کی وجہ سے یا گر گئی ہے تقلسٍ ہوا متقلسٍ اصل میں متقلسِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے سے ساکن ہوکے اجتماع ساکنین سے یا گر گئی ہے۔ اور متقلسًی اصل میں متقلسَیٌ تھا یا الف ہوکے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور یہی متقلسًی صیغہ اسم مفعول بھی ہے اور صیغہ اسم ظرف بھی۔ نیز یاد رکھو کہ رباعی مزید کے ساتھ ملحق ہونے والے ثلاثی مزید کی تین قسمیں ہیں باب تفعلُل کے ساتھ ملحق اس کے آٹھ ابواب ہیں اور باب افعنلال کے ساتھ ملحق اس کے دو باب ہیں اور باب افعلال کے ساتھ ملحق اس کا ایک باب ہے الغرض رباعی مزید کے ساتھ ملحق کے گیارہ ابواب اور رباعی مجرد کے ساتھ ملحق کے سات ابواب کل اٹھارہ ابواب ہیں ۱۲

ملحق بافعنلال را دو باب است (۱) اِفْعِنْلَالٌ بزیادت لام دوم ونون بعد عین وہمزۂ وصل چوں اِقْعِنْسَاسٌ سینہ وگردن برآوردہ خرامیدن (۲) اِفْعِنْلَاءٌ بزیادت یا بعد لام ونون بعد عین وہمزۂ وصل چوں اِسْلِنْقَاءٌ برقفا خفتن اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءً فَهُوَ مُسْلَنْقٍ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْلَنْقِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَسْلَنْقِ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْلَنْقًی در مصدر ایں باب کہ اصلش اِسْلِنْقَایٌ بود یا بسبب وقوع آں در طرف بعد الف ہمزہ شد، ودیگر صیغ را تعلیل بقیاس باب قَلْسٰی باید کرد ملحق باِفْعِلَّالٌ را یک باب است اِفْوِعْلَالٌ بزیادت واو بعد فا وتکرار لام چوں اِکْوِهْدَادٌ کوشش کردن اِکْوَهَدَّ یَکْوَهِدُّ اِکْوِهْدَادًا فَهُوَ مُکْوَهِدٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِکْوَهِدَّ اِکْوَهِدِّ اِکْوَهْدِدْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَکْوَهِدَّ لَا تَکْوَهِدِّ لَا تَکْوَهْدِدْ در جمیع صیغ ایں باب ادغام ست تعلیل بوضع صیغ اِقْشَعَرَّ بر زباں باید آورد۔

ترجمہ مع تشریح ۔ جو ثلاثی مزید رباعی مزید کے باب اِفْعِلَّالٌ کے ساتھ ملحق ہے اس کے دو باب ہیں اول باب اِفْعِنْلَالٌ ہے اس باب میں دوسرا لام زیادہ ہے اور عین کلمہ کے بعد نون زیادہ ہے اور شروع میں ہمزۂ وصل زیادہ ہے جیسے اِقْعِنْسَاسٌ یعنی سینہ اور گردن نکال کے ناچنا۔ دوسرا باب اِفْعِنْلَاءٌ ہے اس باب میں لام کلمہ کے بعد یا زیادہ ہے اور عین کلمہ کے بعد نون زیادہ ہے اور شروع میں ہمزۂ وصل زیادہ ہے جیسے اِسْلِنْقَاءٌ یعنی گدی پر سونا اور اس باب کے مصدر میں کہ اس کی اصل اِسْلِنْقَایٌ تھا یا الف مصدری کے بعد طرف کلمہ میں واقع ہونیکی وجہ سے ہمزہ ہوگیا ہے اور اس باب کے دوسرے صیغوں کی تعلیل باب قَلْسٰی کے صیغوں کی تعلیل پر قیاس کر کے کرلینی چاہیے۔ اور رباعی مزید کے باب اِفْعِلَّالٌ کے ساتھ ملحق کا ایک باب ہے یعنی باب اِفْوِعْلَالٌ اس باب میں فا کلمہ کے بعد واو زیادہ ہے اور لام کلمہ مکرر ہے جیسے اِکْوِهْدَادٌ یعنی کوشش کرنا اس باب کے تمام صیغوں میں ادغام ہے اور باب اِقْشَعَرَّ کے صیغوں کی تعلیل کے مطابق اس باب کے صیغوں کی تعلیل بھی کرلینی چاہیے۔ **توضیح** ۔ اِسْلَنْقٰی اصل میں اِسْلَنْقَیَ تھا یا الف ہوگئی اِسْلَنْقٰی ہوا۔ یَسْلَنْقِیْ اصل میں یَسْلَنْقِیُ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہوا اس لئے یا ساکن ہوگئی۔ مُسْلَنْقٍ اصل میں مُسْلَنْقِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونیکی وجہ سے یا ساکن ہونیکے بعد اجتماع ساکنین سے یا گرگئی مُسْلَنْقٍ ہوا اور مُسْلَنْقًی اصل میں مُسْلَنْقَیٌ تھا یا الف ہوجانیکے بعد اجتماع ساکنین سے گرگئی ہے۔ اور اِکْوَهَدَّ اصل میں اِکْوَهْدَدَ تھا دال اول کا زبر ماقبل میں نقل کر کے دال اول کو دال ثانی میں ادغام کیا گیا ہے اور یَکْوَهِدُّ اصل میں یَکْوَهْدِدُ تھا دال اول کا کسرہ ماقبل میں منقول ہوکے دال اول دال ثانی میں ادغام ہوگیا ہے۔ مُکْوَهِدٌّ اصل میں مُکْوَهْدِدٌ تھا یَکْوَهِدُّ کی تعلیل ہوئی ہے اِکْوَهِدَّ اور اِکْوَهِدِّ دونوں صیغۂ امر اصل میں اِکْوَهْدِدْ تھا دال اول کا کسرہ ماقبل میں منتقل ہوگیا پھر دال ثانی کو فتحہ دیکے ادغام کرنیکی صورت میں اِکْوَهِدَّ اور کسرہ دیکے ادغام کرنیکی صورت میں اِکْوَهِدِّ اور ادغام نہ کرنیکی صورت میں اِکْوَهْدِدْ صیغۂ امر ہے۔ نہی کو صیغۂ امر پر قیاس کرلو۔ اور یاد رکھو کہ جو اِفْعِلَّالٌ رباعی مزید ہے اس کے دونوں لام اصلی ہیں اور جو اِفْعِنْلَالٌ ثلاثی مزید ہے اس کا ایک لام اصلی اور ایک لام زیادہ ہے اسی طرح جو تَفَعْلُلٌ رباعی مزید ہے اس کے دونوں لام اصلی ہیں اور جو تَفَعْلُلٌ ثلاثی مزید ہے اس کا ایک لام زیادہ ہے اسی طرح فَعْلَلَةٌ رباعی مجرد ہونیکی صورت میں دونوں لام اصلی ہیں اور ثلاثی مزید ہونیکی صورت میں ایک لام زیادہ ہے۔ اور یاد رکھو کہ صاحب منشعب نے کل ابواب تینتالیس [۴۳] بتایا ہے اور صاحب علم الصیغہ نے چالیس [۴۰] لکھا ہے وجہ اختلاف یہ ہوئی کہ صاحب منشعب نے ثلاثی مجرد کے آٹھ ابواب لکھا ہے مگر صاحب علم الصیغہ نے چھ لکھا ہے باب فَعِلَ اور باب کَادَ کو نہیں لکھا۔ اور صاحب منشعب نے ہمزہ وصل والے ثلاثی مزید کے نو [۹] ابواب لکھا ہے اور صاحب علم الصیغہ نے سات ابواب لکھا ہے۔ باب اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ کو نہیں لکھا پس اس حساب سے علم الصیغہ میں کل ابواب انتالیس [۳۹] ہونا چاہیے۔ مگر انہوں نے رباعی مزید کے باب اِفْعِلَّالٌ کے ساتھ باب اِفْوِعْلَالٌ کو ملحق لکھا ہے اور صاحب منشعب نے اس باب کو نہیں لکھا اس لئے علم الصیغہ کے کل ابواب چالیس [۴۰] اور منشعب کے کل ابواب تینتالیس [۴۳] ہوگئے۔ مرقومہ ابواب کے علاوہ جو ابواب ہیں اور جن کا ذکر علم صرف کی بڑی کتابوں میں ہے وہ مشہور نہیں لہذا مصنفؒ نے ان کو یہاں ذکر نہیں فرمایا ہے۔ خوب سمجھ لو۔ اور اِقْعِنْسَاسٌ مصدر سے گردان یہ ہے اِقْعَنْسَسَ یَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا فَهُوَ مُقْعَنْسِسٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِقْعَنْسِسْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَقْعَنْسِسْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقْعَنْسَسٌ۔

فائدہ۔ در کتب مطولہ صرف ملحقات دیگر بسیار ہم برباعی مجرد و ہم برباعی مزید فیہ شمردہ اند دریں رسالہ بر مشہورات اکتفا کردیم در باب تَمَفْعُلٌ خلجان کردہ اند کہ زیادت الحاق قبل فا نمی آید حرفے کہ بضرورت ادائے معنی مطاوعت قبل فا می آید پس میم برائے الحاق نمی تواند شد بہمیں جہت صاحب منشعب گفتہ کہ ایں باب شاذ از قبیل غلط ست میم را اصلی گمان کردہ تا براں آوردند و مولانا عبد العلی صاحب در رسالہ ہدایۃ الصرف تَمَفْعُلٌ را از ملحقات برآوردہ داخل رباعی مزید فیہ کردہ اند۔ و تحقیق اینست کہ ملحق ست وایں تقیید کہ زیادت الحاق قبل فا نیاید بیجاست صاحب فصول اکبری اکثر صیغ را کہ دراں زیادت قبل فاست مثل نَرْجَسَ از ملحقات شمردہ۔ مناط الحاق بریں ست کہ مزید فیہ بسبب زیادت بروزن رباعی گردد و معنی جدید از قبیل خواص علاوہ معنی ملحق پیدا نکند، ہرگاہ ایں مناط یافتہ شد در ملحق بودن تَمَسْكَنَ شبہ نیست و چوں مِسْكِيْنٌ بروزن مِفْعِيْلٌ ست نہ فِعْلِيْلٌ و قاعدہ معینہ محققان صرف کہ برائے زیادت حرف مناسبت مزید فیہ با مادہ بدلالتے از دلالات ثلثہ یعنی مطابقی و تضمنی و التزامی کافی ست مقتضی زیادت میم ست در تَمَسْكَنَ و مِسْكِيْنٌ پس مولانا عبد العلی رحمۃ اللہ علیہ آنرا از باب تَسَرْبَلَ باصالت میم صحیح نیست

ترجمہ مع تشریح۔ صرف کی بڑی کتابوں میں دوسرے ملحقات کو رباعی مجرد کے بھی اور رباعی مزید فیہ کے بھی علماء نے شمار کیا ہے اس رسالہ میں مشہور ملحقات پر ہم نے اکتفاء کیا ہے۔ باب تَمَفْعُلٌ میں علماء نے یہ کھٹکا کیا ہے کہ الحاق کیلئے جو حرف بڑھایا جاتا ہے اس کو فا کلمہ کے پہلے نہیں بڑھایا جاتا البتہ معنی مطاوعت ادا کرنے کی ضرورت سے تاکو قبل فا زیادہ کرتے ہیں پس تَمَفْعُلٌ کا میم الحاق کیلئے نہیں ہوسکتا اسی وجہ سے صاحب منشعب نے کہا ہے کہ باب تَمَفْعُلٌ شاذ اور غلط کے قبیلہ سے ہے اس باب کے میم کو اصلی خیال کرکے تا کو اس پر لایا گیا ہے اور مولانا عبد العلی صاحب نے رسالہ ہدایۃ الصرف میں باب تَمَفْعُلٌ کو ملحق ابواب سے نکال کے رباعی مزید کے ابواب میں داخل کر دیا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ باب تَمَفْعُلٌ بھی ملحق ہے اور یہ قید لگانا کہ فا کلمہ کے پہلے الحاق کیلئے حرف نہیں بڑھایا جاتا بیجا ہے، صاحب فصول اکبری نے اکثر ان صیغوں کو جن میں فا کلمہ کے پہلے کوئی حرف زیادہ ہوا ہے جیسے نَرْجَسَ وغیرہ کو ملحقات سے شمار کیا ہے اور الحاق اس پر موقوف ہے کہ مزید فیہ میں کوئی حرف زیادہ ہو کے وہ مزید فیہ رباعی کے وزن پر ہو جائے اور اس مزید فیہ کو جس باب کا ملحق قرار دیا ہے اس باب کے خواص اور معانی کے علاوہ کوئی جدید معنی اس مزید فیہ میں نہ پایا جائے اور جب تَمَسْكَنَ میں الحاق کا یہ مدار پایا گیا تو تَمَسْكَنَ کے ملحق ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کیونکہ تَمَسْكَنَ میں تَسَرْبَلَ کے معنوں کے علاوہ کوئی جدید معنی نہیں ہے اور مِسْكِيْنٌ مِفْعِيْلٌ کے وزن پر ہے لہذا مِفْعِيْلٌ کے مانند مِسْكِيْنٌ کا میم بھی زیادہ ہے اور مِسْكِيْنٌ فِعْلِيْلٌ کے وزن پر نہیں اگر فِعْلِيْلٌ کے وزن پر ہوتا تو میم اصلی ہوتا۔ اور علم صرف کے محققین کا معین قاعدہ یہ ہے کہ مزید فیہ میں کوئی حرف زیادہ ہونے کیلئے یہ مزید فیہ بادہ کا مناسب ہونا کافی ہے خواہ یہ مناسبت دلالت مطابقی کے طور پر سمجھ میں آوے یا دلالت تضمنی کے طور پر یا دلالت التزامی کے طور پر۔ یہ قاعدہ بھی تَمَسْكَنَ کا میم زیادہ ہونے کو چاہتا ہے کیونکہ یہ تَمَسْكَنَ بمعنی مسکین ہوا سکون مادہ کا مناسب ہے یعنی التزاماً مفہوم ہو رہا ہے کیونکہ خوشحال لوگوں کے مانند مسکین لوگ نقل و حرکت نہیں کر سکتے لہذا مسکین کیلئے بھی ایک حد تک سکون لازم ہے پس تَمَسْكَنَ کے میم کو اصلی قرار دیکے اس کو باب تَسَرْبَلَ سے شمار فرمانا مولانا عبد العلی صاحب کا صحیح نہیں۔

توضیح۔ علم صرف کے اصطلاح میں مطاوعت کے معنی ایک فعل کو دوسرے فعل کے بعد ذکر کرنا ہے اس بات کو ظاہر کرنے کیلئے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے مثلاً کہا جاتا ہے دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ یعنی گھمایا میں نے اسکو پس وہ گھم گیا۔ اس مثال میں باب تَسَرْبَلَ کے صیغہ تَدَحْرَجَ مُطَاوِعْ ہوا باب فَعْلَلَ کے صیغہ دَحْرَجَ کا پس اسی معنی مطاوعت کو ادا کرنے کیلئے فا کلمہ کے پہلے تا بڑھائی جاتی ہے۔ چنانچہ مثال مذکور میں تم دیکھ رہے ہو اور اس تا کے علاوہ دوسرا کوئی حرف زائد ملحق قرار دینے کیلئے فا کلمہ کے پہلے نہیں بڑھایا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ صاحب منشعب نے باب تَمَسْكَنَ کو غلط قرار دیا ہے اور مولانا عبد العلی صاحب نے اس کو رباعی مزید فیہ کے ابواب سے قرار دیا ہے ثلاثی مزید ملحق کے ابواب سے نہیں قرار دیا مگر صاحب علم الصیغہ کے نزدیک صاحب منشعب اور مولانا عبد العلی صاحب دونوں غلطی پر ہیں اور صحیح یہی ہے کہ تَجَلْبَبَ وغیرہ کے مانند تَمَسْكَنَ بھی ثلاثی مزید ملحق کے ابواب سے ہے کیونکہ الحاق کا مدار اس پر ہے کہ ثلاثی میں کوئی حرف بڑھا کے اس کو کسی رباعی کے وزن پر بنا لیا جاوے اور جس رباعی کے وزن پر اس ثلاثی کو بنایا گیا ہے اس رباعی کے معنی کے علاوہ دوسرے کوئی معنی اس ثلاثی میں نہوں اور یہ مدار تَمَسْكَنَ میں پایا گیا ہے کیونکہ اس میں حرف بڑھا کے اس کو تَسَرْبَلَ کے وزن پر کر لیا گیا ہے اور تَسَرْبَلَ کے معنی کے علاوہ دوسرے کوئی معنے تَمَسْكَنَ میں نہیں ہیں۔ نیز اصل مادہ سکون کے

فائدہ۔ صاحب شافیہ تَفَعُّلٌ و تَفَاعُلٌ را از ملحقات شمردہ، جمیع محققین تخطیہ او نمودہ اند بہمیں جہت کہ ہر چند تَفَعُّلٌ و تَفَاعُلٌ بروزن رباعی گردیدہ لیکن دریں ہر دو باب خواص و معانی زائد ست نسبت بہ ملحق بہ پس مناط الحاق یافتہ نمیشود فائدہ حضرت استاذی مولوی سید محمد صاحب بریلوی غفرلہٗ برائے ضبط حرکات مصادر غیر ثلاثی مجرد قاعدہ تقریر فرمودہ اند افادۃً نوشتہ می شود قاعدہ ہر مصدر غیر ثلاثی مجرد کہ در آخرش تا باشد و فا مفتوح بود ما بعد ساکن اولش مفتوح باشد چوں مُفَاعَلَۃٌ و فَعْلَلَۃٌ و ملحقات آں و ہر مصدر مذکور کہ نا قبل فائے آں باشد و فا مفتوح بود ما بعد ساکن اولش مضموم باشد چوں تَقَابُلٌ و تَقَبُّلٌ و تَسَرْبُلٌ و ملحقات آں و اگر فا ساکن بود ما بعد آں مکسور باشد چوں تَصْرِیْفٌ و ہر مصدر کہ ہمزہ وصل در ابتدا داشتہ باشد ما بعد ساکن اولش مکسور باشد چوں اِجْتِنَابٌ و اِسْتِنْصَارٌ و غیر آں جز اِفَّعُّلٌ و اِفَّاعُلٌ کہ از فروع تَفَعُّلٌ و تَفَاعُلٌ اند اصلی از ابواب ہمزہ وصلی نیستند ہر مصدر کہ ہمزہ قطعی اولش باشد ما بعد ساکن اولش مفتوح بود چوں اِفْعَالٌ دریں قاعدہ وجہ ضبط حرکت ما بعد ساکن اول بالخصوص اینست کہ خطا در تلفظ ہمیں حرف بیشتر از ہر مردم واقع میشود، اکثر مُنَاسَبَتٌ و دیگر مصادر مُفَاعَلَتٌ را بکسر عین اِجْتَنَابٌ را بفتح تا بر زبان می آرند

ترجمہ مع تشریح۔ صاحب شافیہ نے تَفَعُّلٌ و تَفَاعُلٌ کو ملحقات سے شمار کیا ہے مگر تمام محققین نے ان کی تغلیط فرمائی ہے اور وجہ تغلیط یہ ہے کہ اگرچہ تَفَعُّلٌ و تَفَاعُلٌ رباعی کے وزن پر ہوا ہے لیکن ان دونوں بابوں میں ملحق بہ کی بہ نسبت معانی اور خواص زیادہ ہیں پس مدار الحاق نہیں پایا جاتا۔ فائدہ میرے استاد سید محمد صاحب بریلوی نے (اللہ ان کو معاف فرماویں) غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کی حرکات کو ضبط کرنیکے متعلق ایک قاعدہ کی تقریر فرمائی ہے اس کو فائدہ پہونچانیکی نیت سے لکھا جاتا ہے قاعدہ۔ غیر ثلاثی مجرد کے جن مصدروں کے آخر میں تا ہو اور فا کلمہ مفتوح ہو ان مصدروں کے اول ساکن کے بعد مفتوح ہوتا ہے جیسے مُفَاعَلَۃٌ کا عین کلمہ مفتوح ہے جو الف ساکن کے بعد واقع ہوا ہے اور فَعْلَلَۃٌ کا لام اول مفتوح ہے جو عین ساکن کے بعد واقع ہوا ہے اسی طرح فَعْلَلَۃٌ کے تمام ملحقات ہیں۔ اور غیر ثلاثی مجرد کے جن مصدروں میں فا کلمہ کے پہلے تا ہو اور فا کلمہ مفتوح ہو ان مصدروں میں اول ساکن کے بعد مضموم ہوتا ہے۔ جیسے تَقَبُّلٌ میں بائے ساکن کے بعد دوسری با اور تَقَابُلٌ میں الف ساکن کے بعد با اور تَسَرْبُلٌ میں را ساکن کے بعد با مضموم ہے اسی طرح تَسَرْبُلٌ کے ملحقات ہیں اور اگر غیر ثلاثی مجرد کے مصدروں کا فا کلمہ ساکن ہو تو اس ساکن کے بعد مکسور ہوتا ہے جیسے تَصْرِیْفٌ میں صاد ساکن کے بعد را مکسور ہوا ہے اور جن مصدروں کے شروع میں ہمزہ وصل ہو ان مصدروں کے اول ساکن کے بعد مکسور ہوتا ہے جیسے اِجْتِنَابٌ و اِسْتِنْصَارٌ میں ساکن اول کے بعد تا مکسور ہوا ہے مگر اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ کہ ان دونوں بابوں کے شروع میں ہمزہ وصل ہے اور اول ساکن فا کے بعد دوسرا فا مفتوح ہوا ہے مکسور نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ دونوں باب فرع ہیں تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے ہمزہ وصل والے ابواب ہیں یہ دونوں باب اصلی نہیں ہیں اور جن مصدروں کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو ان مصدروں کے اول ساکن کے بعد مفتوح ہوتا ہے جیسے اِفْعَالٌ میں اول ساکن کے بعد مفتوح ہوا ہے اور اس قاعدہ میں ساکن اول کے بعد کی حرکت کو خاص کر کے ضبط کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگ تلفظ میں اسی حرف کی حرکت کے بارے میں غلطی کرتے کہ اکثر لوگ باب مُفَاعَلَۃٌ کے مصدر مُنَاسَبَتٌ وغیرہ کو مُنَاسِبَتٌ اور اِجْتِنَابٌ وغیرہ کو اِجْتَنَابٌ کہا کرتے ہیں۔

توضیح۔ یعنی تَقَبَّلَ اور تَقَابَلَ اگر ثلاثی مزید ملحق کے قبیلہ سے ہو تو یہ دونوں باب رباعی مزید تَسَرْبَلَ کے ساتھ ملحق ہونگے حالانکہ ان دونوں بابوں کے اندر وہ معانی اور خواص ہیں جو باب تَسَرْبَلَ کے اندر نہیں ہیں لہذا شرط الحاق نہیں پائی جاتی بنابریں یہ دونوں ملحق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ملحق ہونیکے لئے شرط ہے کہ باب ملحق میں باب ملحق بہ کے معنی کے سوا دوسرے معنی موجود نہوں۔ اور غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کی حرکت کو ضبط کرنیکے متعلق جو قاعدہ مصنفؒ نے اپنے استاد سے نقل فرمایا ہے اس سے مقصد لوگوں کے تلفظ کی اصلاح ہے کیونکہ اکثر لوگ مُنَاظِرَۃٌ اور مُقَابِلَۃٌ وغیرہ کہا کرتے ہیں حالانکہ وہ دونوں باب مُفَاعَلَۃٌ کے مصدر ہونے کی وجہ سے مُنَاظَرَۃٌ مُقَابَلَۃٌ ہونا ضروری ہے اور ہمزہ وصل والے ابواب کے متعلق جو قانون لکھا ہے اس سے باب اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ مستثنیٰ ہیں کیونکہ ہمزہ وصل والے ابواب سے مراد ہمزہ وصل والے اصلی ابواب ہیں اور اِفَّعُّلٌ اور اِفَّاعُلٌ اصلی ہمزہ وصل والے ابواب میں داخل نہیں کیونکہ وہ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے فرع ہیں چنانچہ یہ بات پہلے گذر چکی ہے۔

قاعدہ ۔ برائے ضبط حرکت عین مضارع معلوم در ابواب غیر ثلاثی مجرد ۔ اگر در ماضی تا قبل فا باشد عین مضارع مفتوح خواہد بود والا مکسور و در رباعی و ملحقات کُلِّ آں لام اول و ہر حرفیکہ بجاے آں باشد حکم عین دارد در تَفَاعُل و تَفَعُّل و تَفَعْلُل و در ملحقاتش ماقبل آخر در مضارع معلوم مفتوح باشد و در جملہ ابواب دیگر مکسور باب سوم در صرف مہموز و معتل و مضاعف مشتمل بر سہ فصل چوں از سرد ابواب فارغ شدیم حالا بقواعد تخفیف و اعلال و ادغام می پردازیم تغییر ہمزہ را تخفیف گویند و تغییر حرف علت را اعلال و در آوردن یک حرف را در دیگرے مشدد نمودن را ادغام **فصل اوّل** در مہموز مشتمل بر دو قسم قسم اوّل در قواعد تخفیف ہمزہ قاعدہ ہمزۂ منفردہ ساکنہ دفق حرکت ماقبل خود شود جوازاً یعنی بعد فتحہ الف و بعد ضمہ واو و بعد کسرہ یا چوں رَاْسٌ ذِئْبٌ و یُؤْمِنُ قاعدہ ہمزۂ ساکنہ بعد ہمزۂ متحرک وجوباً وفق حرکت ماقبل شود چوں اٰمَنَ و اُوْمِنَ و اِیْمَانًا قاعدہ ہمزۂ منفردۂ مفتوحہ بعد ضمہ واو شود و بعد کسرہ یا جوازاً چوں جُوَنٌ و مِیَرٌ قاعدہ در دو ہمزۂ متحرک اگر یکے ہم مکسور باشد ثانی یا شود وجوباً چوں جاءٍ و اَیِمَّۃٌ و رنہ واو شود چوں اَوَادِمُ و اُوَدِّمُ صرفیاں ایں قاعدہ را در صورت کسرہ ہم وجوبی گفتہ اند مگر ایں صحیح نیست زیرا کہ در بعض قرأت متواترہ لفظ اَئِمَّۃٌ بہمزۂ دوم آمدہ پس معلوم شد کہ قاعدۂ مذکورہ جوازی ست ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ قاعدہ غیر ثلاثی مجرد کے ابواب میں مضارع معروف کے عین کلمہ کی حرکت ضبط کرنے کیلئے قاعدہ یہ ہے کہ اگر ماضی میں فا کلمہ کے پہلے تا ہو تو مضارع معروف کا عین کلمہ مفتوح ہوگا ورنہ مضارع معروف کا عین کلمہ مکسور ہوگا اور رباعی میں اور اس کے کل ملحقات میں لام اوّل اور جو حرف اس کی جگہ میں ہو وہ عین کا حکم رکھتا ہے (یعنی عین کلمہ مفتوح ہونیکی صورتوں میں لام اول مفتوح ہوگا اور عین کلمہ مکسور ہونیکی صورتوں میں لام اول مکسور ہوگا) تَفَاعُلٌ تَفَعُّلٌ تَفَعْلُلٌ۔ ان تینوں بابوں میں اور تَفَعْلُلٌ کے ساتھ ملحق ابواب میں مضارع معروف کا عین کلمہ مفتوح ہوگا اور دوسرے ابواب میں مضارع کا عین کلمہ مکسور ہوگا ۔ تیسرا باب مہموز ۔ معتل اور مضاعف کی گردان میں یہ باب تین فصلوں پر مشتمل ہے جب ابواب کے بیان سے ہم فارغ ہوئے اس وقت تخفیف اعلال اور ادغام کے قواعد کے ساتھ ہم مشغول ہوتے ہیں ۔ ہمزہ کے بگاڑ کو تخفیف اور حرف علت کے بگاڑ کو اعلال اور ایک حرف کو دوسرے حرف میں داخل کرکے مشدد بنانے کو ادغام کہتے ہیں ۔ پہلی فصل مہموز میں اور یہ فصل دو قسم پر مشتمل ہے پہلی قسم تخفیف ہمزہ کے قواعد میں قاعدہ ۔ جو اکیلا ہمزہ ساکن ہو وہ ماقبل کی حرکت کا موافق بن جانا جائز ہے یعنی فتحہ کے بعد الف ہو جانا اور ضمہ کے بعد واو ہو جانا اور کسرہ کے بعد یا ہو جانا جیسے رَأْسٌ رَاسٌ ہو گیا ہے اور ذِئْبٌ ذِیْبٌ ہو گیا ہے اور یُؤْسٌ یُوْسٌ ہو گیا ہے ۔ قاعدہ ہمزۂ متحرک کے بعد کا ہمزۂ ساکنہ ماقبل کی حرکت کا موافق ہو جانا واجب ہے جیسے ءَاْمَنَ وجوباً اٰمَنَ اور اُءْمِنَ وجوباً اُوْمِنَ اور اِءْمَانًا وجوباً اِیْمَانًا ہو گیا ہے ۔ قاعدہ جو اکیلا ہمزہ مفتوح ہو وہ ضمہ کے بعد واو ہو جاتا ہے اور کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے جیسے جُؤَنٌ جُوَنٌ ہو گیا ہے اور مِئَرٌ مِیَرٌ ہو گیا ہے قاعدہ ۔ دو متحرک ہمزوں سے اگر ایک بھی مکسور ہو تو ثانی ہمزہ وجوباً یا ہو جاتا ہے جیسے جاءٍ اور اَئِمَّۃٌ میں ہمزۂ ثانی یا ہو گیا ہے اور اگر دو متحرک ہمزوں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرا ہمزہ واو ہو جاتا ہے جیسے آدَمٌ کی جمع اَاٰدِمُ اَوَادِمُ ہو گیا ہے اور اُءَدِّمُ مضارع واحد متکلم اُوَدِّمُ ہو گیا ہے صرفی لوگ اس قاعدہ کو ایک ہمزہ مکسور ہونیکی صورت میں بھی وجوبی کہا ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ بعض قرأت متواترہ میں اَئِمَّۃٌ ہمزۂ ثانیہ کے ساتھ وارد ہوا اگر قاعدہ وجوبی ہوتا تو ہمزۂ ثانیہ کے بقا کے ساتھ قرأت وارد نہ ہوتی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہمزہ مکسور ہونیکی صورت میں قاعدہ جوازی ہے ۔ **توضیح** ۔ تَفَعْلُلٌ اور اس کے ملحق بابوں میں ماضی کے اندر فا کلمہ کے پہلے تا ہونیکے باوجود مضارع معروف کا عین کلمہ مفتوح ہونیکی بجائے ساکن ہوتا ہے جیسے تَسَرْبَلَ میں را ساکن ہے اس کا جواب مصنفؒ نے یہ دیا ہے کہ رباعی اور اس کے ملحقات میں لام اول عین کے حکم میں ہے لہذا لام اول ہی مفتوح ہوگا ۔ اور جاءٍ اصل میں جَایِئٌ تھا فَاعِلٌ کے وزن پر پس الف زائدہ کے بعد یا واقع ہونیکی وجہ سے حسب قاعدۂ بَائِعٌ ہمزہ ہو گیا ہے پس جَاءِئٌ ہوا اب دو ہمزۂ متحرک جمع ہو گئے ایک مکسور ہے لہذا ثانی کو یا کے ساتھ بدل دیا گیا ہے جَاءِیٌ ہوا اب یا پر ضمہ ثقیل ہونیکی وجہ سے یا ساکن ہو گیا اور تنوین و یا کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا لہذا یا حذف ہو گیا جاءٍ ہوا ۔ اور اَئِمَّۃٌ اصل میں اَءْمِمَۃٌ امام کی جمع ہے میم اول کو میم ثانی میں ادغام کرنیکے لئے میم اول کے کسرہ کو ہمزۂ ثانی میں نقل کیا گیا ہے اور میم اول کو میم ثانی میں ادغام کیا گیا ۱۲

قاعدہ ۵۔ ہمزہ بعد واو ویائے مدۂ زائدہ ویائے تصغیر جنس ماقبل گشتہ دراں ادغام یابد جوازاً چوں مَقْرُوَّةٌ وخَطِیَّةٌ واُفَیِّسٌ قاعدہ ۶۔ چوں بعد الفِ مَفَاعِلُ ہمزہ قبل یا واقع شود بیائے مفتوحہ بدل شود ویا بالف چوں خَطَایَا جمع خَطِیْئَةٍ خَطَائِیُ بود بسبب وقوع آں قبل طرف بعد الف جمع ہمزہ شد پس خَطَاءِءُ گردید بعد ازاں ہمزۂ ثانیہ بقاعدۂ جاءٍ یا شد پس حسب ایں قاعدہ ہمزہ رایائے مفتوحہ یارا الف کردند خَطَایَا شد۔ قاعدہ ۷۔ ہمزۂ متحرک کہ پس حرف ساکن غیر مدۂ زائدہ ویائے تصغیر بعد نقل حرکتش بماقبل محذوف شود جوازاً چوں یَسَلُ وَقَدَ فْلَحَ ویَرْمِیَخَاهُ۔ قاعدہ ۸۔ در یَرٰی ویُرِیْ وجملہ افعال رُؤْیَةٌ ایں قاعدہ بطور وجوب مستعمل ست نہ در اسمار مشتقہ از رؤیت پس در مَرْأیٰ ظرف ومصدر میمی ودر مِرْاٰةٌ آلہ ودر مَرْئِیٌّ اسم مفعول حرکت ہمزہ بماقبل دادہ ہمزۂ را حذف کردن جائز ست نہ واجب۔

ترجمہ مع تشریح ۔ قاعدہ ۵ جو ہمزہ واو کے بعد یا یارِ مدۂ زائدہ کے بعد یا یارِ تصغیر کے بعد واقع ہو وہ ہمزہ ماقبل کا ہم جنس بنکے اس میں ادغام پاتا ہے جوازاً جیسے مَقْرُوَّةٌ اصل میں مَقْرُوْءَةٌ تھا واو کے بعد ہمزہ ہونیکی وجہ سے ہمزہ کو واو سے بدل کے واو اول کو واو ثانی میں ادغام کردیا گیا ہے اور خَطِیَّةٌ اصل میں خَطِیْئَةٌ تھا یارِ مدۂ زائدہ کے بعد ہمزہ واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ کو یا سے بدل دیا گیا پھر اول یار کو ثانی یا میں ادغام کردیا گیا خَطِیَّةٌ ہوا اور اُفَیِّسٌ اصل میں اُفَیْئِسٌ تھا یارِ تصغیر کے بعد ہمزہ واقع ہوا لہذا ہمزہ کو یا سے بدل کر یار اول کو ثانی میں ادغام کردیا گیا اُفَیِّسٌ ہوا قاعدہ ۶۔ جب الف مَفَاعِلُ کے بعد یا کے پہلے ہمزہ واقع ہو اس ہمزہ کو یارِ مفتوحہ سے بدل کے یا کو الف کے ساتھ بدلدیا جاتا ہے۔ خَطِیْئَةٌ کی جمع خَطَایَا اصل میں خَطَائِیُ تھا الف زائدہ کے بعد یا واقع ہونیکی بنا پر یا کو ہمزہ کے ساتھ بدل دیا گیا۔ خَطَاءِءُ ہوا پھر جاءٍ کے قاعدہ سے ہمزۂ ثانی کو یا سے بدل دیا گیا خَطَائِیُ ہوا پھر اس قاعدہ کے مطابق ہمزہ کو یارِ مفتوحہ کے ساتھ بدل کے ثانی یا کو الف کے ساتھ بدل دیا گیا کیونکہ ثانی یا کے پہلے اب مفتوح ہوا ہے پس خَطَایَا ہوا۔ قاعدہ ۷۔ جو ہمزۂ متحرک اس ساکن کے بعد واقع ہو جو ساکن مدۂ زائدہ اور یارِ تصغیر نہیں اس ہمزہ کی حرکت کو ماقبل میں نقل کرکے تخفیف کیلئے ہمزہ کو حذف کردینا جائز ہے جیسے یَسَلُ اصل میں یَسْأَلُ تھا حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہو کے ہمزہ حذف ہوگیا ہے اور قَدَ فْلَحَ اصل میں قَدْ أَفْلَحَ تھا حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہو کے ہمزہ حذف ہوگیا ہے۔ اور یَرْمِیَخَاهُ اصل میں یَرْمِیْ أَخَاهُ تھا ہمزہ کی حرکت ماقبل میں نقل ہو کے ہمزہ حذف ہوگیا ہے۔ قاعدہ ۸ یَرٰی یُرِیْ اور رُؤْیَت کے تمام افعال میں حرکت ہمزہ کو ماقبل میں نقل کرکے وجوباً ہمزہ کو حذف کردیا جاتا ہے مثلاً یَرٰی اصل میں یَرْأَیُ تھا حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہو کے ہمزہ حذف ہوگیا ہے۔ پھر یا متحرک ماقبل مفتوح ہونیکی وجہ سے یا کو الف کے ساتھ بدل دیا گیا ہے۔ یَرٰی ہوا۔ اسی طرح یُرِیْ اصل میں یُرْئِیُ تھا تعلیل بعینہ یَرٰی کی ہے اور اسمار مشتقہ میں یہ قاعدہ وجوباً جاری نہیں بلکہ صاحب نقود الصرف نے رؤیت کے اسمائے مشتقہ میں اس قانون کو ممنوع کہا ہے بنابریں مَرْأیٰ اسم ظرف ومصدر میمی میں اور مِرْاٰةٌ اسم آلہ میں اور مَرْئِیٌّ اسم مفعول میں حرکت ہمزہ کو ماقبل میں نقل کرکے ہمزہ کو حذف کردینا جائز ہے واجب نہیں۔

توضیح ۔ ہمزۂ متحرک کے پہلے ساکن ہونیکی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ وہ ساکن قابل حرکت ہو مثلاً حرف صحیح ہو دیگر یہ کہ وہ ساکن قابل حرکت نہو ایسا ساکن چار ہیں مدۂ زائدہ۔ یارِ تصغیر۔ نونِ انفعال۔ الف۔ پس ان چار ساکنوں سے کوئی ساکن ہمزۂ متحرک کے پہلے ہونیکی صورت میں ہمزۂ متحرک کی حرکت کو ماقبل میں نقل نہیں کیا جاتا۔ ورنہ نقل کیا جاتا ہے پس یَرٰی یَرَیَانِ یَرَوْنَ تَرٰی تَرَیَانِ یَرَیْنَ تَرٰی تَرَیَانِ تَرَوْنَ تَرَیْنَ تَرَیَانِ تَرَیْنَ اَرٰی نَرٰی۔ اسی طرح مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہو کے ہمزہ حذف ہوگیا ہے اور مَرْأیٰ میں حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہو کے ہمزہ حذف ہو جانیکے بعد مَرٰی اور مِرْاٰةٌ میں حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہو کے ہمزہ حذف ہو جانیکے بعد مِرَاةٌ اور مَرْئِیٌّ میں حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہو کے ہمزہ حذف ہو جانیکے بعد مَرِیٌّ ہو جائیگا۔ اور یاد رکھو کہ مَقْرُوْءَةٌ کا واو واوِ مفعول ہے جو صیغۂ اسم مفعول کی علامت ہے لہذا اس واو کو مدۂ زائدہ نہیں کہا گیا ہے اور خَطِیْئَةٌ کی یار کو مدۂ زائدہ کہا گیا ہے کیونکہ یہ یا کسی چیز کی علامت نہیں ہے اور واو ساکن ماقبل مضموم کے بعد ہمزہ اور یا ساکن ماقبل مکسور کے بعد ہمزہ اور الف کے بعد ہمزہ ہونیکی صورت میں واو اور یا اور الف کو مدہ کہا جاتا ہے۔ اور اس قاعدہ کو بھی یاد رکھو کہ جو یا فَعِیْلَةٌ کے وزن میں ہے وہ یا صیغۂ منتہی الجموع میں ہمزہ کے ساتھ بدل جاتا ہے جیسے کَبِیْرَةٌ کی جمع کَبَائِرُ اور خَطِیْئَةٌ کی جمع خَطَائِیُ ہے۔

قاعدہ ۹۔ ہمزہ متحرکہ اگر بعد متحرک باشد دراں بین بین قریب و بین بین بعید ہر دو جائز است خواندن ہمزہ میان مخرج خود و مخرج حرف علتی کہ وفق حرکتش باشد بین بین قریب ست و میان مخرج او و مخرج حرف علت وفق حرکت ماقبل بین بین بعید و بین بین را تسہیل ہم گویند مثال سَأَلَ سَئِمَ لَؤُمَ در سَأَلَ در ہر دو بین بین ہمزہ در مخرج خود و الف خواندہ خواہد شد چہ خود ہمزہ ہم مفتوح ست و ماقبلش ہم مفتوح و در سَئِمَ در بین بین قریب میان مخرج یا و ہمزہ و در بعید میان مخرج الف و ہمزہ و در لَؤُمَ میان مخرج واو و ہمزہ بہ بین بین قریب ست و میان مخرج الف و ہمزہ بعید و بعد الف در ہمزہ بین بین قریب جائز ست قاعدہ ۱۰ ہمزہ استفہام چوں بر ہمزہ در آید چوں أَأَنْتُمْ دراں جائز است کہ ثانیہ را بحرفیکہ قاعدہ تخفیف مقتضی آں باشد بدل کنند پس در أَأَنْتُمْ أَوَنْتُمْ سازند و جائز ست کہ ہمزہ را تسہیل کنند قریب یا بعید و جائز است کہ میان ہمزتین الف متوسط بیارند أَاأَنْتُمْ گویند۔

ترجمہ مع تشریح۔ قاعدہ ۹۔ جو ہمزۂ متحرک کسی متحرک کے بعد واقع ہو اس ہمزۂ متحرک میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں۔ ہمزہ کو اس کے مخرج اور اس حرف علت کے مخرج کے ...... درمیان سے پڑھنا جو حرف علت حرکت ہمزہ کا موافق ہو بین بین قریب ہے اور ہمزہ کو اس کے مخرج اور اس حرف علت کے مخرج کے درمیان سے پڑھنا جو حرف علت ہمزہ کے ماقبل کی حرکت کا موافق ہو بین بین بعید ہے۔ اور اسی بین بین کو تسہیل ہمزہ بھی کہا کرتے ہیں۔ مثلاً سَأَلَ سَئِمَ لَؤُمَ ہیں کہ سَأَلَ کے اندر بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں میں ہمزہ کو اس کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان سے پڑھا جائیگا۔ کیونکہ سَأَلَ کا ہمزہ بھی مفتوح ہے اور اس کے ماقبل سین بھی مفتوح ہے۔ اور سَئِمَ کے اندر بین بین قریب کے وقت ہمزہ کو اس کے مخرج اور یا کے مخرج کے درمیان سے پڑھا جاویگا۔ کیونکہ ہمزہ خود مکسور ہے اور بین بین بعید کے وقت ہمزہ کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان سے پڑھا جاویگا کیونکہ ہمزہ کے پہلے مفتوح ہے۔ اور لَؤُمَ کے اندر بین بین قریب کے وقت ہمزہ کو اس کے مخرج اور واو کے مخرج کے درمیان سے پڑھا جاویگا کیونکہ ہمزہ خود مضموم ہے اور بین بین بعید کے وقت ہمزہ کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان سے پڑھا جاویگا کیونکہ ہمزہ کے پہلے لام پر زبر ہے اور الف کے بعد جو ہمزہ واقع ہو اس میں بین بین قریب جائز ہے بین بین بعید جائز نہیں۔ کیونکہ قبل ہمزہ حرکت نہیں۔ قاعدہ ۱۰۔ جب ہمزۂ استفہام دوسرے کسی ہمزہ پر داخل ہو جیسے أَنْتُمْ پر ہمزۂ استفہام داخل ہونے کے بعد أَأَنْتُمْ ہو جاتا ہے تو اس میں ثانی ہمزہ کو اس حرف سے بدلنا .... جائز ہے جس حرف سے بدلنے کا تقاضا تخفیف کا قانون کرے مثلاً أَأَنْتُمْ کو أَوَنْتُمْ کر لیتے ہیں۔ کیونکہ شروع کلمہ میں دو ہمزہ مفتوحہ جمع ہو جانیکی صورت میں ثانی ہمزہ کو واو سے بدلنے کا قاعدہ ہے۔ چنانچہ آدم کی جمع أَأْدِمُ کو أَوَادِمُ کر لیا جاتا ہے اور جائز ہے کہ ہمزۂ ثانی کو تسہیل کر دیا جائے۔ پس ہمزۂ ثانی کو اس کے مخرج اور اسکی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان سے پڑھنے کی صورت میں بین بین قریب ہوگا اور اسی ہمزۂ ثانی کو اس کے مخرج اور اس کے ماقبل جو حرکت ہو اس حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان سے پڑھنے کی صورت میں بین بین بعید ہوگا۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ دونوں ہمزوں کے درمیان الف داخل کر کے مثلاً أَاأَنْتُمْ پڑھا جائے۔

توضیح۔ بعد الف جو ہمزہ واقع ہو اس میں صرف بین بین قریب جائز ہے بین بین بعید جائز نہیں کیونکہ بین بین بعید کیلئے ہمزہ کے ماقبل متحرک ہونا ضروری ہے اور الف ہمیشہ ساکن ہی ہوتا ہے۔ پس بعد الف جو ہمزہ ہو اسپر زبر ہونیکی صورت میں اس کو مخرج ہمزہ اور مخرج الف کے درمیان سے پڑھا جاویگا اور اس پر پیش ہونے کی صورت میں اس کو مخرج ہمزہ اور مخرج واو کے درمیان سے پڑھا جاویگا اور اس کے نیچے زیر ہونیکی صورت میں اس کو مخرج ہمزہ اور مخرج یا کے درمیان سے پڑھا جاویگا۔ اور صورت مذکورہ میں ہمزہ کی حرکت ماقبل میں نقل کر کے ہمزہ کو حذف کرنے کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ الف ماقبل حرکت کو قبول نہیں کرتا اور اس ہمزہ میں ادغام بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ الف کو کسی حرف میں ادغام نہیں کیا جا سکتا اور نہ الف میں کسی حرف کو ادغام کیا جا سکتا ہے۔

اور یاد رکھو کہ دو ہمزۂ مفتوحہ شروع کلمہ میں ہونے کی صورت میں بیچ میں الف داخل کر کے پڑھنا جائز ہے مگر اس الف کو لکھنا جائز نہیں ورنہ تین الفوں کا اجتماع لازم آئے گا جو مکروہ ہے۔ اور دونوں ہمزۂ مفتوحہ وسط کلمہ میں ہونے کی صورت میں بیچ میں الف داخل کر کے پڑھنا بھی جائز نہیں۔

قسم دوم در گردانہائے مہموز، مہموز فا از باب نَصَرَ اَلْاَخْذُ گرفتن اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا فَهُوَ اٰخِذٌ و اُخِذَ یُؤْخَذُ اَخْذًا فَهُوَ مَاْخُوْذٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ خُذْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَاْخُذْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاْخَذٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْخَذٌ مِیْخَذَةٌ مِیْخَاذٌ تثنیتہما مَاْخَذَانِ و مِیْخَذَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَاٰخِذُ و مَاٰخِیْذُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اٰخَذُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اُخْذٰی تثنیتہما اٰخَذَانِ و اُخْذَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اٰخَذُوْنَ و اَوَاخِذُ و اُخَذُ و اُخْذَیَاتٌ۔ امر ایں باب خُذْ آمدہ برخلاف قیاس است قیاس مقتضی آں بود کہ اُوْخُذْ می آمد بابدال ہمزۂ دوم بواو بقاعدۂ اُوْمِنَ و ہمچنیں امر کَلَ یا کُلْ ہم کُلْ آمدہ و در امر اَمَرَ یَاْمُرُ حذف ہمزتین و ابقائے ہر دو ہم جائز ست مُرْ و اُوْمُرْ ہر دو آمدہ در صیغ مضارع معلوم ایں باب غیر واحد متکلم قاعدۂ رَاْسٌ جاری ست و در مفعول و ظرف ہم و در آلہ قاعدۂ بِیْرٌ و در مضارع مجہول غیر واحد متکلم قاعدۂ بُوْسٌ و در واحد متکلم مضارع معروف و افعل التفضیل قاعدۂ اٰمَنَ و در جمع آں قاعدۂ اَوَادِمُ و در واحد متکلم مضارع مجہول قاعدۂ اُوْمِنَ تعلیلات ہمہ فہمیدہ برزباں باید آورد مہموز فا از باب ضَرَبَ اَلْاَسْرُ بند کردن اَسَرَ یَاْسِرُ اَسْرًا الخ تعلیلات صیغ بقیاس باب اَخَذَ باید فہمید جز اینکہ در امر آں کہ اِیْسِرْ ست قاعدۂ اِیْمَانٌ جاری شدہ دیگر ابواب ثلاثی مجرد را ہمیں وضع باید گردانید۔

ترجمہ مع تشریح۔ دوسری قسم مہموز کی گردانوں میں باب نَصَرَ سے مہموز فا اَخْذٌ مصدر سے بمعنی پکڑنا۔ اس باب کے صیغہ امر خُذْ خلاف قاعدہ ہے قیاس اس کا مقتضی تھا کہ صیغہ امر اُوْخُذْ آتے اُوْمِنَ کے قاعدہ سے دوسرے ہمزہ کو واو کے ساتھ بدل کے اسی طرح اَکَلَ یَاْکُلُ کا صیغہ امر بھی خلاف قاعدہ کُلْ آیا اور اَمَرَ یَاْمُرُ کے امر میں دونوں ہمزوں کو حذف کر دینا اور دونوں کو باقی رکھنا جائز ہے مُرْ اُوْمُرْ دونوں طرح مستعمل ہے۔ اس باب کے واحد متکلم کے علاوہ مضارع معروف کے صیغوں میں رَاْسٌ کا قاعدہ جاری ہے اور اسم مفعول اور اسم ظرف میں بھی یہی قاعدہ ہے اور اسم آلہ میں بِیْرٌ کا قاعدہ ہے اور واحد متکلم کے علاوہ مضارع مجہول کے صیغوں میں بُوْسٌ کا قاعدہ جاری ہے اور مضارع معروف کے واحد متکلم اور اسم تفضیل کے واحد مذکر میں اٰمَنَ کا قاعدہ جاری ہے۔ اور اس کے جمع میں اَوَادِمُ کا قاعدہ ہے اور مضارع مجہول کے واحد متکلم میں اُوْمِنَ کا قاعدہ ہے تمام تعلیلات کو سمجھ کے زبان پر لانا چاہئے۔ باب ضَرَبَ سے مہموز فا کی گردان اَسْرٌ مصدر سے بمعنی بند کرنا اس باب کے صیغوں کی تعلیلات کو باب اَخَذَ کی تعلیلات پر قیاس کر کے سمجھ لینا چاہئے علاوہ ازیں کہ اس باب کے صیغہ امر اِیْسِرْ میں اِیْمَانٌ کا قاعدہ جاری ہے ثلاثی مجرد کے دوسرے ابواب کو اسی طریقہ پر گردان لینی چاہئے۔

توضیح۔ یَاْخُذُ اصل میں یَاْخُذُ تھا رَاْسٌ کے قاعدہ سے ہمزہ کو الف کر لیا گیا ہے اٰخُذُ مضارع معروف کے واحد متکلم کے علاوہ تمام صیغوں میں بھی رَاْسٌ کا قاعدہ ہے اور اٰخُذُ اصل میں اَاْخُذُ تھا اٰمَنَ کے قاعدہ سے ہمزہ ثانی کو الف سے بدل دیا گیا ہے اور یُوْخَذُ اصل میں یُؤْخَذُ تھا بُوْسٌ کے قاعدہ سے ثانی ہمزہ کو واو کر لیا گیا ہے اُوْخَذُ واحد متکلم کے علاوہ تمام صیغوں میں یہی بُوْسٌ کا قاعدہ ہے اور اُوْخَذُ اصل میں اُاْخَذُ تھا اُوْمِنَ کے قاعدہ سے ہمزہ ثانی کو واو کر لیا گیا ہے مَاْخُوْذٌ اسم مفعول اور مَاْخَذٌ اسم ظرف میں بھی رَاْسٌ کا قاعدہ ہے اور مِیْخَذٌ اسم آلہ اصل میں مِئْخَذٌ تھا بِیْرٌ کے قاعدہ سے ہمزہ کو یا کر لیا گیا ہے اور اٰخَذُ اسم تفضیل اصل میں اَاْخَذُ تھا اٰمَنَ کے قاعدہ سے دوسرے ہمزہ کو الف کر دیا گیا ہے اور صیغہ نہی لَا تَاْخُذْ میں بھی یَاْخُذُ مضارع معروف کا قاعدہ ہے اور اسم تفضیل مذکر کی جمع اَوَاخِذُ اصل میں اَاَخِذُ تھا اَوَادِمُ کے قاعدہ سے دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل دیا گیا ہے اور خُذْ صیغہ امر اصل میں اُؤْخُذْ تھا اسی طرح کُلْ صیغہ امر اصل میں اُؤْکُلْ تھا ہمزہ ثانیہ کو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا پھر ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہنے کی وجہ سے وہ حذف ہو گیا خُذْ اور کُلْ ہوا اسی خُذْ اور کُلْ میں حذف ہمزہ واجب ہے مگر مُرْ میں حذف ہمزہ واجب نہیں کیونکہ اُوْمُرْ بھی مستعمل ہوتا ہے اور یَاْسِرُ اصل میں یَاْسِرُ تھا یَاْخُذُ کی تعلیل ہوئی۔ اور یُوْسَرُ اصل میں یُؤْسَرُ تھا یُوْخَذُ کی تعلیل ہوئی اسی طرح تمام صیغوں کی تعلیل کو باب اَخَذَ پر قیاس کر کے سمجھ لو اور اِیْسِرْ صیغہ امر اصل میں اِئْسِرْ تھا اِیْمَان کے قاعدہ سے ثانی ہمزہ کو یا کر لیا گیا ہے۔ مرقومہ گردانوں پر قیاس کر کے اَکَلَ یَاْکُلُ اور اَمَرَ یَاْمُرُ تمام مہموز فا کی گردانوں کو سمجھ لو۔

مہموز فا از باب **اِفْتِعَال** اَلْاِیْتِمَارُ فرماں برداری کردن اِیْتَمَرَ یَاتَمِرُ اِیْتِمَارًا فَهُوَ مُؤتَمِرٌ وَاُوْتُمِرَ یُؤتَمَرُ اِیْتِمَارًا فَهُوَ مُؤتَمَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِیْتَمِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَاتَمِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُؤْتَمَرٌ در ماضی معلوم وامر حاضر معروف ومصدر قاعدۂ اِیْمَانٌ جاری شد ودر ماضی مجهول قاعدۂ اُدْمِنَ ودر مضارع معلوم قاعدۂ رَاسٌ ودر مجهول وفاعل ومفعول وظرف قاعدۂ یُؤْسُ **مہموز فا** از باب **اِسْتِفْعَال** اَلْاِسْتِیْذَانُ اذن خواستن اِسْتَاذَنَ یَسْتَاذِنُ اِسْتِیْذَانًا الخ صیغ ایں باب ودیگر ابواب ثلاثی مزید بقیاس صیغ سابقہ باید فهمید برآوردن تعلیلات آں دشوار نیست **فائدہ** در مہموز عین از ثلاثی مجرد بصیغ ماضی قاعدۂ بین بین جاری ست ودر مضارع وامر قاعدہ یَسَلُ، زَأَرَ یَزْئِرُ از ضَرَبَ ست وسَأَلَ یَسْأَلُ از فَتَحَ وسَئِمَ یَسْأَمُ از سَمِعَ ولَؤُمَ یَلْؤُمُ از کَرُمَ ودر امر بروقت اجراے قاعدہ یَسَلُ ہمزۂ وصل ساقط خواهد شد در اِزْئِرْ زِرْ ودر اِسْأَلْ سَلْ خواهند گفت ودر اِسْأَمْ سَمْ ودر اُلْؤُمْ لُمْ گردانهاے اینها را بایں وضع ضبط باید کرد مثلاً زِرْ زِرَا زِرُوْا زِرِیْ زِرْنَ سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِیْ سَلْنَ لُمْ لُمَا لُمُوْا لُمِیْ لُمْنَ در مہموز عین از ابواب ثلاثی مزید ہمبریں قیاس قواعد جاری باید کرد۔

ترجمہ مع تشریح۔ باب افتعال سے مہموز فا کی گردان اِیْتِمَارٌ مصدر سے بمعنی فرمانبرداری کرنا اس باب کے ماضی معروف اور امر حاضر معروف اور مصدر میں اِیْمَانٌ کا قاعدہ ہوا اور مضارع مجہول اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم ظرف کے صیغوں میں یُؤْسُ کا قاعدہ جاری ہوا باب استفعال سے مہموز فا کی گردان استیذان مصدر سے بمعنی اجازت چاہنا اس باب اور ثلاثی مزید کے دوسرے بابوں کے صیغوں کو سابق صیغوں پر قیاس کر کے سمجھ لینا چاہیے ان صیغوں کی تعلیلات کو نکال لینا مشکل نہیں ثلاثی مجرد سے مہموز عین کی ماضی کے صیغوں میں بین بین کا قاعدہ جاری ہے اور مضارع وامر کے صیغوں میں یَسَلُ کا قاعدہ جاری ہے زَأَرَ یَزْئِرُ باب ضرب سے اور سَأَلَ یَسْأَلُ باب فتح سے اور سَئِمَ یَسْأَمُ باب سمع سے اور لَؤُمَ یَلْؤُمُ باب کرم سے مستعمل ہے اور امر کے صیغوں میں یَسَلُ کا قاعدہ جاری کرتے وقت ہمزۂ وصل گر جائیگا۔ اِزْئِرْ میں زِرْ اِسْأَلْ میں سَلْ اور اِسْأَمْ میں سَمْ اور اُلْؤُمْ میں لُمْ کہیں گے۔ ان بابوں سے امر کی گردانوں کو متن کے مرقومہ طریقہ پر ضبط کرنا چاہیے۔ ثلاثی مزید کے ابواب سے مہموز عین میں مذکورہ قیاس پر قواعد جاری کرنا چاہیے۔ توضیح میں مذکورہ مجمل بیان کی تفصیل کر دی جاتی ہے۔

توضیح۔ اِیْتِمَارٌ اصل میں اِئْتِمَارٌ تھا اَمْرٌ مادہ ہے اِیْمَانٌ کے قاعدہ سے دوسرے ہمزہ کو یا کر لیا گیا ہے یہی قاعدہ ماضی معروف کے صیغہ اِیْتَمَرَ اور امر کے صیغہ اِیْتَمِرْ اور ماضی وامر کے دوسرے صیغوں میں جاری ہے اور اُوْتُمِرَ نیز ماضی مجہول کے دوسرے صیغوں میں اُدْمِنَ کا قاعدہ جاری ہے۔ کہ اصل میں اُؤْتُمِرَ تھا ثانی ہمزہ کو واو کے ساتھ بدل دیا گیا ہے۔ اور یَاتَمِرُ نیز مضارع معروف کے دوسرے صیغوں میں رَاسٌ کا قاعدہ جاری ہے اور مضارع مجہول کا صیغہ یُوْتَمَرُ اور مُؤْتَمِرٌ اسم فاعل اور مُؤْتَمَرٌ اسم مفعول میں یُؤْسُ کا قاعدہ جاری ہے۔ اِسْتَاذَنَ اصل میں اِسْتَأْذَنَ اور یَسْتَاذِنُ اصل میں یَسْتَأْذِنُ تھا دونوں میں رَاسٌ کے قاعدہ سے تعلیل ہوئی۔ اور اِسْتِیْذَانٌ مصدر اصل میں اِسْتِئْذَانٌ تھا بِیْرٌ کے قاعدہ سے ہمزہ کو یا کر لیا گیا ہے۔ اور ثلاثی مجرد کے مہموز عین کی ماضی کے صیغے زَأَرَ سَأَلَ سَئِمَ لَؤُمَ میں بین بین قریب اور بین بین بعید کا قاعدہ جاری ہے پس زَأَرَ سَأَلَ دونوں میں ہمزہ کو اس کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان سے پڑھا جائیگا۔ خواہ بین بین قریب ہو یا بین بین بعید۔ کیونکہ ہمزہ خود بھی مفتوح ہے اور اس کا ماقبل بھی مفتوح ہے اور سَئِمَ میں اگر ہمزہ کو مخرج یا اور مخرج ہمزہ کے مابین سے پڑھا جاوے تو بین بین قریب ہے اور اگر مخرج الف اور مخرج ہمزہ کے مابین سے پڑھا جاوے تو بین بین بعید ہے اسی طرح لَؤُمَ میں اگر ہمزہ کو مخرج واو اور مخرج ہمزہ کے درمیان سے پڑھا جاوے تو بین بین قریب ہے اور اگر مخرج الف اور مخرج ہمزہ کے مابین سے پڑھا جاوے تو بین بین بعید ہے۔ اور یَسْأَلُ اور اِسْأَلْ وغیرہ صیغۂ مضارع اور صیغۂ امر میں یَسَلُ کا قاعدہ جاری ہے یعنی یَسْأَلُ اور اِسْأَلْ وغیرہ میں حرکت ہمزہ کو ماقبل میں نقل کر کے ہمزہ کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر صیغۂ امر سے ہمزۂ وصل ساقط ہو جاتا ہے پس اِسْأَلْ سَلْ اور اِزْئِرْ زِرْ اور اِسْأَمْ سَمْ اور اُلْؤُمْ لُمْ بن جاتا ہے چنانچہ ہر ایک کی گردان تم متن میں دیکھ رہے ہو۔

فائدہ۔ در مہموز لام باکثر صیغ چوں قَرَأَ یَقْرَأُ قاعدہ بین بین ست و در واحد ماضی مجہول چوں قُرِئَ قاعدۂ مِیرٌ و در امر وجمیع صیغ مضارع مجزوم قاعدہ ہمزہ منفردہ ساکنہ پس در اِقْرَأْ و لَمْ یَقْرَأْ ہمزہ الف شود و در اُرْدُدْ لَمْ یَرْدُدْ واو و در مکسور العین یا و در ابواب ثلاثی مزید فیہ از مہموز عین و مہموز لام بقواعد مذکورہ بالا تعلیلات صیغ میباید آورد **فصل دوم** در معتل مشتمل بر پنج قسم **قسم اول در قواعد معتل** قاعدہ[1] ہر واو کہ میان علامت مضارع مفتوحہ و کسرہ یا فتحہ کلمہ کہ عین یا لامش حرف حلق باشد واقع شود بیفتد چوں یَعِدُ و یَهَبُ و یَسَعُ۔ اینکہ اصل قاعدہ در یا تقریر می کنند و دیگر صیغ مضارع را تابع می گردانند تطویل لاطائل ست و ہمچنیں در یَهَبُ وغیرہ قائل باین معنی شدن کہ اینہا در اصل مکسور العین بودند برعایت حرف حلق عین را فتح دادند تکلف بارد ست تقریر درست برائے قاعدہ ہمیں ست کہ کردیم و صاحب منظوم نیک این تقریر را نوشتہ قاعدہ[2]۔ واو فائے مصدر کہ بروزن فِعْلٌ باشد بیفتد و عین کسرہ یابد مگر در مفتوح العین گاہے فتحہ دہند و تا عوض در آخر بیفزایند چوں عِدَةٌ و زِنَةٌ و سَعَةٌ کہ در اصل وِعْدٌ وِزْنٌ وِسْعٌ بود۔

ترجمہ مع تشریح۔ فائدہ۔ مہموز لام کے اکثر صیغوں میں جیسے قَرَأَ یَقْرَأُ ہے بین بین کا قاعدہ ہے اور قُرِئَ ماضی مجہول کے صیغۂ واحد میں مِیرٌ کا قاعدہ ہے (یعنی ہمزہ متحرک کے ماقبل اگر مکسور ہو تو ہمزہ کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے) اور امر کے صیغوں میں اور مضارع مجزوم کے صیغوں میں ہمزہ منفردہ ساکنہ کا قاعدہ (یعنی رَاسٌ بُوسٌ اور ذِیبٌ کا قاعدہ ہے) پس اِقْرَأْ و لَمْ یَقْرَأْ میں ہمزہ الف ہو جائیگا۔ یعنی اِقْرَا و لَمْ یَقْرَا ہوگا اُرْدُدْ لَمْ یَرْدُدْ میں ہمزہ واو ہو کے اُرْدُدْ اور لَمْ یَرْدُدْ بن جائیگا۔ اور مہموز لام کے مکسور العین میں ہمزہ یا ہو جائیگا مہموز عین اور مہموز لام کے ثلاثی مزید فیہ کے بابوں میں اوپر کے ذکر شدہ قواعد کے ذریعہ صیغوں کی تعلیلات کرلینی چاہیے کوئی اشکال نہیں ہے۔ دوسری فصل معتل کے بارے میں یہ فصل پانچ قسموں پر مشتمل ہے پہلی قسم معتل کے قواعد میں قاعدہ[1] جو واو مضارع کے علامت مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو یا جو واو مضارع کے علامت مفتوحہ اور اس کلمہ کے فتح کے درمیان واقع ہو جس کلمہ کے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حرف حلق ہو وہ واو گر جاتی ہے جیسے یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا کسرہ اور مضارع کی علامت مفتوحہ کے درمیان واو واقع ہوئی لہذا وہ واو گر گئی اور یَهَبُ اصل میں یَوْهَبُ تھا مضارع کی علامت مفتوحہ اور اس کلمہ کے فتحہ کے درمیان واو واقع ہوئی جس کلمہ کے عین کلمہ حرف حلق ہے لہذا وہ واو گر گئی ہے اور یَسَعُ اصل میں یَوْسَعُ تھا مضارع کی علامت مفتوحہ اور اس کلمہ کے فتحہ کے درمیان واو واقع ہوئی جس کلمہ کے لام کلمہ حرف حلق ہے لہذا وہ واو گر گئی یہ کہ اصل قاعدہ علامت مضارع یا میں بیان کرتے ہیں اور مضارع کے دوسرے صیغوں کو اس کا تابع قرار دیتے ہیں (جیسے کہ پنج گنج نے کیا ہے) بے فائدہ طوالت اختیار کرنا ہے اور اسی طرح یَهَبُ وغیرہ میں اس کا قائل ہو جانا کہ یہ الفاظ اصل میں مکسور العین تھے حرف حلق کی رعایت سے عین کو فتح دیا ہے بے فائدہ تکلف ہے اس قاعدہ کا صحیح بیان وہ جو ہم نے کر دیا ہے اور منظوم کے مصنف نے اس قاعدہ کی مرقومہ تقریر لکھدی ہے۔ قاعدہ[2]۔ جو مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو اس مصدر کے فا کلمہ میں جو واو ہو وہ گر جاتی ہے اور عین کلمہ مکسور ہو جاتا ہے اور واو محذوف کے عوض میں آخر میں تا بڑھائی جاتی ہے جیسے عِدَةٌ زِنَةٌ اصل میں وِعْدٌ اور وِزْنٌ تھا مگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہونے کی صورت میں کبھی مصدر کے عین کلمہ کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ جیسے سَعَةٌ اصل میں وِسْعٌ تھا۔ توضیح۔ حاصل یہ ہے کہ جو واو باب ضَرَبَ اور باب سَمِعَ اور حَسِبَ اور فَتَحَ کے مضارع کے فا کلمہ میں واقع ہو اور علامت مضارع کی حرکت واو کا مخالف ہو وہ واو گر جاتی ہے جیسے یَعِدُ یَمِقُ۔ یَجِبُ یَجِدُ یَقِی یَفِی یَلِی سب سے واو حذف ہو گئی ہے۔ اصل میں یَوْعِدُ یَوْمِقُ یَوْجِبُ یَوْجِدُ یَوْقِی یَوْفِی یَوْلِی تھا۔ اور یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوئی کیونکہ واو علامت مضارع اور اس کلمہ کے فتح کے درمیان واقع ہوئی جس کلمہ کے عین کلمہ اور لام کلمہ حرف حلق نہیں ہے۔ اور یاد رکھو کہ ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے مہموز لام مستعمل ہے باب ضَرَبَ سے جیسے هَنَأَ یَهْنِئُ اور باب سَمِعَ سے جیسے صَدِئَ یَصْدَأُ اور باب فَتَحَ سے جیسے قَرَأَ یَقْرَأُ اور باب کَرُمَ سے جیسے جَرُءَ یَجْرُءُ اور باب نَصَرَ سے جیسے عَبَأَ یَعْبَأُ پس ان صیغوں سے ہر صیغہ کے ہمزہ میں قاعدہ بین بین جاری ہو سکتا ہے اور یُوجِبُ اور یُوفِی وغیرہ باب افعال کے مضارع سے واو حذف نہیں ہوتی کیونکہ ماقبل واو کی حرکت واو کے موافق ہے۔

قاعدہ۳۔ واو ساکن غیر مدغم بعد کسرہ یا شود چوں مِیْعَادٌ نہ اِجْلِوَّاذٌ و یاے ساکن غیر مدغم بعد ضمہ واو شود چوں مُوْسِرٌ نہ مُیَّزٌ والف بعد ضمہ واو شود چوں قُوْتِلَ و بعد کسرہ یا چوں مَحَارِیْبُ قاعدہ۴ واو و یاے اصلی کہ فاے افتعال باشد تا شود در تا ادغام یابد چوں اِتَّقَدَ کہ اِوْتَقَدَ بود و اِتَّسَرَ کہ اِیْتَسَرَ بود قاعدہ۵ واو مضموم و مکسور در اول و مضموم در وسط جوازاً ہمزہ شود چوں اُجُوْہٌ و اِشَاحٌ و اُقِّتَتْ و اَدْؤُرٌ کہ وُجُوْہٌ و وِشَاحٌ و وُقِّتَتْ و اَدْوُرٌ بود ابدال ہمزہ در واو مفتوح شاذ ست چوں اَحَدٌ و اَنَاۃٌ قاعدہ۶ چوں دو واو متحرک در اول کلمہ جمع شوند اول وجوباً ہمزہ گردد چوں اَوَاصِلُ و اُوَیْصِلُ کہ وَوَاصِلُ جمع وَاصِلَۃٌ بود و وُوَیْصِلٌ تصغیر وَاصِلٌ بود قاعدہ۷ واو و یاے متحرک بعد فتحہ الف شود بشروط فا کلمہ نباشد پس فَوَعَدَ و تَوَفِّیْ و تَیَسَّرَ واو و یا الف نشود۔ عین لفیف نباشد چوں طَوٰی و حَیِیَ قبل الف تثنیہ نباشد چوں دَعَوَا و رَمَیَا قبل مدہ زائدہ نباشد چوں طَوِیْلٌ و غَیُوْرٌ و غَیَابَۃٌ واو فَعَلُوْا و یَفْعَلُوْا و یَفْعَلُوْنَ و تَفْعَلُوْنَ و یاے تَفْعَلِیْنَ کہ کلمہ جداگانہ و فاعل فعل اند مدہ زائدہ نیستند لہٰذا قبل اینہا واو و یا الف شود و باجتماع ساکنین بیفتد چوں دَعَوْا و یَخْشَوْنَ و تَخْشَوْنَ و تَخْشَیْنَ ۔

ترجمہ مع تشریح۔ قاعدہ۳۔ جس واو ساکن کو دوسری واو میں ادغام نہ کیا گیا ہو وہ واو ساکن کسرہ کے بعد یا ہو جاتی ہے جیسے مِیْعَادٌ اصل میں مِوْعَادٌ تھا بعد کسرہ واو ساکن واقع ہوئی لہٰذا وہ واو یا ہو گئی اور اِجْلِوَّاذٌ میں جو واو ساکن بعد کسرہ ہے اس کو ثانی واو میں ادغام کیا گیا ہے لہٰذا اس واو کو یا سے نہیں بدلا جاتا اور جس یائے ساکن کو دوسری یا میں ادغام نہیں کیا گیا ہے وہ یا ضمہ کے بعد واو ہو جاتی ہے جیسے مُوْسِرٌ اصل میں مُیْسِرٌ تھا یا واو ہو گئی مُوْسِرٌ ہوا۔ اور مُیَّزٌ میں پہلی یاے ساکن دوسری یا میں مدغم ہونے کی وجہ سے بعد ضمہ واقع ہونے کے باوجود بھی واو نہیں ہوئی ہے اور الف بعد ضمہ واقع ہونے کی صورت میں واو ہو جاتی ہے اور بعد کسرہ واقع ہونے کی صورت میں یا ہو جاتی ہے جیسے قَاتَلَ ماضی معروف کی الف قُوْتِلَ ماضی مجہول میں بعد ضمہ واقع ہونے کی وجہ سے واو ہو گئی ہے اور مِحْرَابٌ اسم آلہ کے واحد کی الف مَحَارِیْبُ جمع میں بعد کسرہ واقع ہونے کی وجہ سے یا ہو گئی ہے قاعدہ۴۔ جو اصلی واو اور یا باب افتعال کے فا کلمہ میں واقع ہو وہ واو و یا تا ہو کے تا میں ادغام ہو جاتی ہے جیسے اِتَّقَدَ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا واو تا ہو کے تا میں ادغام ہو گیا اِتَّقَدَ ہوا اور اِتَّسَرَ اصل میں اِیْتَسَرَ تھا یا تا ہو کے تا میں ادغام ہو گیا۔ اِتَّسَرَ ہوا قاعدہ۵۔ کلمہ کے شروع میں اگر واو مکسور ہو تو اس کو ہمزہ مکسورہ سے بدلنا جائز ہے اور کلمہ کے شروع یا وسط میں واو مضموم ہو تو اس کو ہمزہ مضموم سے بدلنا جائز ہے جیسے وِشَاحٌ کو اِشَاحٌ کر لیا جاتا ہے اور وَجْہٌ کی جمع وُجُوْہٌ کو اُجُوْہٌ اور وُقِّتَتْ صیغہ ماضی مجہول کو اُقِّتَتْ اور دَارٌ کی جمع اَدْوُرٌ کو اَدْؤُرٌ کر لیا جاتا ہے اور جو واو مفتوح کلمہ کے شروع میں واقع ہو اس کو ہمزہ مفتوح سے بدلنا شاذ ہے جیسے وَحَدٌ کو اَحَدٌ اور وَنَاۃٌ کو اَنَاۃٌ کر لیا جاتا ہے۔ قاعدہ۶ جب دو واو متحرک کلمہ کے شروع میں واقع ہوں تو پہلی واو کو وجوباً ہمزہ کر لیا جاتا ہے جیسے وَاصِلَۃٌ کی جمع وَوَاصِلُ کو اَوَاصِلُ اور وَاصِلٌ کی تصغیر وُوَیْصِلٌ کو اُوَیْصِلٌ کر لیا جاتا ہے۔ قاعدہ۷۔ جو واو اور یاے متحرکہ فتحہ کے بعد واقع ہو وہ واو اور یا چند شرائط کے ساتھ الف ہو جاتی ہے پہلی شرط وہ واو اور یا فا کلمہ میں نہو پس فَوَعَدَ اور تَوَفِّیْ کی واو اور تَیَسَّرَ کی یا الف نہو گی کیونکہ ان الفاظ میں واو اور یا فا کلمہ میں واقع ہوئی ہے۔ دوسری شرط وہ واو اور یا لفیف کے عین کلمہ میں واقع نہو پس طَوٰی اور حَیِیَ کی واو اور یا الف نہو گی کیونکہ لفیف کے عین کلمہ میں واقع ہوئی ہے تیسری شرط وہ واو اور یا الف تثنیہ کے پہلے نہو پس دَعَوَا اور رَمَیَا میں واو اور یا الف نہو گی کیونکہ الف تثنیہ کے پہلے واقع ہوئی ہے چوتھی شرط وہ واو اور یا مدہ زائدہ کے پہلے نہو پس طَوِیْلٌ کی واو اور غَیُوْرٌ کی یا اور غَیَابَۃٌ کی یا الف نہو گی کیونکہ مدہ زائدہ کے پہلے واقع ہوئی۔ چنانچہ طَوِیْلٌ کی واو مدہ زائدہ یا کے پہلے اور غَیُوْرٌ کی یا مدہ زائدہ واو کے پہلے اور غَیَابَۃٌ کی یا مدہ زائدہ الف کے پہلے واقع ہوئی ہے۔ اور فَعَلُوْا یَفْعَلُوْا یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُوْنَ کی واو اور تَفْعَلِیْنَ کی یا مدہ زائدہ نہیں ہے بلکہ علیحدہ کلمہ اور فعل کے فاعل ہے۔ اور ظاہر ہے کہ فعل کا کلمہ الگ اور فاعل کا کلمہ الگ ہوتا ہے۔ بنا بریں فَعَلُوْا وغیرہ میں واو الگ کلمہ اور تَفْعَلِیْنَ میں یا الگ کلمہ ہے لہٰذا اس واو اور یا کے پہلے جو واو اور یا واقع ہو وہ الف ہو کے اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا پہلی واو الف ہو کے دوسری واو کے ساتھ اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے۔ اور یَخْشَوْنَ تَخْشَوْنَ اصل میں یَخْشَیُوْنَ اور تَخْشَیُوْنَ تھا۔ پہلی واو الف ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور تَخْشَیْنَ اصل میں تَخْشَیِیْنَ تھا پہلی یا الف ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے۔

قبل یاے مشدد ونون تاکید نباشد چوں عَلَوِیٌّ و اِخْشَیِنَّ بمعنی لون و عیب نباشد چوں عَوِرَ و صَیِدَ بر وزن فَعَلَانٌ نباشد چوں دَوَرَانٌ و سَیَلَانٌ و نہ بر وزن فَعَلٰی چوں صَوَرٰی و حَیَدٰی و نہ بر وزن فَعَلَةٌ چوں حَوَکَةٌ و ہم افتعال بمعنی تفاعُل نباشد چوں اِجْتَوَرَ و اِعْتَوَرَ کہ بمعنی تجاور و تعاور ست مثال قَالَ و بَاعَ و دَعَا و رَمٰی و بَابٌ و نَابٌ و وقوع ساکن و وقوع تاے تانیث فعل ماضی اگرچہ متحرک باشد بعد ایں چنیں الف موجب سقوط آنست مثل دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْا و تَرْضَیْنَ مگر در صیغ ماضی معروف از جمع مؤنث غائب تا آخر بعد حذف الف فا را در واوی مفتوح العین و مضموم العین ضمہ دہند چوں قُلْنَ و طُلْنَ و در یائی و مکسور العین کسرہ چوں بِعْنَ و خِفْنَ

قاعدہ۶ حرکت واو و یا بما قبل آں کہ ساکن باشد نقل کنند و اگر آں حرکت فتحہ باشد واو و یا را الف کنند بشروط مذکورہ بالا چوں یَقُوْلُ و یَبِیْعُ و یُقَالُ و یُبَاعُ و در صورت وقوع ساکن بعد اینچنیں واو و یا آنہا ساقط شوند بر تقدیر ضمہ و کسرہ و بر تقدیر فتحہ الف بدل آنہا در مَنْ و عَدَ بسبب شرط اول و در یَطْوِیْ و یَحْیٰی بسبب شرط ۲ و در مِقْوَالٌ و تَحْوَالٌ و تِبْیَانٌ و تَمْیِیْزٌ بسبب شرط ۴ نقل حرکت نکردند لیکن واو مفعول از شرط رابع مستثنی ست لہذا در مَقُوْلٌ و مَبِیْعٌ نقل حرکت کردند و در یَعْوَرُ و یَصْیَدُ و اَسْوَدُ و اَبْیَضُ و مُسْوَدَّةٌ بسبب شرط ۶ نقل حرکت نشد بودن کلمہ اَفْعَلُ التفضیل یا فعل تعجب یا از ملحقات مانع نقل حرکت ست لہذا در اَقْوَلُ و مَا اَقْوَلَہٗ و اَقْوِلْ بِہٖ شَرْیَفَ و جَهْوَرَ نقل حرکت نکردند۔

ترجمہ مع تشریح۔ پانچویں شرط واو اور یاے متحرک ماقبل مفتوح نون تاکید اور یاے مشدد کے پہلے نہ ہو جیسے عَلَوِیٌّ کی واو الف نہ ہوگی کیونکہ یاے مشدد کے پہلے واقع ہوئی اور اِخْشَیِنَّ کی یا الف نہ ہوگی کیونکہ نون تاکید کے پہلے واقع ہوئی۔ چھٹی شرط جس لفظ میں واو اور یاے متحرک ماقبل مفتوح ہوئی وہ لفظ رنگ اور عیب کے معنے میں نہ ہو کیونکہ ایسے الفاظ اکثر باب افعلال اور افعیلال سے مستعمل ہیں اور ان بابوں میں ابقائے وزن کیلئے واو اور یا کی تعلیل نہیں ہوتی پس دیسے الفاظ دوسرے ابواب سے مستعمل ہونگی صورت میں بھی واو اور یا کی تعلیل نہیں کیجاتی پس عَوِرَ بمعنی ایک آنکھ والا ہوا میں اور صَیِدَ بمعنی سر بلند رکھا میں واو اور یا کو الف سے نہیں بدلا جاتا۔ ساتویں شرط جس لفظ میں واو اور یاے متحرک ماقبل مفتوح ہوئی وہ لفظ فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے دَوَرَانٌ کی واو اور سَیَلَانٌ کی یا الف نہ ہوگی کیونکہ یہ دونوں لفظ فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں اور وہ لفظ فَعَلٰی کے وزن پر بھی نہ ہو جیسے صَوَرٰی کی واو اور حَیَدٰی کی یا الف نہ ہوگی کیونکہ یہ دونوں لفظ فَعَلٰی کے وزن پر ہیں اور وہ لفظ فَعَلَةٌ کے وزن پر بھی نہ ہو جیسے حَوَکَةٌ کی واو الف نہ ہوگی کیونکہ یہ لفظ فَعَلَةٌ کے وزن پر ہے اور وہ لفظ ایسا صیغہ افتعال نہ ہو جو تفاعل کے معنی میں ہو جیسے اِجْتَوَرَ اور اِعْتَوَرَ کی واو الف نہ ہوگی کیونکہ اول تجاور اور ثانی تعاور کے معنی میں ہے اور اس قاعدہ کی مثال قَالَ ہے جو اصل میں قَوَلَ تھا اور بَاعَ ہے جو اصل میں بَیَعَ تھا اور دَعَا ہے جو اصل میں دَعَوَ تھا اور رَمٰی ہے جو اصل میں رَمَیَ تھا اور بَابٌ ہے جو اصل میں بَوَبٌ تھا اور نَابٌ ہے جو اصل میں نَیَبٌ تھا واو اور یا کو جس الف سے بدلدیگئی ہے جب اس الف کے بعد ساکن واقع ہو یا فعل ماضی کی تائے تانیث واقع ہو خواہ وہ تائے تانیث متحرک ہو تو وہ الف گر جاتی ہے جیسے دَعَتْ اصل میں دَعَاتْ اور دَعَتَا اصل میں دَعَاتَا تھا الف گر گئی ہے اور دَعَوْا اصل میں دَعَاوْا اور تَرْضَیْنَ اصل میں تَرْضَایْنَ تھا الف گر گئی ہے اور ماضی معروف کے صیغہ مؤنث غائب سے آخر تک تمام صیغوں سے بوجہ اجتماع ساکنین الف گر جانیکے بعد فاکلمہ کو پیش دیا جاتا ہے اگر ماضی کا عین کلمہ واو ہو کہ مفتوح ہو جیسے قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا یا عین کلمہ واو مضموم ہو جیسے طُلْنَ کہ اصل میں طَوُلْنَ تھا اور فاکلمہ کو زیر دیا جاتا ہے اگر ماضی کے عین کلمہ میں یا ہو یا عین کلمہ مکسور ہو جیسے بِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ اور خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا واو اور یا الف ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی پھر قُلْنَ طُلْنَ کے فاکلمہ کو پیش اور بِعْنَ خِفْنَ کے فاکلمہ کو زیر دیا گیا ہے۔ قاعدہ۶۔ واو اور یاے متحرک کے پہلے اگر ساکن ہو تو واو اور یا کی حرکت ماقبل میں نقل کرتے ہیں اور وہ حرکت اگر فتحہ ہو تو واو اور یا کو شروط مذکورہ کے ساتھ الف کر لیتے ہیں جیسے یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا واو اور یا کی حرکت ماقبل میں نقل ہوگئی ہے اور یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ اور یُبَاعُ اصل میں یُبْیَعُ تھا واو اور یا کی حرکت ماقبل میں نقل ہونے کے بعد واو اور یا الف ہوگئی ہے اور جس واو اور یا کی حرکت ماقبل میں دیدیا گیا ہے اس واو اور یا کے بعد اگر ساکن ہو تو اجتماع ساکنین سے واو اور یا گر جاتی ہے اور مَنْ وَعَدَ میں شرط اول کے سبب سے یعنی واو فاکلمہ میں ہونیکی وجہ سے واو کی حرکت ماقبل کو نہیں دیجاتی اور یَطْوِیْ اور یَحْیٰی میں دوسری شرط یعنی واو اور یا لفیف کے عین کلمہ میں ہونیکی وجہ سے واو اور یا کی حرکت ماقبل کو نہیں دیجاتی اور مِقْوَالٌ تَحْوَالٌ تِبْیَانٌ تَمْیِیْزٌ میں چوتھی شرط یعنی واو اور یاے متحرک مدہ زائدہ کے پہلے واقع ہونیکی وجہ سے

قاعدہ۹۔ حرکت واو و یائے عین ماضی مجہول بعد اسکان ماقبل بماقبل دہند پس واو یا شود چوں قِیْلَ و بِیْعَ و اُخْتِیْرَ و اُنْقِیْدَ
و جائز ست کہ حرکت ماقبل باقی دارند و واو و یا را ساکن کنند پس یا واو شود چوں قُوْلَ و بُوْعَ و اُخْتُوْرَ و اُنْقُوْدَ و در صورت ابدال
اشمام ضمہ بکسرہ فاہم جائز ست قِیْلَ و بِیْعَ بنہجے ادا کنند کہ بوی ضمہ در کسرہ قاف و با یافتہ شود دریں قاعدہ شرط است کہ در معروف
تعلیل شدہ باشد لہذا در اُعْتُوِرَ تعلیل نکنند و ہرگاہ ایں یا بالتقائے ساکنین در صیغ جمع مؤنث غائب تا آخر بیفتد در واوی
مفتوح العین فا را ضمہ دہند و در یائی و مکسور العین کسرہ صیغ معروف و مجہول بیک صورت شود چوں قُلْتُ و بِعْتُ و خِفْتُ فائدہ۔ در
مجہول اِسْتِفْعَالْ نقل حرکت بایں قاعدہ نیست بلکہ بقاعدۂ ہشتم پس در او جمیع احوال قِیْلَ مثل قُوْلَ و اشمام جاری نخواہد شد

ترجمہ مع تشریح۔ قاعدہ۹۔ ماضی مجہول کا عین کلمہ واو اور یا ہونیکی صورت میں اس واو اور یا کی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں ماقبل کو ساکن کر دینے کے بعد پھر اگر عین کلمہ میں واو ہو تو وہ واو یا ہو جاتی ہے جیسے قِیْلَ اصل میں قُوِلَ تھا قاف کے ضمہ کو ہٹا کے واو کے کسرہ قاف کو دیدیا گیا پھر واو یا ہوگئی قِیْلَ ہوا اور بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا با کے ضمہ کو ہٹا کے یا کے کسرہ با کو دیدیا گیا ہے اور اُخْتِیْرَ اصل میں اُخْتُیِرَ تھا تا کے ضمہ کو ہٹا کے یا کے کسرہ تا کو دیدیا گیا اُخْتِیْرَ ہوا۔ اور اُنْقِیْدَ اصل میں اُنْقُوِدَ تھا قاف کے ضمہ کو ہٹا کے واو کے کسرہ قاف کو دیدیا گیا پھر واو ساکن ماقبل مکسور ہونیکی وجہ سے واو کو یا سے بدل دیا گیا اُنْقِیْدَ ہوا۔ اور جائز ہے کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ کے پہلے حرف کا پیش باقی رکھ کے عین کلمہ کو ساکن کر دیں اور عین کلمہ یا ہونیکی صورت میں یا کو واو کر لیں جیسے قُوْلَ بُوْعَ اُخْتُوْرَ اُنْقُوْدَ۔ کہ بُوْعَ اصل میں بُیْعَ اور اُخْتُوْرَ اصل میں اُخْتُیْرَ تھا یا ساکن ماقبل مضموم ہونیکی وجہ سے یا واو ہوگئی ہے اور ماضی مجہول کے عین کلمہ کی حرکت ماقبل میں نقل کرنیکی صورت میں فاکلمہ کے کسرہ کو ضمہ کی بو دیکے پڑھنا بھی جائز ہے جس کو اصطلاح میں اشمام کہا جاتا ہے پس قِیْلَ اور بِیْعَ کو اس طرح پر پڑھتے ہیں کہ قاف کے کسرہ میں اور با کے کسرہ میں ضمہ کی بو پائی جاوے اور ماضی مجہول کے عین کلمہ واو اور یا ہونیکی صورت میں تعلیل ہونیکے لئے شرط یہ ہے کہ اس کی ماضی معروف میں تعلیل ہو لہذا اُعْتُوِرَ میں تعلیل نہیں کرتے کیونکہ اِعْتَوَرَ معروف میں تعلیل نہیں ہوئی اور ماضی مجہول کی یہ یا جو عین کلمہ میں واقع ہوتی ہے جب جمع مؤنث غائب سے لیکر آخر تک کے صیغوں سے اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے تو جس ماضی معروف کا عین کلمہ مفتوح اور واوی ہو اس کے فاکلمہ کو پیش دیدیتے ہیں اور جس ماضی کا عین کلمہ یائی ہو یا مکسور ہو اس کے فاکلمہ کو زیر دیدیتے ہیں پس معروف و مجہول کے صیغوں کی ایک صورت ہو جاتی ہے جیسے قُلْتُ ماضی معروف کا صیغہ واحد متکلم بھی ہو سکتا ہے اور ماضی مجہول کا صیغہ واحد متکلم بھی اور یہ قُلْتُ باب نَصَرَ سے مستعمل ہے جس کی ماضی معروف کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور بِعْتُ بھی ماضی معروف و مجہول دونوں کا صیغہ واحد متکلم ہو سکتا ہے اور ضَرَبَ سے مستعمل ہے اور عین کلمہ میں یا واقع ہوئی تھی اور خِفْتُ بھی بِعْتُ کے مانند دونوں صیغے ہو سکتا ہے اور باب سَمِعَ سے مستعمل ہے اور عین کلمہ میں واو مکسور واقع ہوئی تھی۔ فائدہ۔ باب اِسْتِفْعَالْ کی ماضی مجہول مثلاً اُسْتُقِیْلَ اور اُسْتُبِیْعَ میں واو اور یا کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا اس قاعدہ سے نہیں بلکہ آٹھواں قاعدہ یعنی یَقُوْلُ وغیرہ کے قاعدہ سے ہے پس اُسْتُقِیْلَ اصل میں اُسْتُقْوِلَ اور اُسْتُبِیْعَ اصل میں اُسْتُبْیِعَ تھا اول میں واو کا کسرہ قاف ساکن کو دیکے واو کو یا کر لی گئی ہے۔ اور ثانی میں یا کا کسرہ با ساکن کو دیدیا گیا ہے جس طرح کہ یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا واو کے پیش قافِ ساکن کو دیدیا گیا ہے اور اس نقل حرکت کے وقت ماقبل کو ساکن بنانیکی ضرورت نہیں ہوئی۔ بخلاف قِیْلَ وغیرہ کے کہ اس میں نقل حرکت کے وقت ماقبل کو ساکن بنانیکی ضرورت ہوئی ہے۔ بنابریں اُسْتُقِیْلَ باب استفعال کے صیغہ ماضی مجہول میں قِیْلَ کے تمام احوال مثلاً قُوْلَ اور اشمام وغیرہ جاری نہونگے۔

توضیح۔ قُلْتُ ماضی معروف کا صیغہ واحد متکلم ہونیکی صورت میں اصل میں قَوَلْتُ تھا واو الف ہوکے الف و لام دو ساکن جمع ہونیکی وجہ سے الف گر گئی اور واو محذوف پر دال ہونے کیلئے قاف کے زبر کو پیش سے بدل دیا گیا۔ اور ماضی مجہول کا صیغہ واحد متکلم ہونیکی صورت میں اصل میں قُوِلْتُ تھا قاف کے پیش ہٹا کے واو کے زیر قاف کو دیکے واو کو یا سے بدل دی گئی پھر اجتماع ساکنین سے یا حذف ہو جانیکے بعد عین کلمہ واوی ہونے پر دال ہونیکے لئے قاف کے زیر کو پیش سے بدل دیا گیا قُلْتُ ہوا۔ اور بِعْتُ صیغہ معروف ہونیکی صورت میں اصل میں بَیَعْتُ تھا یا الف ہوکے اجتماع ساکنین سے گر گئی پھر یائے محذوف پر دال ہونے کیلئے با کے زبر کو زیر سے بدل دیا گیا۔ اور صیغہ مجہول ہونیکی صورت میں اصل میں بُیِعْتُ تھا با کا پیش ہٹا کے یا کا زیر با کو دیدیا گیا اور اجتماع ساکنین سے یا گر گئی اور خِفْتُ صیغہ معروف ہونیکی صورت میں اصل میں خَوِفْتُ تھا واو الف ہوکے اجتماع ساکنین سے گر گئی اور عین کلمہ مکسور رہونے پر دال ہونے کیلئے فا کے زبر کو زیر سے بدل دیا گیا۔ اور صیغہ مجہول ہونے کی صورت میں اصل میں خُوِفْتُ تھا کسرہ واو ماقبل میں نقل ہوکر

قاعدہ[۱]۔ واو و یاے لام فعل بعد کسرہ و ضمہ در یَفْعُلُ و تَفْعُلُ و اَفْعُلُ و نَفْعُلُ ساکن شود چوں یَدْعُوْ و یَرْمِیْ و بعد فتحہ بقاعدہ قَالَ الف شود چوں یَخْشٰی و یَرْضٰی و اگر واو بعد ضمہ بود و بعد آں واو و یا بعد کسرہ بود و بعد آں یا آں ہم ساکن شود و باجتماع ساکنین بیفتد چوں یَدْعُوْنَ و تَرْمِیْنَ و اگر واو بعد ضمہ بود و بعد آں یا چوں تَدْعِیْنَ کہ در اصل تَدْعُوِیْنَ بود یا بعد کسرہ بود و بعد آں واو چوں یَرْمُوْنَ باسکان ماقبل حرکت واو و یا بآں نقل کنند پس واو یا و یا واو شود باجتماع ساکنین بیفتد چوں تَدْعِیْنَ و یَرْمُوْنَ کہ ایں ہر دو مثال گذشتہ و لَقُوْا و رَمُوْا۔ قاعدہ[۱۱]۔ واو طرف بعد کسرہ یا شود چوں دُعِیَ دُعِیَا دَاعِیَانِ دَاعِیَۃٌ۔ قاعدہ[۱۲]۔ یاے طرف بعد ضمہ واو شود چوں نَهُوَ کہ در اصل نَهُیَ بود صیغہ واحد مذکر غائب از کَرُمَ۔ قاعدہ[۱۳]۔ واو عین مصدر بعد کسرہ یا شود بشرط آنکہ در فعل آں تعلیل شدہ باشد چوں قِیَامًا مصدر قَامَ و صِیَامًا مصدر صَامَ نہ قِوَامًا مصدر قَاوَمَ و ہمچنیں واو عین جمع کہ در واحد ساکن بود یا معلّل چوں حِیَاضٌ جمع حَوْضٍ و جِیَادٌ جمع جَیِّدٍ۔

ترجمہ مع تشریح۔ قاعدہ[۱]۔ فعل کے لام کلمہ میں جو واو ضمہ کے بعد واقع ہو اور جو یا کسرہ کے بعد واقع ہو وہ واو اور یا واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر واحد متکلم۔ جمع متکلم ان پانچ صیغوں میں ساکن ہو جاتی ہیں۔ جیسے یَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ تھا لام کلمہ کی واو بعد ضمہ واقع ہونے کی وجہ سے ساکن ہو گئی اور یَرْمِیْ اصل میں یَرْمِیُ تھا لام کلمہ کی یا بعد کسرہ واقع ہونے کی وجہ سے ساکن ہو گئی اور مذکورہ واو اور یا بعد فتحہ واقع ہونے کی صورت میں قَالَ کے قاعدہ سے الف ہو جاتی ہے جیسے یَخْشٰی اصل میں یَخْشَیُ تھا یا الف ہو گئی یَخْشٰی ہوا۔ اور یَرْضٰی اصل میں یَرْضَوُ تھا واو تیسرے کلمہ سے جو تھا کلمہ میں واقع ہوا اور ماقبل واو کی حرکت واو کا مخالف ہے لہذا واو یا ہو گئی یَرْضَیُ ہوا پھر یا الف ہو گئی یَرْضٰی ہوا۔ اور اگر واو ضمہ کے بعد واقع ہو اور اس واو کے بعد دوسری واو ساکن ہو تو واو اول ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے یَدْعُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا پہلی واو ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے۔ اور اگر یا کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس یا کے بعد دوسری یا ساکن ہو تو پہلی یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے تَرْمِیْنَ اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا پہلی یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور اگر ضمہ کے بعد واو واقع ہو اور اس واو کے بعد یا ہو تو ماقبل واو کا ضمہ ہٹا کے واو کی حرکت ماقبل کو دیجاتی ہے۔ پس واو یا ہو جاتی ہے اور اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا عین سے پیش ہٹا کے واو کا زیر عین کو دیدیا گیا پھر واو یا ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی تَدْعِیْنَ ہوا اور اگر یا کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس یا کے بعد واو ہو تو ماقبل یا کے کسرہ کو ہٹا کر یا کی حرکت ماقبل کو دیجاتی ہے پھر یا واو ہو کے اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے یَرْمُوْنَ اصل میں یَرْمِیُوْنَ تھا میم سے کسرہ ہٹا کے یا کا ضمہ میم کو دیدیا گیا پھر یا بعد ضمہ واقع ہونے کی وجہ سے واو ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی یَرْمُوْنَ ہوا۔ اور لَقُوْا اصل میں لَقِیُوْا تھا بعد کسرہ یا واقع ہوئی اور اس یا کے بعد واو ہے لہذا قاف کا کسرہ ہٹا کے یا کا پیش قاف کو دیدیا گیا پھر یا واو ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی لَقُوْا ہوا اور رَمُوْا کو اسی پر قیاس کر لو۔ قاعدہ[۱۱]۔ لام کلمہ میں جو واو کسرہ کے بعد واقع ہو وہ واو یا ہو جاتی ہے جیسے دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا دُعِیَا اصل میں دُعِوَا تھا اور دَاعِیَانِ اصل میں دَاعِوَانِ اور دَاعِیَۃٌ اصل میں دَاعِوَۃٌ تھا بعد کسرہ لام کلمہ میں واو واقع ہوئی لہذا وہ واو یا ہو گئی۔ قاعدہ[۱۲]۔ ضمہ کے بعد جو یا لام کلمہ میں واقع ہو وہ یا واو ہو جاتی ہے۔ جیسے نَهُوَ اصل میں نَهُیَ تھا باب کرم سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب یا واو ہو کے نَهُوَ ہوا۔ قاعدہ[۱۳]۔ مصدر کے عین کلمہ میں جو واو کسرہ کے بعد واقع ہو وہ واو یا ہو جاتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس مصدر کے فعل میں تعلیل ہو جیسے قَامَ کا مصدر قِیَامًا اور صَامَ کا مصدر صِیَامًا اصل میں قِوَامًا اور صِوَامًا تھا واو یا ہو گئی قِیَامًا اور صِیَامًا ہوا اور قَاوَمَ کا مصدر قِوَامًا میں تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ قَاوَمَ فعل میں تعلیل نہیں ہوئی۔ اسی طرح جمع کے عین کلمہ میں جو واو بعد کسرہ واقع ہو وہ واو یا ہو جاتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ واو واحد میں ساکن ہو یا معلل ہو جیسے حَوْضٌ کی جمع حِیَاضٌ اصل میں حِوَاضٌ تھا اور جَیِّدٌ کی جمع جِیَادٌ اصل میں جِوَادٌ تھا واو یا ہو گئی حِیَاضٌ اور جِیَادٌ ہوا اور حَوْضٌ واحد کی واو ساکن ہے اور جَیِّدٌ واحد کی واو معلل ہے۔ توضیح۔ جَیِّدٌ اصل میں جَیْوِدٌ تھا واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئیں اور اول ان کا ساکن ہے لہذا واو کو یا سے بدلنے کے بعد یا کو یا میں ادغام کیا گیا جَیِّدٌ ہوا پس جَیِّدٌ کی واو میں تعلیل ہونے کی وجہ سے جید کی واو کو معلل کہا جاتا ہے اور قَاوَمَ قَاتَلَ کے وزن پر باب مفاعلہ کے ماضی کا صیغہ واحد مذکر[۲]

قاعدہ[۱۴]۔ چوں واو و یا غیر مبدل جمع شوند در غیر ملحق و اول اینہا ساکن باشد واو یا شدہ در یا ادغام یابد و ضمۂ ماقبل کسرہ گردد چوں سَیِّدٌ و مَرْمِیٌّ و مُضِیٌّ مصدر مَضٰی یَمْضِیْ کہ در اصل مُضُوْیٌ بود و دریں بکسر فا باتباع عین ہم جائز ست و در ایْوِ امر حاضر معروف اَوٰی یَاوِیْ بسبب مبدلیت یا از ہمزہ و در ضَیْوَنٌ بسبب الحاق ایں قاعدہ جاری نشد قاعدہ[۱۵]۔ دو واو کہ در آخر فُعُوْلٌ باشد ہر دو یا شدہ ادغام یابند و ضمۂ ماقبل کسرہ شود و رواست کہ فاہم کسرہ یابد چوں دُلِیٌّ در دُلُوْوٌ جمع دَلْوٍ قاعدہ[۱۶]۔ واو لام کلمۂ اسم کہ بعد ضمہ بود بعد کسرہ شدہ یا شود و ساکن شدہ باجتماع ساکنین باتنوین حذف شود چوں اَدْلٍ در اَدْلُوٌ جمع دَلْوٍ و تَعَلٍّ و تَعَالٍ مصدر تَفَعَّلَ و تَفَاعَلَ و یا ہم بعد کسرہ شود و بعد اسکان بسبب اجتماع ساکنین بیفتد چوں اَظْبٍ در اَظْبُیٌ جمع ظَبْیٌ۔ قاعدہ[۱۷]۔ واو و یا کہ عین فَاعِلٌ باشد و در فعل تعلیل شدہ ہمزہ شود چوں قَائِلٌ و بَائِعٌ قاعدہ[۱۸]۔ واو و یا و الف زائد بعد الف مَفَاعِلُ ہمزہ شود چوں عَجَائِزُ در عَجَاوِزُ جمع عَجُوْزٍ و شَرَائِفُ در شَرَایِفُ جمع شَرِیْفَۃٍ و رَسَائِلُ جمع رِسَالَۃٍ و ابدال یا بہمزہ در مَصَائِبُ جمع مُصِیْبَۃٍ با آنکہ اصلی ست شاذ ست۔

ترجمہ مع تشریح۔ قاعدہ[۱۴]۔ جب واو اور یا غیر مبدل ایسے ایک کلمہ میں جمع ہو جاویں جو کلمہ ملحق نہیں ہے اور ان دونوں سے اول ساکن ہو تو واو یا ہو کے یا میں ادغام پاتا ہے خواہ واو یا کے پہلے ہو یا یا کے بعد ہو اور ماقبل کا ضمہ کسرہ ہو جاتا ہے جیسے سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ تھا واو یا ہو کے یا میں ادغام پایا اور مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا واو یا ہو کے یا میں ادغام پانے کے بعد میم کے پیش کو زیر سے بدل دیا گیا مَرْمِیٌّ ہوا۔ اور اس میں واو یا کے پہلے واقع ہوئی اور سَیْوِدٌ میں واو یا کے بعد واقع ہوئی۔ اور مُضِیٌّ مَضٰی یَمْضِیْ کا مصدر اصل میں مُضُوْیٌ تھا واو یا ہو کے یا میں ادغام پایا اور ضاد کے پیش کو زیر سے بدل دیا گیا اور اسی مُضِیٌّ میں فا کلمہ میم کو عین کلمہ ضاد کا تابع بنا کے مِضِیٌّ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور اَوٰی یَاوِیْ سے امر معروف کے صیغہ واحد مذکر ایْوِ میں واو کو یا سے بدل کے ادغام نہیں کیا جاتا کیونکہ ایْوِ کی یا ہمزہ سے بدل ہو کے آئی ہے اور ضَیْوَنٌ میں واو کو یا سے نہیں بدلی جاتی کیونکہ یہ کلمہ جَعْفَرٌ کے ساتھ ملحق ہے اور واو و یا کے اجتماع کے بعد واو کو یا کرنے کے لئے یا غیر مبدل اور کلمہ غیر ملحق ہونا شرط ہے۔ قاعدہ[۱۵]۔ جو دو واو فُعُوْلٌ وزن کے آخر میں واقع ہو وہ دونوں یا ہو کے ایک یا دوسری میں ادغام ہو جاتا ہے اور ماقبل کا فتحہ کسرہ ہو جاتا ہے اور فا کلمہ کا کسرہ بھی جائز ہے جیسے دَلْوٌ کی جمع دُلُوْوٌ کی دونوں واو یا ہو کے ایک دوسرے میں ادغام ہونے کے بعد لام کے پیش کو زیر سے بدل دیا گیا ہے دُلِیٌّ ہوا۔ اور لام کا تابع بنا کے دال کو زیر دیکے دِلِیٌّ پڑھنا بھی جائز ہے۔ قاعدہ[۱۶]۔ جو واو اسم کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد واقع ہو اس واو کے پہلے کے ضمہ کو کسرہ سے بدل کے واو کو یا سے بدل دیجاتی ہے اور یا ساکن ہو کے تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے دَلْوٌ کی جمع اَدْلُوٌ میں لام کے پیش کو زیر سے بدل کے واو کو یا سے بدل دیگئی پھر یا پر ضمہ ثقیل ہونیسے ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے یا گر گئی اَدْلٍ ہوا۔ اور باب تَفَعُّلٌ کے مصدر تَعَلٍّ اصل میں تَعَلُّوٌ تھا لام کے پیش کو زیر سے بدل کے تَعَلِّوٌ کر لیا گیا پھر واو کو یا سے بدل کے تَعَلِّیٌ کر لیا گیا پھر یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی تَعَلٍّ ہوا۔ اور باب تفاعل کے مصدر تَعَالٍ اصل میں تَعَالُوٌ تھا لام کا پیش زیر ہو کے واو یا ہو گئی پھر یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی تَعَالٍ ہوا۔ اور جو یا لام کلمہ میں بعد ضمہ واقع ہو اس یا کے پہلے کا ضمہ بھی کسرہ ہو جاتا ہے پھر یا کو ساکن کرکے اجتماع ساکنین گرا دیجاتی ہے جیسے ظَبْیٌ کی جمع اَظْبُیٌ میں با کے پیش کو زیر سے بدل کے یا کو ساکن کر دیا جاتا ہے اور اجتماع ساکنین سے یا حذف ہونے کے بعد اَظْبٍ ہو جاتا ہے۔ قاعدہ[۱۷]۔ فاعل کے وزن کے عین کلمہ میں جو واو اور یا ہو وہ واو اور یا ہمزہ ہو جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس وزن کے فعل میں تعلیل واقع ہوئی ہو۔ جیسے قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ اور بَائِعٌ اصل میں بَایِعٌ تھا واو اول میں اور یا ثانی میں ہمزہ ہو کے قَائِلٌ اور بَائِعٌ ہو گیا ہے۔ قاعدہ[۱۸]۔ جو واو زائدہ اور یا زائدہ اور الف زائدہ مَفَاعِلُ کے وزن میں بعد الف واقع ہو وہ واو زائدہ اور یا زائدہ اور الف زائدہ ہمزہ ہو جاتا ہے۔ جیسے عَجُوْزٌ کی جمع عَجَائِزُ اصل میں عَجَاوِزُ تھا واو ہمزہ ہو گیا اور شَرِیْفَۃٌ کی جمع شَرَائِفُ اصل میں شَرَایِفُ تھا یا ہمزہ ہو گیا اور رِسَالَۃٌ کی جمع رَسَائِلُ میں رِسَالَۃٌ کی الف زائدہ ہمزہ ہو گیا اور مُصِیْبَۃٌ کی جمع مصائب میں یا کو ہمزہ سے بدل دینا حالانکہ یہ یا زائدہ نہیں بلکہ اصلی ہے شاذ یعنی خلاف قاعدہ ہے۔

قاعدہ[19] - واو و یا کہ طرف باشد و بعد الف زائد افتد ہمزہ شود چوں دُعَاءٌ در دُعَاوٌ و رِدَاءٌ در رِدَایٌ و ایں ہر دو مصدر اند و دِعَاءٌ در دِعَایٌ جمع دَاعٍ و اَسْمَاءٌ در اَسْمَاوٌ جمع اِسْمٌ کہ دراصل سِمْوٌ بود و اَحْیَاءٌ جمع حَیٌّ و کِسَاءٌ و رِدَاءٌ اسم جامد۔ قاعدہ[20] - واو یکہ رابع باشد یا زائد و بعد ضمہ واو ساکن نباشد یا شود چوں یُدْعَیَانِ و اُعْلِیَتْ و اِسْتُعْلِیَتْ در مَدَاعِیْ جمع مِدْعَاءٌ آلہ کہ دراصل مَدَاعِیْوُ نزدیک محققان فن صرف واو بہمیں قاعدہ یا شدہ دریا مدغم گردیدہ ورنہ قاعدہ سَیِّدٌ دراں جاری نمیتواند شد زیرا کہ یا در مَدَاعِیْوُ بدل ست از الف۔ قاعدہ[21] - الف بعد ضمہ واو شود چوں ضُوْرِبَ و ضُوَیْرِبٌ و بعد کسرہ یا چوں مَحَارِیْبُ۔ قاعدہ[22] - الف زائدہ قبل الف تثنیہ و جمع مؤنث سالم یا شود چوں حُبْلَیَانِ و حُبْلَیَاتٌ قاعدہ[23] - یا کہ عین وزن فُعْلٌ جمع و فُعْلٰی مؤنث باشد در صفت بعد کسرہ گردد چوں بِیْضٌ جمع بَیْضَاءُ و حِیْکٰی در اسم واو شود بقاعدہ ۳ اسم تفضیل را حکم اسم دادہ اند چوں طُوْبٰی و کُوْسٰی مؤنث اَطْیَبُ و اَکْیَسُ۔

ترجمہ مع تشریح - قاعدہ[19] جو واو اور یا الف زائدہ کے بعد لام کلمہ میں واقع ہو وہ واو اور یا ہمزہ ہو جاتا ہے جیسے دُعَاءٌ میں دُعَاوٌ اور رِدَاءٌ میں رِدَایٌ یہ دونوں مصدر ہیں پس دُعَاوٌ مصدر کے لام کلمہ میں الف زائدہ کے بعد واو واقع ہوئی لہذا وہ واو ہمزہ ہو گیا اور رِدَایٌ مصدر کے لام کلمہ میں الف زائدہ کے بعد یا واقع ہوئی لہذا وہ یا ہمزہ ہو گیا اور دَاعٍ کی جمع دِعَایٌ میں الف زائدہ کے بعد لام کلمہ میں یا واقع ہوئی لہذا وہ یا ہمزہ ہو گیا دِعَاءٌ ہوا اور اِسْمٌ کی جمع اَسْمَاوٌ میں الف زائدہ کے بعد لام کلمہ میں واو واقع ہوئی لہذا وہ واو ہمزہ ہو گیا اَسْمَاءٌ ہوا۔ اور اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ تھا آخر سے واو کو حذف کر کے واو محذوف کے عوض میں شروع میں ہمزہ وصل مکسور لایا گیا اور واو محذوف کی حرکت میم کو دیدیا گیا اِسْمٌ ہوا۔ اور حَیٌّ کی جمع اَحْیَایٌ میں الف زائدہ کے بعد لام کلمہ میں یا واقع ہوئی لہذا وہ یا ہمزہ ہو گیا اَحْیَاءٌ ہوا۔ اور کِسَاوٌ اسم جامد کے لام کلمہ میں الف زائدہ کے بعد واو واقع ہوئی لہذا وہ واو ہمزہ ہو گیا کِسَاءٌ ہوا۔ اور رِدَایٌ اسم جامد کے لام کلمہ میں الف زائدہ کے بعد یا واقع ہوئی لہذا وہ یا ہمزہ ہو گیا رِدَاءٌ ہوا۔ قاعدہ[20] - جو واو چوتھا کلمہ یا اس سے زائد میں واقع ہو اور اس واو سے پہلے ضمہ نہ ہو اور واو ساکن نہ ہو وہ واو یا ہو جاتی ہے جیسے یُدْعَیَانِ اصل میں یُدْعَوَانِ تھا واو چوتھا کلمہ میں واقع ہوئی اور اسکے پہلے پیش اور واو ساکن نہیں لہذا واو یا ہو گئی یُدْعَیَانِ ہوا۔ اسی طرح اُعْلِیَتْ اصل میں اُعْلِوَتْ اور اِسْتُعْلِیَتْ اصل میں اِسْتُعْلِوَتْ تھا اول میں واو چوتھا کلمہ میں اور ثانی میں واو پانچواں کلمہ میں واقع ہوئی اور واو کے پہلے پیش نہیں لہذا واو یا ہو گئی۔ اور مِدْعَاءٌ اسم آلہ کی جمع مَدَاعِیٌّ میں جو اصل میں مَدَاعِیْوُ تھا واو جو تھا کلمہ سے زائد میں واقع ہوئی اور اس واو کے پہلے پیش اور واو ساکن نہیں لہذا واو یا ہو کے پہلی یا دوسری یا میں ادغام ہو گیا ہے یہی ہے فن صرف کے محققین کا مذہب ورنہ مَدَاعِیٌّ میں سَیِّدٌ کا قاعدہ جاری نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی پہلی یا الف سے بدل ہو کے آئی ہے۔ حالانکہ قاعدہ سَیِّدٌ کیلئے یا او کسی حرف سے مبدل نہ ہونا شرط ہے۔ قاعدہ[21] - جو الف ضمہ کے بعد واقع ہو وہ الف واو ہو جاتی ہے جیسے ضُوْرِبَ ماضی مجہول کے اندر ضَارَبَ ماضی معروف کی الف واو ہو گئی ہے اور جو الف کسرہ کے بعد واقع ہو وہ یا ہو جاتی ہے جیسے مَحَارِیْبُ کے اندر مِحْرَابٌ واحد کی الف یا ہو گئی ہے۔ قاعدہ[22] - الف زائدہ الف تثنیہ اور الف جمع مؤنث سالم کے پہلے یا ہو جاتی ہے جیسے حُبْلَیَانِ تثنیہ میں اور حُبْلَیَاتٌ جمع مؤنث سالم میں حُبْلٰی کی الف زائدہ یا ہو گئی ہے۔ قاعدہ[23] جو یا فُعْلٌ کے وزن کی جمع کے عین کلمہ میں واقع ہو یا تو فُعْلٰی وزن کے مؤنث کے عین کلمہ میں واقع ہو وہ یا صفت میں کسرہ کے بعد ہو جاتی ہے جیسے بَیْضَاءُ کی جمع بُیْضٌ بِیْضٌ بن گیا ہے اور حُیْکٰی حِیْکٰی بن گیا ہے۔ اور وہ یا اسم میں تیسرے قاعدے سے واو ہو جاتی ہے اور اسم تفضیل کو اسم کے حکم دیتے ہیں صفت کے حکم نہیں دیتے۔ جیسے اَطْیَبُ اسم تفضیل کے مؤنث طُوْبٰی میں اَطْیَبُ کی یا واو ہو گئی ہے اور اَکْیَسُ کی یا اس کے مؤنث کُوْسٰی میں واو ہو گئی ہے اصل میں طُیْبٰی اور کُیْسٰی تھا اور یاد رہے کہ جو لفظ صرف ذات پر دال ہو اور کسی قسم کی کیفیت پر دال نہ ہو اس کو اسم کہا جاتا ہے اور جو لفظ ذات مع الکیفیۃ پر دال ہو اس کو صفت کہا جاتا ہے۔ پس اس اعتبار سے اسم تفضیل کو صفت کہا جانا چاہیے کیونکہ وہ بھی ذات مع الکیفیۃ پر دلالت کرتا ہے مگر مصنف فرماتے ہیں کہ علماء نے اسم تفضیل کو اسم کا حکم دیدیا ہے بدیں وجہ اسم تفضیل کے مؤنث میں جو یا ضمہ کے بعد واقع ہوئی اس یا کو واو کر لی گئی ہے اور بِیْضٌ اور حِیْکٰی کو صفت قرار دیکے یا کے پہلے کے پیش کو زیر کر لیا گیا ہے کیونکہ دونوں بُیْضٌ اور حُیْکٰی تھے ۱۲

قاعدہ[۲۴]. واو عین فَعْلُوْلَۃٌ مصدر یا شود چوں کَیْنُوْنَۃٌ فائدہ صرفیاں در تقریر ایں قاعدہ بسیار تطویل کردہ اند واصل کَیْنُوْنَۃٌ کَیْوُنُوْنَۃٌ برآوردہ بقاعدہ سَیِّدٌ واو را یا کردہ حذف کردہ اند وتحقیق ہموں ست کہ گفتیم۔ قاعدہ[۲۵]. یا ر وزن اَفَاعِلُ ومَفَاعِلُ واشباہ آں اگر معرف باللام یا مضاف باشد در حالت رفع وجر ساکن شود چوں ھٰذِہٖ الْجَوَارِیْ وجَوَارِیْکُمْ ومَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ وجَوَارِیْکُمْ ودر بے لام واضافت محذوف شود وتنوین بعین ملحق شود چوں ھٰذِہٖ جَوَارٍ ومَرَرْتُ بِجَوَارٍ ودر حالت نصب مطلقاً مفتوح می آید چوں رَاَیْتُ الْجَوَارِیَ ورَاَیْتُ جَوَارِیَ قاعدہ[۲۶] واو لام فُعْلیٰ بالضم در اسم جامد یا شود ودر صفت بحال خود ماند واسم تفضیل حکم اسم جامد دارد چوں دُنْیَا وعُلْیَا ویا ر لام فَعْلیٰ بالفتح واو شود چوں تَقْوٰی۔

ترجمہ مع تشریح۔ قاعدہ[۲۴]. فَعْلُوْلَۃٌ مصدر کے عین کلمہ میں جو واو ہوتی ہے وہ واو یا ہو جاتی ہے جیسے کَیْنُوْنَۃٌ اصل میں کَوْنُوْنَۃٌ تھا واو یا ہوگئی کَیْنُوْنَۃٌ ہوا۔ فائدہ صرفیوں نے اس قاعدہ کی تقریر میں بہت طوالت اختیار کیا ہے اور کَیْنُوْنَۃٌ کی اصل کَیْوُنُوْنَۃٌ نکال کے سَیِّدٌ کے قاعدے سے واو کو یا کرکے حذف کرتے ہیں اور تحقیق وہی ہے جو ہم نے کہا۔ قاعدہ[۲۵]. اَفَاعِلُ اور مَفَاعِلُ اور ان کے مشابہ الفاظ اگر معرف باللام ہو یا مضاف ہو تو ان الفاظ کے لام کلمہ کی یا متحرک ساکن ہو جاتی ہے رفع اور جر کی حالت میں جیسے ھٰذِہٖ الْجَوَارِیْ میں اَلْجَوَارِیْ معرف باللام ہے اور یہ لفظ اَفَاعِلُ کے وزن پر بھی ہو سکتا ہے اور مَفَاعِلُ کے وزن پر بھی ہو سکتا ہے اور اسی اَلْجَوَارِیْ پر ھٰذِہٖ داخل ہونے کی وجہ سے رفع کی حالت ہے لہٰذا آخری یا ساکن ہوگئی ہے اسی طرح جَوَارِیْکُمْ میں جَوَارِیْ مضاف ہے کُمْ ضمیر کی طرف لہٰذا آخری یا ساکن ہوگئی ہے۔ اور مَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ وجَوَارِیْکُمْ حالت جری کی مثال ہے کیونکہ اَلْجَوَارِیْ اور جَوَارِیْکُمْ پر باحرف جر داخل ہوا ہے اصل میں مَرَرْتُ بِجَوَارِیِکُمْ تھا اور معرف باللام اور مضاف نہونے کی صورت میں یا حذف ہوکے تنوین عین کلمہ کے ساتھ لاحق ہو جاتی ہے جیسے ھٰذِہٖ جَوَارٍ میں یا حذف ہوکے تنوین را کے ساتھ لاحق ہوگئی ہے اسی طرح مَرَرْتُ بِجَوَارٍ میں بھی۔ اور حالت نصب میں خواہ معرف باللام یا مضاف ہو یا نہو ہر صورت میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے جیسے رَاَیْتُ الْجَوَارِیَ ورَاَیْتُ جَوَارِیَ یا رَاَیْتُ جَوَارِیَکُمْ۔ قاعدہ[۲۶] فُعْلیٰ کے وزن کے لام کلمہ میں جو واو ہو وہ واو اسم جامد میں یا ہو جاتی ہے اور صیغۂ صفت میں بحال رہتی ہے اور اسم تفضیل اسم جامد کے حکم میں ہے یہی وجہ ہے کہ اَدْنٰی اسم تفضیل کا مؤنث دُنْیَا اور اَعْلیٰ اسم تفضیل کا مؤنث عُلْیَا میں آخری واو یا ہوگئی ہے۔ اصل میں دُنْوٰی اور عُلْوٰی تھا۔ اور غُزْوٰی (بمعنی لڑنیوالی عورت) کی واو یا نہیں ہوتی کیونکہ صیغۂ صفت ہے اور فَعْلیٰ وزن کے لام کلمہ کی یا واو ہو جاتی ہے جیسے تَقْوٰی اصل میں تَقْیٰ تھا وا دیا ہوگئی تَقْوٰی ہوا۔

توضیح۔ جو جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر ہو کے یائی ہو اور مضاف ومعرف باللام نہونے کی وجہ سے بعد تعلیل فَعَالٍ کے وزن پر ہو جاوے اس کے منصرف وغیر منصرف ہونے میں اختلاف ہے بعض علماء منصرف کہتے ہیں وہ اس مذہب پر جَوَارٍ اصل میں جَوَارِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ساکن ہوگئی اور تنوین دیا کے مابین اجتماع ساکنین سے یا حذف ہوگئی اور تنوین را کے ساتھ لاحق ہوگئی جَوَارٍ ہوا۔ اور بعض علماء غیر منصرف کہتے ہیں اور اس مذہب پر جَوَارٍ اصل میں جَوَارِیُ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہوگئی اور ضمہ محذوف کے عوض میں عین کلمہ را کو تنوین دیدی گئی پھر یا اور تنوین کے مابین اجتماع ساکنین سے یا حذف ہوگئی جَوَارٍ ہوا۔

پس جَوَارٍ غیر منصرف ہونے کی صورت میں تنوین ضمۂ محذوفہ کے عوض میں ہے کیونکہ غیر منصرف میں تنوین صرف نہیں ہو سکتی اور منصرف ہونے کی صورت میں تنوین تنوین صرف ہے۔ اور غیر منصرف ہونے کی تقدیر پر صرف حالت رفع میں تعلیل ہوگی کیونکہ غیر منصرف میں جر نصب کا تابع ہے لہٰذا حالت نصب جر دونوں میں جَوَارِیَ ہوگا اور منصرف ہونے کی تقدیر پر حالت رفع وجر دونوں میں تعلیل ہوگی۔ کیونکہ یا پر ضمہ اور کسرہ دونوں ثقیل ہیں البتہ حالت نصب میں تعلیل نہو گی کیونکہ فتح یا پر ثقیل نہیں ہے۔ اور حالت فتحہ میں جَوَارِیَ اور اس کے مانند الفاظ بالاتفاق غیر منصرف ہیں۔ کیونکہ جمعیت اور صیغۂ منتہی الجموع دونوں باقی ہیں اختلاف صرف حالت رفع اور جر میں ہے کیونکہ ان دونوں حالتوں میں صیغۂ منتہی الجموع باقی نہیں ہے۔

قسم دُوم در صرف مثال ۔ مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلْوَعْدُ والْعِدَۃُ وعدہ کردن وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وعِدَۃً فَھُوَ وَاعِدٌ ووُعِدَ یُوْعَدُ وَعْدًا وعِدَۃً فَھُوَ مَوْعُوْدٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ عِدْ والنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَعِدْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَوْعِدٌ والْاٰلَۃُ مِنْہُ مِیْعَدٌ ومِیْعَدَۃٌ ومِیْعَادٌ وتَثْنِیَتُھُمَا مَوْعِدَانِ ومِیْعَدَانِ والْجَمْعُ مِنْھُمَا مَوَاعِدُ ومَوَاعِیْدُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَوْعَدُ والْمُؤَنَّثُ مِنْہُ وُعْدٰی وتَثْنِیَتُھُمَا اَوْعَدَانِ ووُعْدَیَانِ والْجَمْعُ مِنْھُمَا اَوْعَدُوْنَ واَوَاعِدُ ووُعَدٌ ووُعْدَیَاتٌ ۔ واو از مضارع معروف بقاعدہ[1] حذف شدہ واز عِدَۃٌ بقاعدہ[2] ودر ماضی مجہول بقاعدہ[5] جائز ست کہ ہمزہ گردد وُعِدَ را اُعِدَ گویند وہمچنیں در مؤنث اسم تفضیل، جمع تکسیر مؤنث اسم فاعل اَوَاعِدُ ست اصلش وَوَاعِدُ بود بقاعدہ[6] واو اول ہمزہ شدہ ودر آلہ واو بقاعدہ[3] یا شد لیکن در تصغیر یعنی مُوَیْعِدٌ وجمع تکسیر یعنی مَوَاعِیْدُ بسبب انعدام علت اعلال کہ سکون واو وکسرۂ ماقبل ست واو باز آمدہ مثال یائی از ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلْمَیْسِرُ قمار باختن یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِرًا فَھُوَ یَاسِرٌ ویُسِرَ یُوْسَرُ الخ در یں باب جز اینکہ در مضارع مجہول بقاعدہ[3] یا واو شدہ اعلالے نگردیدہ

ترجمہ مع تشریح ۔ فصل دوم کی پانچ قسموں سے دوسری قسم مثال واوی کی گردان میں ۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ کے باب کے وَعْدٌ اور عِدَۃٌ مصدر سے بمعنی وعدہ کرنا معتل کے گذشتہ ۲۶ قواعد سے پہلے قاعدہ کے مطابق مضارع معروف سے واو حذف ہوگئی اور عِدَۃ مصدر سے دوسرے قاعدہ کے مطابق واو حذف ہوگئی اور ماضی مجہول کے صیغوں میں پانچویں قاعدہ کے مطابق واو ہمزہ ہو جانا جائز ہے اس لئے وُعِدَ کو اُعِدَ پڑھتے ہیں ۔ اسی طرح اسم تفضیل کے مؤنث وُعْدٰی کو اُعْدٰی پڑھتے ہیں اور اسم فاعل کے مؤنث کی جمع تکسیر اَوَاعِدُ کی اصل وَوَاعِدُ تھی چھٹے قاعدہ کے مطابق پہلی واو ہمزہ بن گیا ہے اور مِیْعَدٌ ۔ مِیْعَدَۃٌ ۔ مِیْعَادٌ اسم آلہ کے صیغوں میں تیسرے قاعدہ کے مطابق واو یا ہوگئی ہے اصل میں مِوْعَدٌ ۔ مِوْعَدَۃٌ ۔ مِوْعَادٌ تھے ۔ واو ساکن ماقبل مکسور ہے لہٰذا واو یا ہوگئی اور مِوْعَدٌ کی تصغیر مُوَیْعِدٌ اور مِوْعَدٌ کی جمع تکسیر مَوَاعِیْدُ میں تعلیل کی علت معدوم ہونیکی وجہ سے واو پھر لوٹ آئی ہے کیونکہ تعلیل کی علت واو ساکن ماقبل مکسور ہے جو مذکورہ تصغیر اور جمع تکسیر میں موجود نہیں کیونکہ واو دونوں میں مفتوح ہے ساکن نہیں ضَرَبَ یَضْرِبُ کے باب سے مثال یائی کی گردان مَیْسِرٌ مصدر سے بمعنی جوا کھیلنا اس باب کے مضارع مجہول کے اندر تیسرے قاعدہ کے مطابق یا واو ہوگئی ہے چنانچہ یُوْسَرُ اصل میں یُیْسَرُ تھا یا ساکن ماقبل مضموم یا واو ہوگئی یُوْسَرُ ہوا ۔ اس کے علاوہ اور کوئی تعلیل نہیں ہوئی ۔ **توضیح** ۔ مثال واوی باب ضَرَبَ ۔ باب سَمِعَ ۔ باب فَتَحَ ۔ باب حَسِبَ ۔ باب کَرُمَ ان پانچ بابوں سے مستعمل ہے مثال اول وَعَدَ یَعِدُ مثال ثانی وَجِلَ یَوْجَلُ مثال ثالث وَھَبَ یَھَبُ مثال رابع وَمِقَ یَمِقُ مثال خامس وَسُمَ یَوْسُمُ ۔ اور باب نَصَرَ سے مثال واوی مستعمل نہیں ۔ اور مُوْسَرٌ صیغہ اسم مفعول میں مضارع مجہول کی تعلیل ہوئی کہ اصل میں مُیْسَرٌ تھا یا ساکن ماقبل مضموم ہونیکی وجہ سے یا واو ہوگئی ہے ۔

تنبیہ ۔ گذشتہ آٹھ صفحات میں مصنفؒ نے معتل کے ۲۶ قواعد کو نمبروار ذکر فرمایا ہے ان قواعد کو نمبروار یاد رکھنا طلبہ کیلئے ضروری ہے ورنہ آنیوالے صفحات سمجھ میں نہیں آئینگے کیونکہ مصنفؒ ان قواعد کو مکرر ذکر نہیں کرینگے صرف نمبروار حوالہ پیش کرتے جائینگے ۔ چنانچہ اس صفحہ میں بھی مصنفؒ نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ قاعدہ اولیٰ کے ذریعہ یَعِدُ سے واو گر گئی ہے یعنی جو واو مضارع کی علامت مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ واو گر جاتی ہے اور قاعدہ دوم کے ذریعہ عِدَۃٌ سے واو گر گئی ہے یعنی فِعْلٌ کے وزن کے مصدر کے فاکلمہ میں جو واو ہو وہ گر جاتی ہے اور عین کلمہ مکسور ہوتا ہے اور واو محذوف کے بدلہ میں آخر میں تا لاحق ہوتی ہے ۔ اور کلمہ کے شروع میں اگر واو مضموم ہو تو اس کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے یہ پانچواں قاعدہ تھا اس سے وُعِدَ کو اُعِدَ کر لیا جاتا ہے اور کلمہ کے شروع میں دو واو متحرک ہونیکی صورت میں اول کو وجوبًا ہمزہ سے بدل دینا چھٹا قاعدہ تھا اس سے وَوَاعِدُ کو اَوَاعِدُ کر لیا جاتا ہے ۔ اور واو ساکن بعد کسرہ یا ہو جانا تیسرا قاعدہ ہے اس سے مِوْعَدٌ وغیرہ کی واو یا ہوگئی ہے (گردان مثال یائی) یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِرًا فَھُوَ یَاسِرٌ ویُسِرَ یُوْسَرُ مَیْسِرًا فَھُوَ مُوْسَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِیْسِرْ والنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَیْسِرْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَیْسِرٌ والْاٰلَۃُ مِنْہُ مِیْسَرٌ ومِیْسَرَۃٌ ومِیْسَارٌ وتَثْنِیَتُھُمَا مَیْسِرَانِ ومِیْسَرَانِ والْجَمْعُ مِنْھُمَا مَیَاسِرُ ومَیَاسِیْرُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَیْسَرُ والْمُؤَنَّثُ مِنْہُ یُسْرٰی وتَثْنِیَتُھُمَا اَیْسَرَانِ ویُسْرَیَانِ والْجَمْعُ مِنْھُمَا اَیْسَرُوْنَ واَیَاسِرُ ویُسَرٌ ویُسْرَیَاتٌ ۔

مثال واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ اَلْوَجَلُ ترسیدن وَجِلَ یَوْجَلُ وَجْلاً تا آخر دریں باب جز آنکہ در امر حاضر یعنی اِیْجَلْ اِیْجَلاَ تا آخر وہمچنیں در آلہ واو بقاعدہ ۳ یا شد و در اَوَاجِلُ بقاعدہ ۶ ہمزہ گشتہ و در وُجِلَ و وُجَلٌ ہمزہ شدن جائز ست دیگر ہیچ تعلیل نشدہ **مثال واوی** دیگر از سَمِعَ یَسْمَعُ اَلْوُسْعُ وَالسَّعَۃُ گنجیدن وَسِعَ یَسَعُ وُسْعًا وَسَعَۃً الخ **مثال واوی** از فَتَحَ یَفْتَحُ اَلْھِبَۃُ بخشیدن وَھَبَ یَھَبُ ھِبَۃً الخ دریں ہر دو باب واو از مضارع معروف بسبب بودنش میان علامت مضارع و فتحہ کلمہ کہ عین یا لامش حرف حلق ست محذوف شدہ و در مصدر وَسِعَ بعد حذف فا عین را فتحہ دادند و کسرہ ہم و اعلالات دیگر صیغ بقیاس صیغ وَعَدَ یَعِدُ بودہ است **مثال واوی** از حَسِبَ یَحْسِبُ اَلْوَمْقُ وَالْمِقَۃُ دوست داشتن وَمِقَ یَمِقُ الخ اعلال صیغ ایں باب بعینہ مثل وَعَدَ یَعِدُ ست در صرف کبیر ایں ابواب جز تغیر اینکہ شرح کردیم دیگر ہیچ تغیر واقع نشود ہمہ ابواب را بر صرف کبیری باید گردانید **مثال واوی** از باب افتعال اَلْاِتِّقَادُ افروختہ شدن آتش اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَادًا الخ **مثال یائی** از افتعال اَلْاِتِّسَارُ قمار باختن اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا الخ در ہر دو باب بقاعدہ واو و یا تا شدہ در تا مدغم گردید

ترجمہ مع تشریح ۔ سَمِعَ یَسْمَعُ باب کے مصدر وَجَلٌ سے بمعنے ڈرنا مثال واوی کی گردان اس باب میں علاوہ ازیں کہ امر حاضر کے صیغے اِیْجَلْ اِیْجَلاَ وغیرہ میں اسی طرح اسم آلہ کے صیغوں میں تیسرے قاعدہ یعنی واو ساکن ماقبل مکسور ہونیکی وجہ سے واو یا ہوگئی ہے اور اَوَاجِلُ میں پہلی واو ہمزہ ہوگئی ہے چھٹے قاعدہ سے اور وُجِلَ صیغہ ماضی مجہول کی واو اور وُجَلٌ اسم تفضیل کے صیغہ جمع مؤنث کی واو ہمزہ ہونا جائز ہے وُجُوْہٌ کے قاعدہ سے دوسری کوئی تعلیل نہیں ہوئی ۔ باب سَمِعَ سے مثال واوی کی دوسری گردان وُسْعٌ اور سَعَۃٌ مصدر سے بمعنی سمانا اور باب فَتَحَ کے مصدر ھِبَۃٌ سے بمعنی بخشش کرنا مثال واوی کی گردان وَھَبَ الخ ہے وَسِعَ یَسَعُ اور وَھَبَ یَھَبُ ان دونوں بابوں میں واو مضارع معروف سے بسبب ہونے اسی واو کے علامت مضارع اور اس کلمہ کے فتح کے درمیان جس کلمہ کے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حرف حلق ہے حذف ہوگئی ہے چنانچہ یَھَبُ کا عین کلمہ اور یَسَعُ کا لام کلمہ حرف حلق ہوا ہے اور وَسِعَ کے فاکلمہ سے واو حذف ہوجانیکے بعد عین کلمہ سین کو فتح دیتے ہیں اور کبھی کسرہ پس سَعَۃٌ اور سِعَۃٌ دونوں مستعمل ہیں اور دوسرے صیغوں کی تعلیلات وَعَدَ یَعِدُ کے صیغوں کی تعلیل کے قاعدہ کے ساتھ ہوا ہے ۔ مثال واوی کی گردان باب حَسِبَ کے مصدر وَمْقٌ اور مِقَۃٌ بمعنے دوست رکھنا وَمِقَ یَمِقُ الخ ہے اس باب کے صیغوں کی تعلیل بعینہ وَعَدَ یَعِدُ کے باب کے صیغوں کی تعلیل کے مانند ہے ان بابوں کے صرف کبیر میں اس تغیر کے علاوہ کہ ہم نے بیان کیا ہے کوئی تغیر واقع نہوگا ۔ تمام بابوں کو صرف کبیر پر گردان لینی چاہیے ۔ باب افتعال سے مثال واوی کی گردان اِتِّقَادٌ مصدر سے بمعنی آگ روشن ہونا اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَادًا الخ باب افتعال سے مثال یائی کی گردان اِتِّسَارٌ مصدر سے بمعنی جوا کھیلنا اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ آہے ان دونوں بابوں میں چوتھا قاعدہ کے مطابق واو اور یا تا ہوکے تا میں مدغم ہوگئی ہے ۔

توضیح ۔ متن کے مرقومہ بابوں سے ہر ایک کا صرف صغیر یوں ہے وَجَلٌ مصدر سے وَجِلَ یَوْجَلُ وَجْلاً فہو وَاجِلٌ وَوُجِلَ یُوْجَلُ وَجْلاً فہو مَوْجُوْلٌ الامر منہ اِیْجَلْ والنہی عنہ لاَتَوْجَلْ الظرف منہ مَوْجَلٌ والآلۃ منہ مِیْجَلٌ ۔ مِیْجَلَۃٌ ۔ مِیْجَالٌ ۔ وتثنیتہما مَوْجَلاَنِ ومِیْجَلاَنِ والجمع منہما مَوَاجِلُ ومَوَاجِیْلُ افعل التفضیل منہ اَوْجَلُ والمؤنث منہ وُجْلٰی وتثنیتہما اَوْجَلاَنِ ووُجْلَیَانِ والجمع منہما اَوْجَلُوْنَ واَوَاجِلُ ووُجَلٌ ووُجْلَیَاتٌ ۔ (وُسْعٌ وسَعَۃٌ مصدر سے) وَسِعَ یَسَعُ وُسْعًا وسَعَۃً فہو وَاسِعٌ ووُسِعَ یُوْسَعُ وُسْعًا وسَعَۃً فہو مَوْسُوْعٌ الامر منہ سَعْ والنہی عنہ لاَتَسَعْ الظرف منہ مَوْسَعٌ والآلۃ منہ مِیْسَعٌ مِیْسَعَۃٌ ۔ مِیْسَاعٌ ۔ وتثنیتہما مَوْسَعَانِ ومِیْسَعَانِ والجمع منہما مَوَاسِعُ ومَوَاسِیْعُ ۔ افعل التفضیل منہ اَوْسَعُ والمؤنث منہ وُسْعٰی وتثنیتہما اَوْسَعَانِ ووُسْعَیَانِ والجمع منہما اَوْسَعُوْنَ واَوَاسِعُ ووُسَعٌ ووُسْعَیَاتٌ (ھِبَۃٌ مصدر سے) وَھَبَ یَھَبُ ھِبَۃً فہو وَاھِبٌ ووُھِبَ یُوْھَبُ ھِبَۃً فہو مَوْھُوْبٌ الامر منہ ھَبْ والنہی عنہ لاَتَھَبْ الظرف منہ مَوْھَبٌ والآلۃ منہ مِیْھَبٌ ومِیْھَبَۃٌ ومِیْھَابٌ وتثنیتہما مَوْھَبَانِ ومِیْھَبَانِ والجمع منہما مَوَاھِبُ ومَوَاھِیْبُ افعل التفضیل منہ اَوْھَبُ والمؤنث منہ وُھْبٰی وتثنیتہما اَوْھَبَانِ ووُھْبَیَانِ والجمع منہما اَوْھَبُوْنَ واَوَاھِبُ ووُھَبٌ ووُھْبَیَاتٌ ۔ (وَمْقٌ ومِقَۃٌ مصدر سے) وَمِقَ یَمِقُ وَمْقًا ومِقَۃً فہو وَامِقٌ ووُمِقَ یُوْمَقُ وَمْقًا ومِقَۃً فہو مَوْمُوْقٌ الامر منہ مِقْ والنہی عنہ لاَتَمِقْ الظرف منہ مَوْمِقٌ والآلۃ منہ مِیْمَقٌ

مثال واوی از اِستفعال اِستَوقَدَ یَستَوقِدُ اِستِیقَادًا و از اِفعال اَوقَدَ یُوقِدُ اِیقَادًا اِستِیقَادٌ و اِیقَادٌ ہر دو بمعنی آتش افروختن ست واو دریں ہر دو بقاعدہ ۳ یا شدہ و در صرف کبیر ایں چہار باب جز اعلالین مذکورین اعلالے دیگر نیست **قسم سوم در صرف اجوف واوی** از نَصَرَ یَنصُرُ اَلقَولُ گفتن قَالَ یَقُولُ قَولًا فَهُوَ قَائِلٌ وَقِیلَ یُقَالُ قَولًا فَهُوَ مَقُولٌ الامر منہ قُل والنهی عنه لَا تَقُل الظرف منه مَقَالٌ والآلة منه مِقوَلٌ ومِقوَلَةٌ ومِقوَالٌ وتثنیتهما مَقَالَانِ ومِقوَلَانِ والجمع منهما مَقَاوِلُ ومَقَاوِیلُ افعل التفضیل منه اَقوَلُ والمؤنث منه قُولَی وتثنیتهما اَقوَلَانِ وقُولَیَانِ والجمع منهما اَقوَلُونَ واَقَاوِلُ وقُوَلٌ وقُولَیَاتٌ. در مِقوَلٌ ومِقوَلَةٌ حرکت واو بما قبل بایں جہت ندادند کہ ایں ہر دو در اصل مِقوَالٌ بودند الف را حذف کردند مِقوَلٌ شد و بعد حذف الف تا در آخر افزودند مِقوَلَةٌ شد و در مِقوَالٌ بسبب مانع کہ وقوع الف بعد واو ست نقل حرکت نکردند پس دریں ہر دو کہ فرع آں ہستند ہم نقل حرکت نمودند **اثبات فعل ماضی معروف** قَالَ قَالَا قَالُوا قَالَت قَالَتَا قُلنَ قُلتَ قُلتُمَا قُلتُم قُلتِ قُلتُمَا قُلتُنَّ قُلتُ قُلنَا بقاعدہ۷ واو در قَالَ قَالَتَا بالف بدل شد و در مابعد قَالَتَا باجتماع ساکنین حذف گردید قاف مضموم گشتہ

ترجمہ مع تشریح ۔ اِستِیقَادٌ اور اِیقَادٌ دونوں مصدر کے معنی آگ جلانا ہیں دونوں میں تیسرے قاعدہ یعنی واو ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو یا ہوگئی ہے باب اِتَّقَدَ باب اِتَّسَرَ باب اِستَوقَدَ باب اَوقَدَ ان چار بابوں کی صرف کبیر میں مذکورہ دونوں تعلیل کے علاوہ دوسری تعلیل نہیں ہوئی (یعنی باب افتعال کے فاکلمہ میں واو یا ہونے کی صورت میں واو اور یا تا ہوکے تا میں مدغم ہوجانا اور باب افعال و استفعال کے فاکلمہ میں واو ہونے کی صورت میں وہ واو مصدر میں یا ہوجانا یہ دو تعلیل ہوئی) تیسری قسم اجوف واوی کی گردان میں باب نَصَرَ کے اَلقَولُ مصدر سے بمعنی کہنا مِقوَلٌ اور مِقوَلَةٌ میں واو کی حرکت ماقبل میں اس لئے نہیں نقل کی کہ یہ دونوں اصل میں مِقوَالٌ تھے الف کو حذف کر دیا مِقوَلٌ ہوا اور حذف الف کے بعد آخر میں تا بڑھائی گئی مِقوَلَةٌ ہوا۔ اور مِقوَالٌ میں مانع کے سبب سے کہ واو کے بعد الف واقع ہوتا ہے حرکت واو کو ماقبل میں نقل نہیں کی پس مِقوَلٌ اور مِقوَلَةٌ میں بھی کہ مِقوَالٌ کی فرع ہیں نقل حرکت نہیں کی ہے قَالَ سے قَالَتَا تک غائب کے پانچ صیغوں میں ساتویں قاعدہ کے مطابق واو الف کے ساتھ بدل گئی ہے اور قُلنَ سے آخر تک کے نو صیغوں میں اجتماع ساکنین سے الف حذف ہوجانے کے بعد قاف مضموم ہوگیا ہے تاکہ جو واو الف ہوکے گر گئی ہے اس پر قاف کا پیش دال ہو۔

۔ توضیح ۔

قَالَ کی تعلیل مع شرائط ساتواں قاعدہ میں مذکور ہوئی وہاں دیکھ لیا جاوے اور مثال یائی پانچ بابوں سے مستعمل ہے باب۱ ضَرَبَ سے جیسے یَسَرَ یَیسِرُ مَیسِرٌ مصدر سے بمعنی جوا کھیلنا۔ اور باب۲ سَمِعَ سے جیسے یَسِمَ یَیسَمُ یَسَمٌ مصدر ہے۔ اور باب۳ کَرُمَ سے جیسے یَسُرَ یَیسُرُ یُسرٌ مصدر سے بمعنی آسان ہونا اور باب۴ فَتَحَ سے جیسے یَنَعَ یَینَعُ یَنعٌ مصدر سے اور باب۵ حَسِبَ سے جیسے یَئِسَ یَیئِسُ اِیَاس مصدر سے بمعنی ناامید ہونا مگر باب حَسِبَ مثال یائی کا استعمال کم ہے اور باب نَصَرَ سے بالکل نہیں ہے۔ اور اجوف واوی تین بابوں سے مستعمل ہے باب۱ نَصَرَ سے جیسے قَالَ یَقُولُ اور باب۲ سَمِعَ سے جیسے خَافَ یَخَافُ اور باب۳ ضَرَبَ سے جیسے طَاحَ یَطِیحُ مگر اس کی نظیر کم ہونے کی وجہ سے مصنفؒ نے اس کو بیان نہیں فرمایا ہے اور بعضوں نے طَالَ یَطُولُ کو باب کَرُمَ سے شمار فرمایا ہے (قولہ دریں ہر دو کہ فرع آں ہستند) مِفعَلٌ اور مِفعَلَةٌ یہ دونوں مِفعَالٌ کی فرع اس لئے ہیں کہ یہ دونوں شریک ہیں اسی مِفعَالٌ کا معنی میں مگر شیخ رضی نے اسی فرعیت کو تسلیم نہیں فرمایا ہے لیکن انہوں نے بھی ترک اعلال میں ان دونوں کو مِفعَال پر محمول فرمایا ہے۔ نیز یاد رہے کہ کسی اجوف یائی کا استعمال باب نَصَرَ سے نہیں ہوا البتہ باب ضَرَبَ اور باب سَمِعَ سے ہوا ہے جیسے بَاعَ یَبِیعُ اور نَالَ یَنَالُ ہیں کہ بَاعَ ضَرَبَ اور نَالَ سَمِعَ سے مستعمل ہے ۱۲

اثبات فعل ماضی مجہول قِیلَ قِیلَا قِیلُوا قِیلَتْ قِیلَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا
قِیلَ دراصل قُوِلَ بود بقاعدہ نہم قِیلَ شد وہمچنیں تا قِیلَتَا و در قُلْنَ تا آخر چوں یا بالتقائے ساکنین بیفتاد بسبب واوی
بود پیش قاف را ضمہ دادند **اثبات فعل مضارع معروف** یَقُولُ یَقُولَانِ یَقُولُونَ تَقُولُ تَقُولَانِ یَقُلْنَ تَقُولُونَ
تَقُولِینَ تَقُلْنَ اَقُولُ نَقُولُ در جمیع ایں صیغ کہ دراصل بسکون قاف وضم عین بودند بقاعدہ ضمہ واو بقاف دادند و در یَقُلْنَ و تَقُلْنَ آں
واو بالتقائے ساکنین بیفتاد **اثبات فعل مضارع مجہول** یُقَالُ یُقَالَانِ یُقَالُونَ تُقَالُ تُقَالَانِ یُقَلْنَ تُقَالُونَ تُقَالِینَ تُقَلْنَ
اُقَالُ نُقَالُ در جمیع ایں صیغ کہ بسکون قاف و فتحہ واو بودند بقاعدہ فتحہ واو بقاف دادہ واو را الف کردند و آں الف در یُقَلْنَ و تُقَلْنَ بالتقائے
ساکنین بیفتاد **نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف** لَنْ یَقُولَ لَنْ یَقُولَا الخ **مجہول** لَنْ یُقَالَ الخ دریں بحث جز تغیر یکہ در مضارع
شدہ تغیرے دیگر واقع نشد **نفی جحد بلم در مضارع معروف** لَمْ یَقُلْ لَمْ یَقُولَا الخ **مجہول** لَمْ یُقَلْ لَمْ یُقَالَا الخ دریں بحث جز اینکہ واو در
لَمْ یَقُلْ و اخوات او و الف در لَمْ یُقَلْ و اخوات او بالتقائے ساکنین بیفتاد تغیرے دیگر غیر ما وقع فی المضارع واقع نشد **لام تاکید با نون
ثقیلہ در فعل مستقبل معروف** لَیَقُولَنَّ لَیَقُولَانِّ الخ **مجہول** لَیُقَالَنَّ و ہکذا نون خفیفہ در ہر چہار گردان ہم تغیرے غیر ما وقع فی المضارع نشدہ

ترجمہ مع تشریح ۔ قِیلَ اصل میں قُوِلَ تھا نواں قاعدہ کے مطابق (یعنی ماضی مجہول کے عین کلمہ کے واو اور یا کی حرکت کو ماقبل میں نقل کیا جاتا ہے ماقبل کو ساکن کرکے پھر واو یا ہو جاتی ہے) واو یا ہوگئی ہے قِیلَ ہوا۔ اور قِیلَتَا تک یہی تعلیل ہے اور قُلْنَ سے آخر تک کے صیغوں میں جب اجتماع ساکنین سے یا حذف ہوگئی اصل میں عین کلمہ واوی ہونیکے سبب قاف کو پھر ضمہ دیدیئے تاکہ عین کلمہ کے واو محذوف پر دال ہو قُلْنَ ہوا اور مضارع معروف کے تمام صیغوں میں واو کا پیش آٹھواں قاعدہ کے مطابق نقل کرکے ماقبل کے قاف ساکن کو دیدیا گیا ہے چنانچہ یَقُولُ اصل میں یَقْوُلُ تھا اور حرکت واو کو نقل کرکے ماقبل کو دیجانے کے بعد یَقُلْنَ تَقُلْنَ میں اجتماع ساکنین سے واو گرگئی ہے اور مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں واو اور یا کی حرکت ماقبل میں نقل ہوجانیکے بعد واو اور یا ساکن ماقبل مفتوح ہونیکی وجہ سے واو اور یا الف ہوگئی ہے۔ اور یہی الف اجتماع ساکنین سے یُقَلْنَ اور تُقَلْنَ میں گر گئی ہے اور لَنْ تاکید معروف و مجہول کے صیغوں میں اس تغیر کے علاوہ جو مضارع معروف و مجہول کے اندر تھا دوسرا کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ نفی جحد بلم معروف کے صیغوں میں واو اور مجہول کے صیغوں میں الف اجتماع ساکنین سے گرگئی ہے اس کے علاوہ مضارع معروف و مجہول کے صیغوں میں جو تغیر واقع ہوا اس کے سوا اور کوئی تغیر واقع نہیں ہوا اسی طرح لام تاکید با نون ثقیلہ معروف و مجہول اور بانون خفیفہ معروف و مجہول کی گردانوں میں بھی مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں جو تغیر واقع ہوا اس کے علاوہ دوسرا کوئی تغیر واقع نہیں ہوا ہے ۔

توضیح ۔ قُلْنَ ماضی معروف کا صیغہ جمع مؤنث غائب اصل میں قَوُلْنَ تھا واو الف ہوکے اجتماع ساکنین سے گرگئی اور واو محذوف پر دال ہونیکے لئے قاف کے زبر کو پیش کے ساتھ بدل دیا گیا قُلْنَ ہوا۔ اور قِیلَ اصل میں قُوِلَ تھا قاف سے پیش ہٹاکے واو کا زیر قاف کو دیدیا گیا پھر واو ساکن ماقبل مکسور ہونیکی وجہ سے واو یا ہوگئی قِیلَ ہوا۔ اور قُلْنَ ماضی مجہول کا صیغہ جمع مؤنث غائب اصل میں قُوِلْنَ تھا قاف کو ساکن کرکے واو کے زیر قاف کو دیکے واو کو یا کرلی گئی ہے اور اجتماع ساکنین سے یا حذف ہوجانے کے بعد قاف کے زیر کو پیش کے ساتھ بدل دیا گیا ۔ تاکہ واو محذوف پر یہ پیش دلالت کرے ۔ مگر قُلْنَ ماضی مجہول میں قِلْنَ اور خِفْنَ ماضی مجہول کو خُفْنَ اور بِعْنَ ماضی مجہول کو بُعْنَ پڑھنا بھی جائز ہے یَقُولُ اصل میں یَقْوُلُ تھا واو کا پیش قاف میں نقل ہوگیا یَقُوْلُ ہوا۔ یہی تعلیل مضارع معروف کے سب صیغوں میں ہے یَقُلْنَ تَقُلْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ اور تَقْوُلْنَ تھا واو کا پیش ماقبل میں نقل ہوجانے کے بعد اجتماع ساکنین سے واو حذف ہوگئی ہے یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ ہوا۔ یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا واو کی حرکت ماقبل میں نقل ہوجانیکے بعد واو ساکن ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے واو الف ہوگئی ہے یُقَالُ ہوا۔ اور یُقَلْنَ تُقَلْنَ میں الف اجتماع ساکنین سے گرگئی ہے ۔ لَمْ یَقُلْ اصل میں لَمْ یَقُوْلُ تھا واو کا پیش قاف میں نقل ہوجانیکے بعد اجتماع ساکنین سے واو حذف ہوگئی ہے لَمْ یَقُلْ ہوا۔ اور لَمْ یُقَلْ میں واو الف ہوکے اجتماع ساکنین سے گرگئی ہے لَمْ یُقَلْ ہوا ۔

امر حاضر معروف قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُلْنَ۔ قُلْ دراصل تَقُوْلُ بود بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند در آخر وقف کردند واو بالتقائے ساکنین افتاد قُلْ شد وبعضے امر را از اصل بنا می کنند پس اُقْوُلْ می شود باز حرکت واو بماقبل داده واو را بالتقائے ساکنین حذف کرده ہمزۂ وصل را باستغنار حذف می کنند ہمیں وضع دیگر صیغ امر را قیاس باید کرد وصیغ امر بالام و صیغ نہی مثل صیغ نفی جحد بلم ست کہ در آنہا در محل جزم واو والف افتاده است پس چوں لِیَقُلْ ولَا تَقُلْ وقس علٰی ہذا و در نون ثقیلہ وخفیفہ امر ونہی واو والف کہ در مواقع جزم ساقط شده بود بسبب تحرک ماقبل نون باز آمده **امر حاضر معروف بانون ثقیلہ** قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ قُوْلِنَّ قُلْنَانِّ **امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ** لِیَقُوْلَنَّ لِیَقُوْلَانِّ لِیَقُوْلُنَّ لِتَقُوْلَنَّ لِتَقُوْلَانِّ لِیَقُلْنَانِّ لِاَقُوْلَنَّ لِنَقُوْلَنَّ **بانون خفیفہ** لِیَقُوْلَنْ لِیَقُوْلُنْ لِتَقُوْلَنْ لِاَقُوْلَنْ لِنَقُوْلَنْ **بحث امر مجہول بانون ثقیلہ** لِیُقَالَنَّ لِیُقَالَانِّ لِیُقَالُنَّ لِتُقَالَنَّ لِتُقَالَانِّ لِیُقَلْنَانِّ لِتُقَالُنَّ لِتُقَالِنَّ لِتُقَلْنَانِّ لِاُقَالَنَّ لِنُقَالَنَّ نون خفیفہ ہم بریں قیاس **نہی معروف بانون ثقیلہ** لَا یَقُوْلَنَّ الخ **مجہول** لَا یُقَالَنَّ الخ نون خفیفہ ہمیں قیاس **بحث اسم فاعل** قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ قَائِلَۃٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ قَائِلٌ دراصل قَاوِلٌ بود بقاعدہ ۱۷ واو ہمزه شد وہمچنیں در دیگر صیغ **بحث اسم مفعول** مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ مَقُوْلَۃٌ مَقُوْلَتَانِ مَقُوْلَاتٌ۔ مَقُوْلٌ دراصل مَقْوُوْلٌ بود بقاعدہ ۸ حرکت واو بماقبل داده واو را بالتقائے ساکنین حذف کردند۔

ترجمہ مع تشریح۔ قُلْ اصل میں تَقُوْلُ تھا علامت مضارع کو حذف کر دینے کے بعد متحرک رہا لہذا آخر میں وقف کر دیے یعنی حرف آخر کو ساکن کر دیا اور لام و واو کے درمیان اجتماع ساکنین لازم آیا جس کی وجہ سے واو گر گئی قُلْ ہوا اور بعض علما امر کو اصل سے بناتے ہیں پس قُلْ اصل میں اُقْوُلْ ہے واو کی حرکت ماقبل میں نقل کر کے اجتماع ساکنین سے واو کو حذف کر کے ضرورت نہ رہنے کی بنا پر شروع سے ہمزہ وصل کو بھی ساقط کر دیا ہے اسی طریقہ پر امر کے دوسرے صیغوں کو قیاس کر لینا چاہیے امر باللام اور نہی کے صیغے نفی جحد بلم کے صیغوں کے مانند ہیں کہ نفی جحد بلم کے صیغے میں جزم کے مواقع میں واو اور الف اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور بس جیسے لِیَقُلْ لِیُقَلْ لَا تَقُلْ لَا تُقَلْ اسی طرح دوسرے صیغوں کو قیاس کر لو۔ امر اور نہی کے نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے صیغوں میں جو واو اور الف جزم کے مواقع میں ساقط ہو گئی تھی نون ثقیلہ وخفیفہ کے پہلے متحرک ہونے کی وجہ سے لوٹ آئی ہے کیونکہ نون تاکید کے پہلے متحرک ہونے کی صورت میں واو اور الف ساقط ہو جانے کی علت یعنی اجتماع ساکنین باقی نہیں رہتا۔ قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا سترھویں قاعدہ کی وجہ سے واو ہمزہ ہو گئی ہے اسی طرح اسم فاعل کے دوسرے صیغوں میں۔ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا آٹھواں قاعدہ کے مطابق واو کی حرکت ماقبل میں نقل ہو کے اجتماع ساکنین سے ایک واو حذف ہو گئی ہے مَقُوْلٌ ہوا۔

توضیح۔ یعنی قُلْ کی تعلیل دو طریقوں سے کی جاتی ہے ایک تو تَقُوْلُ سے قُلْ بنا لینا دیگر قُلْ کی اصل اُقْوُلْ نکال کے تعلیل کرنا چنانچہ دونوں طریقوں کو ترجمہ میں لکھ دیا گیا ہے اور نفی جحد بلم کے صیغوں کے مانند امر باللام وبلا لام اور نہی کے صیغوں کے آخری حرف بھی ساکن ہوتا ہے لہذا جس طرح کہ نفی جحد بلم کے صیغوں کے عین کلمہ سے واو اور الف اجتماع ساکنین سے حذف ہو جاتی ہے اسی طرح امر ونہی کے صیغوں کے عین کلمہ سے بھی واو اور الف اجتماع ساکنین سے حذف ہو جاتی ہے پس لِیَقُلْ امر باللام معروف لم یَقُلْ کے مانند اور لِیُقَلْ امر باللام مجہول لم یُقَلْ کے مانند ہے اور اسی طرح لَا تَقُلْ نہی معروف لم تَقُلْ کے مانند اور لَا تُقَلْ نہی مجہول لم تُقَلْ کے مانند ہے مگر امر ونہی کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ لاحق ہونے کے وقت واو محذوف اور الف محذوف لوٹ آتی ہے کیونکہ یہ واو اور الف اجتماع ساکنین سے حذف ہو گئی تھی اور نون ثقیلہ وخفیفہ کے پہلے حرف متحرک ہونا ضروری ہونے کی وجہ سے الف ساکن اور واو ساکن کے بعد متحرک ہو گا پس معروف کے صیغوں میں صرف واو ساکن اور مجہول کے صیغوں میں صرف الف ساکن باقی رہے گی جیسے قُوْلَنَّ میں واو ساکن ہے اور لِیُقَالَنَّ میں الف ساکن ہے اور یہی واو اور الف ساقط ہونے کی علت یعنی اجتماع ساکنین موجود نہیں لہذا یہ واو اور الف محفوظ رہے گی۔ اور قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا الف زائدہ کے بعد واو متحرک ہوتی لہذا واو کو ہمزہ سے

فائدہ: اختلاف ست دریں کہ واو اول درہمچوں موقع حذف می شود یا واو دوم بعضے می گویند کہ دوم بایں جہت کہ زائد ست و زائد اَوْلٰی بحذف ست و بعضے می گویند کہ اول چہ دوم علامت ست و علامت محذوف نمی شود ہر چند کہ بیشتر صرفیاں حذف دوم را ترجیح دادہ اند مگر نزد راقم راجح حذف اول ست چہ علی العموم دستور ہمیں ست کہ در ہمچوں ساکنین اول محذوف می شود زائد باشد یا اصلی پس ایں را از سنن نظائر خود نباید برآورد۔ نکتہ ثمرۂ اختلاف در ہمچوں مواقع بحسب ظاہر ہیچ معلوم نمی شود بہر کیف مَقُوْلٌ می شود واو اول را حذف کنند یا دوم را مولوی عصمت اللہ صاحب سہارنپوری در شرح خلاصۃ الحساب در بیان صرف و منع صرف لفظ رَحْمٰن دریں باب سخنے خوش نوشتہ و آں اینکہ در مسائل فقہیہ ثمرۂ خلاف ہمچوں اختلافات بر می آید مثلاً شخصے حلف کرد کہ امروز بواو زائد تکلم نخواہم کرد و لفظ مَقُوْلٌ بر زبان آورد پس بر مذہب شخصیکہ بحذف اول قائل ست حانث خواہد شد و بر مذہب قائل بحذف دوم حانث نخواہد شد یا زن را گفت کہ اگر تو امروز بواو زائد تکلم کنی ترا طلاق است و آں لفظ مَقُوْلٌ بر زبان آورد پس بر مذہب حذف اول طلاق خواہد افتاد و بر حذف دوم نہ۔

ترجمہ مع تشریح۔ فائدہ: اس میں اختلاف ہے کہ ایسے موقع میں پہلی واو حذف ہوتی ہے یا دوسری واو بعض کہتا ہے کہ دوسری واو اس وجہ سے کہ دوسری واو زائدہ ہے اور حذف کیلئے زائد اَوْلٰی ہے اور بعض کہتا ہے کہ پہلی واو کیونکہ دوسری واو علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی۔ جس قدر کہ اکثر صرفیانے دوسری واو کے حذف کو ترجیح دی ہے مگر بندہ کے نزدیک پہلی واو کا حذف راجح ہے کیونکہ عام طور پر دستور یہی ہے کہ دو ساکنوں کے مثل میں اول حذف ہوتا ہے خواہ اول زائد ہو یا اصلی پس مَقُوْلٌ کو اس کے مشابہوں کے طریقوں سے نہ نکالنا چاہیئے۔ نکتہ۔ ایسے مواقع میں اختلاف کا نتیجہ بظاہر کچھ معلوم نہیں ہوتا ہر صورت میں مَقُوْلٌ ہوتا ہے خواہ پہلی واو کو حذف کرے یا دوسری واو کو خلاصۃ الحساب کی شرح کے اندر مولوی عصمت اللہ صاحب سہارنپوری رحؒ نے لفظ رَحْمٰن کے منصرف و غیر منصرف ہونیکی بحث میں ایک اچھی بات لکھی ہے وہ یہ ہے کہ فقہی مسائل میں ایسے اختلافات کا ثمرۂ خلاف نکل آتا ہے مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ آج میں واو زائد کے ساتھ کلام نہیں کروں گا اور وہ مَقُوْلٌ لفظ کو منہ سے نکالے تو اس شخص کے مذہب پر جو پہلی واو کے حذف کا قائل ہے وہ حانث ہو جائیگا کیونکہ دوسری واو جو مَقُوْل میں باقی ہے زائدہ ہے اور جو شخص دوسری واو کے حذف کا قائل ہے اس کے مذہب پر قسم کھانیوالا آدمی حانث نہوگا کیونکہ اس صورت میں مقول کے اندر جو واو باقی ہے وہ زائد نہیں بنا بریں واو زائد کے ساتھ کلام کرنا نہیں پایا گیا یا کسی نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر آج تو واو زائد کے ساتھ تکلم کرے تو تجھے طلاق ہے اور وہ عورت لفظ مَقُوْلٌ کو زبان پر لائے پس پہلی واو حذف ہونیکے مذہب پر عورت پر طلاق واقع ہوگی اور دوسری واو حذف ہونے کے مذہب پر عورت پر طلاق واقع نہوگی۔

توضیح۔ مَقُوْلٌ وغیرہ سے جو لوگ ثانی واو حذف ہونیکے قائل ہیں وہ لوگ علامت حذف نہونیکا جواب یہ دیتے ہیں کہ جس وقت لفظ میں واو کے علاوہ دوسری کوئی علامت نہو اس وقت واو حذف نہیں ہوتی اور لفظ مَقُوْلٌ ایسا نہیں ہے کیونکہ اسکے شروع میں میم مفعول بھی علامت ہے پس واو مفعول کو حذف کرنے میں کوئی خرابی نہیں گو وہ علامت مفعول بھی ہو نیز یاد رہے کہ جو لوگ واو ثانی کے حذف کے قائل ہیں ان کے مذہب پر مَقُوْلٌ مَفُعْلٌ کے وزن پر ہے اور واو اول حذف ہونے کے مذہب پر مَقُوْلٌ مَفُوْلٌ کے وزن پر ہے اور مصنفؒ کے نزدیک واو اول کا حذف راجح ہونے کی وجہ قاعدہ کی مطابقت ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جس جگہ دو ساکن جمع ہو جاویں اور اول مدہ ہو تو مدہ حذف ہو جاتا ہے اور مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْل تھا پہلی واو کی حرکت قاف کو دیدی جانے کے بعد دونوں واو ساکن سے پہلی واو مدہ ہو جاتی ہے لہذا اسی کو حذف کرنا چاہیئے۔ اور ترجمہ میں جن دو مسائل فقہیہ کو تم نے معلوم کر لیا ہے ان کے قبیلہ سے ہے یہ صورت کہ جو شاعر وسط یا طرف کلام میں حرف زائد استعمال نہ کرنے کا التزام کرے پھر لفظ مَقُوْلٌ کو استعمال کرے تو یہ استعمال مذہب ثانی کے مطابق درست ہوگا مذہب اول کے مطابق درست نہوگا کیونکہ مذہب ثانی کے مطابق مَقُوْلٌ میں جو واو باقی ہے وہ اصلی ہے زائدہ نہیں اور مذہب اول کے مطابق وہ واو زائدہ ہے اصلی نہیں لہذا مذہب ثانی کے مطابق اس شاعر نے حرف زائد کو استعمال نہیں کیا ہے اور مذہب اول کے مطابق حرف زائد کو استعمال کیا ہے ۱۲

اجوف یائی از ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلْبَیْعُ فروختن بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا فھو بَائِعٌ و بِیْعَ یُبَاعُ بَیْعًا فھو مَبِیْعٌ الامر منہ بِعْ والنھی عنہ لَا تَبِعْ اَلظَّرْفُ منہ مَبِیْعٌ والاٰلۃ مِنہُ مِبْیَعٌ مِبْیَعَۃٌ و مِبْیَاعٌ وتثنیتھما مَبِیْعَانِ و مِبْیَعَانِ والجمع منھما مَبَایِعُ مَبَایِیْعُ اَفْعَلُ التفضیل منہ اَبْیَعُ والمؤنث منہ بُوْعٰی وتثنیتھما اَبْیَعَانِ و بُوْعَیَانِ والجمع منھما اَبْیَعُوْنَ و اَبَایِعُ و بُیَعٌ و بُوْعَیَاتٌ ظرف دریں باب ہمشکل مفعول گردیدہ چوں بقاعدۂ[۸] حرکت عین بفا دادند و در مفعول بعد نقل حرکت و حذفِ عین فا را کسرہ دادہ بسبب آں واو را یا کردند ظرف ہم مَبِیْعٌ است کہ دراصل مَبْیِعٌ بودہ مفعول ہم مَبِیْعٌ کہ در اصل مَبْیُوْعٌ بود **اثبات فعل ماضی معروف** بَاعَ بَاعَا بَاعُوْا بَاعَتْ بَاعَتَا بِعْنَ بِعْتَ بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ بِعْتُ بِعْنَا بقاعدۂ[۷] یا در بَاعَ الف شدہ مابعد بَاعَتَا الف بالتقائے ساکنین افتاد و بسبب یائی بودن فا کلمہ کسرہ یافتہ **اثبات فعل ماضی مجہول** بِیْعَ بِیْعَا الخ بِیْعَ در اصل بُیِعَ بود بقاعدۂ[۹] کسرۂ یا ببا دادند و یا در بِعْنَ تا آخر بالتقائے ساکنین بیفتاد **اثبات فعل مضارع معروف** یَبِیْعُ یَبِیْعَانِ تا آخر حرکت یا بقاعدۂ[۸] بماقبل رفتہ و یا در یَبِعْنَ و تَبِعْنَ بالتقائے ساکنین ساقط شد **مضارع مجہول** یُبَاعُ یُبَاعَانِ تا آخر بر قیاس یُقَالُ یُقَالَانِ تا آخر **نفی تاکید بلن** لَنْ یَبِیْعَ تا آخر لَنْ یُبَاعَ تا آخر تغیرے جدید ندارد۔

ترجمہ مع تشریح ۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ کے مصدر بَیْعٌ بمعنے بیچنے سے اجوف یائی کی گردان اس باب میں صیغہ اسم ظرف بھی صیغہ اسم مفعول کے وزن پر ہوا جب آٹھویں قاعدہ کے مطابق عین کلمہ کی حرکت فا کلمہ کو دیدی اور صیغہ مفعول میں عین کلمہ کی حرکت ماقبل میں نقل کرکے اور عین کلمہ کو حذف کرکے فا کلمہ کو کسرہ دیا اس کے سبب واو کو یا کر لیا۔ صیغہ ظرف مَبِیْعٌ ہے کہ اصل میں مَبْیِعٌ تھا اور صیغہ مفعول بھی مَبِیْعٌ ہے کہ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔ بَاعَ سے آخر تک کے تمام صیغوں میں ساتویں قاعدہ کے مطابق یا الف ہو گئی ہے اور بَاعَتَا کے بعد کے صیغوں میں اجتماع ساکنین کے ذریعہ سے الف گر گئی ہے اور عین محذوف یا ہونے کی وجہ فا کلمہ مکسور ہو گیا ہے تاکہ یائے محذوف پر دلالت کرے۔ بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا نویں قاعدہ کے مطابق یا کا کسرہ با کو دیدیا اور بِعْنَ سے آخر تک کے صیغوں سے اجتماع ساکنین کی بنا پر یا حذف ہو گئی ہے۔ یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا آٹھویں قاعدہ کے مطابق یا کی حرکت ماقبل میں منقول ہو گئی اور یہی یا یَبِعْنَ تَبِعْنَ سے اجتماع ساکنین کی بنا پر حذف ہو گئی ہے۔ یُبَاعُ یُبَاعَانِ کو یُقَالُ یُقَالَانِ پر قیاس کر لیا جائے اسی طرح لَنْ یَبِیْعَ کو لَنْ یَقُوْلَ پر اور لَنْ یُبَاعَ کو لَنْ یُقَالَ پر قیاس کر لو کوئی جدید تغیر واقع نہیں ہوا۔

توضیح ۔ واو متحرک یا یائے متحرک کے پہلے حرف صحیح ساکن ہونے کی صورت میں واو اور یا کی حرکت کو ماقبل میں نقل کر دینا آٹھواں قاعدہ تھا پس مَبِیْعٌ صیغہ اسم ظرف اصل میں مَبْیِعٌ تھا یا کا کسرہ با میں نقل ہو جانے کے بعد مَبِیْعٌ ہوا۔ اور مَبِیْعٌ صیغہ اسم مفعول اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا یا کی حرکت با میں نقل ہو جانے کے بعد یا ساکن ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے یا واو ہو گئی ہے پس دو واو ساکن جمع ہو گئے لہٰذا پہلی واو کو حذف کر دیا مَبُوْعٌ ہوا پھر با کے پیش کو زیر سے بدل دیا گیا تاکہ یاء محذوف پر دال ہو مَبِوْعٌ ہوا پس واو ساکن ماقبل مکسور ہوا لہٰذا واو یا ہو گئی ہے مَبِیْعٌ ہوا۔ یہ تعلیل سیبویہ کے مذہب پر ہے دوسرے علماء کے مذہب پر تعلیل اس طریقہ پر ہے کہ مَبْیُوْعٌ میں یا کا پیش با میں نقل ہو جانے کے بعد یا اور واو دو ساکن جمع ہو گئے پس واو گر گئی پھر یا کی مناسبت کیلئے با کے پیش کو زیر کے ساتھ بدل دیا گیا مَبِیْعٌ ہوا۔ بِعْنَ ماضی معروف کے صیغہ جمع مؤنث غائب ہونے کی صورت میں اصل میں بَیَعْنَ تھا یا کو الف کے ساتھ بدلنے کے بعد اجتماع ساکنین سے الف گر گئی ہے پھر عین محذوف یا ہونے پر دال ہونے کیلئے با کے زبر کو زیر سے بدل دیا گیا ہے بِعْنَ ہوا اور یہی بِعْنَ ماضی مجہول کے صیغہ جمع مؤنث غائب ہونے کی صورت میں اصل میں بُیِعْنَ تھا با کے پیش کو ہٹا کے یا کا زیر با کو دیدیا گیا پھر اجتماع ساکنین سے یا حذف ہو گئی بِعْنَ ہوا۔ اور نواں[۹] قاعدہ ماضی مجہول کے عین کلمہ کی حرکت کو فا کلمہ میں نقل کر دینا تھا فا کلمہ کی حرکت کو ہٹا کے اس قاعدہ کے مطابق بِیْعَ ماضی مجہول کے صیغہ واحد غائب میں تعلیل ہوئی ہے کیونکہ بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا با کے پیش کو ہٹا کے یا کے زیر با کو دیدیا گیا ہے بِیْعَ ہوا۔ اور یَبِعْنَ تَبِعْنَ اصل میں یَبْیِعْنَ تَبْیِعْنَ تھا یا کی حرکت ماقبل میں نقل ہو کے اجتماع ساکنین سے یا حذف ہو گئی یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ ہوا۔ یُبَاعُ اصل میں یُبْیَعُ تھا یا کا زبر با کو دینے کے بعد یا ساکن ماقبل مفتوح ہوا لہٰذا یا کو الف کے ساتھ بدل دیا گیا یُبَاعُ ہوا۔ اور لَنْ یَبِیْعَ اصل میں لَنْ یَبْیِعَ تھا

حرکت با میں نقل ہو گئی ... (حاشیہ، جزوی طور پر ناخوانا)

نفی جحد بلم در فعل مضارع لَمْ يَبِعْ لَمْ يَبِيعَا تا آخر لَمْ يُبَعْ لَمْ يُبَاعَا تا آخر در لَمْ يَبِعْ و لَمْ تَبِعْ و لَمْ أَبِعْ یا در معروف والف در مجہول باجتماع ساکنین افتادہ در دیگر صیغ غیر ما وقع فی المضارع تغیرے نشد **لام تاکید با نون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف** لَيَبِيعَنَّ تا آخر **مجہول** لَيُبَاعَنَّ تا آخر وہمچنیں نون خفیفہ **امر حاضر معروف** بِعْ بِيعَا بِيعُوا بِيعِي بِعْنَ بوضع قُلْ قُولَا اعلال باید کرد **امر حاضر معروف بانون ثقیلہ** بِيعَنَّ تا آخر در بِيعَنَّ یا کہ در بِعْ بالتقاء ساکنین افتادہ بود بسبب مفتوح شدن عین باز آمد **امر باللام ونہی** مثل لِيَبِعْ تا آخر در نون ثقیلہ وخفیفہ اینہا یائے محذوف باز آید **بحث اسم فاعل** بَائِعٌ بَائِعَانِ بَائِعُونَ تا آخر بقاعدہ ۱۷ یا ہمزہ شد **بحث اسم مفعول** مَبِيعٌ مَبِيعَانِ مَبِيعُونَ مَبِيعَةٌ مَبِيعَتَانِ مَبِيعَاتٌ اعلال مَبِيعٌ مذکور شدہ وہمبریں نمط اعلال ہمہ صیغ مفعول ست **اجوف واوی** از سَمِعَ يَسْمَعُ اَلْخَوْفُ ترسیدن خَافَ يَخَافُ خَوْفًا فهو خَائِفٌ وخِيفَ يُخَافُ خَوْفًا فهو مَخُوفٌ الامر منه خَفْ والنهی عنه لَا تَخَفْ تا آخر **ماضی معروف** خَافَ خَافَا خَافُوا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ تا آخر بسبب کسرہ عین فا کلمہ را بعد حذف عین کسرہ دادند باقی صیغ را اعلال بقواعد یکہ نوشتہ ایم در صرف قَالَ اعمال آں شدہ می باید برآورد و در مضارع آں کہ يَخَافُ يَخَافَانِ تا آخر ست اعلال مثل يُقَالُ يُقَالَانِ تا آخر شدہ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ لَمْ يَبِعْ لَمْ تَبِعْ لَمْ اَبِعْ لَمْ نَبِعْ لَمْ يَبِعْنَ لَمْ تَبِعْنَ نفی جحد بلم مضارع معروف کے ان چھ صیغوں سے اجتماع ساکنین کی بنا پر یا حذف ہوگئی ہے اور بقیہ صیغوں میں عین کلمہ ساکن نہ ہونیکی بنا پر یا سالم رہی اسی طرح لَمْ يُبَعْ لَمْ تُبَعْ لَمْ اُبَعْ لَمْ نُبَعْ لَمْ يُبَعْنَ لَمْ تُبَعْنَ ان چھ صیغوں سے اجتماع ساکنین کی بنا پر الف حذف ہوگئی ہے اور بقیہ صیغوں میں عین کلمہ ساکن نہ ہونیکی وجہ سے الف سالم رہی دوسرے صیغوں میں جو کچھ مضارع کے صیغوں میں واقع ہوا اسکے علاوہ کوئی تغیر نہیں ہوا اور مضارع معروف ومجہول با نون ثقیلہ وخفیفہ کی گردانوں کو باب قَالَ کے نون ثقیلہ وخفیفہ کے صیغوں پر قیاس کرلو اور اس باب کے امر حاضر معروف کے صیغوں کی تعلیل باب قَالَ کے امر حاضر معروف کے صیغوں کی تعلیل کے مانند کرلینی چاہیے اور بِعْ صیغہ امر کے لام کلمہ ساکن ہونے کی وجہ سے جو یا گر گئی تھی بِيعَنَّ میں عین کلمہ مفتوح ہونیکی بنا پر وہی یا لوٹ آئی ہے امر باللام اور نہی باللام کے صیغوں کو نفی جحد بلم کے صیغوں کے مانند سمجھ لینا چاہیے یعنی اجتماع ساکنین سے یا گر گئی ہے اور نون ثقیلہ وخفیفہ کے صیغوں میں عین کلمہ متحرک ہونیکی بنا پر یا لوٹ آئی ہے۔ اور سترہ ۱۷ قاعدہ کے مطابق اسم فاعل کے صیغوں میں یا ہمزہ ہوگیا ہے مَبِيعٌ صیغہ اسم مفعول کی تعلیل لکھی گئی ہے اسی طریقہ پر اسم مفعول کے بقیہ صیغوں کی تعلیل ہے باب سَمِعَ کے مصدر خَوْفٌ بمعنی ڈرنے سے اجوف واوی کی گردان خِفْنَ ماضی معروف کے صیغہ جمع مؤنث غائب سے لیکر آخر تک کے تمام صیغوں میں عین کلمہ کو حذف کرنیکے بعد فا کلمہ کو کسرہ دیئے ہیں تاکہ عین کلمہ مکسور ہونے پر فا کلمہ کا کسرہ دلالت کرے۔ باقی صیغوں کی تعلیل کو ان قواعد کے ذریعہ سے کرلینی چاہیے جن قواعد کو باب قَالَ کی گردان میں ہم لکھ آئے ہیں اور مضارع معروف کے صیغے يَخَافُ وغیرہ میں يُقَالُ وغیرہ کی تعلیل ہوئی ہے۔

توضیح ۔ لَمْ يَبِعْ اصل میں لَمْ يَبْيِعْ تھا یا کا کسرہ با پر نقل ہوجانیکے بعد اجتماع ساکنین سے یا گر گئی ہے۔ بِعْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر اصل میں اِبْيِعْ تھا یا کا کسرہ با کو دیدیا جانیکے بعد ہمزہ وصل کی ضرورت باقی نہیں رہی لہذا ہمزہ گر گیا ہے اور اجتماع ساکنین سے یا بھی گر گئی ہے بِعْ ہوا اور اجوف واوی کو صرف باب نَصَرَ اور سَمِعَ سے اور اجوف یائی کو صرف باب ضَرَبَ اور سَمِعَ سے ذکر کرکے مصنفؒ نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اجوف کے صیغے ان تین بابوں کے علاوہ مجرد کے دوسرے ابواب سے مستعمل نہیں ہوتے اور اجوف واوی صرف باب نَصَرَ اور سَمِعَ سے اور اجوف یائی صرف باب ضَرَبَ اور سَمِعَ سے مستعمل ہوتا ہے۔ خِفْنَ ماضی معروف کے صیغہ جمع مؤنث غائب اصل میں خَوِفْنَ تھا واو الف ہوکے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے خَفْنَ ہوا پھر عین کلمہ مکسور ہونے پر دلالت کرنے کیلئے فا کلمہ میں کسرہ دیدیا گیا خِفْنَ ہوا۔ اور یہی خِفْنَ ماضی مجہول کے صیغہ جمع مؤنث غائب ہونیکی صورت میں اصل میں خُوِفْنَ تھا واو پر کسرہ ثقیل ہونے کی وجہ سے خا سے پیش ہٹا کے واو کا زیر خا کو دیدیا گیا پھر واو ساکن ماقبل مکسور ہونیکی بنا پر واو یا ہوکے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے خِفْنَ ہوا۔ يَخَافُ اصل میں يَخْوَفُ تھا واو کا زبر خا میں نقل ہوجانیکے بعد واو ساکن ماقبل مفتوح ہوا لہذا واو الف ہوگئی يَخَافُ ہوا۔ اور بَائِعٌ صیغہ اسم فاعل اصل میں بَايِعٌ تھا الف زائدہ کے بعد عین کلمہ میں یا واقع ہوئی لہذا وہ یا ہمزہ ہوگیا ہے۔

امر حاضر معروف خَفْ خَافَا خَافُوْا خَافِيْ خَفْنَ۔ خَفْ از تَخَافُ ساختند بعد حذف تا چوں متحرک ماندہ آخر را وقف کردند الف بالتقائے ساکنین بیفتاد و خَافَا را از تَخَافَانِ ساختند بعد حذف علامت مضارع نون اعرابی را بیفگنند صیغہ تثنیہ امر حاضر و جمع مذکر آں با صیغہ تثنیہ مذکر غائب ماضی و جمع آں متحد شد **امر حاضر معروف بانون ثقیلہ** خَافَنَّ تا آخر الف کہ در خَفْ افتادہ بود بسبب نماندن اجتماع ساکنین باز آمد صیغ نہی و لَمْ و لَنْ و لام امر بر زبان باید آورد و اعلال آں باصول محررہ تقریر باید کرد

فائدہ۔ صیغ امر اجوف را از صیغ مہموز عین کہ دراں بقاعدہ سَلْ ہمزہ حذف شدہ ہمیں وضع امتیاز باید کرد کہ در اجوف غیر واحد مذکر و جمع مؤنث بہمہ صیغہا عین باقی می ماند چوں قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِيْ و بِيْعَا بِيْعُوْا بِيْعِيْ و خَافَا خَافُوْا خَافِيْ و در نون ثقیلہ و خفیفہ ہم عین باز آید چوں قُوْلَنَّ بِيْعَنَّ خَافَنَّ و در مہموز عین در جمیع صیغ عین محذوف ماند چوں زِرَا زِرُوْا زِرِيْ زِرْنَ و سَلَا سَلُوْا سَلِيْ و سَلْنَ **اجوف یائی** از سَمِعَ اَلنَّيْلُ یافتن نَالَ يَنَالُ نَيْلًا الخ اعلالات جملہ صیغش بقیاس آنچہ بیان کردہ ایم میتواں کرد و ہمچنیں از دیگر ابواب ثلاثی مجرد تصاریف و صیغ می باید برآورد۔

ترجمہ مع تشریح۔ خَفْ کو تَخَافُ سے بنائے ہیں علامت مضارع تا کو حذف کرنیکے بعد جب متحرک رہا آخر کو وقف کر دیا اور اجتماع ساکنین سے الف گر گئی اور خَافَا کو تَخَافَانِ سے بنایا ہے علامت مضارع تا کو حذف کرنیکے بعد نون اعرابی کو گرا دیا۔ اس باب کی ماضی معروف کے صیغہ تثنیہ مذکر غائب امر حاضر معروف کے صیغہ تثنیہ مذکر کا اور ماضی معروف کے صیغہ جمع مذکر غائب امر حاضر معروف کے صیغہ جمع مذکر حاضر کا متحد ہے چنانچہ خَافَا صیغہ امر بھی ہو سکتا ہے اور صیغہ ماضی بھی اور خَافُوْا صیغہ امر بھی ہو سکتا ہے اور صیغہ ماضی بھی۔ صیغہ امر حاضر خَفْ سے جو الف گر گئی تھی اجتماع ساکنین باقی نہ رہنے کی وجہ سے خَافَنَّ میں وہ الف لوٹ آئی ہے یہاں نہی کے صیغے۔ نفی جحد بلم کے صیغے۔ اور نفی تاکید بلن کے صیغے۔ اور لام امر کے صیغوں کی گردان کرنی چاہیے اور انکی تعلیل لکھتے ہوئے قواعد کے ذریعہ سے کر لینی چاہیے۔ **فائدہ۔** اجوف کے امر کے صیغوں کو اس مہموز عین کے صیغوں سے جن سے سَلْ کے قاعدہ کے مطابق ہمزہ حذف ہو گیا ہے اس طریقہ سے امتیاز کرنا چاہیے کہ اجوف میں واحد مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر کے علاوہ تمام صیغوں میں عین کلمہ باقی رہتا ہے چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِيْ امر حاضر کے صیغہ تثنیہ اور صیغہ جمع مذکر اور جمع مؤنث حاضر تینوں میں عین کلمہ یعنی واو باقی ہے البتہ قُلْ قُلْنَ امر حاضر کے صیغہ مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر میں عین کلمہ یعنی واو باقی نہیں ہے اسی طرح بِيْعَا بِيْعُوْا بِيْعِيْ اور خَافَا خَافُوْا خَافِيْ میں عین کلمہ کے حرف علت باقی ہے اور بِعْ بِعْنَ خَفْ خَفْنَ سے عین کلمہ کے حرف علت حذف ہو گیا ہے اور اجوف کے نون ثقیلہ و خفیفہ کے صیغوں میں بھی عین کلمہ کا حرف علت لوٹ آتا ہے چنانچہ قُوْلَنَّ۔ بِيْعَنَّ۔ خَافَنَّ میں لوٹ آیا ہے اور مہموز عین کے تمام صیغوں میں عین کلمہ کا ہمزہ محذوف رہتا ہے چنانچہ زِرْ کے مانند زِرَا زِرُوْا زِرِيْ زِرْنَ کے اندر اسی طرح سَلْ کے مانند سَلَا سَلُوْا سَلِيْ سَلْنَ کے اندر بھی عین کلمہ ہمزہ محذوف ہے باب سَمِعَ سے اجوف یائی کی گردان نَيْلٌ مصدر سے بمعنی پانا نَالَ يَنَالُ الخ اس باب کے تمام صیغوں کی تعلیلات بَاعَ يَبِيْعُ وغیرہ پر قیاس کر کے کر سکتا ہے اسی طرح ثلاثی مجرد کے دوسرے بابوں کی گردان اور صیغے نکال لینا چاہیے

توضیح۔ خَافَا صیغہ ماضی اصل میں خَوِفَا تھا اور خَافَا صیغہ امر اصل میں اِخْوَفَا تھا واو کا زبر خا کو دیدینے کے بعد واو ساکن ماقبل مفتوح ہونیکی بنا پر واو کو الف سے بدل دیا گیا اور ہمزہ وصل کو گرا دیا گیا خَافَا ہوا اور خَافُوْا صیغہ ماضی اصل میں خَوِفُوْا تھا اور خَافُوْا صیغہ امر اصل میں اِخْوَفُوْا تھا تعلیل اِخْوَفَا کی ہے اور خَافَنَّ امر بانون ثقیلہ کے صیغہ واحد مذکر حاضر ہے زِرْ امر معروف کے صیغہ واحد مذکر حاضر اصل میں اِزْأَرْ تھا ہمزہ کا زبر زا میں نقل ہو جانے کے بعد تخفیفاً ہمزہ حذف ہو گیا اور ضرورت باقی نہ رہنے کی وجہ سے ہمزہ وصل بھی ساقط ہو گیا زِرْ ہوا۔ اور سَلْ اصل میں اِسْأَلْ تھا حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل کر کے ہمزہ حذف ہو گیا اور شروع سے ہمزہ وصل بھی ساقط ہو گیا اسی طرح بقیہ صیغوں سے بھی ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے نَالَ اصل میں نَيِلَ تھا یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے اور يَنَالُ اصل میں يَنْيَلُ تھا یا کا زبر نون کو دیدینے کے بعد یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے يَنَالُ ہوا۔ خَفْ صیغہ امر اصل میں اِخْوَفْ تھا واو کا زبر خا کو دیکے واو کو الف سے بدل دیا گیا پھر الف اجتماع ساکنین سے گر گئی اور شروع سے ہمزہ وصل بھی گر گیا ہے اور تَخَافُ اصل میں تَخْوَفُ تھا واو کا زبر خا پر نقل ہونیکے بعد واو الف ہو گئی ہے۔

اجوف واوی از باب اِفتِعال اَلاِقتِیَادُ کشیدن اِقتَادَ یَقتَادُ اِقتِیَادًا فهو مُقتَادٌ و اُقتِیدَ یُقتَادُ اِقتِیَادًا فهو مُقتَادٌ الامر منه اِقتَدْ والنهی عنه لَاتَقتَدْ الظرف منه مُقتَادٌ اسم فاعل و مفعول بیک صورت شده لیکن اسم فاعل دراصل مُقتَوِدٌ بود بکسر واو و اسم مفعول مُقتَوَدٌ بفتح واو و ظرف هم که هموزن مفعول می باشد همبریں صورت ست صیغه تثنیه و جمع مذکر امر حاضر اِقتَادَا اِقتَادُوا با تثنیه و جمع مذکر غائب ماضی متحد ست مگر اصل ماضی بفتح واو ست و اصل امر که از مضارع ساخته شد بکسر واو ست آوردن اعلال دیگر صیغ دشوار نیست **اجوف یائی** از باب اِفتِعال اَلاِختِیَارُ برگزیدن اِختَارَ یَختَارُ اِختِیَارًا الخ مثل اِقتَادَ یَقتَادُ **اجوف واوی** از اِستِفعال اَلاِستِقَامَةُ استوار شدن اِستَقَامَ یَستَقِیمُ اِستِقَامَةً فهو مُستَقِیمٌ الامر منه اِستَقِمْ والنهی عنه لَاتَستَقِمْ الظرف منه مُستَقَامٌ۔ اِستَقَامَ دراصل اِستَقوَمَ بود بقاعدہ ۸ حرکت واو بماقبل داده واو را الف کردند یَستَقِیمُ دراصل یَستَقوِمُ بود بعد نقل حرکت واو بماقبل واو بقاعدہ ۳ یا شد اِستِقَامَةٌ دراصل علی ما هو المشهور اِستِقوَامًا بود بعد اعمال قاعدہ یُقَالُ الف بالتقاء ساکنین افتاد و تا در آخر برائے عوض افزودند اِستِقَامَةٌ شد۔

ترجمہ مع تشریح۔ باب افتعال کے مصدر اِقتِیَادٌ بمعنے کھینچنے سے اجوف واوی کی گردان۔ اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں ایک صورت میں ہے ہو لیکن اسم فاعل اصل میں مُقتَوِدٌ واو کے کسرہ کے ساتھ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح واو الف ہوگئی مُقتَادٌ ہوا اور اسم مفعول اصل میں مُقتَوَدٌ تھا فتح واو کے ساتھ۔ واو الف ہوگئی مُقتَادٌ ہوا۔ اور اسم ظرف بھی اسم مفعول کے ہموزن ہوتا ہے اصل میں مُقتَوَدٌ تھا۔ امر حاضر کے صیغہ تثنیہ مذکر اور جمع اِقتَادَا اِقتَادُوا ماضی کے صیغہ تثنیہ مذکر اور جمع مذکر غائب کا متحد ہے مگر ماضی کی اصل واو کے فتح کے ساتھ ہے اور امر کی اصل کہ مضارع سے بنایا گیا ہے واو کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ دوسرے صیغوں کی تعلیل نکال لینی دشوار نہیں ہے۔ اِختِیَارٌ بمعنی قبول کرنا اور چھانٹ لینے سے اجوف یائی کی گردان اِختَارَ یَختَارُ اِقتَادَ یَقتَادُ کے مثل ہے۔ باب اِستِفعَالٌ کے مصدر اِستِقَامَةٌ بمعنے برابر ہونے سے اجوف واوی کی گردان اِستَقَامَ اصل میں اِستَقوَمَ تھا آٹھویں قاعدہ کے مطابق واو کی حرکت ماقبل کو دیکے واو کو الف کر لیا یَستَقِیمُ اصل میں یَستَقوِمُ تھا واو کی حرکت ماقبل میں نقل ہو جانے کے بعد تیسرے قاعدہ کے مطابق واو یا ہوگئی ہے۔ اِستِقَامَةٌ طریق مشہور پر اصل میں اِستِقوَامًا تھا یُقَالُ کے قاعدہ کو استعمال کرنیکے بعد اجتماع ساکنین سے گر گئی اور آخر میں عوض کے لئے تا کو بڑھایا اِستِقَامَةٌ ہوا۔ مگر اس کی اصل میں اختلاف ہے۔ تفصیل ذکر افادات میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئیگی۔

توضیح۔ اِقتَادَ اصل میں اِقتَوَدَ تھا اِجتَنَبَ کے وزن پر واو متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی بنا پر واو الف ہوگئی ہے یَقتَادُ اصل میں یَقتَوِدُ تھا یَجتَنِبُ کے وزن پر واو الف ہوگئی یَقتَادُ ہوا۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ اسم ظرف تینوں مُقتَادٌ ہیں مگر فاعل کی اصل مُقتَوِدٌ اور اسم مفعول و ظرف دونوں کی اصل مُقتَوَدٌ ہے۔ اور اِقتَادَا ماضی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب ہونے کی صورت میں اِقتَوَدَا تھا اِجتَنَبَا کے وزن پر اسی طرح اِقتَادُوا صیغہ ماضی اصل میں اِقتَوَدُوا تھا اِجتَنَبُوا کے وزن پر اور صیغہ امر اصل میں اِقتَوِدُوا تھا اِجتَنِبُوا کے وزن پر اور اِختِیَارٌ مصدر کے تمام صیغوں کو اِقتِیَادٌ مصدر کے صیغوں پر قیاس کر لیا جائے اور اِستَقَامَ اصل میں اِستَقوَمَ تھا اِستَنصَرَ کے وزن پر واو کا زبر قاف میں نقل ہو جانیکے بعد اِستَقَوْمَ ہوا واو ساکن ماقبل مفتوح پس اس واو کو الف سے بدل دیا گیا اِستَقَامَ ہوا۔ یَستَقِیمُ اصل میں یَستَقوِمُ تھا یَستَنصِرُ کے وزن پر واو کا زیر قاف کو دینے کے بعد یَستَقِوْمُ ہوا واو ساکن ماقبل مکسور پس واو یا ہوگئی یَستَقِیمُ ہوا۔ اِستِقَامَةٌ اصل میں اِستِقوَامًا تھا واو کا زبر قاف میں نقل ہو جانے کے بعد واو الف ہوگئی پھر الفین کے درمیان اجتماع ساکنین ہونے کی بنا پر ایک الف گر گئی اور الف محذوف کے عوض میں آخر میں تا بڑھائی گئی اِستِقَامَةٌ ہوا۔ مگر اس کی اصل میں دوسرا مذہب بھی ہے لہذا مصنفؒ نے فرمایا کہ مذہب مشہور کے مطابق اِستِقَامَةٌ کی اصل اِستِقوَامًا تھا دوسرے مذہب کی تحقیق و تفصیل ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر افادات میں آئیگی وہاں معلوم کر لیا جائے۔

مُسْتَقِيْمٌ دراصل مُسْتَقْوِمٌ بود مثل يَسْتَقِيْمُ دراں تعليل كردند درامر ونہی ديگر صيغ مضارع مجزوم عين بالتقاے ساكنين افتاد وہکذا در يَسْتَقِمْنَ و تَسْتَقِمْنَ وآں محذوف بوقت لحوق نون ثقيلہ وخفيفہ درامر ونہی باز آيد اِسْتَقِيْمَنَّ ولا تَسْتَقِيْمَنَّ گويند **اجوف يائی** از باب **اِسْتِفْعَالٌ** اَلْاِسْتِخَارَةُ طلب خير كردن اِسْتَخَارَ يَسْتَخِيْرُ تا آخر چوں اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ **اجوف واوی** از باب **اِفْعَالٌ** اَقَامَ يُقِيْمُ اِقَامَةً فهو مُقِيْمٌ واُقِيْمَ يُقَامُ اِقَامَةً فهو مُقَامٌ الامر منه اَقِمْ والنهى عنه لاتُقِمْ الظرف منه مُقَامٌ اعلالات صيغ ايں باب بعينہ اعلالات اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ ہست **قسم چہارم در صرف ناقص و لفيف** ناقص واوی از باب **نَصَرَ يَنْصُرُ** الدُّعَاءُ والدَّعْوَةُ خواستن۔ دَعَا يَدْعُو دُعَاءً وَّدَعْوَةً فهو دَاعٍ ودُعِيَ يُدْعٰى دُعَاءً ودَعْوَةً فهو مَدْعُوٌّ الامر منه اُدْعُ والنهى عنه لاتَدْعُ الظرف منه مَدْعًى والآلة منه مِدْعًى مِدْعَاةٌ مِدْعَاءٌ وتثنيتهما مِدْعَيَانِ مِدْعَيَانِ والجمع منهما مَدَاعٍ ومَدَاعِيُّ اَفْعَلُ التفضيل منه اَدْعٰى والمؤنث منه دُعْيٰ وتثنيتهما اَدْعَيَانِ ودُعْيَيَانِ والجمع منهما اَدَاعٍ واَدْعَوْنَ ودُعًى ودُعْيَيَاتٌ ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ مُسْتَقِيْمٌ اصل میں مُسْتَقْوِمٌ تھا يَسْتَقِيْمُ کے مانند اس میں تعلیل کی یعنی واو کے زیر قاف کو دیکے واو کو یا کے ساتھ بدل دیا امر اور نہی کے صیغوں میں اور مضارع مجزوم کے دوسرے صیغوں میں عین اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ اسی طرح يَسْتَقِمْنَ اور تَسْتَقِمْنَ سے بھی عین کلمہ اجتماع ساکنین سے گر گیا اور امر و نہی کے صیغوں میں نون ثقیلہ لاحق ہوتے وقت عین کلمہ محذوف پھر لوٹ آئیگا۔ اِسْتَقِيْمَنَّ اور لاتَسْتَقِيْمَنَّ کہتے ہیں۔ باب استفعال کے مصدر اِسْتِخَارَةٌ بمعنی بھلائی طلب کرنے سے اجوف یائی کی گردان اِسْتَخَارَ يَسْتَخِيْرُ اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ کے مانند ہے یعنی صورۃً۔ باب افعال سے اجوف واوی کی گردان۔ اس باب کے صیغوں کی تعلیلات بعینہ اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ کے صیغوں کی تعلیلات ہیں۔ چوتھی قسم ناقص اور لفیف کی گردان میں باب نَصَرَ يَنْصُرُ کے مصدر دُعَاءٌ اور دَعْوَةٌ بمعنے بلانے سے ناقص واوی کی گردان۔ دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح ہونیکی وجہ سے واو الف ہو گئی ہے دَعَا ہوا يَدْعُو اصل میں يَدْعُوُ تھا واو پر ضمہ ثقیل ہونیکی وجہ سے واو ساکن ہو گئی ہے دُعَاءٌ اصل میں دُعَاوٌ تھا الف زائدہ کے بعد لام کلمہ میں واو واقع ہوئی لہذا وہ واو ہمزہ ہو گیا ہے دُعَاءٌ ہوا۔ دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا واو بعد کسرہ واقع ہوئی لہذا یا ہو گئی ہے پھر یا پر ضمہ ثقیل ہوا لہذا یا ساکن ہو گئی۔ اور تنوین و یا میں اجتماع ساکنین ہوا لہذا یا گر گئی دَاعٍ ہوا۔ دُعِيَ اصل میں دُعِوَ تھا واو متحرک ماقبل مکسور ہونیکی وجہ سے واو یا ہو گئی ہے دُعِيَ ہوا۔ يُدْعٰى اصل میں يُدْعَوُ تھا جو واو ماضی کے تیسرے کلمہ میں تھا وہ مضارع کے چوتھا کلمہ میں واقع ہوا اور ماقبل واو کی حرکت واو کا مخالف ہے لہذا واو کو یا سے بدل دیا گیا يُدْعَيُ ہوا پھر یا متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیا گیا يُدْعٰى ہوا مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا واو اول کو ثانی میں ادغام کیا گیا مَدْعُوٌّ ہوا اور اُدْعُ صیغہ امر کے آخر سے واو اور لاتَدْعُ صیغہ نہی کے آخر سے واو ساقط ہو گئی بقیہ صیغوں کی تعلیل خود مصنف آنیوالے صفحہ میں تحریر فرمائیں گے۔ **توضیح** ۔ اِسْتَخَارَ اصل میں اِسْتَخْيَرَ تھا یا کے زبر خا کو دینے کے بعد یا کو الف سے بدل دیا گیا اِسْتَخَارَ ہوا اور يَسْتَخِيْرُ اصل میں يَسْتَخْيِرُ تھا یا کے زیر خا کو دیدیا گیا يَسْتَخِيْرُ ہوا اَقَامَ اصل میں اَقْوَمَ تھا واو کا زبر قاف کو دیدینے کے بعد واو ساکن ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیا گیا اَقَامَ ہوا۔ يُقِيْمُ اصل میں يُقْوِمُ تھا واو کا زیر قاف کو دیدینے کے بعد واو ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو کو یا سے بدل دیا گیا يُقِيْمُ ہوا۔ مُقِيْمٌ اصل میں مُقْوِمٌ تھا واو کا زیر قاف کو دینے کے بعد واو ساکن ماقبل مکسور ہونیکی وجہ سے واو کو یا سے بدل دیا گیا مُقِيْمٌ ہوا۔ اُقِيْمَ اصل میں اُقْوِمَ تھا تعلیل بعینہ يُقِيْمُ کی ہوئی ہے۔ يُقَامُ اصل میں يُقْوَمُ تھا واو کے زبر قاف کو دیدینے کے بعد واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے يُقَامُ ہوا۔ اِقَامَةٌ اصل میں اِقْوَامًا تھا واو کے زبر قاف کو دیدینے کے بعد واو کو الف سے بدل دیا گیا اور دو الف کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا لہذا ایک الف گر گئی اور الف محذوف کے عوض میں آخر میں ایک تا بڑھائی گئی اِقَامَةٌ ہوا۔ مُقَامٌ صیغہ اسم مفعول اور اسم ظرف اصل میں مُقْوَمٌ تھا واو کے زبر قاف کو دیدینے کے بعد واو کو الف سے بدل دیا گیا مُقَامٌ ہوا۔ اَقِمْ کو تُقِيْمُ سے بنایا گیا ہے علامت مضارع حذف ہو کے شروع میں ہمزہ قطعی داخل ہوا اور صیغہ امر ہونیکی وجہ سے آخری میم ساکن ہو گئی پھر اجتماع ساکنین سے یا حذف ہو گئی اسی طرح لاتُقِمْ سے بھی اجتماع ساکنین سے یا حذف ہو گئی ہے ۔

در مَدْعًی ظرف و مِدْعًی آلہ واو کہ بقاعدۂ[7] الف شدہ بود بسبب اجتماع ساکنین با تنوین بیفتاد واگر دریں ہر دو صیغہ بسبب الف و لام یا اضافت تنوین نباشد الف حذف نشود چوں اَلْمَدْعٰی و اَلْمِدْعٰی و مَدْعَاکُمْ و مِدْعَاکُمْ و در مِدْعَاءٌ بقاعدۂ[19] واو ہمزہ شدہ مثل دُعَاءٌ مصدر در مَدَاعٍ جمع ظرف و اَدَاعٍ جمع مذکر اسم تفضیل تعمیل قاعدۂ[25] شدہ در مَدْعَیَانِ و مِدْعَیَانِ تثنیہ ظرف و آلہ و اَدْعَیَانِ تثنیہ اسم تفضیل و مَدَاعِیُّ جمع آلہ واو بقاعدۂ[20] و در دُعْیٰ بقاعدۂ[26] یا شدہ و در دُعْیَیَانِ و دُعْیَیَاتٌ الف بقاعدۂ[22] یا شدہ و ہمچنیں ہر جا دریں ہر دو صیغہ **اثبات فعل ماضی معروف** دَعَا دَعَوَا دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ دَعَوْتَ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُنَّ دَعَوْتُ دَعَوْنَا واو در دَعَا کہ در اصل دَعَوَ بود بقاعدۂ[7] الف شد۔ فائدہ۔ ہر الف کہ بدل از واو باشد بصورت الف نوشتہ شود لہٰذا در دَعَا الف می نویسند و بدل از یا بصورت یا چوں رَمٰی و در دَعَوَا تثنیہ واو بسبب اتصال آں بالف تثنیہ سلامت ماندہ و دَعَوْا جمع الف بالتقائے ساکنین افتاد و در دَعَتْ دَعَتَا بسبب اتصال تائے تانیث و از دَعَوْنَ تا آخر جملہ صیغ بر اصل اند۔

ترجمہ مع تشریح ۔ مَدْعًی اسم ظرف اور مِدْعًی اسم آلہ میں جو واو ساتواں قاعدہ سے الف ہوگئی تھی تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کے سبب سے گر گئی ہے اور اسم ظرف و آلہ کے صیغوں پر الف لام داخل ہونے کے سبب یا یہ دونوں صیغے مضاف ہونے کی وجہ سے اگر ان دونوں صیغوں کے آخر میں تنوین نہ ہو تو آخری الف حذف نہیں ہوتی جیسے اَلْمَدْعٰی اور اَلْمِدْعٰی سے الف حذف نہیں ہوئی۔ اسی طرح مَدْعَاکُمْ اور مِدْعَاکُمْ سے بھی الف حذف نہیں ہوئی۔ اور دُعَاءٌ مصدر کے مانند مِدْعَاءٌ میں انیسویں[19] قاعدہ کے ذریعہ سے واو ہمزہ ہوگئی ہے اور مَدَاعٍ اسم ظرف کی جمع اور اَدَاعٍ اسم تفضیل کی جمع مذکر میں پچیسویں[25] قاعدہ کو عمل میں لایا گیا ہے اور مَدْعَیَانِ اسم ظرف کے تثنیہ اور مِدْعَیَانِ اسم آلہ کے تثنیہ اور اَدْعَیَانِ اسم تفضیل کے تثنیہ اور مَدَاعِیُّ اسم آلہ کی جمع میں واو بیسویں[20] قاعدہ کے مطابق یا ہوگئی ہے اور دُعْیٰ میں چھبیسویں[26] قاعدہ کے مطابق یا ہوگئی ہے اور دُعْیَیَانِ اور دُعْیَیَاتٌ میں الف بائیسویں[22] قاعدہ سے یا ہوگئی ہے اسی طرح ان دونوں صیغوں کی ہر جگہ میں۔ دَعَا کی واو جو اصل میں دَعَوَ تھا ساتویں قاعدہ سے الف ہوگئی ہے۔ فائدہ۔ جو الف واو سے بدل ہو اس کو بصورت الف لکھا جاتا ہے اور جو یا سے بدل ہو اس کو یا کی صورت میں لکھا جاتا ہے لہٰذا دَعَا میں الف لکھتے ہیں اور رَمٰی میں یا۔ اور دَعَوَا صیغہ تثنیہ میں واو الف تثنیہ کے ساتھ متصل ہونے کی وجہ سے سالم رہی ہے۔ اور دَعَوْا صیغہ جمع سے الف اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور دَعَتْ دَعَتَا سے تائے تانیث متصل ہونے کی وجہ سے الف گر گئی ہے۔ اور دَعَوْنَ سے آخر تک کے تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔ **توضیح** ۔ مَدْعًی اصل میں مَدْعَوٌ تھا جو واو ماضی کے تیسرے کلمہ میں تھا وہ واو اسم ظرف کے چوتھے کلمہ میں واقع ہوئی اور ماقبل کی حرکت واو کا مخالف ہے لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا گیا پھر یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یا کو الف سے بدل دیا گیا اور تنوین و الف میں اجتماع ساکنین ہونے سے الف حذف ہوگئی مَدْعًی ہوا۔ یہی تعلیل مِدْعًی اسم آلہ کی بھی ہے اور اَلْمَدْعٰی اسم ظرف اور اَلْمِدْعٰی اسم آلہ کے شروع میں الف لام ہونے کی بنا پر آخر میں الف بحال ہے اور مَدْعَاکُمْ اسم ظرف اور مِدْعَاکُمْ اسم آلہ مضاف ہونے کی بنا پر آخر میں الف بحال ہے۔ مِدْعَاءٌ اصل میں مِدْعَاوٌ تھا الف زائدہ کے بعد لام کلمہ میں واو واقع ہوئی لہٰذا واو کو ہمزہ سے بدل دیا گیا مِدْعَاءٌ ہوا۔ مَدَاعٍ اصل میں مَدَاعِوٌ تھا واو متحرک ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو کو یا سے بدل دیا گیا پھر یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہوگئی اور تنوین و یا میں اجتماع ساکنین سے یا گر گئی مَدَاعٍ ہوا یہی تعلیل اَدَاعٍ میں بھی ہوئی۔ اور مَدْعَیَانِ اصل میں مَدْعَوَانِ اور اَدْعَیَانِ اصل میں اَدْعَوَانِ تھا جو واو ماضی میں تیسرے کلمہ میں تھا وہ ان الفاظ میں چوتھے کلمہ میں واقع ہوئی اور واو کا ماقبل مفتوح ہے لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا گیا مَدْعَیَانِ اور اَدْعَیَانِ ہوا۔ دُعْیٰ اصل میں دُعْوٰی تھا فُعْلٰی کے لام کلمہ میں جو واو ہو اس کو یا سے بدل دیا جاتا ہے بنا بریں دُعْوٰی کی واو یا ہوگئی دُعْیٰ ہوا۔ دُعْیٰ کا تثنیہ دُعْیَیَانِ اور دُعْیٰ کی جمع دُعْیَیَاتٌ میں ثانی یا اس الف زائدہ سے بدل کے ہے جو الف زائدہ دُعْیٰ کے آخر میں تھی کیونکہ الف تثنیہ سے پہلے الف زائدہ یا ہو جاتی ہے اسی طرح الف جمع مؤنث سالم سے پہلے بھی الف زائدہ یا ہو جاتی ہے غرض فُعْلٰی کے تثنیہ اور جمع سالم کے ہر صیغہ میں الف زائدہ قبل الف تثنیہ اور قبل الف جمع سالم یا ہو جاتی ہے۔ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا پہلی واو کو الف سے بدلنے کے بعد اجتماع ساکنین سے وہ الف گر گئی ہے ۱۲

اثبات فعل ماضی مجہول دُعِیَ دُعِیَا دُعُوْا دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا در جمیع صیغ ایں بحث واو بقاعدۂ ۱۱ یا شدہ و در دُعُوْا جمع مذکر غائب یا بقاعدۂ ۱۰ بعد نقل حرکتش بما قبل حذف شدہ **اثبات فعل مضارع معروف** یَدْعُوْ یَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْ تَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْ تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ تَدْعِیْنَ تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ اَدْعُوْ نَدْعُوْ صیغہائے تثنیہ مطلقًا و صیغہائے جمع مؤنث بر اصل اند و در یَدْعُوْ اخواتش واو بقاعدۂ ۱۰ ساکن شدہ و در ہر دو جمع مذکر و تَدْعِیْنَ بقاعدۂ مذکور حذف شدہ و صورت جمع مذکر و مؤنث دریں بحث یکے ست **اثبات فعل مضارع مجہول** یُدْعٰی یُدْعَیَانِ یُدْعَوْنَ تُدْعٰی تُدْعَیَانِ یُدْعَیْنَ تُدْعٰی تُدْعَیَانِ تُدْعَوْنَ تُدْعَیْنَ تُدْعَیَانِ تُدْعَیْنَ اُدْعٰی نُدْعٰی در جمیع ایں صیغہا واو بقاعدۂ ۳۰ یا شدہ بعد ازاں بقاعدۂ ۷ الف شدہ در غیر تثنیہ و غیر جمع مؤنث وآں الف در یُدْعَوْنَ و تُدْعَوْنَ و تُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر بالتقائے ساکنین حذف شدہ و صورت واحد مؤنث حاضر و جمع مؤنث حاضر متحد شدہ تُدْعَیْنَ لیکن واحد در اصل تُدْعَوِیْنَ بود واو بقاعدۂ ۳۰ یا شدہ بعد ازاں یا بقاعدۂ ۷ الف شدہ بالتقائے ساکنین افتادہ و جمع مؤنث حاضر در اصل تُدْعَوْنَ بود واو یا شد و بس۔

ترجمہ مع تشریح ۔ ماضی مجہول کے تمام صیغوں میں گیارھویں قاعدہ سے واو یا ہوگئی ہے یعنی جو واو لام کلمہ میں بعد کسرہ واقع ہو وہ واو یا ہو جاتی ہے اور دُعُوْا جمع مذکر غائب میں دسویں قاعدہ سے یا حذف ہوگئی اس کی حرکت ماقبل میں نقل ہو جانیکے بعد۔ اور مضارع معروف کے صیغوں سے چاروں تثنیہ اور جمع مؤنث غائب و حاضر کے دونوں صیغے اپنی اصل پر ہیں اور یَدْعُوْ تَدْعُوْ اَدْعُوْ نَدْعُوْ میں دسویں قاعدہ سے واو ساکن ہوگئی یعنی لام کلمہ کی واو اور یا ضمہ اور کسرہ کے بعد ساکن ہو جاتی ہے اور یَدْعُوْنَ جمع مذکر غائب اور تَدْعُوْنَ جمع مذکر حاضر اور تَدْعِیْنَ واحد مؤنث حاضر سے قاعدہ مذکورہ کے ذریعہ وہ واو حذف ہوگئی کیونکہ یَدْعُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ اور تَدْعُوْنَ اصل میں تَدْعُوُوْنَ تھا واو مضموم ساکن ہو جانے کے بعد وہ واو ساکن سے پہلی واو حذف ہوگئی اور تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا واو پر کسرہ ثقیل ہوا اس لئے عین کو دیدیا گیا اس سے پیش ہٹا کے پھر واو یا ہو کے اجتماع ساکنین سے حذف ہوگئی تَدْعِیْنَ ہوا اور اس بحث میں جمع مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر کی صورت ایک ہے مگر جمع مذکر حاضر میں تعلیل ہوئی اور جمع مؤنث حاضر میں تعلیل نہیں ہوئی مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں بیسویں قاعدہ سے واو یا ہوگئی ہے اس کے بعد ساتویں قاعدہ سے یا الف ہوگئی مگر چار تثنیہ اور جمع مؤنث غائب و حاضر ان چھ صیغوں میں یا الف نہیں ہوئی بلکہ بحال ہے اور وہ الف یُدْعَوْنَ جمع مذکر غائب اور تُدْعَوْنَ جمع مذکر حاضر اور تُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر سے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر دونوں کی صورت ایک ہے یعنی تُدْعَیْنَ لیکن واحد مؤنث حاضر اصل میں تُدْعَوِیْنَ تھا بیسویں قاعدہ سے واو یا ہوگئی اس کے بعد ساتویں قاعدہ سے یا الف ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی اور جمع مؤنث حاضر اصل میں تُدْعَوْنَ تھا واو یا ہوگیا اور بس تُدْعَیْنَ ہوا۔

توضیح ۔ دُعُوْا ماضی مجہول کا صیغہ جمع مذکر غائب اصل میں دُعِوُوْا تھا واو متحرک ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو کو یا سے بدل دیا گیا ہے دُعِیُوْا ہوا پھر یا کے ضمہ عین کو دیدیا گیا عین سے زیر ہٹا کے اور یا و واو کے درمیان اجتماع ساکنین ہونے کی بنا پر یا حذف ہوگئی دُعُوْا ہوا۔ اور بیسواں قاعدہ یہ تھا کہ جو واو تیسرے کلمہ سے جا کے چوتھے کلمے یا زائد میں واقع ہو اور حرکت ماقبل واو کا مخالف ہو وہ واو یا ہو جاتی ہے اور ساتواں قاعدہ یہ تھا کہ جو واو اور یا متحرک ہو اور اس کا ماقبل مفتوح ہو اس واو اور یا کو الف سے بدل دیا جاتا ہے پس یُدْعَوْنَ اصل میں یُدْعَوُوْنَ اور تُدْعَوْنَ اصل میں تُدْعَوُوْنَ تھا واو یا ہو کے یُدْعَیُوْنَ اور تُدْعَیُوْنَ ہوا پھر یا کو الف سے بدل دیا گیا اور اجتماع ساکنین سے الف گر گئی یُدْعَوْنَ تُدْعَوْنَ ہوا اور تُدْعَیْنَ اصل میں تُدْعَوِیْنَ تھا واو یا ہو کے تُدْعَیِیْنَ ہوا پھر یا الف ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی تُدْعَیْنَ ہوا اور تُدْعَیْنَ جمع مؤنث حاضر اصل میں تُدْعَوْنَ تھا واو کو یا سے بدل دیا گیا تُدْعَیْنَ ہوا اور یُدْعٰی تُدْعٰی اُدْعٰی نُدْعٰی میں اولاً واو کو یا کر کے پھر یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ یُدْعَیْنَ تُدْعَیْنَ ان چھ صیغوں میں یا باقی ہے اور تُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر میں جو یا باقی ہے وہ واحد مؤنث حاضر کی یا ہے جس یا سے واو کو بدل دیا تھا وہ یا الف ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ۱۲

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یَدْعُوَا لَنْ یَدْعُوْا لَنْ تَدْعُوَ لَنْ تَدْعُوَا لَنْ یَدْعُوْنَ لَنْ تَدْعُوْا لَنْ تَدْعِیْ لَنْ تَدْعُوْنَ لَنْ اَدْعُوَ لَنْ نَدْعُوَ دریں صیغ عمل لَنْ ہمچنیکہ در صحیح جاری می شود جاری شدہ تغیرے جز آنکہ در مضارع شدہ بود بظہور نیامدہ **نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول** لَنْ یُدْعٰی لَنْ یُدْعَیَا لَنْ یُدْعَوْا لَنْ تُدْعٰی لَنْ تُدْعَیَا لَنْ یُدْعَیْنَ لَنْ تُدْعَوْا لَنْ تُدْعَیْ لَنْ تُدْعَیْنَ لَنْ اُدْعٰی لَنْ نُدْعٰی در یُدْعٰی واخوات او بسبب بودن الف نصب لَنْ ظاہر نشد ودر باقی صیغ ہمچو صحیح عمل لَنْ جاری شدہ تغیرے جدید رو نمودہ **نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف** لَمْ یَدْعُ لَمْ یَدْعُوَا لَمْ یَدْعُوْا لَمْ تَدْعُ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ یَدْعُوْنَ لَمْ تَدْعُوْا لَمْ تَدْعِیْ لَمْ تَدْعُوْنَ لَمْ اَدْعُ لَمْ نَدْعُ در مواقع جزم واو ساقط شدہ ودر دیگر صیغ مثل صحیح عمل لَمْ ظاہر شد تغیرے نیفزودہ **مجہول** لَمْ یُدْعَ لَمْ یُدْعَیَا لَمْ یُدْعَوْا لَمْ تُدْعَ لَمْ تُدْعَیَا لَمْ یُدْعَیْنَ لَمْ تُدْعَوْا لَمْ تُدْعَیْ لَمْ تُدْعَیْنَ لَمْ اُدْعَ لَمْ نُدْعَ در مواقع جزم الف حذف شد وبس **بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف** لَیَدْعُوَنَّ لَیَدْعُوَانِّ لَیَدْعُنَّ لَتَدْعُوَنَّ لَتَدْعُوَانِّ لَیَدْعُوْنَانِّ لَتَدْعُنَّ لَتَدْعِنَّ لَتَدْعُوْنَانِّ لَاَدْعُوَنَّ لَنَدْعُوَنَّ در صیغ مضارع ہمچنیکہ در صحیح از نون ثقیلہ تغیرات می شود ہموطور اینجا شد وبس

ترجمہ مع تشریح۔ بابِ دَعَا کے لَنْ تاکید کے صیغوں میں لَنْ کا عمل صحیح کے صیغوں کے مانند جاری ہوا۔ اسی باب دَعَا کے مضارع میں جو تغیر واقع ہوئی اس کے علاوہ کوئی جدید تغیر لَنْ کے صیغوں میں واقع نہیں ہوئی۔ اور نفی تاکید بلن مجہول کے صیغہ واحد مذکر غائب یُدْعٰی اور اس کے مشابہات یعنی لَنْ تُدْعٰی لَنْ اُدْعٰی لَنْ نُدْعٰی میں آخری حرف الف ہونیکے سبب سے لَنْ کا نصب ظاہر نہیں ہوا کیونکہ الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتی اور باقی صیغوں میں صحیح کے صیغوں کے مانند لَنْ کا عمل جاری ہوا کوئی جدید تغیر واقع نہیں ہوئی۔ نفی جحد بلم معروف کے صیغوں میں جزم کے موقعوں سے یعنی واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر واحد متکلم۔ جمع متکلم سے واو ساقط ہوگئی اور دوسرے صیغوں میں صحیح کے مانند لَمْ کا عمل ظاہر ہوا اس کے علاوہ اور کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اور نفی جحد بلم مجہول کے مذکورہ پانچ صیغوں کے آخر سے الف حذف ہوگئی اس کے علاوہ دوسری باتیں صحیح کے مانند ہیں۔ اور صحیح کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہونے کی صورت میں جو تغیرات ہوتے ہیں یہاں بھی وہ تغیرات ہوئے اس کے علاوہ کوئی جدید تغیر نہیں ہوا۔ توضیح میں قدرے تفصیل آرہی ہے۔

توضیح

واو اور یا پر زبر ثقیل نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ یَدْعُوَ اور یَرْمِیَ پر لَنْ داخل ہوجانیکے بعد واو اور یا پر زبر ہوجاتا ہے اور جس صیغہ کے آخر میں حرف علت ہو اس صیغہ پر لم داخل ہوکے حرف علت کو ساقط کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ یَدْعُوْ پر لَمْ داخل ہونے کے بعد واو اور یُدْعٰی پر لَمْ داخل ہونے کے بعد الف ساقط ہوجاتی ہے اور تمہیں یہ بات پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ مضارع کے صیغوں کے آخر سے لَمْ اور لَنْ دونوں کے ذریعہ سے نون اعرابی ساقط ہوجاتا ہے۔ اور جمع مؤنث غائب وحاضر ان دونوں صیغوں میں لَمْ اور لَنْ کوئی عمل نہیں کرتا۔ لَیَدْعُنَّ جمع مذکر غائب اصل میں لَیَدْعُوُنَّ تھا واو پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے واو ساکن ہوگئی ہے پھر نون مشدد کے ساتھ اجتماع ساکنین سے واو حذف ہوگئی لَیَدْعُنَّ ہوا۔ اسی پر لَتَدْعُنَّ صیغہ جمع مذکر حاضر کو قیاس کرلیا جائے اور لَتَدْعِنَّ صیغہ واحد مؤنث حاضر اصل میں لَتَدْعُوِنَّ تھا واو پر کسرہ ثقیل ہونے کی وجہ سے نقل کرکے عین کو دیدیا گیا ہے عین سے ضمہ ہٹاکے۔ پھر واو ساکن اور نون مشدد کے درمیان اجتماع ساکنین ہونے کی بنا پر واو حذف ہوگئی ہے لَتَدْعِنَّ ہوا باقی صیغوں میں صحیح کے مانند ہے کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

بندہ محمد ابراہیم غفرلہ

مجہول لَیُدْعَیَنَّ لَیُدْعَیَانِّ لَیُدْعَوُنَّ لَتُدْعَیَنَّ لَتُدْعَیَانِّ لَیُدْعَیْنَانِّ لَتُدْعَوُنَّ لَتُدْعَیِنَّ لَتُدْعَیْنَانِّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ ۔ لَیُدْعَیَنَّ دراصل یُدْعٰی بود چوں لام تاکید دراول ونون ثقیلہ درآخر آوردند نون ثقیلہ فتح ماقبل خود خواست الف قابل حرکت نبود لہٰذا یا راکہ اصل الف بود واپس آوردند وفتحہ دادند لَیُدْعَیَنَّ شد وقس علیہ لَتُدْعَیَنَّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ **سوال** در لَنْ یُدْعٰی چرا بسبب نصب یا را واپس نیاوردند کہ برآں فتحہ ظاہر می شد **جواب** اگر یا را بازمی آوردند باز الف می شد چہ علت اعلال کہ تحرک یا وانفتاح ماقبل ست موجود ست و در لَیُدْعَیَنَّ واخواتش علت اعلال موجود نیست زیرا کہ اتصال نون ثقیلہ از موانع اجرائے قاعدۂ ہفتم ست لَیُدْعَوُنَّ دراصل یُدْعَوْنَ بود بعد آوردن لام تاکید دراول ونون ثقیلہ درآخر وحذف نون اعرابی اجتماع ساکنین شد میان واو ونون واو غیر مدہ بود واو راضمہ دادند وہمچنیں در لَتُدْعَوُنَّ ودر لَتُدْعَیِنَّ یا را کسرہ دادند **فائدہ** ۔ حین اجتماع ساکنین اگر اول مدہ باشد آں را حذف می کنند واگر غیر مدہ باشد واو را ضمہ می دہند ویا را کسرہ ۔ مدّہ حرف علت ساکن را گویند کہ حرکت ماقبل آں موافق باشد وغیر مدہ آنکہ چنیں نباشد ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ لَیُدْعَیَنَّ اصل میں یُدْعٰی تھا یعنی یُدْعٰی سے لَیُدْعَیَنَّ کو بنایا گیا ہے جب یُدْعٰی کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ کو لائے تو نون ثقیلہ نے اپنے ماقبل میں زبر ہونے کو چاہا اور یُدْعٰی کی آخری الف حرکت کو قبول کرنے والی نہیں لہٰذا اس یا کو واپس لائے جو یا الف کی اصل تھی ۔ اور یا پر زبر دیدیا لَیُدْعَیَنَّ ہوا اسی پر لَتُدْعَیَنَّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ کو قیاس کرلو کہ تُدْعٰی سے لَتُدْعَیَنَّ اور اُدْعٰی سے لَاُدْعَیَنَّ اور نُدْعٰی سے لَنُدْعَیَنَّ کو بنایا گیا ہے ۔ سوال لَنْ یُدْعٰی میں لن ناصبہ کے سبب سے کیوں یا کو واپس نہیں لائے تاکہ اسی یا پر زبر ظاہر ہو جاتا ۔ جواب ۔ اگر یا کو واپس لاتے پھر وہی یا الف ہو جاتی کیونکہ تعلیل کی علت یعنی یا متحرک ہو کے اس کا ماقبل مفتوح ہونا اس وقت بھی پائی جاتی لہٰذا لَنْ یُدْعٰی میں یا کو واپس لانے کی صورت نہیں ۔ اور لَیُدْعَیَنَّ اور اس کے مشابہ لَتُدْعَیَنَّ ۔ لَاُدْعَیَنَّ ۔ لَنُدْعَیَنَّ میں یا کو واپس لانے کے بعد تعلیل کی علت موجود نہیں کیونکہ ان صیغوں کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہو جانا مانع ہے ساتویں قاعدہ کو جاری کرنے سے کیونکہ ان صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے زبر ہوا کرتا ہے لہٰذا یا کو الف سے بدلنے کی صورت نہیں ورنہ نون ثقیلہ سے پہلے ساکن ہونا لازم آئیگا کیونکہ الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتی ۔ لَیُدْعَوُنَّ اصل میں یُدْعَوْنَ تھا یعنی لَیُدْعَوُنَّ کو یُدْعَوْنَ سے بنایا گیا ہے ۔ بایں طور کہ آخر سے نون اعرابی کو ساقط کر دینے کے بعد شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ کو جب لائے واو اور نون ثقیلہ کے درمیان دو ساکن جمع ہو گئے واو مدہ نہیں ہے لہٰذا واو کو ضمہ دیدیا لَیُدْعَوُنَّ ہوا یہی تعلیل بعینہٖ لَتُدْعَوُنَّ میں بھی ہے اور لَتُدْعَیِنَّ میں اجتماع ساکنین کے بعد یا کو کسرہ دیدیا ہے ۔ **فائدہ** ۔ اجتماع ساکنین کے وقت اگر ساکن اول مدہ ہو تو اس کو حذف کر دیتے ہیں اور اگر مدہ نہ ہو تو واو ساکن کو ضمہ اور یار ساکن کو کسرہ دیدیتے ہیں اور مدہ اس ساکن حرف علت کو کہا جاتا ہے جس سے پہلے حرکت موافق ہو مثلاً واو ساکن سے پہلے ضمہ ہو اور یار ساکن سے پہلے کسرہ ہو اور الف ساکن سے پہلے فتحہ ہو اور غیر مدہ اس واو اور یا کو کہا جاتا ہے جس سے پہلے حرکت موافق نہ ہو مثلاً یُدْعَوْنَ کی واو مدہ نہیں کیونکہ واو سے پہلے زبر ہے اور تُدْعَیْنَ کی یا مدہ نہیں کیونکہ اس سے پہلے بھی زبر ہے زیر نہیں ۔

توضیح ۔ **سوال** ۔ اول ساکن مدہ ہونے کی صورت میں حذف کیوں کرتے ہیں ۔ **جواب** ۔ تخفیف کیلئے ۔ **سوال** ۔ ساکن اول مدہ ہونے کی صورت میں ساکن دوم کو کیوں حذف نہیں کرتے **جواب** ۔ مدہ میں تغیرات زیادہ ہوتے ہیں لہٰذا غیر مدہ کو حذف کرنے سے مدہ کو حذف کرنا زیادہ اچھا ہے ۔ **سوال** ۔ واو اور یا غیر مدہ ہونے کی صورت میں ان کو کیوں حذف نہیں کرتے ۔ **جواب** ۔ واو اور یا غیر مدہ سے پہلے حرکت موافق نہیں ہوتی پس اس واو اور یار کو اگر حذف کر دیا جائے تو واو محذوف اور یائے محذوف پر کوئی دلیل نہ ہوگی ۔ اور واو مدہ اور یار مدہ سے پہلے حرکت موافق ہوتی ہے پس واو اور یا حذف ہو جانے کے بعد ماقبل کی حرکت واو محذوف اور یائے محذوف پر دلیل ہوگی لہٰذا مدہ کو حذف کرنا چاہئے نہ غیر مدہ کو اور اجتماع ساکنین سے یہاں مصنف کی مراد اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہے چنانچہ اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ اور علیٰ غیر حدہٖ کی تفصیل آگے آرہی ہے انتظار کرو ۔

لام تاکید بانون خفیفہ در فعل مستقبل معروف لَيَدْعُوْنْ لَيَدْعُنْ لَتَدْعُوْنْ لَتَدْعُنْ لَتَدْعِنْ لَاَدْعُوْنْ لَنَدْعُوْنْ **مجہول** لَيُدْعَيَنْ لَيُدْعَوُنْ لَتُدْعَيَنْ لَتُدْعَيِنْ لَتُدْعَوُنْ لَتُدْعَيِنْ لَاُدْعَيَنْ لَنُدْعَيَنْ **امر حاضر معروف** اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِيْ اُدْعُوَا اُدْعُوْنَ واو در اُدْعُ بسبب سکون وقفی حذف شدہ و دیگر صیغ از مضارع ہمراں نمط ساختہ شدہ اند کہ در صحیح ساختہ بودند **امر غائب و متکلم معروف** لِيَدْعُ لِيَدْعُوَا لِيَدْعُوْا لِتَدْعُ لِتَدْعُوَا لِيَدْعُوْنَ لِاَدْعُ لِنَدْعُ **امر مجہول** لِيُدْعَ لِيُدْعَيَا تا آخر مانند لَمْ يُدْعَ لَمْ يُدْعَيَا تا آخر **امر حاضر معروف بانون ثقیلہ** اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ اُدْعُنَّ اُدْعُوْنَانِّ بعد آوردن نون ثقیلہ در اُدْعُ واو محذوف را کہ بسبب وقف حذف شدہ بود و حالا وقف نماندہ باز آوردند و فتحہ وا دند و در دیگر صیغ حسب معمول تغیرات کردند **امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ** لِيَدْعُوَنَّ لِيَدْعُوَانِّ لِيَدْعُنَّ لِتَدْعُوَنَّ لِتَدْعُوَانِّ لِيَدْعُوْنَانِّ لِاَدْعُوَنَّ لِنَدْعُوَنَّ در لِيَدْعُوَنَّ واخواتش واو کہ بسبب جزم افتادہ بود باز آمدہ مفتوح شدہ دیگر ہمہ حسب معمول ست **امر مجہول بانون ثقیلہ** لِيُدْعَيَنَّ تا آخر بصورت مضارع مجہول بانون ثقیلہ سوائے اینکہ لام ایں مکسور ست و لام مضارع مفتوح در لِيُدْعَيَنَّ و اخوات او بسبب انعدام جزم یا را کہ اصل الف محذوف بود باز آوردند چرا کہ الف قابل فتحہ کہ نون ثقیلہ آں را میخواہد نبود نون خفیفہ جمیع صیغ امر بقیاس نون ثقیلہ میتواں دریافت

ترجمہ مع تشریح ۔ اُدْعُ صیغہ امر حاضر کے آخر سے واو سکون وقفی کے سبب سے حذف ہوگئی ہے اور دوسرے صیغوں کو اس طریقہ پر مضارع سے بنایا گیا ہے جس طریقہ پر صحیح سے بنایا گیا تھا۔ اُدْعُ صیغہ امر کے آخر میں نون ثقیلہ لانے کے بعد اس واو کو لوٹا لائے جو واو وقف کی وجہ سے حذف ہوگئی تھی کیونکہ نون ثقیلہ لاحق ہوتے وقت وقف باقی نہیں رہتا اور واو پر زبر دیدیا اُدْعُوَنَّ ہوا۔ اور دوسرے صیغوں میں حسب دستور تغیرات کئے لِيَدْعُوَنَّ اور اس کے مشابہ لِتَدْعُوَنَّ۔ لِاَدْعُوَنَّ۔ لِنَدْعُوَنَّ میں جو واو جزم کے سبب گر گئی تھی وہ واو پھر لوٹ آئی۔ دوسرے تمام صیغے حسب دستور رہیں۔ امر مجہول بانون ثقیلہ کا صیغہ لِيُدْعَيَنَّ آخر تک مضارع مجہول بانون ثقیلہ کے صیغوں کی صورت پر ہے۔ فرق یہ ہے کہ امر مجہول کے صیغوں میں لام مکسور ہے اور مضارع کے صیغوں میں لام مفتوح تھا اور لِيُدْعَيَنَّ اور اس کے مشابہ لِتُدْعَيَنَّ لِاُدْعَيَنَّ لِنُدْعَيَنَّ میں جو یا الف ہوکے گر گئی تھی اس یا کو پھر لوٹا یا کیونکہ نون ثقیلہ اس سے پہلے زبر ہونے کو چاہتا ہے اور الف زبر کو قبول نہیں کرتی۔ اور نون خفیفہ کے تمام صیغوں کو نون ثقیلہ کے صیغوں پر قیاس کرکے دریافت کی جاسکتی ہے۔ یاد رہے کہ نون ثقیلہ و خفیفہ لاحق ہوتے وقت جزم نہیں رہتا۔

توضیح ۔ اُدْعُ صیغہ امر کو تَدْعُوْ صیغہ مضارع سے بنایا گیا ہے بایں طور کہ علامت مضارع کو حذف کردینے کے بعد فاکلمہ ساکن اور عین کلمہ مضموم ہونے کی بنا پر شروع میں ہمزہ وصل مضموم لایا گیا ہے۔ اور امر کے آخر سے وقف کی وجہ سے واو حذف ہوگئی ہے اُدْعُ ہوا۔ اُدْعُوْا امر معروف کے صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں اُدْعُوُوْا تھا واو پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے واو ساکن ہوگئی پھر اجتماع ساکنین سے واو حذف ہوگئی اُدْعُوْا ہوا۔ اور اُدْعِيْ اصل میں اُدْعُوِيْ تھا واو پر کسرہ ثقیل ہونے کی بنا پر نقل کرکے ماقبل کو دیدیا گیا ماقبل سے پیش ہٹا کے پھر اجتماع ساکنین سے واو حذف ہوگئی اُدْعِيْ ہوا۔ اور صیغہ مضارع پر لام امر داخل ہوکے وہی عمل کرتا ہے جو عمل صیغہ مضارع پر لَمْ داخل ہوکے کرتا ہے اور امر معروف کے آخر سے جو واو گر گئی تھی نون ثقیلہ داخل ہوتے وقت وہ واو لوٹ آتی ہے کیونکہ صیغہ واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم میں نون ثقیلہ سے پہلے زبر ہوتا ہے اور یہ زبر لام کلمہ میں ہوا کرتا ہے۔ اور دَعَا يَدْعُوْ کے باب میں لام کلمہ واو محذوف ہے بنا بریں واو محذوف کو لوٹا کے اسی پر زبر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح امر مجہول کے آخر سے جو یا الف ہوکے وقف کی وجہ سے گر گئی تھی نون ثقیلہ لاحق ہوتے وقت اسی یا کو لوٹا کے اس پر زبر دیا جاتا ہے کیونکہ الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتی۔ بنا بریں الف محذوف کو لوٹانے میں کوئی فائدہ نہیں ہے اور یہ بات یاد رکھو کہ جس امر کے آخر میں نون ثقیلہ یا نون خفیفہ لاحق ہو اس امر کے آخر میں وقف نہیں ہوتا بنا بریں وقف کے ذریعہ سے جو حرف امر سے ساقط ہوگیا تھا نون ثقیلہ و خفیفہ لاحق ہوتے وقت وہ حرف پھر لوٹ آتا ہے اور مضارع مجہول بانون ثقیلہ و خفیفہ کے صیغوں کے شروع میں لام تاکید مفتوح داخل ہوتی ہے اور امر مجہول بانون ثقیلہ و خفیفہ کے شروع میں لام مکسور داخل ہوتا ہے امر کے علاوہ دونوں نونوں کے صیغوں میں اور کوئی فرق نہیں ہے ۱۲-

نہی معروف لَایَدْعُ لَایَدْعُوَا لَایَدْعُوْا لَاتَدْعُ لَاتَدْعُوَا لَایَدْعُوْنَ لَاتَدْعُوْا لَاتَدْعِیْ لَاتَدْعُوْنَ لَاأَدْعُ لَانَدْعُ بوضع لَمْ یَدْعُ تا آخر **نہی مجہول** بقیاس لَمْ یُدْعَ مجہول تا آخر. **نہی معروف بانون ثقیلہ** لَایَدْعُوَنَّ لَایَدْعُوَانِّ تا آخر **مجہول** لَایُدْعَیَنَّ لَایُدْعَیَانِّ بقیاس امر بانون ثقیلہ نون خفیفہ ہمبریں قیاس می باید برآورد **بحث اسم فاعل** دَاعٍ دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیَةٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ دریں ہمہ صیغ واو بقاعدۂ ۱۱ یا شدو در دَاعٍ بقاعدۂ ۱۰ ساکن شدہ بسبب اجتماع ساکنین حذف گردیدہ اگر بریں صیغہ الف ولام آید یا بسبب اضافت براں تنوین نیاید صرف براسکان یا اکتفا کنند وحذف نشود چوں اَلدَّاعِیْ ودَاعِیْکُمْ ودر اَلدَّاعِیْ گاہے حذف یا ہم آمدہ چنانچہ در قولہ تعالیٰ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ وایں ہمہ در حالت رفع وجر ست و در حالت نصب دَاعِیًا والدَّاعِیَ ودَاعِیَکُمْ گویند **بحث اسم مفعول** مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ دریں صیغ واوِ مفعول در واوِ لام فعل ادغام یافتہ وبس۔

ترجمہ مع تشریح ۔ (مصنفؒ فرماتے ہیں) کہ نہی معروف کے صیغوں کو نفی جحد بلم معروف کے صیغوں پر اور نہی مجہول کے صیغوں کو نفی جحد بلم مجہول کے صیغوں پر اور نہی معروف بانون ثقیلہ کے صیغوں کو امر معروف بانون ثقیلہ کے صیغوں پر اور نہی مجہول بانون ثقیلہ کے صیغوں کو امر مجہول بانون ثقیلہ کے صیغوں پر اور نون خفیفہ کے صیغوں کو نون ثقیلہ کے صیغوں پر قیاس کرکے نکال لینا چاہئے۔ (توضیح کے ماتحت ان شاء اللہ تعالیٰ ان گردانوں کو پیش کردونگا) دَاعٍ صیغہ اسم فاعل اصل میں دَاعِوٌ تھا واو چوتھے کلمہ میں واقع ہوئی اور واو کا ماقبل مضموم نہیں لہذا واو گیارھویں قاعدہ کے مطابق یا کرلی گئی اور دسویں قاعدہ کے مطابق یا ساکن ہوکے اجتماع ساکنین سے گرگئی دَاعٍ ہوا۔ اگر اسی دَاعٍ پر الف لام داخل ہوجائے یا یہ دَاعٍ مضاف ہو لہذا اس کے آخر میں تنوین نہ ہو تو یا کو ساکن کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور یا حذف نہیں ہوتی مثلاً اَلدَّاعِیْ اور دَاعِیْکُمْ کہا کرتے ہیں کیونکہ اضافت و الف لام کے سبب سے جب آخر میں تنوین نہیں ہوئی تو اجتماع ساکنین نہیں پایا گیا لہذا یا ساقط نہیں ہوتی اور دَاعٍ پر الف لام داخل ہونے کے بعد بھی حذف یا کے ساتھ استعمال وارد ہوا ہے گویا استعمال قلیل ہو چنانچہ قرآن میں وارد ہے یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ۔ اور دَاعٍ کے آخر سے صرف رفع وجر کی حالت میں یا حذف ہوجاتی ہے۔ نصب کی حالت میں یا حذف نہیں ہوتی کیونکہ یا پر زبر ثقیل نہیں یہی وجہ ہے کہ حالت نصب میں دَاعِیًا کہا جاتا ہے جس پر نہ الف لام ہے نہ وہ مضاف ہے۔ اور الف لام کے ساتھ اَلدَّاعِیَ اور اضافت کے ساتھ دَاعِیَکُمْ کہا جاتا ہے مَدْعُوٌّ صیغہ اسم مفعول اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا واو اول کو واو ثانی میں ادغام کردیا گیا مَدْعُوٌّ ہوا۔ چنانچہ مَرْجُوٌّ اصل میں مَرْجُوْوٌ تھا بعد ادغام مَرْجُوٌّ ہوا۔

توضیح ۔ امر حاضر معروف بانون خفیفہ اُدْعُوَنْ اُدْعُنْ اُدْعِنْ۔ امر حاضر مجہول بانون خفیفہ لِتُدْعَیَنْ لِتُدْعَوُنْ لِتُدْعَیِنْ۔ امر غائب معروف بانون خفیفہ لِیَدْعُوَنْ لِیَدْعُنْ لِتَدْعُوَنْ لِأَدْعُوَنْ لِنَدْعُوَنْ امر غائب مجہول بانون خفیفہ لِیُدْعَیَنْ لِیُدْعَوُنْ لِتُدْعَیَنْ لِأُدْعَیَنْ لِنُدْعَیَنْ۔ نہی مجہول لَایُدْعَ لَایُدْعَیَا لَایُدْعَوْا لَاتُدْعَ لَاتُدْعَیَا لَایُدْعَیْنَ لَاتُدْعَوْا لَاتُدْعَیْ لَاتُدْعَیْنَ لَاأُدْعَ لَانُدْعَ نہی معروف بانون ثقیلہ لَایَدْعُوَنَّ لَایَدْعُوَانِّ لَایَدْعُنَّ لَاتَدْعُوَنَّ لَاتَدْعُوَانِّ لَایَدْعُوْنَانِّ لَاتَدْعُنَّ لَاتَدْعِنَّ لَاأَدْعُوَنَّ لَانَدْعُوَنَّ نہی مجہول بانون ثقیلہ لَایُدْعَیَنَّ لَایُدْعَیَانِّ لَایُدْعَوُنَّ لَاتُدْعَیَنَّ لَاتُدْعَیَانِّ لَایُدْعَیْنَانِّ لَاتُدْعَوُنَّ لَاتُدْعَیِنَّ لَاتُدْعَیْنَانِّ لَاأُدْعَیَنَّ لَانُدْعَیَنَّ نہی معروف بانون خفیفہ لَایَدْعُوَنْ لَایَدْعُنْ لَاتَدْعُوَنْ لَاتَدْعُنْ لَاتَدْعِنْ لَاأَدْعُوَنْ لَانَدْعُوَنْ۔ نہی مجہول بانون خفیفہ لَایُدْعَیَنْ لَایُدْعَوُنْ لَاتُدْعَیَنْ لَاتُدْعَوُنْ لَاتُدْعَیِنْ لَاأُدْعَیَنْ لَانُدْعَیَنْ۔

یاد رہے کہ مصنفؒ اکثر بحثوں کے دو ایک صیغہ کو لکھکر تا آخر لکھدیتے ہیں اور بعض بحثوں کے صیغوں کو دوسری بحث کے صیغوں پر قیاس کرنے کی ہدایت کرتے ہیں ایسے مواقع پر تمام صیغوں کو گردان لینا طلبہ کی ذمہ داری ہے اساتذہ پر ضروری ہے کہ طلبہ سے ایسے تمام صیغوں کو گردانوا لیں۔

ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ الرَّمْیُ تیر انداختن رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا فهو رَامٍ و رُمِیَ یُرْمٰی رَمْیًا فهو مَرْمِیٌّ الامر منه اِرْمِ والنهی عنه لَاتَرْمِ الظرف منه مَرْمًی والاٰلة منه مِرْمًی مِرْمَاءٌ مِرْمَاةٌ وتثنیتهما مَرْمَیَانِ و مِرْمَیَانِ والجمع منهما مَرَامٍ و مَرَامِیُّ اَفْعَلُ التفضیل منه اَرْمٰی والمؤنث منه رُمْیٰی وتثنیتهما اَرْمَیَانِ و رُمْیَیَانِ والجمع منهما اَرَامٍ و اَرْمُوْنَ و رُمًی و رُمْیَیَاتٌ ظرف ازیں باب با وصف کسر عین مضارع مفتوح العین آمده بقاعده که نوشته ایم که از ناقص مطلقاً ظرف مفتوح العین آید و یائے آں الف شده بسبب اجتماع ساکنین با تنوین افتاده و همچنیں در مِرْمًی آلہ و بوقت عدم تنوین الف باقی ماند چوں اَلْمَرْمٰی و مَرْمَاکُمْ۔ مَرَامٍ جمع ظرف و اَرَامٍ جمع تفضیل که در اصل مَرَامِیٌ و اَرَامِیٌ بوده با عمال قاعده [۲۵] مَرَامٍ و اَرَامٍ شد۔ در اَرْمٰی یا بقاعده [۷] الف شد رُمْیٰی مؤنث و هر دو تثنیه بر اصل اند و همچنیں رُمْیَیَاتٌ در رُمًی جمع تکسیر رُمْیٰی یا الف شده با اجتماع ساکنین با تنوین افتاده۔ **اثبات فعل ماضی معروف** رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَیْنَ رَمَیْتَ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُمْ رَمَیْتِ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُنَّ رَمَیْتُ رَمَیْنَا در رَمٰی و رَمَوْا و رَمَتْ و رَمَتَا یا بقاعده [۷] الف شده در غیر رَمٰی بالتقائے ساکنین با تا تانیث حذف گردیده دیگر همه صیغ بر اصل اند۔

ترجمہ مع تشریح ۔ باب ضَرَبَ کے رَمْیٌ مصدر بمعنی تیر پھینکنے سے صرف صغیر رَمٰی یَرْمِیْ الی آخرہ ہے اور اس باب کے مضارع معروف کا عین کلمہ مکسور ہونے کے باوجود اسم ظرف مفتوح العین آیا ہے اس قاعدہ کی وجہ سے کہ ہم نے لکھا ہے کہ ناقص سے مطلقاً اسم ظرف مفتوح العین آتا ہے اور اسم ظرف کی یا الف ہو کے تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کے سبب سے گر گئی ہے اور یہی تعلیل مِرْمًی اسم آلہ میں بھی ہے اور اسم ظرف پر الف لام داخل ہونے کی وجہ سے یا اسم ظرف مضاف ہونے کی وجہ اگر آخر میں تنوین نہ ہو تو آخر کی الف باقی رہتی ہے جیسے اَلْمَرْمٰی اور مَرْمَاکُمْ اسم ظرف میں الف باقی ہے اور اسم ظرف کی جمع مَرَامٍ اور اسم تفضیل کی جمع اَرَامٍ اصل میں مَرَامِیٌ اور اَرَامِیٌ تھا پچیسویں [۲۵] کے مطابق یا ساکن ہو کے تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور تنوین میم کے کسرہ کے ساتھ لاحق ہو گئی مَرَامٍ اور اَرَامٍ ہوا۔ اَرْمٰی اصل میں اَرْمَیُ تھا ساتویں قاعدہ کے مطابق یا الف ہو گئی اَرْمٰی ہوا۔ اسم تفضیل کا مؤنث رُمْیٰی اور دونوں تثنیہ اَرْمَیَانِ رُمْیَیَانِ اپنی اصل پر ہیں۔ اسی طرح رُمْیٰی کی جمع سالم رُمْیَیَاتٌ بھی اپنی اصل پر ہے۔ اور رُمْیٰی کی جمع تکسیر رُمًی میں یا الف ہو کے تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے کیونکہ رُمًی اصل میں رُمَیٌ تھا فُعَلٌ کے وزن پر اور رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا ساتویں [۷] قاعدے سے یا الف ہو گئی ہے۔ اور رَمَوْا اصل میں رَمَیُوْا۔ اور رَمَتْ اصل میں رَمَیَتْ۔ اور رَمَتَا اصل میں رَمَیَتَا تھا یا الف ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور دوسرے صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

توضیح ۔ ناقص یائی پانچ بابوں سے مستعمل ہے باب [۱] ضرب سے جیسے رَمٰی یَرْمِیْ باب [۲] سَمِعَ سے جیسے خَشِیَ یَخْشٰی باب [۳] فَتَحَ سے جیسے رَعٰی یَرْعٰی باب [۴] کَرُمَ سے جیسے بَذُوَ یَبْذُوْ باب [۵] نَصَرَ سے جیسے ہَدٰی یَہْدُیْ مگر آخری دونوں بابوں سے استعمال کم ہے لہذا مصنفؒ نے ان بابوں کی مثال نہیں دیں۔ مِرْمًی صیغہ اسم آلہ اصل میں مِرْمَیٌ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی بنا پر یا کو الف سے بدلنے کے بعد اجتماع ساکنین سے الف گر گئی مِرْمًی ہوا اور مِرْمَاةٌ اصل میں مِرْمَیَةٌ تھا یا کو الف سے بدلنے کے بعد مِرْمَاةٌ ہوا۔ اور مِرْمَاءٌ اصل میں مِرْمَایٌ تھا الف زائدہ کے بعد لام کلمہ میں یا واقع ہوئی لہذا یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا مِرْمَاءٌ ہوا۔ مَرَامِیُّ اصل میں مَرَامِیْیُ تھا مفاعیل کے وزن پر اول یا کو ثانی میں ادغام کر دیا گیا مَرَامِیُّ ہوا۔ اَرْمَوْنَ اصل میں اَرْمَیُوْنَ تھا اَفْعَلُوْنَ کے وزن پر یا کو الف سے بدلنے کے بعد اجتماع ساکنین سے الف حذف ہو گئی اَرْمَوْنَ ہوا۔ مَرْمًی اسم ظرف اصل میں مَرْمَیٌ تھا یا کو الف سے بدلنے کے بعد اجتماع ساکنین سے الف گر گئی مَرْمًی ہوا۔ اور مَرَامٍ۔ اَرَامٍ کی تعلیل بایں طور بھی کی جا سکتی ہے کہ مَرَامٍ اصل میں مَرَامِیٌ اور اَرَامٍ اصل میں اَرَامِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہو گئی پھر اجتماع ساکنین سے یا گر گئی باقی صیغوں کی تعلیل آ گے م

ا ر ر ۱۱

اثبات فعل ماضی مجہول رُمِیَ رُمِیَا رُمُوْا رُمِیَتْ تا آخر در جمیع ایں صیغ در غیر رُمُوْا کہ بقاعدہ ۱۰ حرکت یا بما قبل رفتہ یا حذف شدہ ہیچ یک تعلیل شدہ **اثبات فعل مضارع معروف** یَرْمِیْ یَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ تَرْمِیْ تَرْمِیَانِ یَرْمِیْنَ تَرْمُوْنَ تَرْمِیْنَ اَرْمِیْ نَرْمِیْ در یَرْمِیْ تَرْمِیْ اَرْمِیْ نَرْمِیْ یا بقاعدہ ۱۰ ساکن شدہ در یَرْمُوْنَ وتَرْمُوْنَ وتَرْمِیْنَ بقاعدہ مذکور حذف شدہ باقی صیغ یعنی تثنیہ ہا وہر دو جمع مؤنث بر اصل ست وصورت واحد مؤنث حاضر بعد حذف یا مثل جمع مؤنث حاضر یعنی تَرْمِیْنَ **مجہول** یُرْمٰی یُرْمَیَانِ یُرْمَوْنَ تُرْمٰی تُرْمَیَانِ یُرْمَیْنَ تُرْمَوْنَ تُرْمَیْنَ تُرْمَیْنَ اُرْمٰی نُرْمٰی تثنیہ ہا وہر دو جمع مؤنث بر اصل ست در باقی صیغ یا بقاعدہ الف شدہ در مواقع ساکنین یعنی یُرْمَوْنَ وتُرْمَوْنَ وتُرْمَیْنَ واحد مؤنث حاضر حذف شدہ **نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف** لَنْ یَّرْمِیَ لَنْ یَّرْمِیَا لَنْ یَّرْمُوْا تا آخر جز عملیکہ لن میکند تغیرے در صیغ حادث نشدہ **مجہول** لَنْ یُّرْمٰی لَنْ یُّرْمَیَا تا آخر جز اینکہ در یُرْمٰی وتُرْمٰی واُرْمٰی ونُرْمٰی عمل لن بسبب الف ظاہر نشدہ در ہیچ صیغہ تغیرے جدید بظہور رسید **نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف** لَمْ یَرْمِ لَمْ یَرْمِیَا لَمْ یَرْمُوْا لَمْ تَرْمِ لَمْ تَرْمِیَا لَمْ یَرْمِیْنَ لَمْ تَرْمُوْا لَمْ تَرْمِیْ لَمْ تَرْمِیْنَ لَمْ اَرْمِ لَمْ نَرْمِ۔ در مواقع جزم یا ساقط شدہ ودر دیگر صیغ عمل لَمْ بطور صحیح ظہور پذیرفتہ۔

ترجمہ مع تشریح۔ ماضی مجہول کے صیغوں سے رُمُوْا کے علاوہ اور کسی صیغے میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی اور رُمُوْا اصل میں رُمِیُوْا تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونیکی وجہ سے نقل کر کے میم کو دیدیا گیا میم سے زیر ہٹا کے پھر اجتماع ساکنین سے یا حذف ہوگئی (یہی تھا دسواں قاعدہ) یَرْمِیْ تَرْمِیْ اَرْمِیْ نَرْمِیْ میں بھی دسواں قاعدہ کے مطابق یا پر ضمہ ثقیل ہونیکی وجہ سے یا ساکن ہوگئی ہے۔ اور یَرْمُوْنَ اصل میں یَرْمِیُوْنَ اور تَرْمُوْنَ اصل میں تَرْمِیُوْنَ اور تَرْمِیْنَ اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا یا کی حرکت ماقبل میں نقل ہو جانے کے بعد اجتماع ساکنین سے یا گرگئی ہے اور یَرْمِیَانِ تَرْمِیَانِ یَرْمِیْنَ تَرْمِیْنَ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغے اپنی اصل پر ہیں اور تَرْمِیْنَ اگر صیغہ واحد مؤنث حاضر ہو تو اس میں تعلیل ہوئی اور بعد تعلیل اس کی اور جمع مؤنث حاضر کی صورت ایک ہے اور مضارع مجہول کے صیغوں سے بھی چاروں تثنیہ اور جمع مؤنث غائب حاضر کے صیغے اپنی اصل پر ہیں اور باقی صیغوں میں ساتویں قاعدہ کے مطابق یا متحرک ماقبل مفتوح ہونیکی وجہ سے یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے اور یہی الف یُرْمَوْنَ جمع مذکر غائب اور تُرْمَوْنَ جمع مذکر حاضر اور تُرْمَیْنَ واحد مؤنث حاضر سے اجتماع ساکنین کی بنا پر گرگئی ہے۔ نفی تاکید بلن معروف کے صیغوں میں عمل لن ظاہر ہونیکے علاوہ دوسرا کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اور مجہول کے صیغوں میں سے یُرْمٰی تُرْمٰی اُرْمٰی نُرْمٰی ان چار صیغوں میں لن کا عمل ظاہر نہیں ہوا۔ کیونکہ ان صیغوں کے آخر میں الف ہے اور الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتی اور کسی صیغہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اور نفی جحد بلم معروف کے صیغوں سے لَمْ کے ذریعہ سے یا حذف ہوگئی ہے اور کوئی تغیر نہیں ہوا۔

توضیح۔ واو و یا متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدلنا ساتواں قاعدہ تھا اور فعل مضارع کے لام کلمہ میں جو واو و یا ضمہ یا کسرہ کے بعد واقع ہو اس واو اور یا کو ساکن کر دینا یا فعل مضارع کے لام کلمہ میں جو واو و یا بعد فتحہ واقع ہو اس واو اور یا کو الف سے بدل دینا یا جو واو بعد ضمہ واقع ہو اور اس واو کے بعد بھی واو ہو یا کسرہ کے بعد یا واقع ہو اور اس یا کے بعد بھی یا ہو تو ایسی واو اور یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گرجانا یا جو واو ضمہ کے بعد واقع ہو اور اس واو کے بعد یا واقع ہو جیسے تَدْعُیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا۔ یا تو کسرہ کے بعد یا واقع ہو اور اس یا کے بعد واو ہو جیسے یَرْمِیُوْنَ تو واو و یا کے ماقبل ساکن کر کے واو اور یا کی حرکت ماقبل میں نقل کر کے واو کو یا اور یا کو واو سے بدل کے پھر اجتماع ساکنین سے واو اور یا کو حذف کر دینا دسواں قاعدہ تھا جس کا حوالہ متن میں دیدیا گیا ہے اور یہ دسواں قاعدہ گویا کہ چار قاعدوں کا مجموعہ ہے۔

مجہول لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تا آخر حالِ آں مثل معروف است **لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل**
معروف لَیَرْمِیَنَّ لَیَرْمِیَانِّ لَیَرْمُنَّ لَتَرْمِیَنَّ لَتَرْمِیَانِّ لَیَرْمِیْنَانِّ لَتَرْمُنَّ لَتَرْمِنَّ لَتَرْمِیْنَانِّ لَاَرْمِیَنَّ
لَنَرْمِیَنَّ بر قیاس لَیَضْرِبَنَّ تا آخر مجہول بعد اعلال ہمچنانکہ مضارع ماندہ بود مثل صحیح تغیرات شدہ **مجہول** لَیُرْمَیَنَّ لَیُرْمَیَانِّ
لَیُرْمَوُنَّ لَتُرْمَیَنَّ لَتُرْمَیَانِّ لَیُرْمَیْنَانِّ لَتُرْمَوُنَّ لَتُرْمَیِنَّ لَتُرْمَیْنَانِّ لَاُرْمَیَنَّ لَنُرْمَیَنَّ بر قیاس لَیُدْعَیَنَّ
تا آخر نون خفیفہ معروف و مجہول ہم بریں نمط۔ **امر حاضر معروف** اِرْمِ اِرْمِیَا اِرْمُوْا اِرْمِیْ اِرْمِیْنَ در صیغہ
واحد مذکر حاضر یا بسببِ وقف افتادہ و دیگر صیغہا از مضارع حسب دستور ساختہ اند **سوال** چوں اِرْمُوْا را از تَرْمُوْنَ
ساختند بعد حذف علامت مضارع بسبب سکون مابعد آں ہر گاہ ہمزۂ وصل آوردند بایستے ہمزۂ مضموم آرند زیرا کہ عین
کلمہ مضموم **جواب** اگرچہ عین کلمہ فی الحال در تَرْمُوْنَ مضموم ست لیکن در اصل مکسور است چہ اصلش تَرْمِیُوْنَ بودہ
و ہمزۂ وصل باعتبار حرکتِ اصل می آرند و ہمیں جہت در اُدْعِیْ کہ از تَدْعِیْنَ ساختہ شدہ ہمزۂ وصل مضموم آوردند
امر غائب و متکلم معروف لِیَرْمِ لِیَرْمِیَا لِیَرْمُوْا لِتَرْمِ لِتَرْمِیَا لِیَرْمِیْنَ لِاَرْمِ لِنَرْمِ **امر مجہول**
لِیُرْمَ لِیُرْمَیَا بر قیاس لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تا آخر بودہ است۔

ترجمہ مع تشریح ۔ نفی جحد بلم مجہول کا حال نفی جحد بلم معروف کا حال ہے اور لام تاکید با نون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف اسی باب رَمٰی سے لَیَضْرِبَنَّ کے قیاس پر ہے اور مجہول لَیُدْعَیَنَّ کے قیاس پر ہے اور نون خفیفہ معروف و مجہول بھی نون ثقیلہ معروف و مجہول کے طریقہ پر ہے اور اِرْمِ امر واحد مذکر حاضر کے صیغہ سے وقف کی بنا پر آخری یا حذف ہوگئی ہے اور امر حاضر کے دوسرے صیغوں کو قاعدہ کے مطابق مضارع سے بنایا گیا ہے۔ **سوال** اِرْمُوْا امر معروف کے صیغہ جمع مذکر حاضر کو مضارع کے صیغہ جمع مذکر حاضر تَرْمُوْنَ سے بنایا ہے کہ علامت مضارع کو حذف کرنیکے بعد فاکلمہ رَا ساکن ہونیکی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل لایا گیا ہے لیکن جب عین کلمہ میم مضموم ہے تو ہمزۂ وصل مکسور کیوں لایا گیا ہے؟ **جواب** تَرْمُوْنَ میں فی الحال یعنی بعد تعلیل گو عین کلمہ یعنی میم مضموم ہے مگر اصل میں وہ میم مکسور ہے کیونکہ اصل میں وہ تَرْمِیُوْنَ تھا اور اصلی حرکت کے اعتبار سے ہمزۂ وصل لایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امر معروف کے صیغہ واحد مؤنث حاضر اُدْعِیْ میں ہمزۂ وصل مضموم لایا گیا ہے کیونکہ تَدْعِیْنَ مضارع معروف کے صیغہ واحد مؤنث حاضر اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا عین کلمہ کی اصلی حرکت ضمہ تھی اور امر غائب معروف و مجہول کے صیغوں کو نفی جحد بلم معروف و مجہول کے صیغوں پر قیاس کرلو۔

توضیح ۔ اِرْمُوْا کو تَرْمُوْنَ سے بنایا گیا ہے علامت مضارع کو حذف کردینے کے بعد فاکلمہ ساکن ہونے کی وجہ سے اور عین کلمہ کی حرکت اصلی کسرہ ہونے کی بنا پر شروع میں ہمزۂ وصل مکسور لاکے آخر سے نون اعرابی کو ساقط کردیا گیا ہے۔ اِرْمُوْا ہوا۔ اور اُدْعِیْ کو تَدْعِیْنَ سے بنایا گیا ہے علامت مضارع کو حذف کردینے کے بعد فاکلمہ ساکن اور عین کلمہ کی حرکت اصلی ضمہ ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل مضموم لاکے آخر سے نون اعرابی کو ساقط کردیا گیا ہے اُدْعِیْ ہوا۔ یاد رکھو کہ امر حاضر معروف کے آخر میں وقف ہوا کرتا ہے اور اسی وقف کی بنا پر آخری حرف اگر حرف علت ہو تو گر جاتا ہے اور اگر حرف صحیح ہو تو ساکن ہوتا ہے اور حرف صحیح ساکن ہو جانا اور حرف علت گر جانا یہی عمل نفی جحد بلم کے آخر میں لَمْ کے ذریعہ سے اور امر غائب معروف و مجہول اور امر حاضر مجہول کے آخر میں لام امر کے ذریعہ سے اور نہی کے آخر میں لائے نہی کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔

وہمچنیں **نہی معروف** چوں لَا یَرْمِ لَا یَرْمِیَا تا آخر و **نہی مجہول** چوں لَا یُرْمَ تا آخر نون ثقیلہ و خفیفہ چوں در امر و نہی در آید حرف علت محذوف باز آمدہ مفتوح گردد و در دیگر صیغ تغیرے زائد غیر بانی الصحیح نشود **امر حاضر معروف بانون ثقیلہ** اِرْمِیَنَّ اِرْمِیَانِّ اِرْمُنَّ تا آخر **امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ** لِیَرْمِیَنَّ لِیَرْمِیَانِّ تا آخر **مجہول بانون ثقیلہ** لِیُرْمَیَنَّ تا آخر **امر حاضر معروف بانون خفیفہ** اِرْمِیَنْ اِرْمُنْ اِرْمِنْ **امر غائب و متکلم معروف بانون خفیفہ** لِیَرْمِیَنْ لِیَرْمُنْ لِتَرْمِیَنْ لِاَرْمِیَنْ لِنَرْمِیَنْ **امر مجہول بانون خفیفہ** لِیُرْمَیَنْ لِیُرْمَوُنْ لِتُرْمَیَنْ لِتُرْمَوُنْ لِتُرْمَیِنْ لِاُرْمَیَنْ لِنُرْمَیَنْ **نہی معروف بانون خفیفہ** لَا یَرْمِیَنْ لَا یَرْمُنْ لَا تَرْمِیَنْ لَا تَرْمُنْ لَا تَرْمِنْ لَا اَرْمِیَنْ لَا نَرْمِیَنْ **نہی مجہول بانون خفیفہ** مثل امر مجہول **اسم فاعل** رَامٍ رَامِیَانِ رَامُوْنَ رَامِیَۃٌ رَامِیَتَانِ رَامِیَاتٌ در غیر رَامٍ کہ یا ساکن شد باجتماع ساکنین افتاد و در رَامُوْنَ کہ حرکت یا بما قبل رفتہ یا واو شدہ حذف گشتہ ہیچ یک صیغہ اعلال نیست **اسم مفعول** مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ تا آخر در جمیع ایں صیغ واو بقاعدہ یا شدہ در یا ادغام یافتہ و ضم ماقبل بکسرہ بدل شدہ **ناقص واوی** از باب سَمِعَ یَسْمَعُ الرِّضٰی و الرِّضْوَان خوشنود شدن و پسند کردن رَضِیَ یَرْضٰی رِضًی و رِضْوَانًا فہو رَاضٍ و رُضِیَ یُرْضٰی رِضًی و رِضْوَانًا فہو مَرْضِیٌّ الامر منہ اِرْضَ والنہی عنہ لَا تَرْضَ الظرف منہ مَرْضًی والآلۃ منہ مِرْضًی مِرْضَاۃٌ مِرْضَاءٌ وتثنیتہما مَرْضَیَانِ مِرْضَیَانِ والجمع منہما مَرَاضٍ و مَرَاضِیُّ افعل التفضیل منہ اَرْضٰی والمؤنث منہ رُضْیٰ و تثنیتہما اَرْضَیَانِ و رُضْیَیَانِ والجمع منہما اَرْضَوْنَ و اَرَاضٍ و رُضًی و رُضْیَیَاتٌ

ترجمہ مع تشریح ۔ صیغہ امر کے مانند نہی معروف اور نہی مجہول کے صیغے ہیں اور نون ثقیلہ و خفیفہ جب امر و نہی کے آخر میں لاحق ہوتا ہے حذف شدہ حرف علت لوٹ آکے مفتوح ہوجاتا ہے اور دوسرے صیغوں میں اس تغیر کے علاوہ جو صحیح کے صیغوں میں ہوتا ہے نہیں ہوتا ۔ رَامٍ میں کہ یا ساکن ہوکے اجتماع ساکنین سے گرگئی ہے اور رَامُوْنَ میں کہ یا کی حرکت ماقبل پر نقل ہوکے یا واو ہوکر حذف ہوئی ان دونوں صیغوں کے علاوہ اور کسی صیغہ میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی ۔ مَرْمِیٌّ اور اسم مفعول کے دوسرے صیغوں میں جو واو ہے قاعدہ کے مطابق واو یا ہوکے یا میں ادغام ہوگئی ہے اور ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل گیا ہے ۔ باب سَمِعَ کے رِضًی اور رِضْوَانًا مصدر سے (بمعنے راضی ہونا اور پسند کرنا) ناقص واوی کی گردان ۔ **توضیح** ۔ اِرْمِیَنَّ امر کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہونے کی بنا پر یا محذوف لوٹ آکے مفتوح ہوا ہے ورنہ امر اصل میں اِرْمِ تھا رَامٍ اصل میں رَامِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہوگئی اور یا و تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین سے یا حذف ہوگئی اور تنوین میم کے کسرہ کے ساتھ لاحق ہوگئی رَامٍ ہوا ۔ رَامُوْنَ اصل میں رَامِیُوْنَ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ضمہ کو میم پر نقل کردیا گیا میم سے کسرہ ہٹاکے پھر یا ساکن ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے یا کو واو کے ساتھ بدل دیا گیا ۔ اور دو واو ساکن سے ایک واو حذف ہوگئی رَامُوْنَ ہوا ۔ مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا واو اور یا ایک جگہ میں جمع ہوئیں اور اول ساکن ہے اور کسی سے بدل ہوکے نہیں آیا لہٰذا واو کو یا کرکے یا میں ادغام کردیا گیا ہے اور یا کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا مَرْمِیٌّ ہوا ۔ رَضِیَ اصل میں رَضِوَ تھا واو متحرک ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو یا ہوگئی ہے ۔ یَرْضٰی اصل میں یَرْضَوُ تھا واو تیسرے کلمہ سے چوتھا کلمہ میں واقع ہوئی اور ماقبل واو کی حرکت واو کا مخالف ہے لہٰذا واو کو یا کے ساتھ بدل دیا گیا پھر یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یا کو الف کے ساتھ بدل دیا گیا یَرْضٰی ہوا ۔ رَاضٍ اصل میں رَاضِوٌ تھا بعد کسرہ واو واقع ہوئی لہٰذا واو کو یا کے ساتھ بدلنے کے بعد یا پر ضمہ ثقیل ہوا لہٰذا یا ساکن ہوگئی اور اجتماع ساکنین سے یا حذف ہوگئی اور تنوین ضاد کے کسرہ کے ساتھ لاحق ہوکر رَاضٍ ہوا ۔ رُضِیَ اصل رُضِوَ تھا واو بعد کسرہ واقع ہوئی لہٰذا یا ہوگئی ہے رُضِیَ ہوا ۔ مَرْضِیٌّ اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا خلاف قیاس دونوں واو کو یا کے ساتھ بدلکے پہلی یا کو دوسری یا میں ادغام کردیا گیا اور ضاد کے ضمہ کو کسرہ کے ساتھ بدل دیا گیا مَرْضِیٌّ ہوا

در جمیع صیغ معروف ایں باب ہم اعلال مثل اعلال دُعِیَ ویُدْعٰی شدہ وہمہ اعلالات صیغ ایں باب مثل صیغ باب دَعَا یَدْعُوْ سیت جز مَرْضِیٌّ مفعول کہ دراصل مَرْضُوْوٌ بودہ برخلاف قیاس قاعدہ دُلِیٌّ دراں جاری شدہ میباید فہمید ومیباید گردانید

ناقص یائی از سَمِعَ اَلْخَشْیَۃُ ترسیدن خَشِیَ یَخْشٰی خَشْیَۃً فہو خَاشٍ تا آخر بوضع مجہول رُمِیَ یُرْمٰی اعلال افعال ایں باب شدہ ودر دیگر صیغ صرف صغیر مثل صرف صغیر رَمٰی یَرْمِیْ **لفیف مفروق** از ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلْوِقَایَۃُ نگاہ داشتن وَقٰی یَقِیْ وِقَایَۃً فہو وَاقٍ ووُقِیَ یُوْقٰی وِقَایَۃً فہو مَوْقِیٌّ الامر منہ قِ والنہی عنہ لَا تَقِ الظرف منہ مَوْقًی والاٰلۃ منہ مِیْقًی مِیْقَاۃٌ مِیْقَاءٌ وتثنیتہما مَوْقَیَانِ ومِیْقَیَانِ والجمع منہما مَوَاقٍ ومَوَاقِیُّ افعل التفضیل منہ اَوْقٰی والمؤنث منہ وُقْیٰی وتثنیتہما اَوْقَیَانِ ووُقْیَیَانِ والجمع منہما اَوْقَوْنَ واَوَاقٍ ووُقًی ووُقْیَیَاتٌ درفا کلمہ ایں باب قواعد مثال ودر لام کلمہ قواعد ناقص جاریست

(بقیہ صفحہ ۷۵) مَرْضًی صیغہ اسم ظرف اصل میں مَرْضَوٌ تھا تیسرے کلمہ سے چوتھا کلمہ میں واو واقع ہوئی اور حرکت ماقبل واو کا مخالف ہے لہذا واو کو یا کے ساتھ بدل دیا گیا پھر یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے۔ مَرْضَاۃٌ اصل میں مَرْضَوَۃٌ تھا اولا واو یا ہوگئی پھر یا کو الف سے بدل دیا گیا مَرْضَاۃٌ ہوا۔ مَرْضَاءٌ اصل میں مَرْضَاوٌ تھا الف زائدہ کے بعد طرف کلمہ میں واو واقع ہوئی لہذا اس کو ہمزہ کے ساتھ بدل دیا گیا۔ مَرَاضٍ اصل میں مَرَاضِوٌ تھا واو یا ہوگئی پھر یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے مَرَاضِیٌّ اصل میں مَرَاضِیْوٌ تھا مَرْمِیٌّ کی تعلیل ہے بقیہ صیغوں کو وَقٰی یَقِیْ کے صیغوں پر قیاس کر لو۔

ترجمہ مع تشریح ۔ باب رَضِیَ یَرْضٰی کے معروف کے تمام صیغوں میں بھی دُعِیَ یُدْعٰی مجہول کے صیغوں کی تعلیلات ہیں اور اس باب کے صیغوں کی تمام تعلیلات دَعَا یَدْعُوْ کے صیغوں کی تعلیلات کے مانند ہیں۔ علاوہ مَرْضِیٌّ صیغہ اسم مفعول کے کیونکہ مَرْضِیٌّ اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا برخلاف قاعدہ دُلِیٌّ کا قانون اس میں جاری ہوا (کہ دُلِیٌّ اصل میں دُلُوْوٌ تھا فُعُوْلٌ کے وزن کی جمع کے آخر میں دو واو جمع ہوگئیں دونوں واو کو یا کرکے اول یا کو ثانی میں ادغام کر دیا گیا اور لام کے ضمہ کو کسرہ کے ساتھ بدل دیا گیا دُلِیٌّ ہوا) سمجھ لینا اور گردان لینی چاہیے۔ خشیۃ بمعنے ڈرنے سے باب سَمِعَ سے ناقص یائی کی گردان باب رَمٰی یَرْمِیْ کے مجہول کے صیغوں کے مانند باب خَشِیَ یَخْشٰی کے فعلوں کی تعلیل ہے۔ اور دوسرے صرف صغیر کے صیغوں میں رَمٰی یَرْمِیْ کے صرف صغیر کے صیغوں کی تعلیلات ہیں۔ باب ضَرَبَ سے لفیف مفروق کی گردان وِقَایَۃٌ مصدر سے بمعنی نگاہ رکھنا اس باب کے فاکلمہ میں مثال کے قواعد اور لام کلمہ میں ناقص کے قواعد جاری ہیں۔

توضیح یعنی مَرْضِیٌّ صیغہ اسم مفعول کے علاوہ باب رَضِیَ کے تمام صیغوں میں باب دَعَا یَدْعُوْ کے صیغوں کی تعلیلات ہیں۔ لیکن باب رَضِیَ کے معروف کے صیغوں میں بھی باب دَعَا کے مجہول کے صیغوں کی تعلیلات ہیں چنانچہ رَضِیَ صیغہ معروف میں دُعِیَ صیغہ مجہول کی اور یَرْضٰی صیغہ معروف میں یُدْعٰی صیغہ مجہول کی تعلیل ہوئی ہے۔ یَخْشٰی اصل میں یَخْشَیُ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا گیا یَخْشٰی ہوا۔ اور خَاشٍ اصل میں خَاشِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہوا لہذا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی خَاشٍ ہوا۔ اور مَخْشِیٌّ اصل میں مَخْشُوْیٌ تھا مَرْمِیٌّ کی تعلیل ہے۔ وَقٰی اصل میں وَقَیَ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح یا الف ہوگئی۔ یَقِیْ اصل میں یَوْقِیُ تھا یَعِدُ کے قاعدہ سے واو حذف ہوگئی اور یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہوگئی یَقِیْ ہوا۔ وَاقٍ اصل میں وَاقِیٌ تھا رَامٍ کی تعلیل ہوئی یُوْقٰی اصل میں یُوْقَیُ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح یا الف ہوگئی یُوْقٰی ہوا۔ مَوْقِیٌّ اصل میں مَوْقُوْیٌ تھا مَرْمِیٌّ کی تعلیل ہوئی قِ اصل میں قِیْ تھا وقف کی وجہ سے آخری یا حذف ہوگئی ہے مَوْقًی صیغہ اسم ظرف اصل میں مَوْقَیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہوا لہذا یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی مَوْقًی ہوا۔ مِیْقًی صیغہ اسم آلہ اصل میں مِوْقَیٌ تھا واو ساکن ماقبل مکسور ہے لہذا واو یا ہوگئی ہے پھر یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے مِیْقًی ہوا مِیْقَاۃٌ اصل میں مِوْقَیَۃٌ تھا اولاً واو کو یا کے ساتھ بدل دیا گیا پھر قاف کے بعد کی یا کو الف کے ساتھ بدل دیا گیا مِیْقَاۃٌ ہوا۔ مِیْقَاءٌ اصل میں مِوْقَایٌ تھا واو کو یا کے ساتھ اور آخری یا کو ہمزہ کے ساتھ بدل دیا گیا مِیْقَاءٌ ہوا۔ مِیْقَیَانِ اصل میں مِوْقَیَانِ تھا واو یا ہوکے مِیْقَیَانِ ہوا مَوَاقٍ اصل میں مَوَاقِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہوا لہذا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی مَوَاقٍ ہوا۔ مَوَاقِیُّ اصل میں مَوَاقِیْیٌ تھا اول یا ثانی یا میں ادغام ہوگئی مَوَاقِیُّ ہوا۔ اَوْقٰی اصل میں اَوْقَیُ تھا یا الف ہوگئی اَوْقٰی ہوا۔ اَوْقَوْنَ اصل میں اَوْقَیُوْنَ تھا یا الف ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اَوْقَوْنَ ہوا۔ اَوَاقٍ اصل میں اَوَاقِیٌ تھا یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اَوَاقٍ ہوا۔ وُقًی اصل میں وُقَیٌ تھا م

۱۲ یا ساکن ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے

ماضی معروف وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا تا آخر چوں رَمٰی رَمَیَا تا آخر **مجہول** وُقِیَ تا آخر چوں رُمِیَ تا آخر
اثبات فعل مضارع معروف یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْنَ تَقِیْ تَقِیَانِ یَقِیْنَ تَقُوْنَ تَقِیْنَ اَقِیْ نَقِیْ واو
یَقِیْ وجملہ صیغ بقاعدہ یَعِدُ حذف شدہ ودر یا قواعد صرف رَمٰی یَرْمِیْ جاری گشتہ **مضارع مجہول** یُوْقٰی یُوْقَیَانِ یُوْقَوْنَ
تا آخر چوں یُرْمٰی **نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف** لَنْ یَّقِیَ لَنْ یَّقِیَا لَنْ یَّقُوْا لَنْ تَقِیَ لَنْ تَقِیَا لَنْ یَّقِیْنَ
لَنْ تَقُوْا لَنْ تَقِیْ لَنْ تَقِیْنَ لَنْ اَقِیْ لَنْ نَّقِیَ۔ لَنْ جز عملیکہ در صحیح می کنند دریں باب سبب تغیّرے دیگر نشدہ ہماں اعلال
کہ در مضارع بود باقی ماندہ **مجہول** لَنْ یُّوْقٰی لَنْ یُّوْقَیَا تا آخر چوں لَنْ یُّرْمٰی تا آخر **نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف**
لَمْ یَقِ لَمْ یَقِیَا لَمْ یَقُوْا لَمْ تَقِ لَمْ تَقِیَا لَمْ یَقِیْنَ لَمْ تَقُوْا لَمْ تَقِیْ لَمْ تَقِیْنَ لَمْ اَقِ لَمْ نَقِ لام کلمہ در لَمْ یَقِ واخواتش
بجزم افتادہ و دیگر صیغہا بدستور رست۔ **مجہول** لَمْ یُوْقَ لَمْ یُوْقَیَا تا آخر چوں لَمْ یُرْمَ تا آخر **لام تاکید با نون ثقیلہ
در فعل مستقبل معروف** لَیَقِیَنَّ لَیَقِیَانِّ لَیَقُنَّ لَتَقِیَنَّ لَتَقِیَانِّ لَیَقِیْنَانِّ لَتَقُنَّ لَتَقِنَّ لَتَقِیْنَانِّ لَاَقِیَنَّ
لَنَقِیَنَّ در لام کلمہ چوں صرف لَیَرْمِیَنَّ عمل باید کرد **مجہول** لَیُوْقَیَنَّ تا آخر چوں لَیُرْمَیَنَّ تا آخر نون خفیفہ ہم برین قیاس۔

ترجمہ مع تشریح۔ اس باب کی ماضی معروف کے صیغے وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا وَقَتْ وَقَتَا وَقَیْنَ۔ باب رمی سے ماضی معروف کے صیغوں کے مانند ہیں اور وُقِیَ ماضی مجہول رُمِیَ ماضی مجہول کے مانند ہے۔ یَقِیْ اور مضارع کے دوسرے صیغوں سے یعد کے قاعدہ سے واو حذف ہوگئی ہے۔ کیونکہ یَقِیْ اصل میں یَوْقِیُ تھا اور یَقِیْ کی آخری یا میں باب رَمٰی یَرْمِیْ کے قواعد جاری ہوئے اور یُوْقٰی مضارع مجہول بھی یُرْمٰی کے مانند ہے اور فعل صحیح پر لَنْ داخل ہوکے جو تغیر کرتا ہے اس باب کے فعل مضارع پر بھی لَنْ داخل ہوکے وہی تغیر کرتا ہے اس کے علاوہ دوسرا کوئی تغیر نہیں کرتا لَمْ یَقِ لَمْ تَقِ لَمْ اَقِ لَمْ نَقِ سے آخری حرف علت یا لَمْ کے ذریعہ سے ساقط ہوگیا ہے اور دوسرے صیغے بادستور ہیں۔ اور لَمْ یُوْقَ لَمْ یُرْمَ کے مانند ہے اسی طرح لَیَقِیَنَّ لَیَرْمِیَنَّ کے مانند اور لَیُوْقَیَنَّ لَیُرْمَیَنَّ کے مانند ہے اور نون خفیفہ کو نون ثقیلہ پر قیاس کر لیا جاوے۔

۔ توضیح ۔

یَقِیْ میں یَعِدُ اور یَرْمِیْ دونوں کا قاعدہ ایک ساتھ پایا گیا ہے پس علامت مضارع مفتوح اور کسرہ لازم کے درمیان واو واقع ہونے کی وجہ سے وہ واو ساقط ہوگئی (یہ یَعِدُ کا قاعدہ ہوا) اور یَقِیْ کی آخری یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہوگئی۔ (یہ یَرْمِیْ کا قاعدہ ہوا)۔ یَقُوْنَ اصل میں یَوْقِیُوْنَ یَعِدُ کے قاعدہ سے پہلی واو حذف ہوگئی اور لام کلمہ کی یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے اسی ضمہ کو نقل کر کے ماقبل کے قاف کو دیدیا گیا اس سے کسرہ ہٹا کے پھر یا اور واو دو ساکن جمع ہوگئے لہذا یا کو حذف کر دیا گیا۔ یَقُوْنَ ہوا۔ لَمْ یَقِ اصل میں لَمْ یَقِیْ تھا لم کے ذریعہ آخری حرف علت گر گیا ہے۔ اسی پر قیاس کر لو لَمْ تَقِ لَمْ اَقِ لَمْ نَقِ کو۔ لَیَقُنَّ اصل میں لَیَقِیُنَّ تھا قاف سے زیر ہٹا کے یا کے پیش قاف کو دیکے اجتماع ساکنین سے یا کو گرا دیا گیا ہے لَیَقُنَّ ہوا۔ اور لَتَقُنَّ لَتَقِنَّ کو لَیَقُنَّ پر قیاس کر لیا جاوے لام تاکید با نون خفیفہ در فعل مستقبل معروف۔ لَیَقِیَنْ لَیَقُنْ لَتَقِیَنْ لَتَقِیَنْ لَتَقُنْ لَتَقِنْ لَاَقِیَنْ لَنَقِیَنْ مجہول لَیُوْقَیَنْ لَیُوْقَوُنْ لَتُوْقَیَنْ لَتُوْقَوُنْ لَتُوْقَیِنْ لَاُوْقَیَنْ لَنُوْقَیَنْ ۔

امر حاضر معروف قِ قِیَا قُوْا قِیْ قِیْنَ۔ قِ دراصل تَقِیْ بود بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند در آخر وقف نمودند یا بیفتاد قِ شد دیگر صیغہا حسب دستور از مضارع ساختہ اند **امر غائب و متکلم معروف** لِیَقِ لِیَقِیَا لِیَقُوْا لِتَقِ لِتَقِیَا لِیَقِیْنَ لِاَقِ لِنَقِ **امر مجہول** لِیُوْقَ چوں لِیُرْمَ تا آخر **امر معروف بانون ثقیلہ** قِیَنَّ قِیَانِّ قُنَّ قِنَّ قِیْنَانِّ **امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ** لِیَقِیَنَّ لِیَقِیَانِّ لِیَقُنَّ تا آخر **امر مجہول** لِیُوْقَیَنَّ تا آخر **امر حاضر معروف بانون خفیفہ** قِیَنْ قُنْ قِنْ **امر مجہول بانون خفیفہ** لِیُوْقَیَنْ تا آخر **نہی معروف** لَا یَقِ لَا یَقِیَا تا آخر **مجہول** لَا یُوْقَ تا آخر **نہی معروف بانون ثقیلہ** لَا یَقِیَنَّ لَا یَقِیَانِّ لَا یَقُنَّ تا آخر **مجہول** لَا یُوْقَیَنَّ لَا یُوْقَیَانِّ لَا یُوْقَوُنَّ الخ **نہی معروف بانون خفیفہ** لَا یَقِیَنْ لَا یَقُنْ تا آخر **مجہول** لَا یُوْقَیَنْ لَا یُوْقَوُنْ لَا تُوْقَیَنْ لَا تُوْقَوُنْ۔ لَا اُوْقَیَنْ لَا نُوْقَیَنْ **اسم فاعل** وَاقٍ وَاقِیَانِ وَاقُوْنَ تا آخر چوں رَامٍ تا آخر **اسم مفعول** مَوْقِیٌّ چوں مَرْمِیٌّ تا آخر **لفیف مفروق** از حسب بحسب اَلْوَلَایَۃُ مالک شدن وَلِیَ یَلِیْ وِلَایَۃً فھو وَالٍ وَوُلِیَ یُوْلٰی وَلَایَۃً فھو مَوْلِیٌّ الامر منہ لِ والنھی عنہ لَا تَلِ الظرف منہ مَوْلیً والاٰلۃ مِیْلیً مِیْلَاۃٌ ومِیْلَاءٌ وتثنیتھما مَوْلَیَانِ ومِیْلَیَانِ والجمع منھما مَوَالٍ ومَوَالِیُّ افعل التفضیل منہ اَوْلٰی والمؤنث منہ وُلْیٰ وتثنیتھما اَوْلَیَانِ وَوُلْیَیَانِ والجمع منھما اَوَالٍ وَاَوْلَوْنَ ووُلًی ووُلْیَیَاتٌ حسب قواعد مشرحہ بالا بقیاس وَقٰی یَقِیْ صیغ ایں باب اعلال باید کرد و جملہ صیغ صرف کبیر میباید خواند۔

ترجمہ مع تشریح۔ امر واحد مذکر حاضر کے صیغہ قِ کو تَقِیْ مضارع واحد مذکر حاضر کے صیغہ سے بنایا گیا ہے کہ علامت مضارع کو حذف کر دینے کے بعد متحرک رہا (لہٰذا اپنی حالت پر رہا) اور وقف کی وجہ سے آخری یا گر گئی قِ ہوا۔ اور قِیَا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر کو تَقِیَانِ فعل مضارع سے اور قُوْا کو تَقُوْنَ سے اور قِیْ کو تَقِیْنَ سے بنایا گیا۔ ہے مگر جو تَقِیْنَ مضارع کے صیغہ واحد مؤنث حاضر ہے وہ اصل میں تَقِیِیْنَ تھا یا پر کسرہ ثقیل ہوا لہٰذا یا ساکن ہوگئی اور اجتماع ساکنین سے ایک یا گر گئی تَقِیْنَ ہوا اور تَقِیْنَ مضارع کے صیغہ جمع مؤنث حاضر اپنی اصل پر ہے۔ امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ کی پوری گردان لِتَقِیَنَّ لِتَقِیَانِّ لِیَقِیْنَانِّ لِاَقِیَنَّ لِنَقِیَنَّ۔ امر مجہول لِیُوْقَیَنَّ لِیُوْقَیَانِّ لِیُوْقَوُنَّ لِتُوْقَیَنَّ لِتُوْقَیَانِّ لِیُوْقَیْنَانِّ لِاُوْقَیَنَّ لِنُوْقَیَنَّ امر مجہول بانون خفیفہ کے صیغے لِتُوْقَیَنْ لِتُوْقَوُنْ لِتُوْقِیِنْ نہی مجہول کے تمام صیغے لَا یُوْقَ لَا یُوْقَیَا لَا یُوْقَوْا لَا تُوْقَ لَا تُوْقَیَا لَا یُوْقَیْنَ لَا تُوْقَوْا لَا تُوْقَیْ لَا تُوْقَیْنَ لَا اُوْقَ لَا نُوْقَ۔ وَاقٍ اصل میں وَاقِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہوا۔ لہٰذا یا ساکن ہوگئی۔ اور تنوین و یا کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا۔ لہٰذا یا گر گئی اور تنوین قاف کے کسرہ کے ساتھ لاحق ہوگئی۔ اور مَوْقِیٌّ اصل میں مَوْقُوْیٌ تھا مَرْمِیٌّ کی تعلیل ہوئی۔ اور وَاقٍ پر وَالٍ کو اور مَوْقِیٌّ پر مَوْلِیٌّ کو قیاس کر لیا جائے۔ مِیْلیً اصل میں مِوْلَیٌ تھا واو ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو کو یا کے ساتھ بدل دیا گیا۔ اور آخری یا کو ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل دیا گیا پھر تنوین و الف کے مابین اجتماع ساکنین سے الف گر گئی مِیْلیً ہوا۔ مِیْلَاۃٌ اصل میں مِوْلَیَۃٌ تھا واو کو یا کے ساتھ اور دوسری یا کو الف کے ساتھ بدلا گیا مِیْلَاۃ ہوا۔ مِیْلَاءٌ اصل میں مِوْلَایٌ تھا واو کو یا سے اور دوسری یا کو ہمزہ سے بدلا گیا مِیْلَاءٌ ہوا۔ اَوَالٍ اصل میں اَوَالِیٌ تھا یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی اَوَالٍ ہوا۔ اَوْلَوْنَ اصل میں اَوْلَیُوْنَ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یا الف ہو کے واو اور الف کے درمیان اجتماع ساکنین ہو کے الف گر گئی ہے اَوْلَوْنَ ہوا۔ وُلًی اصل میں وُلَیٌ تھا یا الف ہو کے اجتماع ساکنین سے ساقط ہوگئی وُلًی ہوا۔

لفیف مقرون از ضَرَبَ اَلطَّیُّ پیچیدن طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا فھو طَاوٍ تا آخر چوں رَمٰی یَرْمِیْ تا آخر **ناقص واوی** از باب **افْتِعَال** اَلْاِحْتِبَاءُ زانو ایستادہ کردہ حبوہ بستہ نشستن اِحْتَبٰی یَحْتَبِیْ اِحْتِبَاءً فھو مُحْتَبٍ الامر منہ اِحْتَبِ والنھی عنہ لَاتَحْتَبِ الظرف منہ مُحْتَبًی **ناقص یائی** ایضا اَلْاِجْتِبَاءُ برگزیدن اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً فھو مُجْتَبٍ و اُجْتُبِیَ یُجْتَبٰی اِجْتِبَاءً فھو مُجْتَبًی الامر منہ اِجْتَبِ والنھی عنہ لَاتَجْتَبِ الظرف منہ مُجْتَبًی **لفیف مقرون** ایضا اَلْاِلْتِوَاءُ پیچیدہ شدن **ناقص واوی** ایضا از **اِنْفِعَال** اِنْمِحَاءٌ محو شدن **یائی** ایضا اِنْبِغَاءٌ مناسب شدن **لفیف مقرون** ایضا اِنْزِوَاءٌ بگوشہ نشستن **ناقص واوی** از **اِسْتِفْعَال** اَلْاِسْتِعْلَاءُ بلند شدن **ناقص یائی** اَلْاِسْتِغْنَاءُ بے پروا شدن **واوی** از اِفْعَال اَلْاِعْلَاءُ بلند کردن اَعْلٰی یُعْلِیْ اِعْلَاءً فھو مُعْلٍ و اُعْلِیَ یُعْلٰی اِعْلَاءً فھو مُعْلًی الامر منہ اَعْلِ والنھی عنہ لَاتُعْلِ الظرف منہ مُعْلًی **یائی** ایضا اَلْاِغْنَاءُ بے پروا کردن اَغْنٰی یُغْنِیْ اِغْنَاءً تا آخر **لفیف مفروق** اَلْاِیْلَاءُ قریب کردن اَوْلٰی یُوْلِیْ اِیْلَاءً فھو مُوْلٍ **مقرون** اَلْاِرْوَاءُ سیراب کردن اَرْوٰی یُرْوِیْ ایضا اَلْاِحْیَاءُ زندہ کردن اَحْیٰی یُحْیِیْ تا آخر۔

ترجمہ مع تشریح۔ لفیف مقرون ضرب سے مستعمل ہوتا ہے جیسے طَیٌّ بمعنے لپیٹنا مصدر سے طَوٰی یَطْوِیْ صیغے مستعمل ہوتے ہیں۔ اور طَیٌّ اصل میں طَوْیٌ تھا مَرْمِیٌّ کے قاعدہ سے واو کو یا کر کے یا کو یا میں ادغام کر دیا گیا طَیٌّ ہوا۔ (اسی طرح لفیف مقرون باب سَمِعَ سے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے قَوِیَ یَقْوٰی) ناقص واوی باب اِفتعال سے مستعمل ہوتا ہے جیسے اِحْتِبَاءٌ بمعنے گھٹنا کھڑا کر کے حَبْوَہ باندھ کے بیٹھنا۔ اِحْتَبٰی اصل میں اِحْتَبَوَ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے واو کو الف سے بدلدیا گیا اِحْتَبٰی ہوا یَحْتَبِیْ اصل میں یَحْتَبِوُ تھا واو متحرک ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو کو یا کے ساتھ بدلکے پھر یا پر ضمہ ثقیل ہونیکی بنا پر یا کو ساکن کر دیا گیا۔ باب افتعال سے ناقص یائی جیسے اِجْتِبَاءٌ بمعنی مقبول بنانا۔ اِجْتَبٰی اصل میں اِجْتَبَیَ تھا یا کو الف کیساتھ بدل دیا گیا۔ یَجْتَبِیْ اصل میں یَجْتَبِیُ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونیسے یا ساکن ہوگئی۔ اور باب افتعال سے لفیف مقرون اِلْتِوَاءٌ بھی مستعمل ہے بمعنی لپیٹا ہوا ہونا اور باب اِنْفِعَال سے ناقص واوی کی مثال اِنْمِحَاءٌ ہے بمعنی مٹ جانا۔ اِنْمَحٰی اصل میں اِنْمَحَوَ تھا واو کو الف سے بدلدیا گیا اِنْمَحٰی ہوا۔ اور اسی سے ناقص یائی اِنْبِغَاءٌ ہے بمعنی مناسب ہونا اِنْبَغٰی اصل میں اِنْبَغَیَ تھا یا کو الف سے بدل دیا گیا اِنْبَغٰی ہوا۔ اور باب انفعال سے لفیف مقرون بھی مستعمل ہے جیسے اِنْزِوَاءٌ بمعنے کونے میں بیٹھنا۔ اِنْزَوٰی اصل میں اِنْزَوَیَ تھا یا کو الف سے بدلدیا گیا اِنْزَوٰی ہوا۔ باب استفعال سے ناقص واوی کی مثال اِسْتِعْلَاءٌ بمعنے بلند ہونا اِسْتَعْلٰی اصل میں اِسْتَعْلَوَ تھا واو کو یا سے پھر یا کو الف سے بدل دیا گیا اِسْتَعْلٰی ہوا۔ باب استفعال سے ناقص یائی کی مثال اِسْتِغْنَاءٌ ہے بمعنی بے پروا ہو جانا اِسْتَغْنٰی اصل میں اِسْتَغْنَیَ تھا یا کو الف کے ساتھ بدل دیا گیا اِسْتَغْنٰی ہوا۔ باب اِفعال سے ناقص واوی کی مثال اِعْلَاءٌ ہے بمعنی بلند کرنا اَعْلٰی اصل میں اَعْلَوَ تھا واو کو یا سے پھر یا کو الف سے بدل دیا گیا اَعْلٰی ہوا۔ باب اِفعال سے ناقص یائی کی مثال اِغْنَاءٌ ہے بمعنے بے پروا کر دینا۔ اَغْنٰی اصل میں اَغْنَیَ تھا یا الف ہو جانے کے بعد اَغْنٰی ہوگیا ہے۔ باب افعال سے لفیف مفروق کی مثال اِیْلَاءٌ ہے بمعنے قریب کر دینا۔ اَوْلٰی اصل میں اَوْلَیَ تھا اور اِیْلَاءٌ اصل میں اِوْلَایٌ تھا واو ساکن ماقبل مکسور ہے لہذا واو کو یا کے ساتھ بدل دیا گیا۔ باب افعال سے لفیف مقرون کی مثال اِرْوَاءٌ ہے بمعنی سیراب کرنا اور اِحْیَاءٌ ہے بمعنی زندہ کرنا۔ اور اَرْوٰی اصل میں اَرْوَیَ اور اَحْیٰی اصل میں اَحْیَیَ تھا اور اِجْتِبَاوٌ۔ اِجْتِبَایٌ۔ اِلْتِوَایٌ۔ اِنْمِحَاوٌ۔ اِنْزِوَایٌ۔ اِنْبِغَایٌ۔ اِسْتِعْلَاوٌ۔ اِسْتِغْنَایٌ۔ اِعْلَاوٌ۔ اِغْنَایٌ۔ اِرْوَایٌ۔ اِحْیَایٌ۔ ان تمام مصدروں میں آخری واو اور یا الف زائدہ کے بعد واقع ہونیسے ہمزہ سے بدل گیا ہے بقیہ صیغوں کی تعلیلات غور کرنے سے معلوم ہو جائینگی اور ہر مصدر سے صرف صغیر بھی ضرور گردان لینی چاہیے۔

ناقص واوی از تفعیل اَلتَّسْمِيَةُ نام نہادن سَمّٰى يُسَمِّيْ تَسْمِيَةً فهو مُسَمٍّ وسُمِّيَ يُسَمّٰى تَسْمِيَةً فهو مُسَمًّى الامر منه سَمِّ والنهي عنه لَاتُسَمِّ الظرف منه مُسَمًّى ازیں باب مصدر ناقص ولفیف ومہموز لام بروزن تَفْعِلَةٌ می آید **ناقص یائی** منه ایضًا اَلتَّلْقِيَةُ انداختن لَقّٰى يُلَقِّيْ تَلْقِيَةً فهو مُلَقٍّ **لفیف مقرون** اَلتَّقْوِيَةُ قوت دادن قَوّٰى يُقَوِّيْ تَقْوِيَةً فهو مُقَوٍّ الخ **مقرون** دیگر اَلتَّحِيَّةُ سلام کردن حَيّٰى يُحَيِّيْ تَحِيَّةً فهو مُحَيٍّ تا آخر **سوال** در عین لفیف تعلیل نمیشود پس حرکت عین تَحِيَّةٌ چرا نقل کردہ بما قبل دادند **جواب** تَحِيَّةٌ لفیف ہم ہست و مضاعف ہم نقل حرکت در یں حیثیت مضاعف بودنش کردہ اند ولہذا در تَقْوِيَةٌ نقل نکردند **ناقص واوی** از مُفَاعَلَة مُغَالَاةٌ گراں کردن مہر غَالٰى يُغَالِيْ مُغَالَاةً **یائی** مُرَامَاةٌ باہم تیر اندازی کردن رَامٰى يُرَامِيْ مُرَامَاةً الخ **لفیف مفروق** مُوَارَاةٌ پوشیدن وَارٰى يُوَارِيْ الخ **مقرون** مُدَاوَاةٌ دوا کردن دَاوٰى يُدَاوِيْ الخ **ناقص واوی** از تَفَعُّل اَلتَّعَلِّيْ برتری نمودن تَعَلّٰى يَتَعَلّٰى تَعَلِّيًا فهو مُتَعَلٍّ در مصدر واو بقاعدہ [16] بعد کسرہ یا شدہ ساکن گشتہ باجتماع ساکنین در حالت رفع وجر حذف گردیدہ **ناقص یائی** اَلتَّمَنِّيْ آرزو کردن تَمَنّٰى يَتَمَنّٰى تَمَنِّيًا تا آخر **لفیف مفروق** اَلتَّوَلِّيْ دوستی نمودن **مقرون** اَلتَّقَوِّيْ قوی شدن **ناقص واوی** از تَفَاعُل اَلتَّعَالِيْ برتر شدن تَعَالٰى يَتَعَالٰى تَعَالِيًا فهو مُتَعَالٍ **یائی** اَلتَّمَارِيْ شک نمودن **لفیف مفروق** اَلتَّوَالِيْ پے در پے کار کردن تَوَالٰى يَتَوَالٰى تَوَالِيًا الخ **مقرون** اَلتَّسَاوِيْ برابر شدن۔

ترجمہ مع تشریح۔ باب تفعیل سے ناقص واوی کی مثال تَسْمِيَةٌ ہے بمعنی نام رکھنا۔ سَمّٰى اصل میں سَمَّوَ تھا واو کو یا سے پھر یا کو الف سے بدل دیا گیا۔ يُسَمِّيْ اصل میں يُسَمِّوُ تھا واو متحرک ما قبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو کو یا کے ساتھ بدلا گیا پھر یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہوگئی يُسَمِّيْ ہوا۔ تَسْمِيَةً اصل میں تَسْمِوَةً تھا واو متحرک ما قبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو یا ہوگئی ہے۔ اور مُسَمٍّ اصل میں مُسَمِّوٌ اور مُسَمًّى اصل میں مُسَمَّوٌ تھا اولًا واو کو یا سے پھر یا کو الف سے بدلنے کے بعد اجتماع ساکنین سے الف گرگئی مُسَمًّى ہوا اور سَمِّ میں یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گرگئی ہے۔ باب تفعیل سے وہ مصدر جس کا لام کلمہ حرف علت ہو اور جس کا لام کلمہ ہمزہ ہو تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے اور جو مصدر لفیف ہو وہ بھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر مستعمل ہے اور ناقص یائی بھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر مستعمل ہے جیسے تَلْقِيَةٌ بمعنے ڈالنا اور لفیف مقرون تَفْعِلَةٌ کے وزن پر ہونیکی مثال تَقْوِيَةٌ ہے بمعنی قوت پہونچانا اور تَحِيَّةٌ بمعنی سلام کرنا کیونکہ تَحِيَّةٌ اصل میں تَحْيِيَةٌ تھا اول یا کی حرکت کو ما قبل میں نقل کرکے اول یا کو ثانی میں ادغام کردیا گیا تَحِيَّةٌ ہوا۔ **سوال**۔ لفیف کے عین کلمہ میں تعلیل نہیں ہوتی۔ اور تَحِيَّةٌ کا عین کلمہ پہلی یا ہے اس کی حرکت کو ما قبل میں کیوں نقل کی گئی **جواب** تَحِيَّةٌ کے عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں یا ہونیکی وجہ سے تَحِيَّةٌ لفیف بھی ہے اور مضاعف بھی ہے اور تعلیل مضاعف ہونیکی وجہ سے ہوئی ہے اور لفیف ہونیکی وجہ سے نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ تَقْوِيَةٌ لفیف کے عین کلمہ واو میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔ باب مفاعلہ سے ناقص واوی کی مثال مُغَالَاةٌ ہے بمعنے مہر گراں کرنا۔ اور ناقص یائی کی مثال مُرَامَاةٌ ہے بمعنی باہمی تیر اندازی کرنا اور باب مفاعلہ سے لفیف مفروق کی مثال مُوَارَاةٌ بمعنی چھپنا اور لفیف مقرون کی مثال مُدَاوَاةٌ ہے بمعنی دوا کرنا۔ باب تفعُّل سے ناقص واوی کی مثال تَعَلِّيْ ہے بمعنی فوقیت ظاہر کرنا کیونکہ تَعَلِّيْ اصل میں تَعَلُّوٌ تھا بعد کسرہ واو واقع ہوئی لہذا واو یا کیساتھ بدل دیگئی اور رفع وجر کی حالت میں یہی یا ساکن ہوکے اجتماع ساکنین سے گرجاتی ہے لہذا تَعَلٍّ بن جاتا ہے اور باب تفعُّل سے لفیف مفروق کی مثال تَوَلِّيْ ہے بمعنی دوستی دکھانا اور لفیف مقرون کی مثال تَقَوِّيْ ہے بمعنی قوی ہونا۔ باب تَفَاعُل سے ناقص واوی کی مثال تَعَالِيْ ہے بمعنی بلند ہونا اور تَمَارِيْ ہے بمعنی شک کرنا اور لفیف مفروق کی مثال تَوَالِيْ ہے بمعنے پے در پے کام کرنا۔ اور لفیف مقرون کی مثال تَسَاوِيْ ہے بمعنی برابر ہونا۔

تنبیہ :- اِعْتَلٰى۔ اِدَّعٰى۔ سَمّٰى۔ اِسْتَعْلٰى۔ اَعْلٰى میں جو واو مجرد میں تیسرے کلمہ میں تھا وہ مزید فیہ میں تیسرے کلمہ سے زائد میں واقع ہوا اور ما قبل کی حرکت واو کا مخالف ہوئی لہذا اولا [4]

اصل میں تَسَاوُدُ تھا تعالی کی تعلیل ہوئی ہے ۱۲

قسم پنجم در مرکبات مہموز و معتل مہموز فا و اجوف واوی از نَصَرَ الاَوْلُ رجوع کردن اٰلَ یَؤُوْلُ اَوْلاً چوں قَالَ یَقُوْلُ قَوْلاً الخ در ہمزہ قواعد مہموز جاری باید کرد و در واو قواعد معتل مگر جائیکہ قاعدہ مہموز و معتل باہم متعارض شوند ترجیح قاعدہ معتل را باشد چنانچہ یَاُوْلُ در اصل یَاْوُلُ بود قاعدہ رَاْسٌ مقتضی ابدال ہمزہ بالف ست و قاعدہ معتل مقتضی نقل حرکت واو بما قبل ہمیں را ترجیح دادند و ہکذا در اُاُوْلُ کہ در اصل اُاْوُلُ بود بقاعدہ اٰمَنَ مقتضی ابدال ہمزہ بالف بود بر آں قاعدہ معتل را کہ مقتضی نقل حرکت بود ترجیح دادند اُاُوْلُ شد۔ بعد ازاں ہمزہ دوم را بقاعدہ اُوَادِمُ واو کردند اُوُوْلُ شد مہموز فا و اجوف واوی از ضَرَبَ الاَیْدُ قوی شدن اٰدَ یَئِیْدُ اَیْدًا فھو اٰئِدٌ تا آخر چوں بَاعَ یَبِیْعُ تا آخر دریں باب ہم ضابطہ مرقومہ مرعی باید کرد پس در یَئِیْدُ بر قاعدہ رَاْسٌ قاعدہ یَبِیْعُ ترجیح یافتہ و ہمچنیں در اٰئِیْدُ صیغہ واحد متکلم لیکن بالآخر ہمزہ دوم بقاعدہ اَئِمَّۃٌ یا شدہ مہموز فا و ناقص واوی از نَصَرَ الاَلْوُ کوتاہی کردن اَلاَ یَاْلُوْ در ہمزہ قاعدہ مہموز و در واو قاعدہ ناقص جاری باید کرد مہموز فا و ناقص یائی از ضَرَبَ الاِتْیَانُ آمدن اَتٰی یَاْتِیْ چوں رَمٰی یَرْمِیْ از فَتَحَ یَفْتَحُ الاِبَاءُ انکار کردن اَبٰی یَاْبٰی۔

ترجمہ مع تشریح۔ پانچویں قسم میں ان کلمات کا ذکر ہے جن میں ہمزہ بھی ہے اور حرف علت بھی۔ باب نَصَرَ سے مہموز فا اور اجوف واوی کی مثال اَلاَوْلُ ہے بمعنی رجوع کرنا پس اسی اَوْلٌ کے ہمزہ میں مہموز کے قواعد اور واو میں معتل کے قواعد جاری کرنے چاہئیں مگر جس جگہ معتل و مہموز کے قواعد میں تعارض ہو تو معتل کے قاعدے کی ترجیح ہوگی۔ جیسے یَاُوْلُ اصل میں یَاْوُلُ تھا رَاْسٌ کا قاعدہ مقتضی ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدل دیا جائے اور یَقُوْلُ کا قاعدہ مقتضی ہے کہ واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کے ہمزہ کو دیدیا جائے اور اسی کو ترجیح دیکے یَاُوْلُ کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح اُاُوْلُ میں (جو اصل میں اُاْوُلُ تھا) اٰمَنَ کا قاعدہ مقتضی تھا کہ ہمزہ ثانی کو الف سے بدل دیا جائے مگر نقل حرکت کے قاعدہ کو ترجیح دیکے اُاُوْلُ کر لیا گیا ہے۔ پھر اُوَادِمُ کے قاعدہ سے دوسرے ہمزہ کو واو کیساتھ بدل دیا گیا اُوُوْلُ ہوا۔ باب ضَرَبَ سے مہموز فا اور اجوف یائی کی مثال اَیْدٌ ہے بمعنی قوی ہونا اس باب میں بھی مرقومہ ضابطہ کی رعایت کی جائے پس یَئِیْدُ میں رَاْسٌ کے قاعدہ پر یَبِیْعُ کے قاعدہ کی ترجیح ہوئی کیونکہ یَئِیْدُ اصل میں یَاْیِدُ تھا رَاْسٌ کے قاعدہ کے مطابق ہمزہ کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ بلکہ حرکت یا نقل کر کے ہمزہ کو دیدیا گیا ہے۔ اسی طرح اٰئِیْدُ صیغہ واحد متکلم میں مہموز کے قاعدہ پر معتل کے قاعدہ کی ترجیح ہوئی ہے لیکن آخر میں اَئِمَّۃٌ کے قاعدے سے آخری ہمزہ یا ہو کے اَیِیْدُ ہو جاتی ہے۔ باب نَصَرَ سے مہموز فا اور ناقص واوی کی مثال اَلْوٌ ہے بمعنی کوتاہی کرنا۔ ہمزہ میں مہموز کا قاعدہ اور واو میں ناقص کا قاعدہ جاری کرنا چاہئے باب ضَرَبَ سے مہموز فا اور ناقص یائی کی مثال اِتْیَانٌ ہے بمعنی آنا اور باب فَتَحَ سے مہموز فا اور ناقص یائی کی مثال اِبَاءٌ ہے بمعنی انکار کرنا۔ تنبیہ:۔ اَلاَ دَعَا کے وزن پر ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے اصل میں اَلَوَ تھا دَعَوَ کے وزن پر آخری واو میں دَعَا کی تعلیل ہوئی ہے اور یَاْلُوْ اصل میں یَاْلُوُ تھا ہمزہ میں رَاْسٌ کی تعلیل ہوئی ہے اسی طرح بقیہ صیغوں کو سمجھ لیا جائے۔ اور اِتْیَانٌ یہ مصدر باب ضرب سے مستعمل ہے بمعنی آنا اور اِیْتَاءٌ باب افعال سے مستعمل ہے بمعنی دیدینا۔ پس اَتٰی یَاْتِیْ باب ضرب کے صیغے ہیں اور اٰتٰی یُؤْتِیْ باب افعال کے صیغے ہیں اور اَبٰی یَاْبٰی اصل میں اَبَیَ یَاْبَیُ تھا فَتَحَ یَفْتَحُ کے وزن پر اور اسی اَبٰی کے عین کلمہ میں بھی حرف حلق نہیں اور لام کلمہ میں بھی حرف حلق نہیں حالانکہ باب فتح سے کوئی لفظ مستعمل ہونے کیلئے اس کے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حرف حلق ہونا شرط ہے اسی کا جواب صاحب منشعب نے یہی جواب دیا ہے کہ لفظ اَبٰی باب فتح سے بطور شاذ یعنی خلاف قاعدہ مستعمل ہے۔

مہموز فا و لفیف مقرون از ضَرَبَ اَلْاَوِیُّ جائے پناہ گرفتن اَوٰی یَاْوِیْ چوں طَوٰی یَطْوِیْ مہموز عین و مثال از ضَرَبَ اَلْوَأْدُ زندہ درگور کردن وَأَدَ یَئِدُ چوں وَعَدَ یَعِدُ مہموز عین و ناقص یائی از فَتَحَ اَلرُّؤْیَۃُ دیدن و دانستن رَاٰی یَرٰی رُؤْیَۃً فہو رَاءٍ و رُئِیَ یُرٰی رُؤْیَۃً فہو مَرْئِیٌّ الامر منہ رَ والنہی عنہ لَا تَرَ الظرف منہ مَرْاٰی وَالاٰلۃ منہ مِرْأًی مِرْاٰۃٌ مِرْاءٌ وتثنیتہما مَرْءَیَانِ و مِرْءَیَانِ والجمع منہما مَرَاءٍ و مَرَائِیٌّ افعل التفضیل منہ اَرْاٰی المؤنث منہ رُؤْیٰی وتثنیتہما اَرْاَیَانِ رُؤْیَیَانِ والجمع منہما اَرَاءٍ و اَرْاَوْنَ و رُاٰی رُؤْیَیَاتٌ زیں پیش نوشتہ ایم کہ قاعدۂ یَسَلُ در یں بابِ افعال لازم شدہ نہ در اسماء ایں امر را ملحوظ کردہ جملہ صیغ را بمراعاتِ قواعدِ ناقص در لام می باید خواند تعلیماً صرف کبیر می نویسیم کہ ایں باب صیغ مشکل دارد **اثبات فعل ماضی معروف** رَاٰی رَاَیَا رَاَوْا رَاَتْ رَاَتَا رَاَیْنَ تا آخر چوں رَمٰی تا آخر جز اینکہ در ہمزہ بین بین میتواں شد **مجہول** رُئِیَ رُئِیَا رُؤُوْا رُئِیَتْ تا آخر چوں رُمِیَ تا آخر

ترجمہ مع تشریح ۔ باب ضَرَبَ سے مہموز فا اور لفیف مقرون کی مثال اَوِیٌّ ہے بمعنی جائے پناہ اختیار کرنا۔ اور اَوِیٌّ اصل میں اَوْیٌ تھا واو اور یا جمع ہو کے اول ساکن ہونے کی وجہ سے واو کو یا کر کے یا میں ادغام کر دیا گیا ہے اَوِیٌّ ہوا۔ اَوٰی اصل میں اَوَیَ اور یَاْوِیْ اصل میں یَاْوِیُ تھا آخری یا میں طَوٰی یَطْوِیْ اور رَمٰی یَرْمِیْ کی تعلیل ہوئی۔ اور علامت مضارع کے بعد ہمزہ میں رَأْسٌ کی تعلیل ہوئی۔ باب ضَرَبَ سے مہموز عین اور مثال واوی کی مثال وَأْدٌ ہے بمعنی زندہ دفن کرنا وَأَدَ یَئِدُ وَعَدَ یَعِدُ کے مانند ہے۔ پس یَئِدُ اصل میں یَوْئِدُ تھا علامت مضارع اور کسرۂ لازم کے درمیان واو واقع ہونے کی بنا پر گر گئی ہے۔ باب فَتَحَ سے مہموز عین اور ناقص یائی کی مثال رُؤْیَۃٌ ہے بمعنی دیکھنا اور جاننا۔ رَاٰی اصل میں رَاَیَ تھا رَمٰی کی تعلیل ہوئی۔ یَرٰی اصل میں یَرْاَیُ تھا آخری یا کو اوّلاً الف کے ساتھ بدل دیا گیا ہے پھر حرکت ہمزہ کو ماقبل میں نقل کر کے تخفیفاً ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے یَرٰی ہوا رَاءٍ اصل میں رَائِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی بنا پر یا ساکن ہو گئی اور تنوین دیا کے درمیان اجتماع ساکنین ہونے کی وجہ سے یا حذف ہو گئی اور تنوین حرکت ہمزہ کے ساتھ لاحق ہو گئی رَاءٍ ہوا۔ مَرْئِیٌّ اصل میں مَرْئُوْیٌ تھا واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہو کے اول ساکن ہوا لہذا واو کو یا کر کے یا میں ادغام کر دیا گیا ہے پھر یا کی مناسبت کیلئے ہمزہ کے ضمہ کو کسرہ کیساتھ بدل دیا گیا ہے مَرْئِیٌّ ہوا۔ رَ امر معروف کے صیغۂ واحد مذکر حاضر۔ تَرٰی مضارع معروف کے صیغۂ واحد مذکر حاضر سے بنا ہے کہ شروع سے علامت مضارع کو حذف کر کے آخر سے حرف علت الف کو گرا دینے کے بعد رَ ہو گیا ہے۔ مَرْاٰی اسم ظرف کا صیغۂ واحد اصل میں مَرْاَیٌ تھا یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور تنوین حرکت ہمزہ کے ساتھ لاحق ہو گئی مَرْاًی ہوا۔ مِرْأًی صیغۂ اسم آلہ کو صیغۂ اسم ظرف پر قیاس کر لو۔ مِرْاٰۃٌ صیغۂ اسم آلہ اصل میں مِرْاَیَۃٌ تھا یائے متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدلنے کے بعد مِرْاٰۃٌ ہو گیا ہے۔ مِرْاءٌ اصل میں مِرْائٌ تھا الف زائدہ کے بعد یا واقع ہوئی لہذا یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے مِرْاءٌ ہوا۔ مَرَاءٍ اصل میں مَرَائِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونیکی وجہ سے ساکن کر دیا گیا اور تنوین دیا کے درمیان اجتماع ساکنین سے یا حذف ہو گئی اور تنوین کسرۂ ہمزہ کے ساتھ لاحق ہو گئی مَرَاءٍ ہوا۔ مَرَائِیٌّ اصل میں مَرَائِیْیُ تھا پہلی یا کو دوسری یا میں ادغام کر دیا گیا ہے مَرَائِیٌّ ہوا۔ اَرْاٰی اصل میں اَرْاَیُ تھا یا کو الف سے بدل دیا گیا اَرْاٰی ہوا۔ اَرَاءٍ اصل میں اَرَائِیٌ تھا مَرَاءٍ کی تعلیل ہوئی ہے اَرْاَوْنَ اصل میں اَرْاَیُوْنَ تھا یا کو الف سے بدلنے کے بعد اجتماع ساکنین سے الف گر گئی ہے اَرْاَوْنَ ہوا۔ رُاٰی اصل میں رُاٰیٌ تھا یا ساکن ہو کے اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے رُاٰی ہوا مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اس کے پہلے ہمنے لکھا ہے کہ یَسَلُ کا قاعدہ اس باب کے افعال میں لازم ہوا نہ اسماء میں اس بات کو لحاظ کر کے قواعد ناقص کی رعایت کیساتھ تمام صیغوں کی تعلیل کر لینی چاہیے۔ بغرض تعلیم ہم صرف کبیر بھی لکھ دیتے ہیں۔ کیونکہ اس باب کے صیغے مشکل ہیں۔ اور رَاٰی ماضی معروف کا صیغہ رَمٰی کے مانند۔ اور رُئِیَ ماضی مجہول کا صیغہ رُمِیَ کے مانند ہے۔ علاوہ ازیں ہمزہ خود مفتوح اور اس کے ماقبل بھی مفتوح ہونیکی وجہ سے ہمزہ میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں۔ اور مہموز کے قاعدۂ نہم میں مذکور ہے کہ ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج اور ہمزہ پر جو حرکت ہے اس حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان سے پڑھنے کو م

یعنی بین بین قریب اور ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج اور ہمزہ کے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان سے پڑھنے کو بین بین بعید کہا جاتا ہے ۱۱

اثبات فعل مضارع معروف یَرٰی یَرَیَانِ یَرَوْنَ تَرٰی تَرَیَانِ یَرَیْنَ تَرَوْنَ تَرَیْنَ تَرَیْنَ اَرٰی نَرٰی۔ یَرٰی دراصل یَرْاَیُ بود حرکت ہمزہ بقاعدہ یَسَلُ بماقبل رفتہ وہمزہ حذف شدہ یَرٰی شد یا بقاعدہ ۷ الف گشت وہمچنیں در جملہ صیغ جز تثنیہ کہ دراں صرف بر تعمیل قاعدہ یَسَلُ اکتفا رفتہ یا بسبب مانع الف نشدہ ودر یَرَوْنَ وتَرَوْنَ صیغہائے جمع مذکر الف بسبب التقائے ساکنین باواو ودر تَرَیْنَ واحد مؤنث حاضر بسبب التقائے ساکنین بایا حذف شد **مجہول** یُرٰی یُرَیَانِ یُرَوْنَ تا آخر مثل معروف دراعلال **نفی تاکید بلن معروف ومجہول** لَنْ یَرٰی لَنْ یُرٰی لَنْ یُرَیَا لَنْ یُرَوْا تا آخر۔ درالف یُرٰی واخوات او لَنْ عمل نکردہ چنانکہ در لَنْ یَخْشٰی ولَنْ یَرْضٰی ودر دیگر صیغ ہمچنیکہ در صحیح عمل می کند عمل کردہ اعلالا تیکہ در مضارع بود ہموں باقی ماندہ **نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف ومجہول** لَمْ یَرَ لَمْ یُرَیَا لَمْ یُرَوْا لَمْ تَرَ لَمْ تُرَیَا لَمْ یُرَیْنَ لَمْ تُرَوْا لَمْ تُرَیْ لَمْ تُرَیْنَ لَمْ اَرَ لَمْ نَرَ۔ لَمْ یُرَ دراصل یُرٰی بود بسبب لَمْ الف از آخر افتاد لَمْ یُرَ شد وہکذا در لَمْ تُرَ لَمْ اَرَ لَمْ نُرَ ودر باقی صیغ عملے کہ در مضارع صحیح می کند نمودہ براعلالا تیکہ در مضارع بود اعلالے نیفزودہ ۔

ترجمہ مع تشریح - یَرٰی اصل میں یَرْاَیُ تھا یَسَلُ کے قاعدہ کے مطابق ہمزہ کی حرکت ماقبل کے حرف ساکن میں چلا گیا اور ہمزہ حذف ہوگیا یَرٰی ہوا ۔ اور ساتویں قاعدہ کے مطابق یعنی یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یا الف ہوگئی ۔ اسی طرح تمام صیغوں میں تعلیل ہوئی ہے علاوہ تثنیہ کے صیغوں کے کیونکہ ان میں صرف یَسَلُ کے قاعدہ کے عمل پر اکتفا ہوا ہے اور مانع کی وجہ سے یا کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ چنانچہ ساتویں قاعدہ کے شرائط میں گذر چکا ہے کہ واو یا یائے متحرک ماقبل مفتوح کے بعد اگر الف تثنیہ واقع ہو تو واو اور یا کو الف سے نہیں بدلا جاتا۔ اور یَرَوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب اصل میں یَرْاَیُوْنَ تھا اور تَرَوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر اصل میں تَرْاَیُوْنَ تھا حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہوکے ہمزہ حذف ہو جانیکے بعد یا کو الف سے بدلدیا گیا۔ پھر الف وواو کے درمیان اجتماع ساکنین ہونے کی بنا پر الف حذف ہوگئی ہے اور تَرَیْنَ صیغہ واحد مؤنث حاضر اصل میں تَرْاَیِیْنَ تھا حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہوکے ہمزہ حذف ہو جانیکے بعد یائے اول متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی بنا پر یا کو الف سے بدل دیا گیا۔ پھر الف اور یائے ثانی کے درمیان اجتماع ساکنین ہونے کی بنا پر الف حذف ہوگئی تَرَیْنَ ہوا ۔ اور مضارع مجہول تعلیل میں مضارع معروف کے مانند ہے اور نفی تاکید بلن معروف ومجہول کے صیغہ واحد مذکر غائب ۔ واحد مؤنث غائب ۔ واحد مذکر حاضر ۔ واحد متکلم اور جمع متکلم کے آخر میں لَنْ کا عمل ظاہر نہیں ہوا۔ کیونکہ مذکورہ صیغوں کے آخر میں الف ہے اور الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتی اور باقی صیغوں میں صحیح کے صیغوں کے مانند عمل کیا ہے یعنی لَنْ داخل ہونے کی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے صیغوں کے آخر سے نون اعرابی حذف ہوگیا ہے جس طرح کہ صحیح کے صیغہ تثنیہ اور صیغہ جمع پر لَنْ داخل ہونے کی صورت میں آخر سے نون اعرابی ساقط ہوجاتا ہے۔ اور دوسری تعلیلات جو مضارع میں تھیں وہ یہاں بھی ہیں۔ اور نفی جحد بلم معروف ومجہول کے صیغہ واحد مذکر غائب ۔ واحد مؤنث غائب ۔ واحد مذکر حاضر ۔ واحد متکلم اور جمع متکلم کے آخر سے لَمْ کے ذریعہ سے الف حذف ہوگئی ہے چنانچہ لَمْ یَرَ اصل میں لَمْ یَرٰی تھا۔ اسی پر دوسروں کو قیاس کرلو۔ اور باقی صیغوں میں لَمْ نے وہی عمل کیا ہے جو عمل صحیح کے صیغوں میں وہ کرتا ہے یعنی صیغہ تثنیہ اور جمع کے آخر سے لَمْ کے ذریعہ نون اعرابی ساقط ہوگیا ہے اور مضارع میں جو تعلیلات تھیں لَمْ داخل ہونے کے بعد بھی وہی تعلیلات باقی رہیں۔ نئی کوئی تعلیل نہیں ہوئی ۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف و مجہول ۔ لَيَرَيَنَّ لَيَرَيَانِّ لَيَرَوُنَّ لَتَرَيَنَّ لَتَرَيَانِّ لَيَرَيْنَانِّ لَتَرَوُنَّ لَتَرَيِنَّ لَتَرَيْنَانِّ لَأَرَيَنَّ لَنَرَيَنَّ ۔ يَرَيَنَّ در اصل يَرٰى بود لام تاکید دراول ونون ثقیلہ درآخر آوردند نون ثقیلہ فتحہ ماقبل خواست الف قابل حرکت نبود لہٰذا یا را کہ اصل الف بود باز آوردہ فتحہ دادند لَيَرَيَنَّ شد وہمچنیں لَتَرَيَنَّ لَأَرَيَنَّ لَنَرَيَنَّ ۔ لَيَرَوُنَّ در اصل يَرَوْنَ بود بعد آوردن لام تاکید ونون ثقیلہ وحذف نون اعرابی اجتماع ساکنین شد میان واو ونون واو غیر مدہ بود لہٰذا آنرا ضمہ دادند لَيَرَوُنَّ شد وہکذا لَتَرَوُنَّ ودر لَتَرَيِنَّ واحد مؤنث حاضر بعد حذف نون اعرابی یا را کسرہ دادند **بانون خفیفہ** لَيَرَيَنْ لَيَرَوُنْ لَتَرَيَنْ لَتَرَوُنْ لَتَرَيِنْ لَأَرَيَنْ لَنَرَيَنْ ۔ **امر حاضر معروف** رَ رَيَا رَوْا رَيْ رَيْنَ ۔ رَ در اصل تَرٰى بود بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند لہٰذا حاجت بہمزۂ وصل نشد در آخر وقف نمودند بسبب وقف الف آخر بیفتاد رَ شد ۔ در دیگر صیغہا بعد حذف علامت مضارع نون اعرابی حذف شدہ در غیر رَيْنَ جمع مؤنث کہ بسبب بودن نون نون جمع تغیرے در آخر آں نشدہ ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ لَيَرَيَنَّ اصل میں يَرٰى تھا لام تاکید کو شروع میں اور نون ثقیلہ کو آخر میں لائیں ۔ اور نون ثقیلہ چاہا کہ اس سے پہلے زبر ہو اور الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتی لہٰذا الف جس یا سے بدل ہوکے آئی تھی اسی یا کو دوبارہ لوٹا کے اس پر زبر دیدیا لَيَرَيَنَّ ہوا ۔ اسی پر مجہول کو بھی قیاس کر لو ۔ اور یہی تعلیل لَتَرَيَنَّ لَأَرَيَنَّ لَنَرَيَنَّ میں بھی ہوئی ہے ۔ لَيَرَوُنَّ اصل میں يَرَوْنَ تھا شروع میں لام تاکید کو اور آخر سے نون اعرابی کو ساقط کر کے نون ثقیلہ کو لانیکے بعد واو جمع اور نون ثقیلہ کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا اور یہ واو مدہ نہیں لہٰذا واو کو ضمہ دیدیا لَيَرَوُنَّ ہوا ۔ اسی طرح ہے لَتَرَوُنَّ بھی ۔ اور لَتَرَيِنَّ صیغہ واحد مؤنث حاضر میں نون اعرابی کو ساقط کر دینے کے بعد یا کو کسرہ دیدیا کیونکہ اصل میں تَرَيْنَ تھا شروع میں لام تاکید اور آخر سے نون اعرابی کو حذف کر کے نون ثقیلہ کو لانے کے بعد نون ثقیلہ اور یائے واحد مونث حاضر کے درمیان اجتماع ساکنین ہوگیا ہے پس یا کو کسرہ دیدینے کے بعد اجتماع ساکنین نہیں رہا ۔ نون ثقیلہ لاتے وقت جو تعلیل ہوئی نون خفیفہ لاتے وقت بھی وہی تعلیل ہوئی ہے ۔ رَ اصل میں تَرٰى تھا علامت مضارع کو حذف کر دینے کے بعد حرف را متحرک ہے لہٰذا شروع میں ہمزۂ وصل لانے کی ضرورت نہیں ہوئی اور آخر میں وقف کر دیا ۔ اسی وقف کے ذریعہ سے آخری الف حذف ہوگئی ہے رَ ہوا اور دوسرے صیغوں میں علامت مضارع کو حذف کر دینے کے بعد نون اعرابی حذف ہوگیا ہے پس رَيَا رَيَانِ رَوْا رَوْنَ رَيْ رَيْنَ تھا ۔ رَيْنَ صیغہ جمع مؤنث حاضر سے نون حذف نہیں ہوا ۔ کیونکہ وہ نون نون اعرابی نہیں بلکہ نون جمع مؤنث ہے اور نون جمع مؤنث مبنی ہے لہٰذا اس نون میں تغیر نہیں ہوا ہے اور رَ کی تعلیل اس طریقہ پر بھی کیجاسکتی ہے کہ رَ اِرْاَئِ تھا ثانی ہمزہ کی حرکت رَ میں نقل ہوکے ہمزہ حذف ہوگیا ہے ۔ اور وقف کی وجہ سے آخر سے یا بھی حذف ہوگئی ہے اِرَ ہوا پھر ہمزۂ وصل کو ضرورت نہ رہنے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے رَ ہوا ۔

تنبیہ :۔ یاد رکھو کہ مصنف رحمہ اختصار کے لئے معروف و مجہول کے صیغوں کو ایک ساتھ لکھدیتے ہیں ۔ طلبہ کو چاہئے کہ پہلے معروف کے صیغوں کو یاد کر لیں پھر مجہول کے صیغوں کو مثلاً لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَيَرَيَنَّ لَيَرَيَانِّ لَيَرَوُنَّ لَتَرَيَنَّ لَتَرَيَانِّ لَيَرَيْنَانِّ لَتَرَوُنَّ لَتَرَيِنَّ لَتَرَيْنَانِّ لَأَرَيَنَّ لَنَرَيَنَّ ۔ مجہول لَيُرَيَنَّ لَيُرَيَانِّ لَيُرَوُنَّ لَتُرَيَنَّ لَتُرَيَانِّ لَيُرَيْنَانِّ لَتُرَوُنَّ لَتُرَيِنَّ لَتُرَيْنَانِّ لَأُرَيَنَّ لَنُرَيَنَّ ۔

امر غائب و متکلم معروف لِيَرَ لِيَرَيَا لِيَرَوْا لِتَرَ لِتَرَيَا لِيَرَيْنَ لِأَرَ لِنَرَ مثل لَمْ يَرَ اعلال باید کرد و ہکذا امر مجہول **امر حاضر معروف بانون ثقیلہ** رَيَنَّ رَيَانِّ رَوُنَّ رَيِنَّ رَيْنَانِّ۔ رَيَنَّ دراصل رَ بود بعد آوردن نون ثقیلہ علت حذف حرف علت کہ وقف بود زائل شد لہٰذا حرف علت قابل باز آمدن شد مگر الف کہ حذف شدہ قابل حرکت نبود و نون ثقیلہ فتحہ ماقبل می خواہد لہٰذا یا را کہ اصل بودہ باز آوردہ فتحہ دادند رَيَنَّ شد و در رَوُنَّ و رَيِنَّ واؤ و یا را کہ غیر مدّہ بودند بسبب اجتماع ساکنین حرکت ضمّہ و کسرہ دادند۔ نون ثقیلہ امر بالام مثل نون ثقیلہ فعل مضارع است جز اینکہ لام امر مکسور است و لام مضارع مفتوح **امر حاضر معروف بانون خفیفہ** رَيَنْ رَوُنْ رَيِنْ و امر بالام ہم بریں قیاس **نہی معروف و مجہول** لَا يَرَ تا آخر **نہی بانون ثقیلہ** لَا يَرَيَنَّ لَا يَرَيَانِّ تا آخر بقیاس صیغہائے نون ثقیلہ امر اعلال باید کرد **نہی بانون خفیفہ** لَا يَرَيَنْ لَا يَرَوُنْ لَا تَرَيَنْ لَا تَرَوُنْ لَا تَرَيِنْ لَا أَرَيَنْ لَا نَرَيَنْ **اسم فاعل** رَاءٍ رَائِيَانِ رَاءُوْنَ رَائِيَةٌ رَائِيَتَانِ رَائِيَاتٌ **اسم مفعول** مَرْئِيٌّ مَرْئِيَّانِ تا آخر چو مَرْمِيٌّ تا آخر۔

ترجمہ مع تشریح۔ جو عمل لا کرتا ہے وہی عمل لام امر نے بھی کیا ہے۔ رَيَنَّ اصل میں رَ تھا۔ نون ثقیلہ لانے کے بعد وہ وقف زائل ہوگیا ہے جو حرف علت حذف ہونے کی علت تھی۔ لہٰذا حرف علتِ محذوف دوبارہ لوٹ آنے کا حقدار ہوا مگر جو الف حذف ہوئی وہ قابل حرکت نہیں حالانکہ نون ثقیلہ ماقبل کے فتحہ کو چاہتا ہے لہٰذا جو یا الف کی اصل تھی اس کو لوٹا کے اس پر فتحہ دیدیا۔ رَيَنَّ ہوا۔ اور رَوُنَّ اصل میں رَوْا تھا نون ثقیلہ لاحق ہونے کے بعد واو اور نون میں اجتماع ساکنین ہوگیا ہے اور واو مدّہ نہیں لہٰذا اس کو ضمّہ دیدیا گیا۔ اسی طرح رَيِنَّ اصل میں رَیْ تھا نون ثقیلہ لاحق ہونے کے بعد یا اور نون ثقیلہ میں اجتماع ساکنین ہوگیا ہے اور یا مدّہ نہیں لہٰذا اس کو کسرہ دیدیا گیا رَيِنَّ ہوا۔ اور امر باللام کی نون ثقیلہ فعل مضارع کی نون ثقیلہ کے مانند ہے فرق صرف یہ ہے کہ لام امر مکسور ہوتا ہے اور مضارع پر داخل ہونیوالا لام مفتوح ہوتا ہے اور نون خفیفہ امر باللام نون خفیفہ امر حاضر کے مانند ہے مثلاً امر غائب و متکلم معروف بانون خفیفہ لِيَرَيَنْ لِيَرَوُنْ لِتَرَيَنْ لِتَرَوُنْ لِتَرَيِنْ لِأَرَيَنْ لِنَرَيَنْ۔

امر نون ثقیلہ کے صیغوں کے مانند نہی نون ثقیلہ کے صیغوں کی تعلیل بھی کرلینی چاہیے کیونکہ امر کے مانند نہی کے صیغوں کے آخر میں وقف ہوا کرتا ہے پس امر کے صیغوں میں جو تعلیلات ہیں وہی تعلیلات نہی کے صیغوں کی بھی ہیں۔ رَاءٍ اصل میں رَائِيٌ تھا یا پر ضمّہ ثقیل لہٰذا یا کو ساکن کردیا گیا پھر اجتماع ساکنین ہوا یا اور تنوین کے درمیان لہٰذا یا کو حذف کردیا گیا رَاءٍ ہوا۔ مَرْئِيٌّ اصل میں مَرْءُوْيٌ تھا واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوکے اول ساکن ہوا لہٰذا واو کو یا کرکے یا کو یا میں ادغام کردیا گیا اور یا کی مناسبت کیلئے ہمزہ کے ضمّہ کو کسرہ کیساتھ بدلدیا گیا مَرْئِيٌّ ہوا اور چونکہ مصدر رؤیت کے اسمائے مشتقہ میں حذف ہمزہ واجب نہیں لہٰذا مَرْئِيٌّ کے ہمزہ کو حذف نہیں کیا گیا۔ اور رَاءٍ سے ہمزہ اسلئے حذف نہیں کیا گیا کہ حذف ہمزہ کی صورت میں حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہونی پڑیگی اور رَاءٍ میں ہمزہ سے پہلے الف ہے جو کسی حرکت کو قبول نہیں کرتی ١٢

مہموز لام و اجوف یائی از ضَرَبَ اَلْمَجِیْئُ آمدن جَاءَ یَجِیْئُ مَجِیْئًا فَھُوَ جَاءٍ وَجِیْئَ یُجَاءُ مَجِیْئًا فَھُوَ مَجِیْئٌ الامر منہ جِئْ والنہی عنہ لَا تَجِئْ الظرف منہ مَجِیْئٌ تا آخر بر وضع بَاعَ یَبِیْعُ تا آخر جز اینکہ جَاءٍ اسم فاعل در اصل جَایِئٌ بود چوں بطور بَائِعٌ اعلال کردند جَاءِئٌ شد پس بقاعدہ دو ہمزہ متحرکہ ثانیہ را یا کردند جَاءِیٌ شد آں زمان دریا کار رَامٍ کردند جَاءٍ شد۔ جملہ صیغ صرف کبیر ہم مثل صیغ صرف بَاعَ است جز اینکہ ہر جا ہمزہ ساکن شدہ دراں بقاعدۂ ہمزہ ساکنہ ابدال شدہ چنانچہ در جِئْنَ جِئْتَ جِئْتُمَا تا آخر۔ ہمزہ بسبب کسرۂ ماقبل یا شد جوازًا وہم بین بین قریب و بعید در ہمزہ حسب اقتضائے قاعدہ جائز ست **فائدہ** شَاءَ یَشَاءُ مَشِیْئَۃً کہ ہم اجوف یائی و مہموز لام ست ہم از سَمِعَ میتواند شد وہم از فَتَحَ چہ حرف حلق بجائے لام درو موجود ست وکسرۂ عین ماضی ظاہر نشدہ۔ در صیغ ماقبل شِئْنَ یا الف شدہ است واصل الف یا مکسور و مفتوح ہر دو میتواں شد و در شِئْنَ و مابعد آں کسرۂ فا چنانکہ بسبب کسر عین ممکن ست ہمچنیں بسبب یائی بودن با وصف فتحہ چنانکہ در بِعْنَ ولہٰذا صاحب صراح آنرا از فَتَحَ شمردہ وبعضے لغویاں از سَمِعَ **فائدہ** در جِئْ امر حاضر و لَمْ یَجِئْ وغیرہ صیغ منجزمہ مضارع ہمزہ یا میتواند شد و در شَأْ و لَمْ یَشَأْ وغیرہ الف لیکن ایں حرف علت باقی خواہد ماند حذف نخواہد شد زیرا کہ بدل ست اصلی نیست۔

ترجمہ مع تشریح۔ مہموز لام اور اجوف یائی کی مثال باب ضَرَبَ سے مَجِیْئٌ ہے بمعنی آنا اس باب کے افعال جَاءَ یَجِیْئُ وغیرہ بَاعَ یَبِیْعُ کے طریقہ پر ہے علاوہ ازیں کہ جَاءٍ صیغہ اسم فاعل اصل میں جَایِئٌ تھا بَائِعٌ کے طریقہ پر تعلیل کی گئی یعنی الف فاعل کے بعد جو یا تھی اس کو ہمزہ کے ساتھ بدل دیا گیا جَاءِئٌ ہوا پھر دو ہمزہ متحرکہ سے ایک مکسور ہونے کی بنا پر ثانی کو یا کے ساتھ بدل دیا گیا جَاءِیٌ ہوا پس یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یا ساکن ہو گئی پھر تنوین و یا کے درمیان اجتماع ساکنین سے یا حذف ہو گئی جَاءٍ ہوا۔ اسی جَاءَ کے صرف کبیر کے صیغے بھی بَاعَ کی گردان کے صیغوں کے مانند ہیں۔ علاوہ اس کے کہ جس جگہ ہمزہ ساکن ہوا وہاں ہمزۂ ساکنہ کے قاعدہ سے ابدال ہوا ہے جیسے جِئْنَ سے آخر تک کے نو صیغوں میں ہمزۂ ساکنہ سے پہلے مکسور ہونے کی بنا پر ہمزہ کو یا سے بدل کے جِیْنَ الخ پڑھنا جائز ہے۔ نیز قاعدہ کے مطابق ہمزہ میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں۔ **فائدہ**۔ شَاءَ جو اجوف یائی اور مہموز لام ہے باب سَمِعَ سے بھی ہو سکتا ہے اور باب فَتَحَ سے بھی کیونکہ کوئی صیغہ باب فَتَحَ سے ہونے کے لئے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حرف حلق ہونا شرط ہے اور شَاءَ کے لام کلمہ میں حرف حلق موجود ہے اور اسی ماضی کے عین کلمہ کا کسرہ ظاہر نہیں ہوا۔ لہٰذا باب فَتَحَ سے استعمال ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔ شِئْنَ کے پہلے ماضی کے پانچ صیغوں میں یا الف ہو گئی ہے اور الف کی اصل باب سَمِعَ سے ہونے کی صورت میں یائے مکسور اور باب فَتَحَ سے ہونے کی صورت میں یائے مفتوح ہے اس لئے مصنفؒ نے فرمایا کہ الف کی اصل یائے مفتوح اور یائے مکسور دونوں ہو سکتے ہیں۔ اور شِئْنَ سے آخر تک کے صیغوں میں فا کا کسرہ جیسا کہ عین کلمہ مکسور ہونے کے سبب سے ممکن ہے اسی طرح یائی ہو کے عین کلمہ مفتوح ہونے کے سبب بھی ممکن ہے یعنی ماضی کے عین کلمہ مکسور ہونے کی صورت میں جس طرح آخری نو صیغوں کے فا کلمہ مکسور ہوتا ہے جیسے خِفْنَ وغیرہ اسی طرح عین کلمہ مفتوح ہو کے یائی ہونے کی صورت میں بھی فا کلمہ مکسور ہوتا ہے جیسے بِعْنَ وغیرہ۔ پس شِئْنَ باب فَتَحَ سے ہونے کی تقدیر پر کہا جائے گا کہ عین کلمہ یائی ہونے کی وجہ سے فا کلمہ مکسور ہوا ہے بنا بریں صاحب صراح نے شَاءَ کو باب فَتَحَ سے اور بعض لغویوں نے باب سَمِعَ سے شمار کیا ہے۔ **فائدہ** امر حاضر کے صیغہ جِئْ اور نفی جحد بلم کے صیغہ لَمْ یَجِئْ وغیرہ مضارع مجزوم کے صیغوں میں ہمزہ کے ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یا ہو سکتی ہے۔ اور شَأْ اور لَمْ یَشَأْ وغیرہ مجزوم صیغوں میں ہمزہ الف ہو سکتا ہے کیونکہ ان صیغوں میں ہمزۂ ساکن کا ماقبل مفتوح ہے اور ہمزۂ ساکنہ کو الف یا یا سے بدلنے کے بعد وقف کے سبب یہ الف دیا حذف نہ ہو گی کیونکہ وقف کے سبب سے اصلی واو۔ یا۔ الف حذف ہوتی ہیں جو الف وغیرہ اصلی نہ ہو بدل ہو وہ حذف نہیں ہوتا۔

فائدہ۔ در مَجِیْئٌ و مَشِیْئَۃٌ ہمزہ را یا کردہ ادغام نتواں کرد چہ اصلی ست و آں قاعدہ برائے مدّہ زائدہ است و در مَجَایِیُ جمع ظرف و دیگر امثالش یا بقاعدہ[۱۸] بسبب اصلیت ہمزہ نشدہ **فصل سوم** در **مضاعف** مشتمل بر دو قسم **قسم اوّل** در قواعد صرف مضاعف **قاعدہ** (الف) چوں از دو حرف متجانس یا متقارب اوّل ساکن باشد در ثانی ادغام کنند خواہ در یک کلمہ باشد چوں مَدٌّ و شَدٌّ و عَبَدْتُّمْ خواہ در دو کلمہ چوں اِذْھَبْ بِنَا و عَصَوْا وَّ کَانُوْا مگر آنکہ اول مدّہ باشد چوں فِیْ یَوْمٍ کہ ادغام نکنند (ب) اگر ہر دو متحرک باشد در یک کلمہ و ماقبل اول متحرک اوّل را ساکن کردہ در دوم ادغام کنند چوں مَدَّ و فَرَّ مگر شرط این ست کہ اسم متحرک العین مثل شَرَرٌ و سُرُرٌ نباشد (ج) اگر ماقبل اوّل ساکن باشد غیر مدّہ حرکت اوّل بما قبل دادہ ادغام کنند چوں یَمُدُّ و یَفِرُّ و یَعَضُّ بشرط آنکہ ملحق نباشد لہٰذا در جَلْبَبَ ایں قاعدہ جاری نشود (د) اگر ماقبل اوّل مدّہ باشد بے نقل حرکت اوّل را ساکن کردہ در دوم ادغام کنند چوں حَاجَّ و مُوْدٌّ (ہ) اگر بعد ادغام بر حرف دوم وقف امر یا جزم جازم وارد شود آنجا حرف دوم را فتحہ و کسرہ و فک ہر سہ جائز ست چوں فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ و اگر ماقبل اول مضموم باشد ضمہ ہم جائز ست چوں لَمْ یَمُدُّ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ فائدہ۔ مَجِیْئٌ اور مَشِیْئَۃٌ مصدر میں ہمزہ کو یا کرکے یا کو یا میں ادغام نہیں کر سکتا کیونکہ ان الفاظ میں یا اصلی ہے مدہ زائدہ نہیں اور ہمزہ کو یا کے ساتھ بدلنے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ ہمزہ یائے مدہ زائدہ یا یائے تصغیر کے بعد ہو جیسے خَطِیْئَۃٌ کو خَطِیَّۃٌ اور اُفَیْئِسٌ کو اُفَیِّسٌ کر لیا گیا ہے۔ اور راسم ظرف کی جمع مَجَایِیُ اور راس کے مانند الفاظ میں اٹھارہ[۱۸] نمبر کے قاعدہ کے مطابق یا الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی لہٰذا اس کو ہمزہ کے ساتھ بدلنا چاہئے تھا مگر نہیں بدلا گیا کیونکہ وہ یا زائدہ نہیں بلکہ اصلی ہے اور الف زائدہ کے بعد واقع ہونے کی صورت میں اس یا کو ہمزہ کے ساتھ بدل دیا جاتا ہے جو یا زائدہ ہو۔ تنبیہ۔ مَجِیْئٌ مصدر بھی ہو سکتا ہے اور مَبِیْعٌ کے وزن پر صیغہ اسم مفعول بھی اور صیغہ اسم ظرف بھی۔ پس صیغہ اسم مفعول ہونے کی صورت پر اصل میں مَجْیُوْءٌ تھا۔ اور صیغہ اسم ظرف ہونے کی صورت پر اصل میں مَجْیِئٌ تھا مَضْرِبٌ کے وزن پر۔

تیسری فصل مضاعف کے بارے میں اور یہ فصل دو قسم پر مشتمل ہے پہلی قسم مضاعف کے قواعد اور گردان کے متعلق۔ پہلا قاعدہ۔ جب ہم جنس دو حرف یا قریب المخرج کے دو حرف سے اول ساکن ہو تو اول کو ثانی میں ادغام کرتے ہیں خواہ ایسے دو حرف ایک کلمہ میں ہوں جیسے مَدٌّ و شَدٌّ اصل میں مَدْدٌ و شَدْدٌ تھا ان دونوں مثالوں میں دو ہم جنس حرف ایک کلمہ میں جمع ہو کے اول ساکن ہوا لہٰذا اول کو ثانی میں ادغام کیا گیا۔ اور عَبَدْتُّمْ میں دال و تا قریب المخرج کے دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہو گئے اور دال ساکن ہے پس اسی دال کو تا کے ساتھ بدل کے تا کو تا میں ادغام کر دیا گیا ہے عَبَدْتُّمْ ہوا۔ خواہ ایسے دو حرف دو کلمے میں ہوں جیسے اِذْھَبْ بِنَا و عَصَوْا وَّ کَانُوْا میں ایک کلمہ کے آخر اور دوسرے کلمہ کے شروع میں ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو گئے ہیں مگر جس وقت حرف اول مدہ ہو تو ادغام نہیں ہوتا۔ جیسے فِیْ یَوْمٍ میں اول یا کو مدہ ہونے کی وجہ سے ثانی میں ادغام نہیں کیا گیا ہے۔ دوسرا قاعدہ۔ اگر ہم جنس یا قریب المخرج کے دو حرف سے دونوں متحرک ہوں اور حرف اول کے پہلے بھی متحرک ہو تو اول کو ساکن کرکے ثانی میں ادغام کرتے ہیں جیسے مَدَّ اصل میں مَدَدَ اور فَرَّ اصل میں فَرَرَ تھا حرف اول کو ساکن کرکے ثانی میں ادغام کیا گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ایسے دو حرف کا اجتماع اس اسم میں نہ ہو جس کا عین کلمہ متحرک ہے جیسے شَرَرٌ اور سُرُرٌ۔ میں اول را کو ساکن کرکے ثانی را میں ادغام نہیں کیا جاتا۔ ورنہ شَرَرٌ بمعنی آگ شَرٌّ بمعنی بدی کے ساتھ ملتبس ہو جائیگا۔ تیسرا قاعدہ۔ اگر مذکورہ قسم کے دو حرف متحرک سے پہلے ساکن ہو اور وہ ساکن مدہ نہ ہو تو حرف اول کی حرکت ماقبل میں نقل کرکے حرف اول کو ثانی میں ادغام کرتے ہیں جیسے یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ اور یَفِرُّ اصل میں یَفْرِرُ اور یَعَضُّ اصل میں یَعْضَضُ تھا حرف اول کی حرکت ماقبل میں نقل کرکے ادغام کیا گیا ہے مگر اس طرح پر ادغام کرنے کیلئے ملحق نہ ہونا شرط ہے پس جَلْبَبَ میں بائے اول کی حرکت ماقبل میں نقل کرکے ملحق ہونے کی وجہ سے ادغام نہیں کیا گیا ہے۔ چوتھا قاعدہ۔ مذکورہ قسم کے دو حرف سے پہلے اگر مدہ ہو تو بغیر نقل حرکت اول کو ساکن کرکے ثانی میں ادغام کرتے ہیں جیسے حَاجَّ اصل میں حَاجَجَ اور مُوْدٌّ اصل میں مُوْدِدٌ تھا۔ پانچواں قاعدہ۔ اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر وقف یا جازم کا جزم ہو تو وہاں حرف دوم کو زبر دینا اور زیر دینا اور ادغام نہ کرنا تینوں صورتیں جائز ہیں جیسے فِرَّ۔ فِرِّ۔ اِفْرِرْ۔ اور حرف اول کا م

مضاعف از نصر المدّ کشیدن مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فہو مَادٌّ ومُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فہو مَمْدُوْدٌ الامر منہ مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ والنہی عنہ لَا تَمُدَّ لَا تَمُدِّ لَا تَمُدُّ لَا تَمْدُدْ الظرف منہ مَمَدٌّ والآلۃ منہ مِمَدٌّ ومِمَدَّۃٌ ومِمْدَادٌ وتثنیتہما مَمَدَّانِ ومِمَدَّانِ والجمع منہما مَمَادٌّ ومَمَادِیْدُ افعل التفضیل منہ اَمَدُّ والمؤنث منہ مُدّٰی وتثنیتہما اَمَدَّانِ ومُدَّیَانِ والجمع منہما اَمَدُّوْنَ واَمَادٌّ ومُدَدٌ ومُدَّیَاتٌ در مَدَّ کہ اصلش مَدَدَ بود (بقاعدۂ ب) ادغام کردند وہمچنیں در مُدَّ ویَمُدُّ بقاعدۂ (ج) ادغام کردند وہکذا در یُمَدُّ۔ در مَادٌّ اسم فاعل ومَمَادٌّ جمع ظرف وآلہ واَمَادٌّ جمع اسم تفضیل بقاعدۂ (د) عمل کردند ودر امر ونہی بقاعدۂ (ہ) عمل شد **اثبات فعل ماضی معروف** مَدَّ مَدَّا مَدُّوْا مَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنَ مَدَدْتَ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُمْ مَدَدْتِ مَدَدْتُنَّ مَدَدْتُ مَدَدْنَا۔ در مَدَدْنَ ومابعد آں بسبب سکون دال دوم دال اول را ادغام نکردند مگر از مَدَدْتَ تا مَدَدْتُ دال دوم در تا (بقاعدۂ ا) ادغام یافتہ بسبب قرب مخرج دال با تا۔ **مجہول** مُدَّ مُدَّا مُدُّوْا مُدَّتْ مُدَّتَا مُدِدْنَ مُدِدْتَ مُدِدْتُمَا مُدِدْتُمْ مُدِدْتِ مُدِدْتُنَّ مُدِدْتُ مُدِدْنَا برقیاس **مضارع معروف** یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّوْنَ تا آخر وہکذا المجہول **نفی بلن** لَنْ یَّمُدَّ لَنْ یَّمُدَّا لَنْ یَّمُدُّوْا تا آخر ہیچ لَنْ در صحیح عمل میکند کردہ ادغام مضارع بحال خود ست وہمچنیں مجہول۔

ترجمہ مع تشریح ۔ باب نصر سے مضاعف کی مثال مَدٌّ ہے بمعنی کھینچنا مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا دوسرے قاعدہ کے مطابق حرف اول کو ساکن کرکے حرف دوم میں ادغام کیا گیا ہے اسی طرح مُدَّ میں بھی تعلیل ہوئی ہے۔ یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا تیسرے قاعدہ کے مطابق دال اول کی حرکت کو میم ساکن میں نقل کرکے دال اول کو دال ثانی میں ادغام کیا گیا ہے یَمُدُّ ہوا۔ مَادٌّ اسم فاعل اصل میں مَادِدٌ اور مَمَادٌّ اسم ظرف وآلہ کی جمع اصل میں مَمَادِدُ اور اَمَادٌّ اسم تفضیل مذکر کی جمع اصل میں اَمَادِدُ تھا چوتھے قاعدہ کے مطابق دال اول سے پہلے حرف مد ہونیکی بنا پر نقل حرکت نہیں کی گئی کیونکہ حرف مد کسی حرکت کو قبول نہیں کرتا۔ بنا بریں دال اول کو ساکن کرکے دال ثانی میں ادغام کیا گیا ہے اور امر ونہی کے صیغوں میں پانچویں قاعدہ کے مطابق عمل ہوا ہے یعنی ادغام کے بعد وقف کے سبب سے حرف دوم ساکن ہوجانیکے بعد دال ثانی کو حرکت دیکے اول کو ثانی میں ادغام کیا جاتا ہے کیونکہ حرف ساکن پر ادغام نہیں ہوتا۔ اور فتحہ اخف الحرکات ہونے کی بنا پر فتحہ دیکے بھی ادغام جائز ہے اور کسرہ فعل میں بمنزلۂ سکون ہونیکی وجہ سے کسرہ دیکے بھی ادغام جائز ہے اور دال اول کے ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے دال ثانی میں ضمہ دیکے بھی ادغام جائز ہے۔ اور ترک ادغام یعنی ادغام نہ کرنا بھی جائز ہے لہٰذا اُمْدُدْ کو مُدَّ مُدِّ مُدُّ پڑھنا اور لَا تَمْدُدْ کو لَا تَمُدَّ لَا تَمُدِّ لَا تَمُدُّ پڑھنا جائز ہے پس دال اول کے ضمہ کو میم پر نقل کرنیکے بعد دال ثانی کو حرکت دیکے ادغام کیا گیا ہے۔ اور مَدَدْنَ سے ماضی کے آخری نو صیغوں میں دال ثانی ساکن ہونے کی وجہ سے دال اول کو ادغام نہیں کیا گیا ہے مگر مَدَدْتَ سے آخر تک کے آٹھوں صیغے میں دال وتا قریب المخرج کے حروف ہونے کی بنا پر دال ثانی کو تا میں ادغام کردیا گیا ہے چنانچہ دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف سے اول کو ثانی میں ادغام کردیا قواعد مضاعف میں سے پہلا قاعدہ ہے۔ اور مضاعف کے صیغۂ مضارع پر لَنْ داخل ہو کے بھی وہی عمل کرتا ہے جو عمل صحیح کے صیغۂ مضارع پر لَنْ داخل ہوکے کرتا ہے۔

تنبیہ۔ طلبہ کو چاہئے کہ ہر بحث کے صیغوں کو یہاں بھی پورا گردان لیں مصنف نے بغرض اختصار صرف دو چار صیغوں کو دکھایا ہے۔

نفی جحد بلم معروف لم یمدَّ لم یمدِّ لم یمدُّ لم یمدُدْ لم یمدّا لم یمدّوا لم تمدَّ لم تمدِّ لم تمدُّ لم تمدُدْ لم تمدّا لم یمدُدْنَ لم تمدّا لم تمدّوا لم تمدّی لم تمدُدْنَ لم امدَّ لم امدِّ لم امدُّ لم امدُدْ لم نمدَّ لم نمدِّ لم نمدُّ لم نمدُدْ در لم یمدَّ واخواتش اعمال قاعدۂ دہ، شدہ وقس علیہ المجہول **لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف** لیمدَّنَّ لیمدّانِّ لیمدُّنَّ تا آخر طوریکہ در صحیح می باشد بودہ است ادغام مضارع بحال خود ماند وہمچنیں مجہول **نون خفیفہ معروف** لیمدَّنْ لیمدُّنْ وہکذا المجہول **امر حاضر معروف** مُدَّ مُدِّ مُدُّ امْدُدْ مُدّا مُدّوا مُدّی امْدُدْنَ در تثنیہ وجمع مذکر وواحد مؤنث حاضر فکّ ادغام جائز نیست زیراکہ موقع جزم ووقف دال دوم نیست لہٰذا اُکْفُفَا را در شعر قصیدۂ بردہ ع فما لعینیک ان قلت اکففا ہمتا غلط قرار دادہ اند۔ امر بالام معروف ومجہول بقیاس لم ست **امر حاضر معروف بانون ثقیلہ** مُدَّنَّ مُدّانِّ مُدُّنَّ مُدِّنَّ امْدُدْنانِّ در مُدَّنَّ ہم کہ وقف باقی نماند جز حالت واحدہ یعنی فتحۂ دال فکّ ادغام وضمہ وکسرہ جائز نیست **امر حاضر معروف بانون خفیفہ** مُدَّنْ مُدُّنْ مُدِّنْ۔ امر بالام ہمبریں قیاس **نہی معروف** لا یمدَّ لا یمدِّ لا یمدُّ لا یمدُدْ لا یمدّا لا یمدّوا تا آخر۔ نون ثقیلہ وخفیفہ بروضعی کہ در امر دانستی در نہی ہم بیار **اسم فاعل** مادٌّ مادّانِ مادّونَ مادّۃٌ مادّتانِ مادّاتٌ طریق ادغامش گفتہ شدہ **اسم مفعول** ممدودٌ تا آخر بوضع صحیح۔

ترجمہ مع تشریح۔ مضاعف کے قاعدوں میں سے پانچواں قاعدہ یہ تھا کہ بعد ادغام دوسرے حرف وقف کی وجہ سے یا جازم کی وجہ سے اگر ساکن ہو تو دوسرے حرف کو حرکت دیکے حرف اول کو ثانی میں ادغام کرنا ہے پس لم یمدَّ اصل میں لم یمدُدْ تھا دال ثانی کو فتحہ دیکے اگر ادغام کیا جائے تو لم یمدَّ ہوگا اور اگر کسرہ دیکے ادغام کیا جائے تو لم یمدِّ اور اگر ضمہ دیکے ادغام کیا جائے تو لم یمدُّ اور اگر ادغام نکیا جائے تو لم یمدُدْ ہوگا۔ اور قس قیاسٌ مصدر سے بیع کے وزن پر صیغۂ امر ہے بمعنی قیاس کر لو یعنی مجہول کے صیغوں کو معروف کے صیغوں پر قیاس کر لو۔ اور مضارع صحیح پر نون ثقیلہ لاحق ہوتے وقت جو جو تغیر ہوتا ہے مضاعف پر نون ثقیلہ وخفیفہ لاحق ہوتے وقت بھی وہی تغیر ہے اس کے علاوہ اور کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اور نون ثقیلہ وخفیفہ لاحق ہوتے وقت بھی وہی ادغام بحال ہے جو مضارع میں تھا۔ امر کے صیغۂ تثنیہ صیغہ جمع مذکر اور صیغۂ واحد مؤنث حاضر میں ادغام نکرنا جائز نہیں کیونکہ ان صیغوں میں دوسرا دال وقف اور جزم کا موقع ومحل نہیں ہے اسی لئے قصیدۂ بردہ کے شعر فما لعینیک ان قلت اکففا ہمتا میں اُکْفُفَا کو علماء نے غلط قرار دیا ہے۔ صحیح کُفَّا ہے۔ امر باللام معروف ومجہول کے صیغے بھی نفی جحد بلم کے صیغوں کے مانند ہیں۔ امر نون ثقیلہ کے صیغہ مُدَّنَّ میں بھی نون ثقیلہ لاحق ہونیکی وجہ سے وقف باقی نہیں رہا۔ لہٰذا دال میں فتحہ کے علاوہ اور کوئی صورت جائز نہیں نہ کسرہ جائز ہے نہ ضمہ نہ فکّ ادغام۔ اور امر باللام کے نون ثقیلہ وخفیفہ بھی امر بلالام نون ثقیلہ وخفیفہ کے مانند ہیں اسی طرح نہی کے نون ثقیلہ وخفیفہ بھی امر کے نون ثقیلہ وخفیفہ کے مانند ہیں۔

تنبیہ:۔ قصیدۂ بردہ کے مصنف شیخ محمد بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ اکابر دین میں سے تھے ان کو مرض برص کی شکایت تھی اس مرض سے صحتیاب ہونیکے خیال سے پورے اخلاص کے ساتھ انہوں نے قصیدۂ بردہ لکھا تھا اس قصیدہ کو ختم کرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ یہ قصیدہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پڑھ رہے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت محظوظ ہو رہے ہیں اور آپ نے مقام برص کو مس فرما کے اپنی خاص چادر کو انہیں عنایت فرمائی ہے بعد ازیں بوصیری نے خواب سے بیدار ہو کے دیکھا کہ برص کا کوئی اثر ان کے بدن میں نہیں ہے اور حضور اکرم کی دی ہوئی چادر ان کے ہاتھ میں موجود ہے اسی لئے اس قصیدہ کو قصیدۂ بردہ کہا جاتا ہے کیونکہ بردہ

مضاعف از ضَرَبَ اَلْفِرَارُ گریختن فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا فهو فَارٌّ الامر منه فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ والنهی عنه لَاتَفِرَّ لَاتَفِرِّ لَاتَفْرِرْ الظرف منه مَفَرٌّ تا آخر **مضاعف** از سَمِعَ اَلْمَسُّ دست رسانیدن مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا فهو مَاسٌّ ومُسَّ یُمَسُّ مَسًّا فهو مَمْسُوْسٌ الامر منه مَسَّ مَسِّ اِمْسَسْ والنهی عنه لَاتَمَسَّ لَاتَمَسِّ لَاتَمْسَسْ الظرف منه مَمَسٌّ تا آخر بقواعدیکہ دانستہ بقیاس مَدَّ وفَرَّ گردانیدہ صیغ ایں باب ہم باید خواند **مضاعف** از اِفْتِعَال اَلْاِضْطِرَارُ بجبر بجانبے کشیدن اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فهو مُضْطَرٌّ واُضْطُرَّ یُضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فهو مُضْطَرٌّ الامر منه اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ والنهی عنه لَاتَضْطَرَّ لَاتَضْطَرِّ لَاتَضْطَرِرْ الظرف منه مُضْطَرٌّ دریں باب فاعل ومفعول وظرف بیک صورت شدہ لیکن اصل فاعل بکسر عین ست و مفعول وظرف بفتح عین۔ از اِنْفِعَال اَلْاِنْسِدَادُ بند شدن اِنْسَدَّ یَنْسَدُّ تا آخر۔ از اِسْتِفْعَال اَلْاِسْتِقْرَارُ قرار گرفتن اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا فهو مُسْتَقِرٌّ واُسْتُقِرَّ یُسْتَقَرُّ اِسْتِقْرَارًا فهو مُسْتَقَرٌّ الامر منه اِسْتَقِرَّ اِسْتَقِرِّ اِسْتَقْرِرْ والنهی عنه لَاتَسْتَقِرَّ لَاتَسْتَقِرِّ لَاتَسْتَقْرِرْ الظرف منه مُسْتَقَرٌّ از اِفْعَال اَلْاِمْدَادُ مدد کردن اَمَدَّ یُمِدُّ اِمْدَادًا فهو مُمِدٌّ واُمِدَّ یُمَدُّ اِمْدَادًا فهو مُمَدٌّ الامر منه اَمِدَّ اَمِدِّ اَمْدِدْ والنهی عنه لَاتُمِدَّ لَاتُمِدِّ لَاتُمْدِدْ الظرف منه مُمَدٌّ۔

ترجمہ مع تشریح۔ باب ضَرَبَ سے مضاعف کی مثال فِرَارٌ مصدر ہے بمعنی بھاگنا اور فِرَّ فِرِّ فا کے کسرہ کے ساتھ اور اِفْرِرْ صیغہ امر ہے اور مضاعف کی مثال باب سَمِعَ سے مَسٌّ مصدر ہے بمعنی ہاتھ پہونچانا۔ ان دونوں بابوں کے صیغوں میں ان قواعد کے موافق تعلیل کرلینی چاہیے جن قواعد سے باب مَدَّ میں تم نے تعلیل کرلی ہے اور باب مَدَّ کے مانند ان دونوں بابوں کے صیغوں کو بھی گردان لینا چاہیے باب افتعال سے مضاعف کی مثال اِضْطِرَارٌ مصدر ہے بمعنی زبردستی سے کسی طرف کھینچنا۔ اس باب کے صیغہ اسم فاعل اور صیغہ اسم مفعول اور صیغہ اسم ظرف تینوں کے تینوں بعد تعلیل ایک صورت پر ہیں لیکن مُضْطَرٌّ صیغہ اسم فاعل ہونے کی تقدیر پر اصل میں مضطَرِرٌ تھا اور صیغہ اسم مفعول یا صیغہ ظرف ہونے کی تقدیر پر اصل میں مُضْطَرَرٌ تھا۔ باب اِسْتِفْعَال سے مضاعف کی مثال اِسْتِقْرَارٌ مصدر ہے بمعنی قرار پکڑنا اور اس باب کے صیغہ اسم فاعل اور صیغہ اسم مفعول میں فرق یہ ہے کہ صیغہ اسم فاعل میں حرف مشدد سے پہلے زیر اور صیغہ اسم مفعول میں حرف مشدد سے پہلے زبر ہوا کرتا ہے۔ باب اِفْعَال سے مضاعف کی مثال اِمْدَادٌ مصدر ہے بمعنی مدد کرنا اور اسی باب کے صیغہ اسم فاعل واسم مفعول کے درمیان بھی وہی فرق ہے جو باب استفعال کے دونوں صیغوں کے درمیان تھا۔ اور باب انفعال سے مضاعف کی مثال اِنْسِدَادٌ مصدر ہے بمعنی بند ہونا۔

تنبیہ:۔ باب ضَرَبَ۔ باب سَمِعَ۔ باب افتعال۔ باب اِسْتِفْعَال۔ باب اِنْفِعَال۔ اور باب افعال کے امر ونہی کے واحد کے صیغوں میں جو مضاعف سے مستعمل ہوں تین تین صورتیں جائز ہیں۔ یعنی فک ادغام اور آخری حرف میں زیر یا زبر دیکے ادغام آخری حرف میں پیش جائز نہیں کیونکہ ان بابوں کے صیغوں کا عین مضارع مضموم نہیں ہوتا۔ لہذا ماقبل کی موافقت کیلئے آخری حرف پر پیش دیکے ادغام جائز نہیں ہے۔

مضاعف تفعیل و تفعّل بہمہ وجوہ مثل صحیح ست چوں جَدَّدَ یُجَدِّدُ تَجْدِیْدًا و تَجَدَّدَ یَتَجَدَّدُ تَجَدُّدًا۔ مُفَاعَلَۃٌ اَلْمُحَاجَّۃُ باہم حجت پیش کردن یکے مردیگرے را حَاجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّۃً فہو مُحَاجٌّ وحُوْجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّۃً فہو مُحَاجٌّ الامر منہ حَاجَّ حَاجِّ حَاجِجْ والنہی عنہ لَاتُحَاجَّ لَاتُحَاجِّ لَاتُحَاجِجْ الظرف منہ مُحَاجٌّ در جمیع ایں باب بقاعدہ (د) ادغام شدہ تَفَاعُلٌ اَلتَّضَادُّ باہم ضد شدن تَضَادَّ یَتَضَادُّ تا آخر مثل مُفَاعَلَۃ ست قسم دوم مرکبات مضاعف با مہموز و معتل مہموز فا و مضاعف اَلْاِمَامَۃُ امام شدن اَمَّ یَؤُمُّ اِمَامَۃً فہو اٰمٌّ واُمَّ یُؤَمُّ اِمَامَۃً فہو مَاْمُوْمٌ الامر منہ اُمَّ اُمِّ اُمُمْ اُوْمُمْ والنہی عنہ لَا تَؤُمَّ لَا تَؤُمِّ لَا تَؤُمْ لَا تَؤُمُّ لَا تَاْمُمِ الظرف منہ مَاَمٌّ تا آخر۔ در ہمزہ بقواعد مہموز و در متجانسین بقواعد مضاعف عمل خواہند کرد مگر بوقت تعارض قاعدۂ مضاعف را ترجیح خواہند داد پس در یَؤُمُّ بقاعدۂ رَاْسٌ عمل نکنند بلکہ بقاعدہ یُمَدُّ۔ و در اُوْمُمْ بر قاعدہ اٰمَنَ قاعدہ یُمَدُّ را ترجیح وادند لیکن بعد ادغام بقاعدۂ ہمزتین متحرکتین ہمزۂ دوم را واو کردند مثال و مضاعف از سَمِعَ اَلْوُدُّ دوست داشتن وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا فہو وَادٌّ وُدَّ یُوَدُّ وُدًّا فہو مَوْدُوْدٌ الامر منہ وَدَّ وَدِّ اِیْدَدْ والنہی عنہ لَاتَوَدَّ لَاتَوَدِّ لَاتَوْدَدْ الظرف منہ مَوَدٌّ والاٰلۃ منہ مِوَدٌّ مِوَدَّۃٌ مِیْدَادٌ وتثنیتہما مَوَدَّانِ و مِوَدَّانِ والجمع منہما مَوَادُّ و مَوَادِیْدُ افعل التفضیل منہ اَوَدُّ والمؤنث منہ وُدّٰی وتثنیتہما اَوَدَّانِ و وُدَّیَانِ والجمع منہما اَوَدُّوْنَ و اَوَادُّ و وُدَدٌ و وُدَّیَاتٌ ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ مضاعف کے باب تفعیل و تفعّل کے صیغے تمام صورتوں میں عدم ادغام کے اعتبار سے صحیح کے مانند ہیں کیونکہ ان دونوں بابوں کے صیغوں کا عین کلمہ مشدد ہوتا ہے پس لام کلمہ میں اگر ادغام ہو تو زیادہ ثقل لازم آئیگا۔ اور تَجْدِیْدٌ مصدر بمعنے نو کرنا سے جَدَّدَ یُجَدِّدُ اور تَجَدُّدٌ مصدر بمعنی نو ہونا سے تَجَدَّدَ یَتَجَدَّدُ افعال مستعمل ہیں۔ اور باب مُفَاعَلَۃ سے مضاعف کی مثال مُحَاجَّۃٌ مصدر ہے بمعنی دلیل پیش کرنا ایک شخص دوسرے کے سامنے اور اس باب کے تمام صیغوں میں مکرر جیم سے پہلے مدّہ زائدہ واقع ہونے کی وجہ سے جیم اول کی حرکت کو ماقبل میں نقل نہیں کیا گیا بلکہ جیم اول کو ساکن کرکے جیم ثانی میں ادغام کیا گیا ہے اور مضاعف کے قاعدوں میں سے یہی چوتھا قاعدہ تھا۔ باب تَفَاعُل سے مضاعف کی مثال تَضَادٌّ مصدر ہے بمعنی باہم ضد ہونا اس باب کے صیغے بھی ادغام میں باب مفاعلہ کے صیغوں کے مانند ہیں کیونکہ دونوں بابوں کے صیغوں میں حرف مشدد سے پہلے الف مدّہ واقع ہے۔ مضاعف کی دوسری قسم وہ صیغے ہیں جو مضاعف و مہموز سے یا مضاعف و معتل سے مرکب ہیں مہموز فا اور مضاعف کی مثال اِمَامَۃٌ مصدر ہے بمعنی امام ہونا ہمزہ میں مہموز کے قواعد کے مطابق اور میم مکرر میں مضاعف کے قواعد کے مطابق عمل کیا کرینگے۔ مگر تعارض کے وقت قاعدۂ مضاعف کو ترجیح ہوگی۔ پس یَؤُمُّ میں جو یَاْمُمُ تھا رَاْسٌ کے قاعدہ کے مطابق عمل نہیں کرتے بلکہ یُمَدُّ کے قاعدہ کے مطابق عمل کیا کرتے ہیں۔ اور اُوْمُمْ میں جو اُءْمُمْ تھا اٰمَنَ کے قاعدہ پر یُمَدُّ کے قاعدہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن ادغام کے بعد دو ہمزہ متحرکہ کے قاعدہ سے دوسرے ہمزہ کو واو کر لیا ہے۔ اور یاد رکھو کہ اِمَامَۃٌ سے ماضی معروف۔ ماضی مجہول امر و نہی اور ظرف کے صیغوں میں صرف قاعدہ مضاعف کے مطابق عمل کیا گیا ہے کیونکہ ان صیغوں میں تخفیف ہمزہ کا قاعدہ نہیں پایا گیا۔ البتہ مضارع کے صیغوں میں تخفیف ہمزہ کے قاعدہ اور مضاعف کے قاعدہ میں تعارض ہوا لہذا قاعدۂ مضاعف کو ترجیح ہوئی ہے۔ اور صیغۂ اسم فاعل میں اٰمَنَ کے قاعدہ کے مطابق اور صیغۂ اسم مفعول میں رَاْسٌ کے قاعدہ کے مطابق اور اُدْمُمْ میں اُوْمِنَ کے قاعدہ کے مطابق اور لَاتَؤُمْ میں یُوْسُ کے قاعدہ کے مطابق عمل کیا گیا ہے اور اسم فاعل و مفعول اور مضارع کے صیغوں میں تخفیف و ادغام دونوں جمع ہوگئے ہیں اور یَؤُمُّ اصل میں یَاْمُمُ تھا رَاْسٌ کے قاعدہ کے مطابق عمل نہ کرکے یعنی میم اول کی حرکت ہمزہ میں نقل نہ کرکے بعد اسکان میم م

در متجانسین بقواعد مضاعف عمل ست و در واو بقواعد معتل گر حین تعارض چنانکہ در مِوَدٌّ آلہ کہ قاعدہ معتل مقتضی ابدال واو بیا بود و قاعدہ مضاعف مقتضی نقل حرکت دال اول بواو قاعدہ مضاعف را ترجیح دادہ اند مہموز و مضاعف از افتعال اَلْاِیْتِمَامُ اقتدا نمودن اِیْتَمَّ یَاْتَمُّ اِیْتِمَامًا فھو مُؤْتَمٌّ و اُوْتُمَّ یُؤْتَمُّ اِیْتِمَامًا فھو مُؤْتَمٌّ الامر منہ اِیْتَمَّ اِیْتَمِّ اِیْتَمِمْ والنھی عنہ لَا تَأْتَمَّ لَا تَأْتَمِّ لَا تَأْتَمِمْ الظرف منہ مُؤْتَمٌّ فائدہ۔ نون ساکن چوں قبل یکے از حروف یَرْمَلُوْنَ واقع شود در دو کلمہ دراں حرف ادغام یابد در ر و ل بے غنہ و در باقی با غنہ چوں مِنْ رَّبِّكَ مِنْ لَّدُنَّا مَنْ يَّرْغَبُ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ نہ در یک کلمہ چوں دُنْيَا و صِنْوَانٌ۔ فائدہ لام تعریف در د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن ادغام یابد چوں وَالشَّمْسِ و ایں حروف را حروف شمسیہ گویند و در دیگر حروف مدغم نشود چوں وَالْقَمَرِ ایں حروف را حروف قمریہ گویند وجہ تسمیہ ہمیں ست کہ ایں ہر دو لفظ در قرآن مجید واقع اند اول بادغام و ثانی بے ادغام پس حروفے کہ در آنہا ادغام می شود بالفظ شمس مناسبت دارند و دیگر بالفظ قمر۔

ترجمہ مع تشریح۔ ایک جنس کے دو حرف یعنی دال مکرر میں مضاعف کے قواعد کے مطابق عمل ہے اور فا کلمہ کے واو میں قواعد معتل کے مطابق عمل ہے مگر تعارض کے وقت جیسے مِوَدٌّ صیغہ اسم آلہ میں کہ معتل کا قاعدہ واو کو یاء سے بدلنے کا مقتضی تھا اور مضاعف کا قاعدہ مقتضی ہے کہ دال اول کی حرکت واو کو دیدی جائے پس قاعدہ مضاعف کو ترجیح دیدی ہے۔ مہموز فا اور مضاعف کی مثال باب افتعال سے اِیْتِمَامٌ مصدر ہے بمعنی اقتدا کرنا۔ جب نون ساکن حروف یَرْمَلُوْنَ سے پہلے واقع ہو یعنی یا۔ را۔ میم لام۔ واو۔ نون ان چھ حروف سے پہلے نون ساکنہ یا تنوین واقع ہو اور یہ نون ساکن و تنوین اول کلمہ کے آخر میں ہو اور ثانی کلمہ کے شروع میں ان چھ حروف میں سے کوئی حرف ہو تو نون ساکن بعد کے حرف میں ادغام ہو جاتا ہے اور لام و را میں یہ ادغام بے غنہ ہوتا ہے اور یا۔ میم۔ واو۔ نون میں یہ ادغام غنہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّكَ میں نون ساکن بعد کے را میں اور مِنْ لَّدُنَّا میں نون ساکن بعد کے لام میں ادغام بے غنہ ہوا ہے کیونکہ لام و را نون کے متقارب المخرج حرف ہے اور صفت جہر میں بھی سب مشترک ہیں۔ لہذا غنہ کو بالکل ترک کر کے نون ساکن کو لام و را میں ادغام کیا جاتا ہے اور مَنْ يَّرْغَبُ میں نون ساکن کے بعد یا واقع ہوئی اور رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ میں تنوین کے بعد را واقع ہوئی اور صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ میں تنوین کے بعد میم واقع ہوئی لہذا رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ میں بے غنہ اور بقیہ دونوں میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوا ہے اور نون ساکن کے بعد نون واقع ہونے کی مثالیں بہت اور مشہور ہونیکی وجہ سے مصنفؒ نے پیش نہیں فرمائی ہیں اور نون ساکن کے بعد اگر مذکورہ حروف ایک کلمہ میں واقع ہوں تو ادغام نہیں ہوتا جیسے دُنْيَا اور صِنْوَانٌ میں ادغام نہیں ہوا ہے۔ فائدہ۔ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن ان حروف کو حروف شمسیہ کہا کرتے ہیں کیونکہ ان حروف میں لام تعریف مدغم ہو جاتا ہے جس طرح کہ آفتاب طلوع ہونیکے ساتھ ساتھ تمام ستارے چھپ جاتے ہیں چنانچہ قرآن حکیم میں وَالشَّمْسِ واقع ہے اور اس لفظ کے اندر لام تعریف شین میں ادغام ہو گیا ہے مذکورہ حروف کے علاوہ دوسرے حروف کو حروف قمریہ کہا کرتے ہیں کیونکہ ان حروف میں لام تعریف مدغم نہیں ہوتا جسطرح کہ چاند طلوع ہونے کے بعد ستارے نہیں چھپتے چنانچہ قرآن حکیم میں وَالْقَمَرِ لفظ واقع ہے اور اس لفظ کے اندر لام تعریف قاف میں ادغام نہیں ہوا ہے پس جن حروف میں لام تعریف مدغم ہوتا ہے وہ لفظ شمس کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے ان کو شمسیہ کہا جاتا ہے اور جن حروف میں لام تعریف مدغم نہیں ہوتا وہ لفظ قمر کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے ان کو قمریہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ اصطلاح قاریوں کی ہے چنانچہ تم تجوید کی کتابوں میں پڑھ چکے ہو۔ صرفیوں اور نحویوں کی یہ اصطلاح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

تنبیہ:۔ مِوَدٌّ اسم آلہ اصل میں مِوْدَدٌ تھا واو ساکن ما قبل مکسور ہونا مقتضی تھا کہ واو کو یاء سے بدل دیا جائے اور قاعدہ مضاعف مقتضی ہے کہ دال اول کا زبر واو پر نقل کر کے دال اول کو دال ثانی میں ادغام کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ہے اور ایسا کرنا قاعدہ معتل پر قاعدہ مضاعف کو ترجیح دینا ہے۔

باب چہارم در افادات نافعہ جناب استاذی مولوی سید محمد صاحب بریلوی اَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ فِی الْجَنَّۃِ ذہنے ثاقب داشتند وہمتے بتعلم صرف ہم می گماشتند شذوذِ اکثر شواذِ صرفیہ را بتقریر قاعدہ بوجہ انیق دفع میفرمودند ومطالب دیگر ہم بہ بیان بدیع ارشاد می نمودند بعضے ازاں تقاریر افادۃً حوالۂ قلم می کنم۔ **افادہ۔** در معتل اِفْعَال واِسْتِفْعَال اعلال آمدہ چوں اَقَامَ اِقَامَۃً واِسْتَقَامَ اِسْتِقَامَۃً وتصحیح ہم آمدہ چوں اَرْوَحَ اِرْوَاحًا واِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَابًا وتصحیح بکثرت آمدہ صرفیاں بسبب قصور باع در تقریر قاعدہ ہمہ الفاظ کثیرہ را شاذ قرار دادہ اند جناب استاذی المرحوم المغفور رَفَعَ اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ تقریر قاعدہ بنہجے فرمودند کہ شذوذ بالکل دفع شدہ وہمہ کلمات صحیحہ برقاعدہ نشستہ وآں اینست کہ ہر واو ویائے متحرک کہ ماقبلش حرف صحیح ساکن باشد ودر مصدر ملاقی الف ساکن نباشد حین تحقیق شروط دیگر حرکت آں واو ویا بماقبل دہند واگر آں حرکت فتحہ باشد واو ویا الف شود واز اِفْعَال واِسْتِفْعَال چنانکہ مصدر بریں دو وزن آید بروزن اِفْعَلَۃٌ واِسْتِفْعَلَۃٌ ہم می آید اِقَامَۃٌ واِسْتِقَامَۃٌ وہمہ مصادر افعال مُعَلَّہ ایں ہر دو باب بر ہمیں وزن بودہ اند وایں وزن خاص در اجوف آمدہ چنانکہ وزن فُعَلٌ مصدر ثلاثی مجرد مختص بناقص ست ودر غیر ناقص نیامدہ وبنہجیکہ ناقص را اختصاص بوزن فُعَلٌ نیست مصدر ناقص بر دیگر اوزان ہم می آید فُعَلٌ را البتہ اختصاص بناقص ست کہ در غیر ناقص نمی آید۔

ترجمہ مع تشریح - چوتھا باب نافع افادات میں یعنی ان نفع کی باتوں میں جن کو (افادہ) عنوانوں کے ماتحت لکھا گیا ہے۔ میرے استاذ جناب مولوی سید محمد صاحب بریلوی (اللہ تعالیٰ جنت میں انکے درجات بلند فرمادیں) ایک روشن ذہن رکھتے تھے اور علم صرف میں اعلیٰ درجہ کا غور بھی کیا کرتے تھے۔ علم صرف کے اکثر شاذوں کے شاذ ہونیکو اچھے طریقے سے دفع فرماتے تھے اور دوسرے مطالب بھی نادر بیان کے ذریعہ ارشاد فرماتے تھے ان تقریروں سے بعض کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے لکھتا ہوں۔ (افادہ) باب اِفْعَال واِسْتِفْعَال معتل ہونیکی صورت میں تعلیل بھی آئی ہے اور تصحیح بھی آئی ہے جیسے اَقَامَ اِقَامَۃً اور اِسْتَقَامَ اِسْتِقَامَۃً میں تعلیل ہوئی ہے کہ اَقَامَ اصل میں اَقْوَمَ اور اِقَامَۃً اصل میں اِقْوَامًا اور اِسْتَقَامَ اصل میں اِسْتَقْوَمَ اور اِسْتِقَامَۃً اصل میں اِسْتِقْوَامًا تھا۔ اور اَرْوَحَ اِرْوَاحًا اور اِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَابًا میں تعلیل نہیں ہوئی ہے اور یہ دونوں باب معتل ہونیکی صورت میں تعلیل نہ ہونا بکثرت وارد ہوا اور صرفی لوگوں نے قاعدہ کی تقریر میں اپنی کمزوری کے سبب سے تعلیل نہ ہونیوالے تمام الفاظ کو شاذ قرار دے رکھا ہے۔ جناب استاذی مرحوم ومغفور نے (اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمادیں) قاعدہ کی تقریر اس طرز پر کی کہ شاذ ہونا بالکل دفع ہوگیا۔ اور تمام صحیح کلمات قاعدہ پر بیٹھ گئے۔ اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ جس واو متحرک یا یاء متحرک سے پہلے حرف صحیح ساکن ہو اور مصدر میں اسی حرف صحیح ساکن کے بعد الف نہ ہو دوسری شرائط متحقق ہونے کیوقت اسی واو اور یا کی حرکت کو ماقبل میں دیتے ہیں اور اگر وہ حرکت زبر ہو تو واو اور یاء الف ہو جاتی ہے۔ اور جسطرح کہ باب اِفْعَال کا مصدر اِفْعَالٌ کے وزن پر اور باب اِسْتِفْعَال کا مصدر اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے اسی طرح اِفْعَلَۃٌ اور اِسْتِفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے چنانچہ اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ اور ان دونوں بابکے دوسرے تمام تعلیل شدہ مصادر اسی وزن پر ہوئے ہیں۔ اور اِفْعَلَۃٌ۔ اِسْتِفْعَلَۃٌ یہ اوزان خاص اجوف میں آئے یعنی اجوف سے باب اِفْعَال کا مصدر اِفْعَلَۃٌ کے وزن پر اور باب اِسْتِفْعَال کا مصدر اِسْتِفْعَلَۃٌ کے وزن پر آیا کرتا ہے جسطرح کہ فُعَلٌ مصدر ثلاثی مجرد کا وزن ناقص کے ساتھ خاص ہے غیر ناقص میں نہیں آیا۔ اسی طریقہ سے کہ ناقص کو فُعَلٌ کے وزن کے ساتھ خصوصیت نہیں ہے کیونکہ ناقص کا مصدر دوسرے اوزان پر بھی آتا ہے البتہ فُعَلٌ کا وزن ناقص کے ساتھ خاص ہے کہ غیر ناقص میں یہ وزن نہیں آیا۔ **توضیح** یعنی اجوف سے باب افعال کا مصدر اِفْعَلَۃٌ اور باب اِسْتِفْعَال کا مصدر اِسْتِفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے مگر ان دونوں وزن پر آنا ضروری نہیں جسطرح کہ ناقص سے ثلاثی مجرد کا مصدر فُعَلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے مگر

ہمچنیں اجوف افعال و استفعال را اختصاص بایں دو وزن نیست مصدر اجوف ایں ہر دو باب بروزن اِفعالٌ و اِستِفعالٌ ہم می آید چنانچہ در جمیع صیغ مصححہ ایں ہر دو باب، البتہ اِفعَلَةٌ و اِستِفعَلَةٌ در غیر اجوف نمی آید پس در مصدر اَروَحَ و اِستَصوَبَ وامثالش کہ بروزن اِفعَالٌ و اِستِفعَالٌ آمدہ واو و یا ملاقی الف ساکن ست لہذا در جمیع باب اعلال نمودند و در مصدر اَقَامَ و اِستَقَامَ وامثالش کہ بروزن اِفعَلَةٌ و اِستِفعَلَةٌ ست واو و یا ملاقی ساکن نیست لہذا در جمیع باب اعلال نمودند پس ہیچ کلمہ برخلاف قاعدہ نیست **سوال** فعل را در اعلال اصل قرار دادہ اند و مصدر را فرع چنانکہ در قَامَ قِیَامًا و قَاوَمَ قِوَامًا نوشتہ اند و اینجا عکس آن لازم می آید کہ فعل در اعلال تابع مصدر شدہ **جواب**۔ ایں اصالت و فرعیت سخنی ست سرسری اصل در اعلال و ہمچو احکام اینست کہ وحدت حکم باب منظور می باشد تا صیغ غیر متناسب نشود پس اگر در یک صیغہ وجہے مقتضی قوی اعلال شود در ہمہ صیغ اعلال میکنند و اگر در یک صیغہ مقتضی قوی تصحیح یافتہ شود ہمہ صیغ را صحیح میدارند مراعات ایں معنی کہ مقتضی در اصل یافتہ شد یا در فرع ہرگز ملحوظ نیست مثلاً بودن واو میان یائے مفتوحہ و کسرہ ثقیل ست و مقتضی حذف واو لہذا در یَعِدُ واو را حذف کردند و در دیگر صیغ برعایت تناسب یا مثلاً اجتماع دو ہمزہ زائدہ در اول مضارع ثقیل ست و مقتضی حذف ہمزہ دوم لہذا در اُکرِمُ کہ در اصل اُأَکرِمُ بود ہمزہ دوم حذف شدہ۔

ترجمہ مع تشریح۔ جس طرح کہ ناقص سے ثلاثی مجرد کے مصدر کا وزن فُعُلٌ کے ساتھ مخصوص نہیں اسی طرح اجوف سے اِفعَال و اِستِفعَال کے مصدر کا وزن اِفعَلَةٌ اور اِستِفعَلَةٌ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اجوف سے باب اِفعَال اور اِستِفعَال کا مصدر اِفعَالٌ اور اِستِفعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے چنانچہ ان دونوں ابواب کے تمام صحیح صیغوں میں مصدر اِفعَالٌ اور اِستِفعَالٌ کے وزن پر آتا ہے البتہ باب اِفعَال کا مصدر اِفعَلَةٌ کے وزن پر اور باب اِستِفعَال کا مصدر اِستِفعَلَةٌ کے وزن پر غیر اجوف سے نہیں آتا پس اَروَحَ اور اِستَصوَبَ اور اسکے مانند صیغوں کے مصدر میں کہ اِفعَالٌ اور اِستِفعَالٌ کے وزن پر ہے واو اور یا الف ساکن کا ملاقی ہے اس لئے عربی نے تمام باب میں اعلال نہیں کیا اور اَقَامَ اور اِستَقَامَ اور اسکے مانند صیغوں کے مصدر میں کہ اِفعَلَةٌ اور اِستِفعَلَةٌ کے وزن پر ہے واو اور یا ساکن کا ملاقی نہیں اسلئے تمام باب میں اعلال کیا ہے پس کوئی کلمہ قاعدہ کے برخلاف نہیں۔
سوال صرفیوں نے تعلیل میں فعل کو اصل قرار دیا ہے اور مصدر کو فرع چنانچہ قَامَ قِیَامًا اور قَاوَمَ قِوَامًا میں لکھا ہے اور اس جگہ عکس لازم آیا کہ فعل تعلیل میں مصدر کی فرع ہو رہی ہے۔ **جواب**۔ باعتبار تعلیل فعل کو اصل اور مصدر کو فرع قرار دینا ایک سرسری بات ہے تعلیل میں اور اسی طرح احکام میں اصل یہ ہے کہ باب کا حکم ایک ہونا منظور ہوتا ہے تاکہ صیغے آپس میں غیر مناسب نہ ہوں پس اگر ایک صیغہ میں تعلیل کا تقاضا کرنیوالی کوئی وجہ قوی ہو تو تمام صیغوں میں اعلال کرتے ہیں اور اگر ایک صیغہ میں تصحیح کا تقاضا کرنیوالی کوئی وجہ قوی پائی جائے تو تمام صیغوں کو صحیح قرار دیتے ہیں اس معنی کی رعایت کہ مقتضی اصل میں پائی گئی یا فرع میں ہرگز ملحوظ نہیں۔ مثلاً یائے مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واو ہونا ثقیل ہے اور واو حذف ہو جانے کو چاہتا ہے اس لئے یَعِدُ سے واو کو حذف کر دیا ہے اور دوسرے صیغوں سے باہمی مناسبت کے خیال سے واو کو حذف کر دیا ہے (اسی طرح) دو زائد ہمزوں کا اجتماع فعل مضارع کے شروع میں ثقیل ہے اور ہمزہ دوم کے حذف کا مقتضی ہے اسلئے اُکرِمُ سے جو اصل میں اُأَکرِمُ تھا دوسرا ہمزہ حذف ہو گیا ہے۔
توضیح۔ اس افادہ کا مقصد دوسرے صرفیوں پر رد کرنا ہے کیونکہ صاحب پنج گنج وغیرہ نے کہا ہے کہ اَروَحَ اور اِستَصوَبَ میں برخلاف قیاس تعلیل نہیں ہوئی اسی طرح کہا ہے کہ قَامَ میں تعلیل ہونے کی وجہ سے قِیَامًا میں تعلیل ہوئی اور قَاوَمَ میں تعلیل نہ ہونے کی وجہ سے قِوَامًا میں بھی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔ حاصل رد یہ ہے کہ اَقَامَ اور اِستَقَامَ میں واو الف کے ساتھ بدلجانا بھی قاعدہ کے مطابق ہے اور اَروَحَ اور اِستَصوَبَ میں واو سالم رہنا بھی حسب قاعدہ ہے اسی طرح قَامَ قِیَامًا کے اندر تعلیل ہوئی اور قَاوَمَ قِوَامًا کے

و در یُکرِمُ و تُکرِمُ و نُکرِمُ این علت موجود نیست صرف برعایت تناسب حذف کردند بے لحاظ این معنی کہ یَعِدُ اصل ست و تَعِدُ وغیرہ فرع آں یا اُکرِمُ اصل ست و تُکرِمُ وغیرہ فرع آں والّا اگر غائب را اصل قرار دہند تابع کردن یُکرِمُ مر اُکرِمُ را بیجا می شود و اگر متکلم اصل باشد اتباع اَعِدُ نَعِدُ مر یَعِدُ را نازیبا می گردد۔ سوال۔ ازیں تقریر واضح شد کہ اصل قاعدہ در یَعِدُ یافتہ می شود و تَعِدُ و اَعِدُ و نَعِدُ تابع آں ہستند پس آنچہ کہ دریں رسالہ نوشتہ کہ تقریر قاعدہ در مطلق علامت مضارع می باید صرف در یا تقریر قاعدہ نمودن و دیگراں را تابع قرار دادن تطویل لاطائل ست غلط می شود۔ جواب۔ در تحریر قواعد دو مقام ست یکے تقریر قاعدہ دیگر بیان نکتہ و سبب حکم قاعدہ۔ در تقریر قاعدہ حکم کلی باید کہ شامل جمیع جزئیات باشد و در بیان نکتہ و سبب شرح نمودہ شود کہ علت حکم چنیں یافتہ شد در فلاں صیغہ و دیگراں را تابع کردہ اند در اصل تقریر تفریق نمودن موجبِ انتشار ذہن می شود و لہذا عادت محققین ہمچنیں ست کما تریٰ فی الفصول الاکبریۃ والاصول الاکبریۃ و سائر کتب اولی التحقیق و تحقیق اصالت و فرعیت فعل و مصدر بعد ازیں در ہمیں باب حسب افادات جناب استاذی خواہد آمد

ترجمہ مع تشریح۔ اور یُکرِمُ تُکرِمُ نُکرِمُ میں یہ علت موجود نہیں ہے صرف اُکرِمُ کا مناسب ہونیکے خیال سے ہمزہ کو حذف کر دیا ہے اس معنے کا لحاظ کئے بغیر کہ یَعِدُ اصل ہے اور تَعِدُ وغیرہ اس کی فرع ہے یا اُکرِمُ اصل ہے اور تُکرِمُ وغیرہ اس کی فرع ہے ورنہ اگر غائب کو اصل قرار دیں تو یُکرِمُ کو اُکرِمُ کا تابع قرار دینا بیجا ہوگا اور اگر متکلم اصل ہو تو اَعِدُ نَعِدُ کو یَعِدُ کا تابع قرار دینا نازیبا ہوگا۔ سوال۔ اس تقریر سے واضح ہوا کہ اصل قاعدہ یَعِدُ میں پایا جاتا ہے تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ اس کے تابع ہیں۔ پس اسی علم صیغہ میں جو کچھ لکھا ہوا ہے کہ قاعدہ کی تقریر مطلق علامت مضارع میں کرنی چاہیئے صرف علامت مضارع یا میں قاعدہ کی تقریر کرنا اور دوسرے صیغوں کو تابع قرار دینا بے فائدہ بات لمبی کرنا ہے یہ مضمون غلط ہو جاتا ہے۔ جواب۔ قواعد لکھنے میں دو مقام ہیں ایک قاعدہ کی تقریر دیگر نکتہ کا بیان اور حکم قاعدہ کے سبب کا ذکر قاعدہ کی تقریر میں حکم کلی چاہیئے تاکہ تمام جزئیات کو شامل ہو جائے اور نکتہ و سبب کے بیان میں شرح کی جاتی ہے کہ فلاں صیغے میں حکم کی علت ایسی پائی گئی ہے اور دوسرے صیغوں کو اسی صیغہ کے تابع کر دیا ہے۔ اصل قاعدہ کی تقریر میں تفریق کرنا ذہن منتشر ہو جانیکا باعث بنتا ہے اس لئے محققین کی عادت ایسی ہی ہے جیسے ہمنے کہا چنانچہ فصول اکبری اور اصول اکبری اور محققین کی بقیہ کتابوں میں تم دیکھتے ہو اور فعل و مصدر اصل و فرع ہونے کی تحقیق بعد ازیں اسی باب میں میرے استاذ مرحوم کے افادہ کے مطابق آئندہ آئیگی۔

توضیح۔ یعنی یَعِدُ سے حذف واو قانون کی وجہ سے ہے اور تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ سے حذف واو یَعِدُ کے قانون سے نہیں بلکہ یَعِدُ کی مناسبت کیلئے ہے کہ کسی باب کے ایک صیغہ میں قانون تعلیل متحقق ہونیکی صورت میں سب صیغوں میں تعلیل کی جاتی ہے ورنہ صیغوں کے مابین مخالفت لازم آئیگی۔ یہ بات نہیں کہ یَعِدُ صیغہ واحد مذکر غائب تعلیل میں اصل اور تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ اسکی فرع ہیں کیونکہ تعلیل میں اگر صیغہ واحد مذکر غائب اصل ہو تو ہر باب میں اصل ہوگی حالانکہ یہ بات بابِ اِفعال میں نہیں چلتی کیونکہ اُکرِمُ صیغہ واحد متکلم سے ایک ہمزہ حذف ہو جانیکی وجہ فعل مضارع کے شروع میں دو ہمزوں کا جمع ہو جانا ہے جسکو اہل عرب ثقیل سمجھتے ہیں اور یہ قانون دوسرے صیغوں میں موجود نہیں مگر ان میں سے بھی ہمزہ حذف ہو گیا ہے جیسے یُکرِمُ تُکرِمُ نُکرِمُ میں تم دیکھتے ہو پس اصل و فرع اگر کہا جائے تو اس باب میں صیغہ واحد متکلم کو اصل اور دوسرے صیغوں کو فرع کہنا پڑیگا۔ حالانکہ قبل ازیں تمنے صیغہ واحد مذکر غائب کو اصل کہا لہذا معلوم ہوا کہ اصل و فرع کی بات یہاں نہیں ہے بلکہ ایک صیغہ میں قانون تعلیل متحقق ہو جانیکے بعد دوسرے صیغوں میں مناسبت کیلئے تعلیل کی گئی ہے۔ اور یاد رہے کہ قانون عام ہونیکو چاہتا ہے اور بیان نکتہ خاص ہونیکو چاہتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسی علم الصیغہ کے شروع میں قانون یہ لکھا گیا ہے کہ جو واو علامت مضارع مفتوح اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتی ہے اور یہاں چونکہ یَعِدُ سے حذف واو کا نکتہ بیان کیا ہے لہذا کہدیا گیا کہ یائے مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واو واقع ہونیکو اہل عرب ثقیل سمجھتے ہیں لہذا واو حذف ہو گئی ہے فلا اشکال۔

افادہ۔ اَبٰی یَابٰی را کہ از فَتَحَ یَفْتَحُ بے آنکہ عین یا لامش حرف حلق باشد آمدہ شاذ گفتہ اند و کلمات دیگر مثل قَلٰی یَقْلٰی و عَضَّ یَعَضُّ و بَقٰی یَبْقٰی۔ علٰی بعض اللغات ہم از فَتَحَ بے شریطہ مذکورہ آمدہ برائے دفع شذوذ اینہا حضرت استاذ تقریر قاعدہ بریں نہج نمودند کہ ہر کلمہ صحیح کہ از باب فَتَحَ یَفْتَحُ آید باید کہ عین یا لامش حرف حلق باشد قید صحیح در قاعدہ افزودند پس شذوذ آں کلمات کہ بعضے ناقص بعضے مضاعف ہستند لازم نیامد۔ **اِفادہ۔** در کُلْ و خُذْ و مُرْ کہ در اصل اُؤْکُلْ و اُؤْخُذْ و اُؤْمُرْ بودہ حذف ہمزتین را شاذ گفتہ حضرت استاذی دفع شذوذ اینہا باین نہج فرمودند کہ دریں صیغہا قلب مکانی واقع شدہ کہ فا را بجائے عین بردند و عین را بجائے فا پس اُکْؤُلْ اُخْؤُذْ اُمْؤُرْ شد پس بقاعدہ یَسَلُ ہمزہ را حذف کردند ہمزہ وصل باستغنا بیفتاد۔ **سُوال۔** قاعدہ یَسَلُ جوازی ست و حذف در کُلْ و خُذْ وجوبی **جواب۔** ما تقریر قاعدہ بریں نمط میکنیم کہ ہر ہمزہ متحرکہ بعد ساکن غیر مدہ زائدہ و یاء تصغیر باشد حرکت آں ہمزہ با قبل رود و ہمزہ حذف شود وجوباً اگر وقوع ہمزہ بعد ساکن بسبب قلب باشد یا در فعلے از افعال قلوب باشد والا جوازاً پس حذف ہمزہ در افعال رویت ہم بقاعدہ است دریں ہر سہ صیغہ ہم بقاعدہ و متناع حذف ہمزہ در اسماء رویت ہم بقاعدہ است و در مُرْ قلب و عدم قلب ہر دو آمدہ بر تقدیر قلب ہمزہ وجوباً حذف می شود و لہٰذا اُمْؤُرْ نیامدہ و بر تقدیر عدم قلب حذف نمی شود۔

ترجمہ مع تشریح۔ اَبٰی یَابٰی کو صرفیوں نے شاذ قرار دیا ہے جو فَتَحَ یَفْتَحُ کے باب سے آیا ہے اسکے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حرف حلق ہونیکے بغیر بعض لغات پر شرط مذکور کے بغیر دوسرے کلمات بھی جیسے قَلٰی یَقْلٰی اور عَضَّ یَعَضُّ اور بَقٰی یَبْقٰی باب فَتَحَ سے آئے ہیں ان کلمات کے شاذ ہونے کو دفع کرنیکے لئے استاذ مرحوم نے قاعدہ کی تقریر اس طریقہ پر کی ہے کہ جو صحیح کلمہ باب فَتَحَ سے مستعمل ہو جائے کہ اس کا عین کلمہ یا لام کلمہ میں حرف حلق ہو قاعدہ میں صحیح کی قید بڑھا دی ہے پس ان کلمات کا شاذ ہونا کہ بعض ناقص اور بعض مضاعف ہیں لازم نہیں آیا پس اَبٰی یَابٰی قَلٰی یَقْلٰی بَقٰی یَبْقٰی کے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حرف حلق اس لئے نہیں ہوا کہ یہ صحیح نہیں بلکہ ناقص ہیں اور عَضَّ یَعَضُّ میں اس لئے حرف حلق نہیں ہوا کہ یہ مضاعف ہے اور حرف حلق صحیح میں ہونا شرط ہے۔ **اِفادہ۔** صرفیوں نے کُلْ خُذْ مُرْ امر کے صیغوں سے دونوں ہمزوں کے حذف کو شاذ قرار دیا ہے کہ اصل میں اُؤْکُلْ اُؤْخُذْ اُؤْمُرْ تھا استاذ مرحوم نے ان صیغوں کے شاذ ہونیکو اس طریقہ پر دفع فرمایا ہے کہ ان صیغوں میں قلب مکانی واقع ہوا ہے کہ فا کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو فا کلمہ کی جگہ میں لیلیا گیا ہے پس کُلْ اُکْؤُلْ اور خُذْ اُخْؤُذْ اور مُرْ اُمْؤُرْ ہو گیا پس یَسَلُ کے قاعدہ سے ہمزۂ ثانی حذف ہو گیا ہے اور ہمزۂ اول یعنی ہمزۂ وصل ضرورت نہ رہنے کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے۔ **سُوال۔** دفع شذوذ کیلئے آپکی یہ تقریر صحیح نہیں کیونکہ یَسَلُ کا قاعدہ جوازی ہے اور کُلْ خُذْ سے حذف ہمزہ وجوبی ہے۔ **جواب۔** ہم قاعدہ کی تقریر اس طریقہ پر کرتے ہیں کہ جو ہمزہ متحرک ہو اس ساکن کے بعد جو مدہ زائدہ اور یائے تصغیر نہیں ویسے ہمزہ کی حرکت ماقبل میں چلی جاتی ہے۔ اور وجوباً ہمزہ حذف ہو جاتا ہے اور ساکن کے بعد ہمزہ کا واقع ہونا قلب کے سبب سے ہو یا افعال قلوب کے کسی فعل میں ہو ورنہ ہمزہ جوازاً حذف ہو جاتا ہے پس رُویت کے افعال سے ہمزہ کا وجوباً حذف ہو جانا بھی قاعدہ کے سبب سے ہے۔ کیونکہ رُویت کے افعال افعال قلوب ہیں۔ اور افعال قلوب میں بعد ساکن اگر ہمزہ متحرکہ واقع ہو تو حرکت ہمزہ ماقبل میں نقل ہو کے ہمزہ وجوباً حذف ہو جاتا ہے اور کُلْ خُذْ مُرْ تینوں صیغوں سے ہمزہ کا حذف قاعدہ سے ہے اور رُویت کے اسموں سے حذف ہمزہ ممنوع ہونا بھی قاعدہ سے ہے۔ اور مُرْ میں قلب بھی آیا ہے اور عدم قلب بھی آیا ہے قلب کی تقدیر پر ہمزہ وجوباً حذف ہو جاتا ہے اس لئے اُمْؤُرْ نہیں آتا اور عدم قلب کی تقدیر پر ہمزہ حذف نہیں ہوتا

توضیح۔ قلب مکانی کے معنے تقدیم و تاخیر ہیں یعنی حرف مقدم کو مؤخر کر دینا اور حرف مؤخر کو مقدم کر دینا ہے چنانچہ اُؤْکُلْ میں کاف کو ہمزۂ ثانی کے موقع میں اور ہمزۂ ثانی کو کاف کے موقع میں لے جانیکے بعد اُکْؤُلْ ہو گیا ہے پس ہمزۂ ثانی کی حرکت کو کاف ساکن میں نقل کرنیکے بعد ہمزہ حذف ہو گیا ہے اُکُلْ ہوا پھر ضرورت نہ رہنے سے

کی بنا پر ہمزہ اولیٰ بھی حذف ہوگیا سے کُل ہوا۔

وقلب مکانی در لغت عرب بسیار واقع می شود گاہے بردن فا بجائے عین وعین بجائے فا مثل اُدُرٌ در اَدْءُرٌ جمع دَارٌ کہ دراصل اَدْوُرٌ بود واو بقاعدہ وُجُوْہٌ ہمزہ شد و بقلب مکانی بجائے فا رفتہ بقاعدہ اٰمَنَ الف شد پس اٰدُرٌ بروزن اَعْقُلٌ شد و گاہے بردن عین بجائے لام چوں قِسِیٌّ در قُوُوْسٌ جمع قَوْسٌ سین را بجائے واو بردند واو را بجائے سین قُسُوْوٌ شد پس بقاعدہ ۱۵ مثل دِلِیٌّ گشت. وگاہے بردن لام بجائے فا و فا بجائے عین وعین بجائے لام چوں اَشْیَاءُ کہ دراصل شَیْئَاءُ بود اسم جمع شَیْءٌ مثل نُعَمَاءُ اسم جمع نِعْمَۃٌ و اَشْیَاءُ بروزن اَفْعَالُ نمی تواند شد زیرا کہ اَشْیَاءُ غیر منصرف ست و برتقدیر بودنش بروزن اَفْعَالٌ سببے برائے منع صرف آں یافتہ نمی شود لہٰذا اصلش فَعْلَاءُ قرار دادند کہ ہمزۂ ممدودہ سبب منع صرف ست قائم مقام دو سبب وبعد قلب اَشْیَاءُ بروزن لَفْعَاءُ شدہ. نوشتہ اند کہ قلب بدیگرا خوان اشتقاقی آں کلمہ شناختہ می شود مثل اُدُرٌ کہ بلفظ دَارٌ واحد و دُوْرٌ جمع و دُوَیْرَۃٌ تصغیر معلوم می گردد کہ در اُدُرٌ عین بجائے فا رفتہ وہمچنیں در قِسِیٌّ از لفظ قَوْسٌ و تَقَوُّسٌ مُدْرَکٌ می گردد کہ اصل قِسِیٌّ قُوُوْسٌ بودہ وہمچنیں قلب شناختہ می شود بانکہ اگر قائل بقلب نشود منع صرف بے سبب لازم آید چنانکہ در اَشْیَاءُ.

ترجمہ مع تشریح ۔ اور قلب مکانی لغت عرب میں بہت واقع ہوتا ہے کبھی یہ قلب فا کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ میں اور عین کلمہ کو فا کلمہ کی جگہ میں لیجانے سے حاصل ہوتا ہے جیسے دارٌ کی جمع اُدُرٌ۔ اُدُرٌ ہو جاتی ہے کیونکہ اَدْوُرٌ اصل میں اَدْوُرٌ تھا وُجُوْہٌ کے قاعدہ سے واو ہمزہ ہوگیا ہے اور قلب مکانی کے ذریعہ سے ہمزۂ ثانی فا کلمہ یعنی دال کی جگہ میں جاکے اٰمَنَ کے قاعدہ سے الف ہوگیا ہے پس آدُرٌ اَعْقُلٌ کے وزن پر ہوگیا اور کبھی یہ قلب مکانی عین کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ میں لیجانے سے حاصل ہوتا ہے جیسے قَوْسٌ کی جمع قُوُوْسٌ قِسِیٌّ بنجاتی ہے کیونکہ سین کو واو کی جگہ میں اور واو کو سین کی جگہ میں لیجانیکے ذریعہ قُسُوْوٌ ہوا اور یہ ایسے فُعُوْلٌ کا وزن ہے جس کے آخر میں دو واو جمع ہوگئی ہیں اور پندرھواں قاعدہ یہ تھا کہ فُعُوْلٌ کے وزن کے آخر میں اگر دو واو جمع ہو جاویں تو دونوں واو یا ہوکے پہلی یا دوسری یا میں ادغام ہو جاتی ہیں اور ماقبل کا ضمہ کسرہ بنجاتا ہے جیسے دَلْوٌ کی جمع دُلُوْوٌ دِلِیٌّ ہوگئی ہے پس اسی قاعدہ سے قُسُوْوٌ قِسِیٌّ بنگیا ہے ۔ اور کبھی قلب مکانی لام کلمہ کو فا کلمہ میں اور فا کلمہ کو عین کلمہ میں اور عین کلمہ کو لام کلمہ میں لیجانیسے حاصل ہوتا ہے جیسے اَشْیَاءُ ہے جو اصل میں شَیْئَاءُ جو شَیْءٌ کی اسم جمع ہے جسطرح کہ نُعَمَاءُ نِعْمَۃٌ کی اسم جمع ہے پس شَیْئَاءُ کے ہمزۂ اول کو شین کی جگہ میں اور شین کو یا کی جگہ میں اور یا کو ہمزۂ اول کی جگہ میں لیجانیکے بعد اَشْیَاءُ بن گیا ہے ۔ اور یہ اَشْیَاءُ اَفْعَالٌ کے وزن پر نہیں ہوسکتا کیونکہ اَشْیَاءُ غیر منصرف ہے اور اَفْعَالٌ کے وزن پر ہونیکی صورت میں اس کے غیر منصرف ہونیکے لئے کوئی سبب نہیں پایا جائیگا۔ اس لئے اَشْیَاءُ کی اصل فَعْلَاءُ قرار دی ہے کہ تانیث بالالف الممدودہ جو دو سبب کا قائم مقام ہوتا ہے اَشْیَاءُ کے اندر سبب غیر منصرف ہے اور قلب کے بعد اَشْیَاءُ لَفْعَاءُ کے وزن پر ہوا ہے ۔ صرفیوں نے لکھا ہے کہ ہر کلمہ کا قلب اسکے دوسرے مشابہ کلمات سے پہچانا جاتا ہے جو من حیث الاشتقاق مشابہ ہو جیسے اُدُرٌ کا قلب اسکے واحد لفظ دَارٌ اور اسکی جمع دُوْرٌ اور اسکی تصغیر دُوَیْرَۃٌ سے معلوم ہو رہا ہے کہ دَارٌ۔ دُوْرٌ۔ دُوَیْرَۃٌ دال ہیں اُدُرٌ میں قلب ہونے پر ۔ اگر قلب نہوتا اَدْوُرٌ ہوتا اُدُرٌ نہوتا پس عین کلمہ فا کلمہ کی جگہ میں منتقل ہو جانیکے بعد اُدُرٌ ہوگیا ہے ۔ اسی طرح قِسِیٌّ میں قلب ہونے پر قَوْسٌ تَقَوُّسٌ دال ہیں۔ ان الفاظ سے معلوم ہوجاتا ہے کہ قِسِیٌّ اصل میں قُوُوْسٌ تھا۔ اسی طرح قلب پہچانا جاتا ہے اس سے کہ اگر قلب کا قائل نہ ہو تو غیر منصرف بلا سبب غیر منصرف بننا لازم آتا ہے جیسے اَشْیَاءُ میں اگر قلب کا ۔ متحقق نہیں ہوگا حالانکہ وہ غیر منصرف ہے اور غیر منصرف بلا سبب غیر منصرف نہیں ہوتا لہٰذا معلوم ہوا کہ اَشْیَاءُ فَعْلَاءُ کے وزن پر ہے اَفْعَالٌ کے وزن پر نہیں ۔

جناب استاذی میفرمودند کہ ہمچنیں قلب شناختہ میشود باینکہ اگر قلب را اعتبار نکنند شذوذ لازم آید چنانکہ در کُلْ خُذْ مُرْ۔ چنانکہ منع صرف بے سبب خلاف قیاس ست و داعی اعتبار قلب گردیدہ ہمچنیں تخفیف ہمزہ یا اعلال بے تحقق علت خلاف قیاس ست و داعی برائے اعتبار قلب می تواند شد۔ **اِفَادَہ**۔ در لَمْ یَکُنْ و اِنْ یَکُنْ گاہے نون را حذف کردہ لَمْ یَکُ و اِنْ یَکُ میگویند و ایں حذف را خلاف قیاس گفتہ اند جناب استاذی غفر اللہ لہٗ تقریر قاعدہ برائے آں فرمودند آں اینکہ ہر نون کہ در آخر فعل ناقص واقع شود حین دخول جوازم جائز است کہ حذف گردد، ہر چند کہ ایں قاعدہ منحصر در ہمیں یک فرد است لیکن کلیت را انحصار در فرد واحد مُضر نیست تخلف بعضے جزئیات در حکم مضر ست و بس و نظیر ایں تقریر بعضے محققین است قاعدہ را در لفظ یا اَللّٰہُ کہ باثبات ہمزہ با حرف ندا می آید یعنی اینکہ ہر الف و لام کہ در اسمے از اسمائے الٰہی بعد حذف ہمزہ بجایش قائم شدہ باشد بوقت دخول حرف ندا ہمزہ آں قطعی شدہ باقی ماند ایں کلیہ ہم منحصر در لفظ اَللّٰہ است و بس **اِفَادَہ** یائے مبدّل از ہمزہ چوں فائے افتعال باشد تا نمی شود چوں اِیْتَکَلَ و اِیْتَمَرَ لہٰذا اِتَّخَذَ کہ دراں یا تا شدہ شاذ گفتہ اند جناب استاذنا المرحوم برائے دفع شذوذ آں میفرمودند کہ تا در اِتَّخَذَ اصلی است مجرد آں تَخَذَ یَتْخَذُ بودہ است نہ اَخَذَ یَاْخُذُ و بودن تَخَذَ بمعنی اَخَذَ از بیضاوی واضح می شود پس اِتَّخَذَ مثل اِتَّبَعَ ست کہ ماخوذ از تَبِعَ و تائے آں اصلی است

ترجمہ مع تشریح۔ میرے استاذ مرحوم فرماتے تھے کہ اسی طرح قلب پہچانا جاتا ہے اس صورت سے کہ اگر قلب کا اعتبار نہ کریں تو شاذ ہونا لازم آئیگا جیسے کُلْ خُذْ مُرْ۔ میں جس طرح کہ بغیر سبب غیر منصرف ہونا خلاف قیاس ہے اور قلب کو اعتبار کرنیکا داعی ہے اسی طرح ہمزہ کی تخفیف یا تعلیل بھی علت پائی جانے کے بغیر خلاف قیاس ہے اور قلب کو اعتبار کرنیکا داعی ہو سکتا ہے۔ **افادہ**۔ لَمْ یَکُنْ اور اِنْ یَکُنْ میں کبھی نون کو حذف کر کے لَمْ یَکُ اور اِنْ یَکُ کہتے ہیں اور صرفیوں نے اس حذف کو خلاف قیاس کہا ہے، میرے استاذ مرحوم نے (اللہ ان کو معاف فرماویں) اس کے لئے قاعدہ کی تقریر فرمائی ہے وہ یہ کہ جو نون فعل ناقص کے آخر میں واقع ہو اسی فعل ناقص پر جزم دینے والے کلمات داخل ہونے کے وقت جائز ہے کہ وہ نون حذف ہو جائے، اگرچہ یہ قاعدہ منحصر ہے اسی ایک فرد میں لیکن ایک فرد میں منحصر ہونا قاعدہ کلیہ ہونے میں مضر نہیں البتہ بعض افراد میں قاعدہ کا حکم کلی نہ پایا جانا مضر ہے اور استاذ مرحوم کی اس تقریر کی نظیر لفظ اللہ کے متعلق قاعدہ کے بارے میں بعض محققین کی تقریر ہے کہ یَا اَللّٰہُ حرف ندا کی موجودگی میں ہمزہ کو ثابت رکھنے کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے اور وہ تقریر یہ ہے کہ خدا کے ناموں میں سے جس نام کے شروع سے ہمزہ حذف ہو کے الف لام اسی ہمزہ کا قائم مقام ہو گیا ہے اس پر حرف ندا داخل ہونیکے وقت الف لام کا ہمزہ قطعی ہو کے باقی رہتا ہے اور یہ قاعدہ کلیہ بھی صرف لفظ اَللّٰہ میں پایا جاتا ہے پس جس طرح کہ یہ قاعدہ ایک فرد میں منحصر ہونا اسی قاعدہ کے کلیہ ہونیکا مانع نہیں اسی طرح میرے استاذ مرحوم کے قاعدہ لَمْ یَکُ اور اِنْ یَکُ میں منحصر ہونا بھی اسی قاعدہ کے کلیہ ہونیکا مانع نہیں ہوگا۔ **اِفَادَہ**۔ جو یا ہمزہ سے بدل ہو کے آئے وہ باب افتعال کے فاکلمہ میں واقع ہونیکی تقدیر پر تا سے نہیں بدلتی جیسے اِیْتَکَلَ اور اِیْتَمَرَ کو اِتَّکَلَ اور اِتَّمَرَ نہیں بنایا جاتا اور اِیْتَخَذَ میں یا کو تا سے بدل کے اِتَّخَذَ بنا لینے کو صرفیوں نے شاذ کہا ہے میرے استاذ مرحوم اسکے شاذ ہونیکو دفع کرنیکے لئے فرماتے تھے کہ اِتَّخَذَ کی تا اصلی ہے اس کا ثلاثی مجرد تَخَذَ یَتْخَذُ مستعمل ہوتا ہے اِتَّخَذَ کا ثلاثی مجرد اَخَذَ یَاْخُذُ نہیں ہے اور تَخَذَ اَخَذَ کے معنی میں ہونا تفسیر بیضاوی سے واضح ہے پس اِتَّخَذَ اِتَّبَعَ کے مانند ہے جسکا ثلاثی مجرد تَبِعَ ہے اور اسی تبع کے اندر تا اصلی ہے زائدہ نہیں۔ **توضیح**۔ یعنی کُلْ۔ خُذْ۔ مُرْ ان امر کے صیغوں میں اگر قلب کا قائل نہ بنے تو ان صیغوں کے شروع سے ہم

اِفادہ ۔ فیما بین بصریین وکوفیین اختلاف است دریں کہ فعل است یا مصدر کوفیاں باوّل قائل اند وبصریاں بثانی واصل اختلاف درہمین ست کہ آیا فعل ماضی را مادّہ واصل قرار دادہ مشتق منہ باید گفت ومصدر رافرع ومشتق ازاں یا بالعکس پس بصریاں بامر معنوی استدلال میکنند کہ معنی مصدری مادہ واصل برائے معانی جمیع افعال واسمائے مشتقہ است پس لفظ مصدر ہم مادہ واصل برائے جمیع مشتقات باشد وکوفیاں باموز لفظیہ استدلال می کنند مثلاً اکثر مصدر تابع فعل در اعلال میباشد واعلال ازامور لفظیہ است پس مصدر رافرع فعل در لفظ ومشتق ازاں می باید گفت جناب استاذ المرحوم مذہب کوفیین را ترجیح می دادند وفی الواقع دلائل قویہ بر رجحان مذہب کوفیین قائم ست ۔ اول اینکہ گفتگو در اشتقاق است واشتقاق ازامور لفظیہ است اگرچہ علاقہ بمعنی ہم دارد پس در لفظ فعل ماضی ومصدر تامل باید کرد کہ آیا لفظ فعل ماضی لیاقت مادّہ بودن میدارد یا لفظ مصدر وعند التامل مدرک میگردد کہ لفظ فعل لیاقت مادّیت دارد نہ لفظ مصدر زیراکہ جملہ حروفیکہ در فعل ماضی یافتہ می شود بالضرور در مصدر یافتہ می شود ولا عکس وہم جز ہفت وزن مصادر ثلاثی یعنی قَتْلٌ ۔ فِسْقٌ ۔ شُکْرٌ ۔ طَلَبٌ ۔ خَنِقٌ ۔ صِغَرٌ ۔ ھُدًی ودر تَفَاعُلٌ وتَفَعُّلٌ وتَفَعْلُلٌ در ہمہ اوزان حروف مصدر از حروف فعل ماضی زائد ست وظاہر ست کہ لیاقت مادیت ہموں میدارد کہ در جملہ فروع یافتہ می شود نہ آنکہ یافتہ نشود

ترجمہ مع تشریح ۔ بصریین اور کوفیین کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہے کہ فعل اصل ہے یا مصدر اصل ہے کوفیین فعل اصل بتاتے ہیں اور بصریین مصدر اصل بتاتے ہیں اور اصل اختلاف اسمیں ہے کہ کیا فعل ماضی کو مادّہ اور اصل قرار دیکے مشتق منہ کہنا چاہئے اور مصدر کو اس کی فرع اور مشتق کہنا چاہئے یا اسکا برعکس یعنی مصدر کو اصل و مادّہ قرار دیکے مشتق منہ اور فعل ماضی کو اس کی فرع و مشتق کہنا چاہئے ۔ پس بصریین ایک معنوی چیز کے ساتھ استدلال کرتے ہیں کہ معنی مصدری تمام افعال اور اسمائے مشتقہ کے معنوں کیلئے اصل اور مادہ ہیں اسلئے لفظ مصدر بھی تمام مشتقات کیلئے اصل ہوگی اور کوفیین امور لفظیہ کے ساتھ استدلال کرتے ہیں مثلاً تعلیل میں اکثر مصدر فعل کا تابع ہوتا ہے اور تعلیل امور لفظیہ سے ہے پس لفظ میں مصدر کو فعل کی فرع اور فعل کا مشتق کہنا چاہئے ۔ ہمارے استاذ مرحوم کوفیین کے مذہب کی ترجیح دیتے تھے نفس الامر میں مضبوط دلیلیں کوفیین کا مذہب راجح ہونے پر قائم ہیں پہلی[1] دلیل یہ ہے کہ گفتگو اشتقاق میں ہے اور اشتقاق امور لفظیہ سے ہے اگرچہ معنی کے ساتھ بھی تعلق ہے پس مصدر اور فعل ماضی کے لفظ میں تامل کرنا چاہئے کہ کیا فعل ماضی کا لفظ مادّہ بننے کی قابلیت رکھتا ہے یا مصدر کا لفظ مادّہ بننے کی قابلیت رکھتا ہے اور تامل کے وقت معلوم ہوجائیگا کہ مادہ بننے کی قابلیت فعل کا لفظ رکھتا ہے نہ مصدر کا لفظ کیونکہ جو حروف ماضی میں پائے جاتے ہیں وہ تمام حروف مصدر میں بھی ضرور پائے جاتے ہیں اور عکس نہیں یعنی جو حروف مصدر میں ہوتے ہیں وہ تمام حروف فعل ماضی میں نہیں پائے جاتے نیز ثلاثی مجرد کے مصدروں کے سات اوزان یعنی فَعْلٌ ۔ فِعْلٌ ۔ فُعْلٌ ۔ فَعَلٌ (۵) فِعَلٌ (۶) فَعِلٌ (۷) فُعَلٌ ۔ اور تَفَاعُلٌ ۔ تَفَعُّلٌ ۔ تَفَعْلُلٌ ۔ ان مصدروں کے علاوہ دوسرے تمام مصدروں میں حروف فعل ماضی سے زیادہ ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ مادہ بننے کی قابلیت وہی رکھتا ہے جس کے تمام حروف اسکی تمام فروع میں پائے جاتے ہیں نہ وہ جسکے تمام حروف تمام فروع میں نہیں پائے جاتے اور فعل ماضی کے تمام حروف اس کی تمام فروع میں پائے جاتے ہیں ۔ مصدر کے تمام حروف اس کی تمام فروع میں نہیں پائے جاتے لہذا مادہ بننے کی قابلیت بھی فعل ماضی میں ہوگی مصدر میں نہیں

توضیح ۔ یعنی مادّہ اس لفظ کو کہا جاتا ہے جسکے حروف اس کی ہر فرع میں پائے جائیں اور ماضی کے حروف مصدر اور دوسرے تمام افعال اور مشتقات میں[1] پائے جاتے ہیں بخلاف مصدر کے اس لئے ماضی کو مادہ قرار دینا چاہئے

وہم مزید علیہ احق والیق ست باصالت و مادیت نہ مزید وبودن ہمہ حروف فعل ماضی در جملہ مصادر عیان ست در اِخشِیشَانٌ واِدهِیمامٌ کہ واو موجود در اِخشَوشَنَ والف موجود در اِدهَامَّ یافتہ نمی شود وجہش اینکہ واو والف در مصدر بسبب کسرۂ ماقبل حسب اقتضائے قاعدہ یا گردید پس بالاصل واو والف در مصدر موجود ست و اگر مصدر مادہ بودے ماضی اِخشَیشَنَ واِدهَیمَمَ آمدے وہمچنیں ہمہ افعال و اسمار مشتقہ زیرا کہ قاعدہ وجہے برائے ابدال یا بواو در اِخشَوشَنَ وبالف در اِدهَامَّ یافتہ نمی شود ودر مصدر تفعیل کہ حرف مکرر ماضی یافتہ نمی شود محققان گفتہ اند کہ اصل بابِ تفعیل آں حرف مکرر بودہ مثلاً تَحمِیدٌ دراصل تَحمِمدٌ بود میم دوم را بیا بدل کردند اکثر در مضاعف حرف دوم را برائے دفع ثقل بحرف علت بدل میکنند چنانچہ در دَسَّاہا کہ اصلش دَسَّسَہا بود سین آخر را بالف بدل کردند سوال۔ اینکہ گفتی بہ تَبصِرَۃٌ وتَسمِیَۃٌ وسَلَامٌ وکَلَامٌ مصادر تفعیل وقِتَالٌ وقِیتَالٌ مصدر مفاعلت منتقض می شود چہ دریں مصادر جملہ حروف ماضی موجود نیست۔ جواب۔ گفتگو در اصل مصادر ست کہ کلیۃً در باب باشد مصادر قلیلۃ الوجود اعتبار را نشاید و سَلَامٌ وکَلَامٌ را اسم مصدر گفتہ اند واصل وزن تَفعِلَۃٌ تَفعِیلٌ برآوردہ اند وگفتہ کہ تَسمِیَۃٌ مثلاً دراصل تَسمِیوٌ بود یا را حذف کردہ تا در آخر عوض دادند و واو بسبب رابعیت یا شدہ ودر قِیتَالٌ الف کہ در ماضی بود بسبب کسرۂ ماقبل یا شدہ وقِتَالٌ مخفف آنست پس در جملہ مصادر ہمہ حروف فعل ماضی ولو تقدیراً موجود ست

ترجمہ مع تشریح۔ نیز اصل و مادّہ ہونے کیلئے مزید علیہ زیادہ حقدار ہے نہ مزید اور فعل ماضی کے تمام حروف تمام مصادر میں ہونا ظاہر ہے اور اِخشَوشَنَ ماضی میں جو واو اور اِدہَامَّ ماضی میں جو الف موجود ہے وہ انکے مصدر اِخشِیشَانٌ اور اِدہِیمَامٌ میں نہیں پایا جاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اِخشِیشَانٌ مصدر میں واو سے پہلے زیر ہونے کی وجہ سے وہ واو یا ہوگئی ہے اور اِدہِیمَامٌ مصدر میں الف سے پہلے زیر ہونے کی وجہ سے وہ الف یا ہوگئی ہے پس اِخشَوشَنَ ماضی کی واو اس کے مصدر میں اور اِدہَامَّ ماضی کی الف اسکے مصدر میں موجود ہے اصل کے اعتبار سے اور اگر مصدر مادہ ہوتا تو ماضی اِخشَیشَنَ اور اِدہَیمَمَ آتی اسی طرح تمام افعال اور اسمائے مشتقہ ہیں اس لئے کہ اِخشَوشَنَ میں یا کو واو کے ساتھ اور اِدہَامَّ میں یا کو الف کے ساتھ بدلنے کی کوئی وجہ اور قاعدہ نہیں ہے اور باب تفعیل کے مصدر میں ماضی کا حرف مکرر نہیں پایا جاتا۔ محققین نے کہا ہے کہ باب تفعیل کے مصدر کی یا اصل میں وہ حرف مکرر تھا مثلاً تَحمِیدٌ اصل میں تَحمِمدٌ تھا میم دوم کو یا سے بدلنے کے بعد تَحمِیدٌ ہوگیا ہے دفع ثقل کیلئے مضاعف میں اکثر حرف دوم کو حرف علت سے بدل دیا کرتے ہیں جیسے دَسَّاہا میں کہ اسکی اصل دَسَّسَہا تھا آخری سین کو الف سے بدل دینے کے بعد دَسَّاہا ہوگیا ہے پس معلوم ہوا کہ باب تفعیل کے فعل ماضی کا حرف مکرر اور اِخشِیشَانٌ کے ماضی اِخشَوشَنَ کی واو اور اِدہِیمَامٌ کے ماضی اِدہَامَّ کی الف بھی ان کے مصدروں میں موجود ہے گو بوجہ تعلیل وہ دوسرا حرف بنگیا ہے۔ سوال۔ جو کچھ تم نے کہا ہے وہ تَبصِرَۃٌ تَسمِیَۃٌ سَلَامٌ کَلَامٌ باب تفعیل کے مصدروں سے اور قِتَالٌ قِیتَالٌ باب مفاعلہ کے مصدروں سے منتقض ہو رہا ہے کیونکہ ان مصدروں میں ماضی کے تمام حروف موجود نہیں ہیں۔ جواب۔ گفتگو ان اصلی مصدروں میں ہے جو کلی طور پر باب میں مستعمل ہوتے ہیں جن مصادر کا وجود کم ہو ان کا اعتبار نہیں ہے۔ اور سَلَامٌ کَلَامٌ کو اسم مصدر کہا گیا ہے اور تَفعِلَۃٌ کا اصل وزن بھی تفعیل نکالا ہے۔ اور کہا ہے کہ مثلاً تَسمِیَۃٌ اصل میں تَسمِیوٌ تھا یا کو حذف کرکے آخر میں عوضاً تا لائے ہیں اور واو چوتھے کلمہ میں واقع ہونے کی وجہ سے یا ہوگئی ہے تَسمِیَۃٌ ہوا اور ماضی میں جو الف تھی ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے وہ الف قِیتَالٌ مصدر میں یا ہوگئی ہے اور قِتَالٌ مخفف ہے قِیتَالٌ کا پس تمام مصادر میں ماضی کے تمام حروف م

م موجود ہیں اگرچہ تقدیراً ہی سہی ۱۲

دوم آنکہ فعل بے مصدر یافتہ می شود مثلاً لَیْسَ وعَسیٰ پس اگر مصدر اصل باشد وجود فرع بے وجود اصل لازم آید مصدر بے فعل نیامدہ وبعضے مصادر را کہ عقیمہ گفتہ اند مثل مَتْنٌ وتَقْسِیمٌ کہ ازیں ہر دو جز فاعل نیامدہ پس بودن اینہا اینچنیں مسلّم نیست چنانچہ از قاموس واضح می شود سوم اینکہ بصریاں بودن معنے مصدری را مادّہ برائے معانی افعال ومشتقات دلیل بر اشتقاق لفظ فعل از لفظ مصدر قرار دادہ اند ایں معنی بعد تامل در حقیقت اشتقاق لفظی محض باطل می گردد حقیقت اشتقاق لفظی اینست کہ در دو لفظ تناسب باشد لفظاً ومعنیً وہر جا از لفظے اعتبار بنار لفظ دیگر سہل باشد لفظ دوم را مبنی ومشتق از لفظ اول قرار دہند صورت صوغ اَوَانِی وحُلِی از ذہب وفضہ کہ مادّہ ذہب وفضہ علیحدہ اولاً موجود است ودراں تصرف کردہ اَوَانِی وحُلِی میسازند اینجا نیست کہ مشتق منہ علیحدہ اولاً موجود بود ودراں تصرف کردہ مشتق را ساختہ اند۔ تحقق مشتق منہ ومشتق باعتبار وضع واستعمال در زمان واحد است پس در دلیل اشتقاق فعل از مصدر کصوغ الاَوَانِی والحُلِی مِنَ الذَّہَبِ وَالْفِضَّۃِ ذکر نمودن قیاس مع الفارق است **فائدہ**۔ غیر محققین در بیان ایں اختلاف وتحریر دلائل طرفین عجیب خبط میکنند تقریر اختلاف در مطلق اصالت وفرعیت میکنند ودر بیان استدلال میگویند کہ بصریاں بایں جہت مصدر را اصل میگویند کہ فعل از مصدر مشتق است وکوفیاں بایں جہت فعل را اصل می گویند کہ مصدر تابع فعل است در اعلال بازمحاکمہ میکنند کہ مصدر من حیث الاشتقاق اصل است وفعل من حیث الاعلال اصل است واصل حقیقت آنست کہ تحریر نمودیم۔

ترجمہ مع تشریح۔ مذہب کوفیین راجح ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ بغیر مصدر فعل پایا جاتا ہے مثلاً لَیْسَ اور عَسیٰ اور یہ دونوں فعل ہیں مگر ان کا مصدر نہیں ہے۔ پس اگر مصدر اصل ہو تو اصل کے بغیر فرع موجود ہونا لازم آئیگا۔ اور کوئی مصدر ایسا نہیں جس سے فعل نہ آیا ہو اور صرفیوں نے جن مصادر کو عقیمہ کہا ہے جیسے مَتْنٌ اور تَقْسِیمٌ ہیں کہ ان مصدروں سے صیغۂ اسم فاعل کے علاوہ دوسرا کوئی صیغہ نہیں آیا۔ پس یہ دونوں مصدر ایسا ہونا مسلم نہیں جیسے قاموس سے واضح ہوتا ہے کہ قاموس میں ان دونوں مصدروں کے دوسرے صیغے بھی دکھائے گئے ہیں مذہب کوفیین راجح ہونیکی تیسری دلیل یہ ہے کہ بصریین نے افعال ومشتقات کے معنوں کیلئے معنی مصدری کا مادّہ ہونیکو دلیل قرار دیا ہے لفظ فعل مشتق ہونے پر لفظ مصدر سے۔ اشتقاق لفظی کی حقیقت میں تامل کرنے کے بعد (یہ معنی) یعنی یہ دلیل بالکل باطل ہو جاتی ہے۔ اشتقاق لفظی کی حقیقت یہ ہے کہ دو لفظوں میں لفظاً بھی مناسبت ہو اور معنیً بھی اور جس جگہ ایک لفظ کے مبنی ہونیکو اعتبار کرنا دوسرے لفظ سے آسان ہو لفظ اول کو دوسرے لفظ سے مشتق اور مبنی قرار دیتے ہیں۔ مصدر اصل ہونیکو ثابت کرنیکے لئے یہ مثال بصریوں نے پیش کی ہے "مانند بنانے ظروف وزیورات کی صورتوں کو سونا اور چاندی سے"، کہ الگ سونا اور چاندی کا مادّہ پہلے سے موجود ہوتا ہے اور اسی مادہ میں تصرف کرکے ظروف وزیورات بنانے ہیں اس جگہ یہ بات نہیں کہ الگ مشتق منہ پہلے سے موجود ہو اور اس میں تصرف کرکے مشتق کو بنالیں مشتق اور مشتق منہ کا پایا جانا ایک زمانہ میں استعمال اور وضع کو اعتبار کرنیکے سبب سے ہے (یعنی جن دو لفظوں کے متعلق یہ اعتبار کیا جائے کہ دونوں کا استعمال اور وضع ایک ہی زمانہ میں ہے اور دونوں کے مابین معنوی اور لفظی مناسبت بھی ہو تو دونوں میں سے ایک کو مشتق منہ اور دوسرے کو مشتق کہا جا سکتا ہے پس فعل مصدر سے مشتق ہونے کی دلیل میں ظروف اور زیورات کو سونے اور چاندی سے بنانیکی نظیر کو ذکر کرنا قیاس مع الفارق ہے یعنی ایسا قیاس جسکے مقیس ومقیس علیہ کے درمیان علت جامعہ نہ پائی جائے چنانچہ ظروف وزیورات بنانیکے لئے پہلے سے اس کا مادّہ موجود رہنا ضروری ہے اور مشتق کیلئے پہلے سے مشتق منہ موجود ہونا ضروری نہیں بلکہ مشتق ومشتق منہ دونوں کا ایک ہی زمانہ میں موجود ہونا کافی ہے لہذا ظروف وزیورات بننے پر قیاس کرنا غلط ہے، **فائدہ**: بصریین وکوفیین کے مذکورہ اختلاف در طرفین کی دلیل بیان کرنے میں غیر محققین عجیب خبط کرتے ہیں مطلق اصل وفرع؛

بالجملہ نزد بصریاں شش اسم مشتق اند اسم فاعل[۱] و اسم مفعول[۲] و اسم ظرف[۳] و اسم آلہ[۴] و صفت مشبہ[۵] و اسم تفضیل[۶] و نزد کوفیاں ہفت شش مذکور و یک مصدر و اصل اختلاف در اشتقاق ست کہ فعل از مصدر مشتق ست یا مصدر از فعل و دلائل قویہ مقتضی ترجیح ثانی ست کہ مذہب کوفیان ست ۔ اِفادہ ۔ واو در جمع مذکر غائب و حاضر و یا در مؤنث حاضر کہ با نون ثقیلہ حذف می شود بصریاں میگویند کہ بسبب اجتماع ساکنین و کوفیاں می گویند کہ بسبب اجتماع ثقیلین ولہذا الف ساقط نمی شود کہ ثقیل نیست و بصریاں در بیان وجہ عدم حذف الف در تثنیہ گویند کہ اگر حذف می کردند واحد و تثنیہ باہم ملتبس می شدند جناب استاذنا المرحوم دریں امر ہم ترجیح مذہب کوفیان میفرمودند و بر بصریاں از جانب کوفیہ وارد می نمودند کہ اگر ایں اجتماع ساکنین مقتضی حذف ست بایستے کہ ہمچنانکہ نون خفیفہ در مواقع الف نمی آید نون ثقیلہ ہم نمی آید تحریر کلام دریں مقام آنست کہ اجتماع ساکنین کہ دراں ساکن اول مدہ باشد و ساکن دوم حرف مشدد اگر در یک کلمہ باشد جائز است و مدہ را حذف نکنند چو ضَالِّيْنَ وَاَتُحَاجُّوْنِّيْ و ایں را اجتماع ساکنین علی حدہ میگویند و اگر در دو کلمہ باشد اول را کہ مدہ است حذف کنند چو يَخْشَى اللّٰهَ وَادْعُوا اللّٰهَ وَادْعِي اللّٰهَ و نون ثقیلہ با فعل مضارع در حقیقت کلمہ علیحدہ است مگر بسبب شدت امتزاج ہر دو بمنزلہ کلمہ واحد شدہ اند ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بصریوں کے نزدیک اسم مشتق چھ ہیں اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم ظرف اور اسم آلہ اور صفت مشبہ اور اسم تفضیل اور کوفیوں کے نزدیک اسم مشتق سات ہیں مذکورہ چھ اور ایک مصدر اور اصل اختلاف اشتقاق میں ہے کہ فعل مصدر سے مشتق ہے یا مصدر فعل سے اور قوی دلائل ثانی کی ترجیح کے مقتضی ہیں جو کوفیوں کا مذہب ہے ۔

افادہ ۔ جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر کی واو اور واحد مؤنث حاضر کی یا نون ثقیلہ لاحق ہونیکے وقت حذف ہو جاتی ہے اور بصریین اسکی وجہ اجتماع ساکنین کہتے ہیں اور کوفیین اس کی وجہ اجتماع ثقیلین کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ نون ثقیلہ لاحق ہونیکے وقت الف ساقط نہیں ہوتی کیونکہ الف ثقیل نہیں ہے اور بصریین نون ثقیلہ لاحق ہونے کے وقت تثنیہ سے الف ساقط نہونے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اگر الف حذف ہو جائے تو صیغۂ واحد صیغۂ تثنیہ کے ساتھ مل جائیگا ۔ ہمارے استاذ مرحوم اس مسئلہ میں بھی کوفیوں کے مذہب کو ترجیح دیتے تھے اور بصریوں پر کوفیوں کی طرف سے یہ اعتراض کرتے تھے کہ جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں اگر اجتماع ساکنین واو اور یا کے حذف ہونیکا مقتضی ہے تو چاہئے تھا کہ جسطرح کہ الف والے صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا اسی طرح نون ثقیلہ بھی نہیں آتا کیونکہ نون ثقیلہ آنیکی صورت میں بھی اجتماع ساکنین لازم آتا ہے ۔ اس مقام میں بات کی تقریر یہ ہے کہ وہ اجتماع ساکنین جن میں سے اول مدہ ہو اور دوسرا حرف مشدد ہو وہ اگر ایک کلمہ میں ہو تو جائز ہے اور ساکن اول مدہ کو حذف نہیں کرتے اور اسی کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہا جاتا ہے جیسے ضَالِّيْنَ اور اَتُحَاجُّوْنِّيْ میں ساکن اول کو حذف نہیں کیا گیا ہے بوجہ مدہ ہونیکے اور ایسے اجتماع ساکنین اگر دو کلمے میں واقع ہوں تو ساکن اول مدہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے يَخْشَى اللّٰهَ میں ساکن اول الف کو اور اُدْعُوا اللّٰهَ میں ساکن اول واو کو اور اُدْعِي اللّٰهَ میں ساکن اول یا کو حذف کر دیا گیا ہے چنانچہ پڑھتے وقت وہ الف اور واو اور یا نہیں پڑھی جاتی ۔ اس کی وجہ دونوں ساکنوں کا ایک کلمہ میں نہونا ہے اور فعل مضارع کے ساتھ جو نون ثقیلہ لاحق ہوتا ہے وہ مستقل کلمہ ہے لیکن فعل مضارع کے ساتھ اسی نون کا اختلاط شدید ہونیکی وجہ سے نون ثقیلہ اور فعل مضارع دونوں کلمے ایک کلمہ کے مانند ہوگئے ہیں ۔

پس میگوئیم کہ اگر وحدت کلمہ را اعتبار کنند باید کہ واو و یا را ہم حذف نمایند لَیَفْعَلُوْنَّ وَلَتَفْعَلِیْنَّ گویند و اگر تثنیت را اعتبار کنند الف را ہم حذف کنند و حدیث التباس سخنے ست کہ طفلاں را بآں فریب تواں داد ورنہ از التباس تا کجا خواہند گریخت ہزار جا التباس بسبب اعلال گردیدہ مثلاً تُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر بسبب اعلال با جمع مؤنث حاضر ملتبس شدہ و در جمیع ابواب ناقص مکسور العین و مفتوح العین چہ مجرد و چہ مزید ایں التباس موجود ست پس ایں التباس چرا مانع اعلال نشد و ہمچنانکہ تثنیہ با واحد مغائرت دارد و دال بر تعدد ہمچنیں جمع ہم جواز التباس در یکے و عدم جواز در دیگرے تحکم محض ست وبعد التنزّل میگوئیم کہ برائے تحاشی از التباس اجتماع ساکنین جائز میگردد یا نہ بر شق اول بایستے کہ نون خفیفہ ہم بالف بیاید و بر شق ثانی بایستے کہ ہمچنانکہ نون خفیفہ با الف نمی آید نون ثقیلہ ہم نمی آید و اینکہ اگر نون ثقیلہ ہم نمی آید سبیل تاکیدی برائے تثنیہ باقی نمی ماند کلامے ست نہایت سخیف سبیل تاکید منحصر در نون نیست بطریق دیگر تاکید میتواں کرد نہ بینی کہ اَفْعَلُ التفضیل از لون و عیب و مزید و رباعی نمی آید در آنجا ادائے معنی تفضیل بطریق دیگری می کنند بالجملہ مذہب کوفیاں کہ حذف واو و یا با نون ثقیلہ بسبب اجتماع ثقیلین ست بے غبار ست و مذہب بصریاں بہیچ وجہ راست نمی نشیند ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ پس ہم کہتے ہیں کہ جمع مذکر غائب وغیرہ کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہونے وقت اگر کلمہ ایک ہونیکو اعتبار کریں تو چاہیے کہ واو اور یا کو حذف نہ کریں بلکہ یَفْعَلُوْنَّ تَفْعَلِیْنَّ کہیں ۔ اور اگر کلمہ دو ہونے کو اعتبار کریں تو چاہیے کہ تثنیہ کے چار صیغے اور جمع مؤنث غائب و حاضر کے آخر سے الف کو بھی حذف کردیں اور یہ کہنا کہ الف کو حذف کردینے کے بعد صیغۂ تثنیہ صیغۂ واحد سے مل جائیگا ایسی بات ہے جس سے بچوں کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے ورنہ مل جانے سے وہ کہاں تک بھاگیں گے ہزاروں جگہ میں تعلیل کے سبب ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کے ساتھ ملجانا واقع ہوا ہے مثلاً تُدْعَیْنَ جو صیغۂ واحد مؤنث حاضر ہے اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا یاء اول کو الف سے بدل دینے کے بعد الف و یا میں اجتماع ساکنین سے الف حذف ہوگئی تَدْعَیْنَ ہوا پس تعلیل کے بعد یہی صیغۂ واحد مؤنث حاضر ملگیا ہے تُدْعَیْنَ صیغۂ جمع مؤنث حاضر کے ساتھ اور جن بابوں کے لام کلمہ میں حرف علت ہو خواہ ان بابوں کے مضارع کا عین کلمہ مکسور ہو یا مفتوح خواہ وہ مجرد کے ابواب ہوں یا مزید کے سب میں مذکورہ التباس موجود ہے ۔ پس یہ التباس کیوں مانع تعلیل نہیں ہوا ۔ اور جسطرح کہ تثنیہ واحد کے ساتھ مغائرت رکھتا ہے اور تعدد پر دلالت کرتا ہے اسی طرح جمع بھی واحد کے ساتھ مغائرت رکھتا ہے اور تعدد پر دلالت کرتا ہے پس جمع میں التباس کو جائز رکھنا اور تثنیہ میں التباس کو جائز نہ رکھنا محض حکم بلا دلیل ہے ۔ اور اپنے دعویٰ سے نیچے اتر کر ہم کہتے ہیں کہ التباس سے بچنے کے لئے اجتماع ساکنین جائز ہوگا یا نہ ہوگا شق اول پر چاہیے کہ جن صیغوں کے آخر میں الف ہوتی ہے ان صیغوں میں بھی نون خفیفہ آئے اور شق ثانی پر چاہیے کہ جس طریقہ پر الف والے صیغوں کے ساتھ نون خفیفہ نہیں آتا نون ثقیلہ بھی نہ آئے اور یہ کہنا کہ الف والے صیغوں کے ساتھ اگر نون ثقیلہ بھی نہ آئے تو تثنیہ کیلئے تاکید کا کوئی طریقہ باقی نہیں رہتا نہایت کمزور بات ہے طریق تاکید نون میں منحصر نہیں دوسرے طریقہ سے تاکید کرسکتے ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ صیغۂ تفضیل ان مصدروں سے جنمیں رنگ یا عیب کے معنی ہوں اور ثلاثی مزید اور رباعی مجرد و مزید سے نہیں آتا مگر ان الفاظ سے معنی تفضیل دوسرے طریقہ سے ادا کرتے ہیں (یعنی مذکورہ قسم کے جس مصدر سے معنی تفضیل ادا کرنا ہو اَدْنیٰ لفظ

خاتمہ در صیغِ مشکلہ ۔ مناسب معلوم شد کہ در خاتمۂ کتاب صیغ مشکلۂ قرآن مجید درج کردہ شود چہ مقصود بالذات از تعلّم صرف ونحو ادراک معانی قرآن مجید ست و بیان آں صیغ موجب تذکر و تعلّم اکثر قواعد صرف خواہد شد و قاعدہ چنیں است کہ در مقام سوال صیغہ را برسم خط نمی نویسند بلکہ بوضع تلفّظ تا اشکال پیدا کند و در ینجا صیغہ کہ قابل استفسار ست بعد حرف ص می نویسیم و بیان آں بعد حرف ب ۔

صلے فَتَّقُوْنِ ۔ ب ۔ صیغہ جمع مذکر امر حاضر معروف است فَاتَّقُوْنِ ہمزۂ وصل اِتَّقُوْا بسبب در آمدن فا بیفتاد و نون کہ در آخر ست نون اعرابی نیست بلکہ نون وقایہ است کہ میان فعل و یائے متکلم برائے نگاہ داشتن آخر فعل از کسرہ می آید اصل فَاتَّقُوْنِیْ بودہ یائے متکلم را حذف کردہ بر کسرۂ نونِ وقایہ اکتفا کردند کہ اکثر چنیں میکنند بعد ازاں کسرہ بسبب وقف ساقط شد فَاتَّقُوْنْ گشت و ایں صیغہ ناقص ست از باب افتعال حسب معمول از تَتَّقُوْنَ آں را ساختہ اند ۔ و تَتَّقُوْنَ در اصل تَتَّقِيُوْنَ بود ضمۂ یا بعد ازالۂ حرکت ماقبل بماقبل دادہ یا را واو کردہ باجتماع ساکنین بینداختند تَتَّقُوْنَ شد صلے فَرْهَبُوْنِ ب ۔ مثل فَاتَّقُوْنِ است جز اینکہ صحیح است از فَتَحَ يَفْتَحُ ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ مناسب معلوم ہوا کہ اسی علم الصیغہ کے خاتمہ میں قرآن مجید کے مشکل صیغوں کو داخل کیا جائے کیونکہ علم صرف اور علم نحو سیکھنے کا مقصود بالذات قرآن مجید کے معنوں کو جاننا ہے اور ان صیغوں کا بیان سبب ہوگا صرف کے اکثر قواعد معلوم ہونے اور یاد ہونیکا ۔ اور قاعدہ ایسا ہے کہ سوال کے موقع میں صیغہ کو رسم خط کے ساتھ نہیں لکھتے بلکہ تلفظ کے طریقہ پر لکھتے ہیں تاکہ یہ صیغہ اشکال پیدا کرے اور اس خاتمہ میں جو صیغہ پوچھنے کے قابل ہے اس کو ہم حرف ص کے بعد لکھتے ہیں اور اس صیغہ کے بیان کو حرف ب کے بعد لکھتے ہیں ۔ پہلا صیغہ فَتَّقُوْنِ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ فَتَّقُوْنِ امر حاضر معروف کے صیغہ جمع مذکر ہے اِتَّقُوْا صیغہ امر پر فا داخل ہونیکے سبب سے ہمزۂ وصل گر گیا ہے اور فَاتَّقُوْنِ کے آخر میں جو نون ہے وہ نون اعرابی نہیں بلکہ نون وقایہ ہے جو فعل اور یائے متکلم کے درمیان اس لئے آتا ہے کہ فعل کے آخری حرف میں کسرہ ہونیسے بچاوے اصل میں فَاتَّقُوْنِیْ تھا یائے متکلم کو حذف کرکے نون وقایہ کے کسرہ پر اکتفا کی کیونکہ صرفی لوگ اکثر ایسا کرتے ہیں اس کے بعد وقف کے سبب سے کسرہ ساقط ہوگیا فَاتَّقُوْنْ ہوا ۔ اور یہ باب افتعال سے ناقص کا صیغہ ہے مضارع کے صیغہ جمع مذکر حاضر تَتَّقُوْنَ سے اس کو بناتے ہیں اور تَتَّقُوْنَ اصل میں تَتَّقِيُوْنَ تھا قاف سے کسرہ ہٹاکے یا کا پیش قاف کو دیکے یا کو واو کے ساتھ بدل دیا گیا ہے اور دو واو میں اجتماع ساکنین ہونیکی وجہ سے پہلی واو حذف ہوگئی ہے تَتَّقُوْنَ ہوا ۔ دوسرا صیغہ فَرْهَبُوْنِ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ فَرْهَبُوْنِ بھی فَتَّقُوْنِ کے مانند امر حاضر معروف کے صیغہ جمع مذکر ہے فرق یہ ہے کہ فَرْهَبُوْنِ باب فَتَحَ سے صیغہ صحیح ہے ۔

توضیح ۔ فَارْهَبُوْنِ اصل میں فَارْهَبُوْنِیْ تھا یائے متکلم حذف ہو جانیکے بعد کسرہ پر اکتفا کیا گیا ہے اور اِرْهَبُوْا صیغہ امر پر فا داخل ہونیکے ذریعہ سے ہمزۂ وصل ساقط ہوگیا ہے اور رَهِبَ يَرْهَبُ باب فَتَحَ سے مستعمل ہے ۔ اور نون وقایہ نون حفاظت کو کہا جاتا ہے یعنی وہ نون جو فعل کے آخری حرف میں کسرہ ہونیسے فعل کو محفوظ کر دے کیونکہ فعل کے آخری حرف میں کسرہ نہیں ہوسکتا آخری حرف میں کسرہ ہونا اسم کے ساتھ خاص ہے پس جَاءَ فعل کے آخر میں اگر یائے متکلم بڑھانیکی ضرورت ہو اور نون وقایہ بڑھائے بغیر اگر یائے متکلم بڑھائی جائے تو جَاءِیْ ہو جائیگا اور اس صورت میں فعل کے آخری حرف ہمزہ پر کسرہ ہوگیا ہے ۔ اور نون وقایہ بڑھانیکے بعد اگر یائے متکلم بڑھائی جائے تو جَاءَنِیْ ہوگا اس صورت میں فعل کے آخری حرف ہمزہ میں کسرہ ہونیسے نون وقایہ نے بچا دیا ہے ۔

فائدہ۔ اکثر بسبب لحوق نون وقایہ بعد افعال موقوفہ یا منجزمہ کہ بعد حذف یائے متکلم بر نون وقف می آید صیغہ اشکال پیدا میکند طالب علم متحیر میشود کہ باوصف جزم ووقف نون اعرابی چگونہ آمدہ وہمچنیں افتادن ہمزہ در درج کلام موجب اشکال صیغہ می شود بالخصوص کہ حرف کلمۂ دیگر راکہ اتصال آں سبب سقوط ہمزہ شدہ باصیغہ ضم کردہ بپرسند چوں تُرْجِعِیْ از یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ وہکذا سْعُبُدُوْا از یَا اَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا ولَرْجِعُوْا از قِیْلَ ارْجِعُوْا وبِرْجِعُوْنِ از رَبِّ ارْجِعُوْنِ ومَا ولَا کہ بر ماضی ابواب ہمزۂ وصل در می آید الف ایں ہر دو ہم می افتد پس مُجْتَنَبَ مُنْفَطَرَ لَنْفَجَرَ مُسْتَوْرِدَ وامثال آں میشود وباعث اشکال میگردد بالخصوص در باب انفعال کہ لَا صورت لَنْ بر ماضی ومَا صورت مَنْ پیدا میکند مُحْلُوْلِیْنَ علاوہ جمع مذکر مفعول کہ پرسیدہ شود ہمیں قاعدہ بر می آید کہ مَا احْلَوْلِیْنَ صیغہ جمع مؤنث غائب نفی ماضی مجہول ست ناقص از باب اِفْعِیْعَالٌ واکثر مَفْضَوْضِیْنَ می پرسند وآں ہمیں صیغہ است از اِفْعِیْعَالٌ بہمیں قاعدہ۔ ص۳۔ فَدَّارَأْتُمْ۔ ب فَادَّارَأْتُمْ صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات ماضی معروف مہموز لام از اِفَّاعُلٌ ادَّارَأْتُمْ بودہ بسبب آمدن فا ہمزۂ وصل افتادہ۔

ترجمہ مع تشریح۔ اکثر وہ افعال جن کے آخر میں وقف یا جزم ہوا ان کے بعد نون وقایہ لاحق ہونیکے سبب سے صیغہ اشکال پیدا کرتا ہے جب یائے متکلم کو حذف کر کے نون وقایہ پر وقف ہو طالب علم حیران ہوتا ہے کہ وقف یا جزم ہونیکے باوجود نون اعرابی کس طرح آیا۔ اسی طرح وسط کلام میں ہمزہ واقع ہونا بھی صیغہ میں اشکال کا سبب ہوتا ہے خاص کر کے دوسرے کلمہ کے اس حرف کو کہ اس کے اتصال سے ہمزہ حذف ہوگیا ہے صیغہ کے ساتھ ملا کے پوچھتے ہیں جیسے قول باری تعالےٰ یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ سے تَرْجِعِیْ۔ اسی طرح یَا اَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا سے سْعُبُدُوْا اور قِیْلَ ارْجِعُوْا سے لَرْجِعُوْا اور رَبِّ ارْجِعُوْنِ سے بِرْجِعُوْنِ کونسا صیغہ دریافت کرتے ہیں۔ (حالانکہ ارْجِعِیْ امر معروف کے واحد مؤنث حاضر کا صیغہ اور اُعْبُدُوْا امر معروف کے جمع مذکر حاضر کا صیغہ اور ارْجِعُوْا بھی امر معروف کے جمع مذکر حاضر کا صیغہ اور ارْجِعُوْنِ بھی وہی صیغہ مگر آخر میں نون وقایہ لاحق ہوا ہے۔ اگر حرف ماقبل تا اور سین اور لام کو ملا کے سوال نہ کرتا تو اشکال پیدا نہوتا) اور ہمزۂ وصل والے ابواب کے صیغۂ ماضی پر مَا اور لَا داخل ہونے کی صورت میں مَا اور لَا کی الف بھی گر جاتی ہے پس اِجْتَنَبَ اور اِنْفَطَرَ کے شروع میں مَا داخل ہونے کے بعد مُجْتَنَبَ اور مُنْفَطَرَ پڑھا جاتا ہے اور اِنْفَجَرَ کے شروع میں لَا داخل ہونے کے بعد لَنْفَجَرَ اور اِسْتَوْرَدَ کے شروع میں مَا داخل ہونے کے بعد مُسْتَوْرِدَ بن جاتا ہے۔ الغرض مرقومہ صیغوں کے مانند ہو کے اشکال کا باعث بنتا ہے خاص کر کے باب انفعال میں صیغۂ ماضی پر لَا داخل ہونے کے بعد وہ لَنْ کی صورت اور مَا داخل ہونے کے بعد وہ مَنْ کی صورت ہو جاتی ہے مثلاً لَنْفَطَرَ اور مُنْفَطَرَ بن جاتا ہے۔ مَحْلُوْلِیْنَ باب اِفْعِیْعَالٌ کے ناقص سے ماضی منفی مجہول کا صیغۂ جمع مؤنث غائب ہے اِحْلِیْلَاءٌ مصدر سے۔ اصل میں اُحْلُوْلِیْنَ تھا اس پر مَا داخل ہونیکے بعد مَحْلُوْلِیْنَ ہوگیا ہے اور یہ اسم مفعول کا صیغۂ جمع مذکر بھی ہو سکتا ہے اصل میں مُحْلَوْلَیِیْنَ تھا یائے اول کی حرکت کو ماقبل میں نقل کر کے ایک یا کو حذف کر دیا گیا ہے مگر اس صورت میں میم کا زیر سمجھ میں نہیں آتا۔ اور اکثر مَفْرُوْدِیْنَ کونسا صیغہ پوچھتے ہیں وہ بھی باب اِفْعِیْعَالٌ سے ماضی منفی مجہول کا صیغۂ جمع مؤنث غائب ہے اصل میں اُفْرُوْدِیْنَ تھا مَا داخل ہونیکے بعد مَفْرُوْدِیْنَ ہوگیا ہے۔ تیسرا صیغہ فَدَّارَأْتُمْ ہے اس کا بیان یہ ہے کہ باب اِفَّاعُلٌ کے مہموز لام سے ماضی مثبت معروف کا صیغۂ جمع مذکر حاضر ہے اصل میں اِدَّارَأْتُمْ تھا اس پر فا داخل ہونیسے ہمزۂ وصل ساقط ہو کے فَدَّارَأْتُمْ بن گیا ہے۔

صٓ لَنْفَضُّوْا ب ۔ صیغہ جمع مذکر غائب اثبات ماضی معروف ست مضاعف از اِنْفِعَالٌ چوں لام تاکید براں درآمد ہمزۂ وصل بیفتاد و لَانْفَضُّوْا شد ۔ صٓ ۔ اَسْتَغْفَرْتَ ۔ ب ۔ بسبب آمدن ہمزۂ استفہام ہمزہ وصل افتادہ وہمزۂ مفتوحہ در موضع ہمزۂ وصل موجب اشکال صیغہ گردیدہ اصل صیغہ اِسْتَغْفَرْتَ است کہ اشکال ندارد صٓ ۔ تَظَاهَرُوْنَ ۔ ب ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات فعل مضارع معروف ست از تفاعُلٌ ۔ تَتَظَاهَرُوْنَ بود یک تا بقاعدۂ معلومہ حذف شدہ ۔ صٓ ۔ لِتُكْمِلُوْا ۔ ب ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات فعل مضارع معروف است صحیح از اِفْعَالٌ نون اعرابی بسبب اَنْ کہ بعد لام جارّہ مقدر ست ساقط شدہ در ہمچو صیغ وجہ اشکال اینست کہ لام را لام امر پنداشتہ طالب علم متحیر می شود کہ در حاضر معروف لام امر چگونہ آمد ۔ صٓ ۔ وَلْتَاتِ ۔ ب ۔ صیغہ واحد مؤنث امر غائب معروف مہموز فا وناقص یائی از ضَرَبَ لام امر بسبب درآمدن واو ساکن شدہ وقاعدہ چنین ست کہ لام امر بعد واو وجوبا ساکن می شود وبعد فا جوازًا وسببش اینکہ عرب ہر جا وزن فَعِلٌ باشد بالاصالت یا بالعرض وسط را ساکن میکنند در کَتِفٌ کَتْفٌ میگویند و مابعد لام متحرک می باشد پس بدخول واو یا فا صورت فَعِلٌ بالعرض پیدا می کند پس لام را ساکن میکنند و وجہ وجوب در واو کثرت استعمال ست وَلْتَاتِ را از تَاتِيْ مضارع گرفتہ اند یائے آخر بسبب لام امر افتادہ ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ چوتھا صیغہ لَنْفَضُّوْا ہے اس کا بیان یہ ہے کہ مضاعف کے باب انفعال سے ماضی مثبت معروف کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے اصل میں اِنْفَضُّوْا تھا اس پر لام تاکید داخل ہونے کے بعد ہمزۂ وصل گر گیا ہے اور لَنْفَضُّوْا کا رسم خط لَانْفَضُّوْا ہے ۔ پانچواں صیغہ اَسْتَغْفَرْتَ ہے اس کا بیان یہ ہے کہ اِسْتَغْفَرْتَ پر ہمزۂ استفہام داخل ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل گر گیا ہے اور ہمزۂ وصل کے موقع میں ہمزۂ مفتوحہ ہونے کی وجہ سے صیغہ کے اشکال کا سبب ہوا ورنہ اصل صیغہ اِسْتَغْفَرْتَ میں کوئی اشکال نہیں ۔ چھٹا صیغہ تَظَاهَرُوْنَ ہے اس کا بیان یہ ہے کہ باب تَفَاعُلٌ سے مضارع مثبت معروف کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اصل میں تَتَظَاهَرُوْنَ تھا ۔ باب تَفَاعُلٌ وتَفَعُّلٌ کے مضارع سے تا حذف ہونیکے قاعدے سے یہاں ایک تا حذف ہوگئی ہے سانواں صیغہ لِتُكْمِلُوْا ہے اس کا بیان یہ ہے کہ صحیح کے باب افعال سے مضارع مثبت معروف کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے لام جارّہ کے بعد جو اَنْ مقدر ہے اس کے ذریعہ سے نون اعرابی ساقط ہوگیا ہے اس جیسے صیغوں میں اشکال کی وجہ یہ ہے کہ شروع کی لام کو طالب علم لام امر سمجھ کے حیران ہوجاتا ہے کہ امر حاضر معروف کے شروع میں لام امر کیسے آیا ۔ آٹھواں صیغہ وَلْتَاتِ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ مہموز فا اور ناقص یائی کے باب ضَرَبَ سے امر غائب معروف کے صیغہ واحد مؤنث غائب ہے واو داخل ہونیکی وجہ سے لام امر ساکن ہوگیا ہے اور قاعدہ ایسا ہے کہ واو کے بعد لام امر وجوبًا ساکن ہوتا ہے ۔ اور فا کے بعد جوازًا ساکن ہوتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ جس جگہ اصلی یا عارضی طور پر فَعِلٌ کا وزن ہوتا ہے اہل عرب بیچ کے حرف کو ساکن کرتے ہیں چنانچہ کَتِفٌ میں کَتْفٌ کہتے ہیں اور لام امر کے بعد کا حرف متحرک ہوتا ہے پس اسی لام پر واو یا فا داخل ہونیکے سبب عارضی طور پر فَعِلٌ کا وزن ظاہر ہوتا ہے پس لام امر بیچ کا حرف ہونے کی وجہ سے اس کو ساکن کرتے ہیں کیونکہ وَلِتَاتِ میں وَلِتَ فَعِلٌ کا وزن ہے اور واو داخل ہونے کے بعد لام امر کا سکون واجب ہونیکی وجہ کثرت استعمال ہے کہ لام امر پر واو زیادہ داخل ہوتی ہے ۔ وَلْتَاتِ کو تَاتِيْ مضارع سے بنائے ہیں آخری یا لام امر کے ذریعہ سے گر گئی ہے ۔

توضیح ۔ لَنْفَضُّوْا کا مصدر اِنْفِضَاضٌ ہے اور تَظَاهَرُوْنَ کا مصدر تَظَاهُرٌ اور لِتُكْمِلُوْا کا مصدر اِكْمَالٌ اور وَلْتَاتِ کا مصدر اِتْيَانٌ ہے اور اِنْفِضَاضٌ کا مضاعف ہونا اور اِتْيَانٌ مہموز فا اور ناقص یائی ہونا ظاہر ہے اور تَظَاهُرٌ وغیرہ کا صحیح ہونا بھی ظاہر ہے ۱۲

ص۹۔ وَیَتَّقْہِ۔ ب۔ صیغۂ واحد مذکر غائب اثبات مضارع معروف ناقص از افتعال یَتَّقِی بود بسبب جزم کہ بعطف بر ما قبلش آمدہ یا حذف شدہ صیغۂ ما قبلش چنین ست وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ ہر سہ را جزم شد۔ دریں دو حرف علّت بسبب جزم افتادہ و در یُطِعْ عین کہ لام کلمہ است ساکن شدہ بود چوں با لام ما بعد آں اجتماع ساکنین شد عین را کسرہ دادند وَیَتَّقِہٖ بعد حذف یا بسبب لحوق ضمیر مفعول صورت وزن فَعِلٌ پیدا کردہ لہذا قاف را ساکن کردند یَتَّقْہِ شد۔ ص۱۰۔ اَرْجِہْ۔ ب۔ اَرْجِ صیغۂ واحد مذکر امر حاضر معروف ناقص از افعال بلحوق ضمیر واحد مذکر غائب مفعول اَرْجِہٖ شد چوں در قرآن مجید بعد آں لفظ وَاَخَاہُ واقع شد جِہِ وَ صورت وزن فَعِلٌ چوں اِبِلٌ پیدا کردہ قاعدۂ عرب ست کہ دریں وزن ہم وسط را ساکن می کنند پس ہا را ساکن کردند اَرْجِہْ وَاَخَاہُ شد۔ ص۱۱۔ عَصَوْا۔ ب۔ صیغۂ عَصَوْا جمع مذکر غائب ماضی معروف است چوں رَمَوْا واو عطف بعد آں آمدہ در بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ و قاعدہ چنین ست کہ واو غیر مدّہ در واو عطف ادغام می یابد لہذا عَصَوْا وَّ کَانُوْا شد۔ ص۱۲۔ اَنُمَّنَّ۔ ب۔ اَنْ نُمُنَّ صیغۂ متکلم مع الغیر مضارع معروف است منصوب باَنْ مضاعف از نَصَرَ مثل نَمُدَّ نون اَنْ در نون متکلم ادغام شدہ۔

ترجمہ مع تشریح۔ نواں صیغہ وَیَتَّقْہِ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ ناقص کے باب افتعال سے مضارع مثبت معروف کا صیغۂ واحد مذکر غائب ہے اصل میں یَتَّقِی تھا اس کے ماقبل پر عطف ہونے کے سبب سے جو جزم ہوا اسی جزم کی وجہ سے آخری یا حذف ہوگئی ہے اس کے ماقبل کا صیغہ ایسا ہے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَی اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ۔ پس یُطِعْ۔ یَخْشَ۔ یَتَّقْہِ تینوں میں جزم ہوا ہے آخری دونوں میں جزم کے سبب سے حرف علت گر گیا ہے کیونکہ یَخْشَ اصل میں یَخْشٰی اور یَتَّقْہِ اصل میں یَتَّقِیہِ تھا اور یُطِعْ کا لام کلمہ یعنی عین ساکن تھا جب ما بعد کے لام ساکن کے ساتھ اجتماع ساکنین ہوا عین کو کسرہ دیدیا' لِاَنَّ السَّاکِنَ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ۔ اور یَتَّقِیْہِ سے آخری یا حذف ہو جانے کے بعد ضمیر مفعول لاحق ہونے کے سبب سے فَعِلٌ کے وزن کی صورت پیدا ہوئی کیونکہ تَقِہِ فَعِلٌ کی صورت ہے اسی لئے قاف کو ساکن کر دیا۔ یَتَّقْہِ ہوا۔

دسواں صیغہ اَرْجِہْ ہے اس کا بیان یہ ہے کہ ناقص کے اِفْعَال سے امر حاضر معروف کا صیغۂ واحد مذکر... سے ہے مفعول کی ضمیر واحد مذکر غائب لاحق ہونے سے اَرْجِہٖ ہوا جب قرآن مجید میں اس کے بعد وَاَخَاہُ واقع ہوا جِہِ وَ اِبِلٌ کی صورت ہوگئی۔ عرب کا قاعدہ ہے کہ وہ فِعِلٌ کے وزن میں بھی بیچ کے حرف کو ساکن کرتے ہیں۔ لہذا ہا کو ساکن کر دیتے اَرْجِہْ وَاَخَاہُ ہوا۔

گیارھواں صیغہ عَصَوْا ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ ماضی معروف کے صیغۂ جمع مذکر غائب ہے رَمَوْا کے مانند اس کے بعد واو عطف آئی ہے جیسے تم دیکھتے ہو بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ میں۔ اور قاعدہ ایسا ہے کہ جو واو مدّہ نہ ہو وہ واو عطف میں مدغم ہو جاتا ہے اس لئے عَصَوْا وَّ کَانُوْا ہوا۔

بارھواں صیغہ اَنُمَّنَّ ہے اس کا بیان یہ ہے کہ یہ مضارع معروف کا صیغۂ جمع متکلم ہے جو اَنْ ناصبہ کے ذریعہ سے منصوب ہوا ہے مضاعف کے باب نَصَرَ سے نَمُدُّ کے مانند ہے نَمُنُّ کے نون اول میں اَنْ کا نون مدغم ہو جانے کے بعد اَنُمَّنَّ ہوگیا ہے۔

ص۱۳۔ لُمْتُنَّنِی ۔ ب ۔ صیغہ لُمْتُنَّ ست جمع مؤنث حاضر اثبات ماضی معروف اجوف از نَصَرَ مثل قُلْتُنَّ نون وقایہ و یائے متکلم کہ در آخرش آمدہ لُمْتُنَّنِی شدہ ۔ ص۱۴۔ اِمَّا تَرَیِنَّ ۔ ب ۔ واحد مؤنث حاضر اثبات مضارع معروف بانون ثقیلہ مہموز عین و ناقص ست از فَتَحَ دراصل تَرَیْنَ بودہ بسبب نون ثقیلہ نون اعرابی حذف شدہ و یا راکہ غیر مدّہ بود بسبب اجتماع ساکنین بانون ثقیلہ کسرہ دادند تَرَیِنَّ شد و تَرَیْنَ دراصل تَرْاَیِیْنَ بود ہمزہ بقاعدہ یَسَلُ کہ در افعال رؤیت وجوبیست بیفتاد و یا بقاعدہ تَرْمِیْنَ و پیش ازیں نوشتہ ام کہ چنانچہ نون تاکید در آخر مضارع مثبت بعد لام تاکیدی می آید ہمچنیں بعد اِمَّا شرطیہ ہم می آید بہمیں جہت اِمَّا تَرَیِنَّ شد ۔ ص۱۵۔ اَلَمْ تَرَ ۔ ب صیغہ لَمْ تَرَ ست واحد مذکر حاضر نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف از رؤیت کہ اعلالات جملہ صیغ آں در تصاریف افعال دانستہ بسبب آمدن ہمزۂ استفہام اَلَمْ تَرَ شد ۔ ص۱۶۔ قَالِیْنَ ۔ ب ۔ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل ناقص از ضَرَبَ بمعنی دشمن دارندگاں قَالِیِیْنَ بود بقاعدہ رَامِیْنَ اعلال کردند ہرچند کہ ایں صیغہ اشکال ندارد ولیکن اکثر صیغہ بسبب اشتراک با اسمی دیگر در دیگر زبان اجنبیت پیدا میکند قَالِیْنُ فرشے می باشد بایں جہت ایں صیغہ را اشکال پیدا شدہ ۔

ترجمہ مع تشریح ۔ تیرھواں۱۳ صیغہ لُمْتُنَّنِی ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ اجوف وادی کے باب نَصَرَ سے ماضی مثبت معروف کا صیغہ جمع مؤنث حاضر ہے قُلْتُنَّ کے وزن پر ۔ اسی لُمْتُنَّ کے آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم لاحق ہوئی ہے لُمْتُنَّنِی ہوا ۔ چودھواں۱۴ صیغہ اِمَّا تَرَیِنَّ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ مہموز عین اور ناقص یائی کے باب فَتَحَ سے مضارع مثبت معروف با نون ثقیلہ کے واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے اصل میں تَرَیْنَ تھا آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہونے کی وجہ سے نون اعرابی حذف ہوگیا ہے اور یائے غیر مدّہ کو کسرہ دیدیا نون ثقیلہ کے ساتھ اجتماع ساکنین کے سبب کیونکہ وسط کلمہ میں دو ساکن جمع ہونے کی تقدیر پر پہلے کو کسرہ دیا جاتا ہے تَرَیِنَّ ہوا ۔ اور تَرَیْنَ اصل میں تَرْاَیِیْنَ تھا یَسَلُ کے قاعدے سے جو افعال رؤیت میں وجوبی ہے ہمزہ گر گیا ہے یعنی ہمزہ کی حرکت کو ماقبل میں نقل کر کے وجوباً ہمزہ کو حذف کردیا گیا ہے ۔ اور تَرْمِیْنَ کے قاعدے سے یا کو حذف کردیا گیا ہے یعنی یا پر کسرہ ثقیل ہونیکی وجہ سے یا ساکن ہوجانیکے بعد اجتماع ساکنین سے یا حذف ہوگئی ہے اور اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ مضارع مثبت معروف میں جسطرح نون تاکید لام تاکید کے بعد آتا ہے اسی طرح اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی آتا ہے اسلئے اِمَّا تَرَیِنَّ ہوا ۔ اور اِمَّا اصل میں اِنْ مَا تھا اِنْ شرطیہ کو مَا زائدہ میں ادغام کیا گیا ہے ۔ پندرھواں۱۵ صیغہ اَلَمْ تَرَ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ لَمْ تَرَ رؤیت مصدر سے نفی جحد بلم در فعل مستقبل کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے کہ رؤیت مصدر کے تمام صیغوں کی تعلیلات فعلوں کی گردانوں میں تمنے جان لیا ہے ۔ شروع میں ہمزۂ استفہام داخل ہونیکی وجہ سے اَلَمْ تَرَ ہوگیا ہے ۔ سولھواں۱۶ صیغہ قَالِیْنَ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ یہ اسم فاعل کے صیغہ جمع مذکر ہے ناقص یائی کے باب ضَرَبَ سے بمعنی دشمنی رکھنے والے اصل میں قَالِیِیْنَ تھا رَامِیْنَ کے قاعدہ سے تعلیل کی گئی ہے ۔ یہ صیغہ کوئی اشکال نہیں رکھتا لیکن دوسری زبان کے اسم کے ساتھ باعتبار لفظ اشتراک پائے جانیکی وجہ سے اسی لفظ قَالِیْنَ میں اجنبیت پیدا کرتا ہے کیونکہ فارسی میں قَالِیْنُ ایک قسم کے فرش کو کہا جاتا ہے اسی وجہ سے اس قَالِیْنَ میں اشکال پیدا ہوا ۔ **توضیح** ۔ رَامِیْنَ اصل میں رَامِیِیْنَ تھا یا پر کسرہ ثقیل ہونے سے ساکن ہوکے اجتماع ساکنین سے یا گر گئی رَامِیْنَ ہوا ۔ اسی پر قَالِیْنَ کو قیاس کرلو ۔

حکایت۔ یکے از طلبائے بریلی بزمانیکہ رامپو بودم وارد رامپور بود و شرح ملا از من میخواند و کتب صرف زیں پیش از من در بریلی خوانده بود حسب عادت خود مشق بیان صیغہ از و کنانیدہ بودم و صیغہائے مشکلہ محفوظ داشت۔ یکے از طلبائے منتہی رامپور مستعد مناظرہ بایں طالبعلم شد۔ ہرچند ایں بیچارہ عذر عدم مساوات و تباین بین الدرجتین کالمشرقین پیش کرد، رامپوری نشنید۔ ایں بیچارہ حسب دستور طلبہ عاقلین کہ در ہمچو موقع ابتدائے استفسار از جانب خود مصلحت میدانند آغاز مناظرہ بایں وضع کرد کہ از رامپوری پرسید کہ آسمان چہ صیغہ است بمجرد استماع عقل رامپوری بچرخ آمد و ہرچند فکر خود را گردش داد سیرش ببرجے از بروج ایں صیغہ نرسید و چوں خمسہ متحیرہ حیران بماند سببش ہمو اشتراک لفظی ست ورنہ صیغہ مشکل نیست۔ بروزن اَفْعَلَانِ تثنیہ اسم تفضیل ست نون بسبب وقف ساکن شدہ و ممکن کہ صیغہ تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف باشد از باب افعال کہ در آخر نون وقایہ و یائے متکلم بود یا حذف شد و کسرہ نون بسبب وقف بیفتاد و لفظ قَالِیْنَ دو احتمال دیگر دارد یکے آنکہ جمع مؤنث امر حاضر معروف باشد ناقص از مُفَاعَلَہ قَالیٰ یُقَالِی ماخوذ از قِلًی بمعنے دشمن داشتن دیگر آنکہ واحد مؤنث حاضر معروف باشد از ہموں باب و نون وقایہ و یائے متکلم در آخر آں لاحق شد یا حذف گشتہ و کسرہ نون وقایہ بسبب وقف بیفتاد لیکن ایں ہر دو احتمال در قرآن مجید جاری نمیتواند شد زیرا کہ معرف باللام واقع شدہ اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ۔

قُوْلِیْنَ کہ اوّل صیغہ جُوْانَا مُوْلیٰ کتاب مشہور ست از ہمیں باب ست جمع مؤنث غائب اثبات ماضی مجہول۔

ترجمہ مع تشریح۔ قِصَّہ۔ بریلی کے طلبہ میں سے ایک طالب علم اس زمانہ میں کہ میں رامپور میں تھا رامپور میں وارد ہوا۔ وہ مجھ سے شرح ملا جامی پڑھتا تھا اور اس سے پہلے صرف کی کتابیں مجھ سے بریلی میں پڑھ چکا تھا۔ اپنی عادت کے موافق صیغہ کے بیان کی مشق اس سے کرائی تھی اور وہ مشکل صیغے یاد رکھتا تھا۔ رامپور کے منتہی طلبہ میں سے ایک اسی بریلی کے طالب علم کے ساتھ مناظرہ کیلئے تیار ہوا۔ بریلی والا جسقدر عذر (باہمی برابر نہونے اور دونوں کے درمیان مشرق و مغرب کے مانند تفاوت درجہ ہونے کا) کیا رامپوری نے نہیں سنا۔ یہ بریلی والا بیچارہ ہشیار طلبہ کے دستور کے مطابق کہ ایسے موقع میں سوال کی ابتدا اپنی طرف سے کرنے میں مصلحت سمجھتے ہیں اس صورت سے مناظرہ کی ابتدا کی کہ رامپوری سے پوچھا کہ آسمان کونسا صیغہ ہے سنتے ہی رامپوری کی عقل چکر میں آئی اور جسقدر اپنی فکر کو گھومایا اس کی فکر اس صیغہ کے سیر کے برجوں میں سے کسی برج میں نہیں پہنچی اور پانچ متحیر ستاروں کے مانند حیران رہی اس حیرانی کا سبب یہی لفظی اشتراک ہے کہ یہ لفظ آسمان فارسی کے لفظ آسمان کے ساتھ مشترک ہے ورنہ صیغہ مشکل نہیں، اَفْعَلَانِ کے وزن پر اسم تفضیل کا صیغہ تثنیہ ہے وقف کے سبب سے نون ساکن ہوا ہے اور باب اِفْعَال سے ماضی معروف کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب بھی ہوسکتا ہے جسکے آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم تھی۔ یا حذف ہوگئی اور نون کا زیر وقف کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اور قَالِیْنَ لفظ دوسرے دو احتمال رکھتا ہے (۱) قَالیٰ یُقَالِیْ ناقص کے باب مُفَاعَلَہ سے امر حاضر معروف کا صیغہ جمع مؤنث حاضر ہے جو قِلًی سے ماخوذ ہے۔ بمعنی دشمن رکھنا۔ (۲) اسی باب مفاعلہ سے امر حاضر معروف کے صیغہ واحد مؤنث حاضر ہے اس کے آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم لاحق ہونیکے بعد یا حذف ہوگئی اور وقف کے سبب سے نون کا کسرہ گر گیا ہے لیکن یہ دونوں احتمال قرآن مجید کے لفظ قَالِیْنَ میں جاری نہیں ہوسکتے کیونکہ قرآن مجید میں یہ لفظ معرف باللام واقع ہوا ہے چنانچہ اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ وارد ہے۔ مشہور کتاب جُوْانَا مُوْلیٰ کا پہلا صیغہ قُوْلِیْنَ اسی باب مفاعلہ سے اثبات فعل ماضی مجہول کا صیغہ جمع مؤنث غائب ہے چنانچہ قُوْلِیَ قُوْلِیَا قُوْلُوْا قُوْلِیَتْ قُوْلِیَتَا قُوْلِیْنَ پڑھا جاتا ہے۔

فائدہ۔ در کتاب مذکور اکثر صیغہا با علالات غیر صحیحہ قائم کردہ لہذا آں کتاب مقبول اہل تحقیق نیست۔ ص۱۷۔ اَشُدَّہٗ در بَلَغَ اَشُدَّہٗ واقع است۔ ب۔ جمع شِدَّتْ ست بمعنی قوّت چوں اَنْعُمْ جمع نِعْمَتْ کذا فی البیضاوی۔ و در قاموس احتمال بودن جمع شَدٌّ کہ ہم بمعنی قوت ہست ہم نوشتہ۔ ص۱۸۔ لَمْ یَكُ۔ ب۔ در اصل لَمْ یَكُنْ بود بموجب قاعدہ کہ از فعل ناقص نون آخر بوقت دخول جوازم جائز الحذف ست نون را حذف کردند لَمْ اَكُ لَمْ نَكُ اِنْ یَكُ ہم در قرآن مجید واقع شدہ اند ص۱۹۔ یَهِدِّیْ۔ ب۔ صیغہ واحد مذکر غائب اثبات مضارع معروف ناقص از اِفْتِعَال در اصل یَهْتَدِیْ بود چوں دال عین افتعال واقع شد تا را دال کردہ در دال ادغام کردند و فا را کسرہ دادند یَهِدِّیْ شد و فتحہ ہم جائز است یَهَدِّیْ ہم میتواں گفت۔ ص۲۰ یَخِصِّمُوْنَ۔ ب۔ در اصل یَخْتَصِمُوْنَ بودہ بسبب وقوع صاد بجائے عین افتعال کار بطور یَهِدِّیْ کردند۔ و شرح قاعدہ ایں ہر دو صیغہ در تصاریف ابواب گذشتہ است۔ ص۲۱۔ وَادَّكَرَ۔ ب۔ در اصل اِذْتَكَرَ بودہ بسبب وقوع ذال فائے افتعال تا را دال کردند و ذال را دال نمودند و در دال ادغام کردند۔ ص۲۲۔ مُدَّكِرٌ از یں باب ست و در تصاریف ابواب دانستہ کہ دریں جا اِذْتَكَرَ بفک ادغام و اِذَّكَرَ با بدال دال بذال و ادغام ہم آمدہ۔ ص۲۳ تَدَّعُوْنَ۔ ب۔ صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات مضارع معلوم ست ناقص واوی از اِفْتِعَال در اصل تَدْتَعِوُوْنَ بود تا بسبب فا بودن دال شدہ در دال ادغام یافتہ و بقاعدہ یا تَرْمُوْنَ حذف گشتہ

ترجمہ مع تشریح۔ فائدہ۔ جوانا مولیٰ کتاب میں اکثر صیغوں کو غیر صحیح تعلیلات کے ساتھ قائم کیا اس لئے وہ کتاب محققین کے نزدیک مقبول نہیں ہے سترھواں صیغہ اَشُدَّہٗ ہے جو حتّٰی بَلَغَ اَشُدَّہٗ جملہ میں واقع ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ اَشُدٌّ شِدَّتْ بمعنی قوت کی جمع ہے جسطرح کہ اَنْعُمْ نِعْمَتْ کی جمع (اسی طرح بیضاوی میں ہے) اور قاموس میں لکھاہے کہ اَشُدٌّ شَدٌّ بمعنے قوت کی جمع ہونیکا بھی احتمال ہے۔ اٹھارھواں صیغہ لَمْ یَكُ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ لَمْ یَكُ اصل میں لَمْ یَكُنْ تھا اس قاعدہ کے مطابق کہ فعل ناقص سے آخری نون کو جوازم داخل ہونے کے وقت حذف کر دینا جائز ہے، نون کو حذف کر دیا ہے۔ لَمْ اَكُ لَمْ نَكُ اِنْ یَكُ بھی قرآن مجید میں واقع ہوا ہے۔ اُنیسواں صیغہ یَهِدِّیْ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ یَهِدِّیْ ناقص کے باب افتعال سے مضارع مثبت معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اصل میں یَهْتَدِیْ تھا جب باب افتعال کے عین کلمہ میں دال واقع ہوئی تاکو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا اور فاکلمہ یعنی ہا کو کسرہ دیدیا اور فتحہ دیدینا بھی جائز ہے۔ بس یَهِدِّیْ اور یَهَدِّیْ دونوں پڑھا جا سکتا ہے۔ بیسواں صیغہ یَخِصِّمُوْنَ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ یَخِصِّمُوْنَ اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ تھا عین افتعال کی جگہ میں صاد واقع ہونے کی وجہ سے یَهِدِّیْ کے طریقہ پر کام کیا ہے یعنی تا کو صاد سے بدل کے صاد کو صاد میں ادغام کر کے فاکلمہ یعنی خا کو کسرہ دیدیا یَخِصِّمُوْنَ ہوا۔ اور ان دونوں صیغوں کی شرح بابوں کی گردانوں میں گذر چکی ہے۔ اکیسواں صیغہ وَادَّكَرَ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ وَادَّكَرَ اصل میں اِذْتَكَرَ تھا باب افتعال کا فاکلمہ ذال ہونیکی وجہ سے تا کو دال سے پھر ذال کو دال سے بدل کے دال کو دال میں ادغام کر دیا۔ اِدَّكَرَ ہوا پھر اس پر حرف عطف واو داخل ہونیکے بعد ہمزہ وصل حذف ہو کے وَادَّكَرَ ہوا۔ بائیسواں صیغہ مُدَّكِرٌ ہے یہ بھی اِذْتِكَارٌ مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے اور بابوں کی گردانوں میں تمنے معلوم کر لیا ہے کہ اِدَّكَرَ کے مانند فک ادغام کیساتھ اِذْدَكَرَ اور دال کو ذال سے بدل کے پھر ذال کو ذال میں ادغام کر کے اِذَّكَرَ پڑھنا بھی جائز ہے۔ تیئیسواں صیغہ تَدَّعُوْنَ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ تَدَّعُوْنَ ناقص واوی کے باب افتعال سے مضارع مثبت معروف کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اصل تَدْتَعِوُوْنَ تھا باب افتعال کے فاکلمہ میں دال واقع ہونیکی وجہ سے تا کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کر دیا۔ اور یا کے ضمہ کو ماقبل میں نقل کر کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا کو گرا دیا۔ تَدَّعُوْنَ ہوا۔

نہیں ہوسکتے۔ اور عُطَارِدْ۔ زُہْرَہْ۔ مِرِّیخْ۔ مُشْتَرِیْ۔ زُحَلْ۔ ان پانچ ستاروں کو خمسہ متحیرہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ستارے کبھی کبھی اپنی معمولی سیر چھوڑ کے پیچھے کی طرف م

(بقیہ صفحہ ۱۰۹) اسکے آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم لاحق ہو جانیکے بعد قَالِیْنِیْ بن جائیگا پھر یائے متکلم حذف ہو کے نون ساکن ہونیکے بعد قَالِیْنْ ہو جاتا ہے لیکن فعل پر الف لام داخل نہیں ہوا لہذا اَلْقَالِیْنُ میں یہ دونوں احتمال
م سیر کرتے ہیں۔ اور فلسفی لوگ سیر آفتاب کے مقامات کو بارہ برجوں پر تقسیم کیا کرتے ہیں پس مصنف نے لفظ آسمان کو آفتاب کے ساتھ تشبیہ دیکے اسکے لئے برج ثابت کیا ہے ۱۲

ص۲۴۔ مُزْدَجَرٌ۔ ب مصدر میمی ست صحیح از افتعال در اصل مُزْتَجَرٌ بوده بسبب زا بودن فا تا دال شده باعتبار وزن صیغہ مفعول و ظرف ہم میتواند شد شرح قاعده در تصاریف الابواب گذشته۔ ص۲۵۔ فَمَنِضْطُرَّ۔ ب۔ اُضْطُرَّ صیغہ واحد مذکر غائب اثبات ماضی مجہول مضاعف از افتعال ہمزہ وصل بسبب درج افتاده ونون ساکن بقاعدۃ الساکن اذا حُرِّكَ حُرِّكَ بالکسر کسره یافته وتائے افتعال بسبب ضاد طا شده۔ ص۲۶۔ مُضْطُرِرْتُمْ۔ ب۔ در قرآن مجید اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ واقع است اُضْطُرِرْتُمْ صیغہ جمع مذکر حاضر اثبات ماضی مجہول ست مضاعف از افتعال ہمزہ وصل بسبب درج افتاده والف ما بساکنین وتائے افتعال بسبب ضاد طا شده۔ ص۲۷۔ فَمَسْطَاعُوْا۔ ب۔ در اصل فَمَا اسْتَطَاعُوْا بوده صیغہ جمع مذکر غائب نفی ماضی معروف اجوف واوی از استفعال تائے استفعال را حذف کردند و ہمزہ استفعال بدرج افتاده و الف ما بساکنین فَمَسْطَاعُوْا شد۔ ص۲۸۔ لَمْ تَسْطِعْ۔ ب۔ در اصل لَمْ تَسْتَطِعْ بود تا را حذف کردند و اعلال دراں مثل لَمْ يَسْتَقِمْ شده۔ ص۲۹۔ مُضِيًّا۔ ب۔ مصدر ست ناقص از مَضٰى يَمْضِىْ در اصل مُضُوْيًا بوده بقاعدۃ مَرْمِيٌّ اعلال کردند و دریں کسره فا ہم جائز ست۔ ص۳۰۔ عِصِيَّهُمْ۔ ب۔ عِصِيٌّ جمع عَصَا است در اصل عُصُوْوٌ بود بقاعدۃ دِلِيٌّ ہر دو واو یا شده ضمہ ہائے ماقبل کسره گشته۔ ص۳۱۔ لَنَسْفَعًا۔ ب۔ لَنَسْفَعَنْ بروزن لَنَفْعَلَنْ صیغہ متکلم مع الغیر لام تاکید بانون خفیفہ است گاہے نون خفیفہ را بمشاکلت تنوین بصورتش می نویسند بسہو وضع نوشتند لہذا صیغہ اشکالے پیدا کرده۔

ترجمہ مع تشریح۔ چوبیسواں[۲۴] صیغہ مُزْدَجَرٌ ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ مُزْدَجَرٌ مصدر میمی ہے صحیح کے باب افتعال سے اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا باب افتعال کا فاکلمہ زا ہونے کے سبب سے تا دال ہوگئی ہے مُزْدَجَرٌ ہوا۔ اور یہ مُزْدَجَرٌ وزن کے اعتبار سے اسم مفعول اور ظرف کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے بابوں کی گردانوں میں اس قاعدہ کی شرح گذر چکی ہے۔ پچیسواں[۲۵] صیغہ فَمَنِضْطُرَّ ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ اُضْطُرَّ مضاعف کے باب افتعال سے ماضی مثبت مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے اسی صیغہ پر مَنْ داخل ہونیکی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا ہے اور ساکن کو جب حرکت دیجاتی ہے کسرہ دیا جاتا ہے اس قاعدہ سے مَنْ کے نون ساکن میں کسرہ ہوگیا ہے اور باب افتعال کا فاکلمہ ضاد ہونیکی وجہ سے تائے افتعال طا ہوگئی فَمَنِضْطُرَّ ہوا۔ چھبیسواں[۲۶] صیغہ مُضْطُرِرْتُمْ ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ قرآن مجید میں اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ واقع ہے۔ اُضْطُرِرْتُمْ مضاعف کے باب افتعال سے ماضی مثبت مجہول کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے اسی پر مَا داخل ہونیکے سبب سے ہمزہ وصل ساقط ہوگیا ہے اور مَا کی الف بھی اجتماع ساکنین سے گر گئی ہے اور فائے افتعال ضاد ہونیکی وجہ سے تا افتعال طا ہوگئی ہے مُضْطُرِرْتُمْ ہوا۔ ستائیسواں[۲۷] صیغہ فَمَسْطَاعُوْا ہے۔ اور اس کا بیان یہ ہے کہ اصل میں فَمَا اسْتَطَاعُوْا اجوف واوی کے باب استفعال سے ماضی منفی معروف کا صیغہ جمع مذکر غائب ہے تائے استفعال کو حذف کر دیا اور اسْطَاعُوْا کے شروع میں مَا داخل ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا ہے اور مَا کی الف اجتماع ساکنین سے گر گئی فَمَسْطَاعُوْا ہوا۔ اٹھائیسواں[۲۸] صیغہ لَمْ تَسْطِعْ ہے کہ اصل میں لَمْ تَسْتَطِعْ تھا تائے استفعال کو حذف کر دیا۔ لَمْ تَسْطِعْ ہوا۔ اور اس میں لَمْ يَسْتَقِمْ کے مانند تعلیل ہوئی کہ لَمْ تَسْتَطِعْ اصل میں لَمْ تَسْتَطْوِعْ تھا حرکت واو طا میں نقل ہوکے اجتماع ساکنین سے واو گر گئی لَمْ تَسْتَطِعْ ہوا پھر تا حذف ہوگئی لَمْ تَسْطِعْ ہوا۔ انتیسواں[۲۹] صیغہ مُضِيًّا ہے جو مَضٰى يَمْضِىْ ناقص کا مصدر ہے اصل میں مُضُوْيًا تھا مَرْمِيٌّ کے قاعدہ سے واو کو یا کر کے یا کو یا میں ادغام کر دیا گیا ہے اور اس کو مِضِيًّا پڑھنا بھی جائز ہے۔ تیسواں[۳۰] صیغہ عِصِيَّهُمْ ہے جو عَصَا کی جمع ہے اصل میں عُصُوْوٌ تھا دِلِيٌّ کے قاعدہ سے دونوں واو یا ہوکے اول ثانی میں ادغام ہوگیا اور صاد وعین کا ضمہ کسرہ ہوگیا عِصِيٌّ ہوا۔ اکتیسواں[۳۱] صیغہ لَنَسْفَعًا ہے کہ لَنَسْفَعَنْ لام تاکید بانون خفیفہ کا صیغہ جمع متکلم ہے کبھی نون خفیفہ کو تنوین کی صورت میں لکھتے ہیں لہذا یہ صیغہ اشکال پیدا کرتا ہے ۱۲

ص۳۲ نَبْغِ ب۔ نَبْغِیُ مثل نَرْمِیُ ست یا را باین قاعدہ کہ در حالتِ وقف از آخرِ ناقص حذفِ حرفِ علت جائزست حذف کردند و محققین صرف نوشتہ اند کہ علی الاطلاق محاورۂ عرب است کہ بے جزم و وقف ہم در یَدْعُوْ یَرْمِیْ یَدْعُ یَرْمِ میگویند

ص۳۳ غَوَاشٍ ب جمع غَاشِیَۃٌ است بقاعدۂ جَوَارٍ کار بند شدند در اعلال امثال این صیغہ بحثے طویل است مناسب مینماید کہ تتمیماً للافادہ سر کنیم امثال جَوَارٍ بحالتِ رفع و جر یا حذف شدہ عند عدم الاضافۃ واللام تنوین می آید و بحالتِ نصب مطلقاً یا مفتوح میباشد میگویند جاءَتْنِیْ جَوَارٍ و مَرَرْتُ بِجَوَارٍ و رَأَیْتُ جَوَارِیَ و بوقتِ اضافت و لام یائے ساکن آخر میباشد رفعاً و جراً مثل جاءَتْنِی الْجَوَارِیْ مَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ پس اشکال وارد می کند کہ ایں وزن صیغہ منتہی الجموع است کہ از اسبابِ قویہ منع صرف است بایستے کہ تنوین دریں مطلقاً نمی آید و یا گاہے حذف نمی شد چنانچہ در اَوْلٰی و اَعْلٰی وغیرہ اسم تفضیل بایں جہت کہ بسبب منع صرف کہ علت آں وزن فعل و وصف بودہ تنوین دراں نیامد الف ہیچگاہ حذف نشد و جواب ایں اشکال چنیں دادہ اند کہ اصل در اسماء انصراف است پس اصل ہر اسم منصرف می آید لہذا در ینجا اصل با تنوین بر آمدہ در حالت نصب کہ یا حسب قاعدۂ قَاضٍ نمی افتد و وزن منتہی الجموع خللے نیامدہ لہذا کلمہ غیر منصرف شدہ تنوین حذف گردیدہ در حالت رفع و جر چوں یا بقاعدۂ قاضٍ افتادہ جَوَارٍ بر وزن مفرد مثل سَلَامٍ و کَلَامٍ ماندہ وزن منتہی الجموع باطل شدہ و مدار منع صرف در ینجا صرف بر ہمیں وزن است پس کلمہ منصرف باقی ماندہ با تنوین و حذف یا قائم ماندہ۔

ترجمہ مع تشریح۔ تیئسواں صیغہ نَبْغِ ہے اصل میں نَبْغِیُ تھا نَرْمِیُ کے وزن پر ہے یا کو اس قاعدہ سے کہ ناقص کے آخر سے حالتِ وقف میں حرفِ علت کو حذف کر دینا جائز ہے حذف کر دیا ہے۔ اور فنِ صرف کے محققین نے لکھا ہے کہ عرب کے محاورہ ہے کہ وقف و جزم کے بغیر بھی مطلقاً یَدْعُوْ یَرْمِیْ میں یَدْعُ یَرْمِ کہتے ہیں۔ تینتیسواں صیغہ غَوَاشٍ ہے جو غَاشِیَۃٌ کی جمع ہے جَوَارٍ کے قاعدہ کے ساتھ کام کیا اس جیسے صیغوں کی تعلیل میں طویل بحث ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ افادہ کی تکمیل کیلئے اس طرف توجہ کریں جَوَارٍ کے مانند صیغوں میں رفع و جر کی حالت میں یا حذف ہو کے شروع میں لام تعریف داخل نہونے اور یہ الفاظ خود مضاف نہونے کی تقدیر پر تنوین آتی ہے اور حالت نصب میں مطلقاً یا مفتوح ہوتی ہے یعنی خواہ مضاف ہو یا شروع میں الف لام ہو یا نہو، چنانچہ کہتے ہیں جاءَتْنِیْ جَوَارٍ مَرَرْتُ بِجَوَارٍ و رَأَیْتُ جَوَارِیَ اور ایسے الفاظ خود مضاف ہونے اور شروع میں الف لام ہونے کی تقدیر پر رفع و جر کی حالت میں ان الفاظ کے آخر میں یائے ساکن ہوتی ہے جیسے جاءَتْنِی الْجَوَارِیْ و مَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ پس اشکال وارد کرتا ہے کہ یہ وزن منتہی الجموع کے صیغہ کا وزن ہے جو غیر منصرف کے قوی سببوں سے ہے لہذا چاہیے تھا کہ جَوَارٍ کے مانند لفظوں میں تنوین مطلقاً نہ آتی جس طرح کہ اَعْلٰی اور اَوْلٰی اسم تفضیل کے صیغوں میں تنوین نہیں آتی اور الف کبھی حذف نہیں ہوتی کیونکہ وزن فعل اور وصف ان دونوں سببوں سے وہ غیر منصرف ہیں اور اس اشکال کا جواب اس طرح دیتے ہیں کہ اسموں میں اصل منصرف ہونا ہے پس ہر ایک اسم کی اصل منصرف آتی ہے اس لئے جَوَارٍ وغیرہ الفاظ تنوین کے ساتھ آئے اور حالت نصب میں چونکہ قَاضٍ کے قاعدہ سے یا حذف نہیں ہوئی لہذا منتہی الجموع کے وزن میں کوئی خلل نہیں آیا لہذا اس حالت میں کلمہ غیر منصرف ہونیکے سبب سے تنوین حذف ہو گئی ہے اور حالت رفع و جر میں قَاضٍ کے قاعدہ سے یا حذف ہو جانیکے بعد جَوَارٍ وغیرہ الفاظ سَلَامٌ کَلَامٌ مفرد الفاظ کے وزن پر ہو گئے اور منتہی الجموع کا وزن باطل ہو گیا حالانکہ جَوَارٍ وغیرہ میں غیر منصرف ہونیکا مدار منتہی الجموع کے وزن پر ہے لہذا جَوَارٍ وغیرہ کلمہ تنوین کے ساتھ منصرف باقی رہا۔

ودر اُعلیٰ وامثال آں اصل باتنوین برآوردہ بودند لیکن بعد افتادن الف بالتقائے ساکنین باتنوین ہم سبب منع صرف زائل نمی شود چہ سبب منع صرف اینجا دو چیز ست وصف کہ دراں ہیچگونہ خللے واقع نشدہ ووزن فعل کہ دریں مقام معتبر ازاں بودن یکے از حروف اَتَیْنَ در ابتداست بے قبول تا وایں معنی با وصف سقوط الف ہم موجود ست پس بقائے علت منع صرف موجب منع صرف کلمہ گردیدہ تنوین را برانداخت۔ صاحب فصول اکبری برائے تفصّی از ایں اشکال راہے دیگر پیمودہ کہ ایں جمع را از معیت قاضی برآوردہ برائے ایں قاعدہ دیگر قرار دادہ یعنی اینکہ در جمع ناقص کہ بروزن صوری فواعل باشد بحالت رفع وجر یارا حذف کردہ تنوین می آرند چونکہ در تقریر صاحب فصول اکبری از اصل اشکال وارد نمی شود وتخفیف مؤنث بسیار ست لہذا قاعدہ را دریں کتاب بہمیں نہج نوشتیم۔ صلہ[۳۴] فَقَدْ رَاَیْتُمُوْہُ ب۔ صیغہ رَاَیْتُمْ بروزن فَعَلْتُمْ فائے تعقیب وقَدْ تحقیق در ابتدایش آمدہ چوں ہائے ضمیر مفعول در آخر آں لاحق شدہ واو بر تُمْ افزودہ وقاعدہ چنین ست کہ بعد کُمْ وھُمْ وتُمْ ہرگاہ ضمیرے لاحق میشود بعد میم واو می فزاید ومیم مضموم میشود چوں تَلْتُمُوْھُمْ۔ اَکَلْتُمُوْھَا۔ اَکْرِھْتُمُوْنِیْ۔ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ۔ بلکہ در تائے مکسور واحد مؤنث حاضر حین لحوق ضمیر گاہے یائے ساکنہ زیادہ میشود در صحیح بخاریؒ در قول ابن مسعودؓ وارد شدہ لَوْقَرَاْتِیْہِ لَوَجَدْتِیْہِ۔

ترجمہ مع تشریح۔ اُعلیٰ اور اس کے مانند الفاظ میں بھی اصل تنوین کے ساتھ نکالے تھے لیکن تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کے سبب الف گر جانے کے بعد بھی غیر منصرف ہونیکا سبب زائل نہیں ہوا کیونکہ اُعلیٰ اور اس کے مانند الفاظ میں غیر منصرف ہونیکے سبب دو چیزیں ہیں ایک وصف کہ اس میں کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوا دیگر وزن فعل کہ معتبر اس سے یہاں شروع میں اَتَیْنَ کے حروف سے کوئی حرف ہونا اور آخر میں تا نہ آنی ہے اور یہی چیز الف ساقط ہو جانیکے باوجود بھی موجود ہے پس غیر منصرف ہونے کی علت موجود رہنا سبب ہوا اُعلیٰ وغیرہ غیر منصرف ہونیکا۔ اور غیر منصرف میں تنوین نہیں ہوتی لہذا اُعلیٰ وغیرہ کے آخر سے تنوین ساقط کر دیگئی ہے۔ ماقبل کے مذکورہ اشکال سے جان بچانیکے لئے صاحب فصول اکبری نے دوسری راہ اختیار کی ہے کہ غواش کے مانند جمع کو قاضی کی معیت سے نکال کے اس قسم کی جمع کیلئے دوسرا قاعدہ برقرار فرمایا ہے۔ اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ جو جمع ناقص فواعل کے وزن صوری پر واقع ہو رفع وجر کی حالت میں اس کے آخر سے یا کو حذف کرکے تنوین لاتے ہیں۔ چونکہ صاحب فصول اکبری کی تقریر میں سرے سے اشکال وارد ہی نہیں ہوتا اور مؤنث کی تخفیف بہت واقع ہوتی ہے لہذا اس کتاب میں قاعدہ کی تقریر اسی طریقہ پر کی ہے۔

چونتیسواں[۳۴] صیغہ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْہُ ہے کہ رَاَیْتُمْ فَعَلْتُمْ کے وزن پر ہے اس کے شروع میں فا اور قَدْ داخل ہوا جو تعقیب اور تحقیق کے معنی کا مفید ہے۔ جب مفعول کی ضمیر ہُ اس کے آخر میں لاحق ہوئی تُمْ پر واو بڑھائی گئی ہے اور قاعدہ ایسا ہے کہ کُمْ، تُمْ، ھُمْ ان کے بعد جب ضمیر لاحق ہوتی ہے تو میم کے بعد واو بڑھائی جاتی ہے اور میم مضموم ہوتی ہے جیسے قَتَلْتُمُوْھُمْ۔ اَکَلْتُمُوْھَا۔ اَکْرِھْتُمُوْنِیْ۔ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ۔ بلکہ تم دیکھتے ہو بلکہ واحد مؤنث حاضر کے تا مکسورہ کے بعد ضمیر لاحق ہونے کی صورت میں بھی کبھی یا بڑھائی جاتی ہے چنانچہ بخاری شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول لَوْقَرَاْتِیْہِ لَوَجَدْتِیْہِ میں تم دیکھتے ہو کہ تا واحد مؤنث حاضر کے بعد یا بڑھائی گئی ہے۔

توضیح۔ بال جوڑنے والی اور بال جوڑوانے والیوں پر لعنت کی حدیث جب عبداللہ بن مسعودؓ نے روایت فرمائی اس پر ایک عورت نے کہا کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے مگر اس میں یہ لعنت موجود نہیں تم کہاں سے کہتے ہو اس پر عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا "لَوْقَرَاْتِیْہِ لَوَجَدْتِیْہِ" یعنی تو اگر قرآن پڑھتی تو اس میں ضرور یہ لعنت پاتی کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ الآیۃ اور نبی علیہ السلام نے مذکورہ لعنت کو بیان

ص ۳۵ اَنُلزِمُکُمُوھَا۔ ب۔ صیغہ نُلزِمُ است مثل نُکرِمُ ہمزہ استفہام بر سرش آمدہ و کُمْ ضمیر مفعول در آخرش و بعد آن بسبب ھَا ضمیر مفعول دوم بعد میم واو افزودہ و میم مضموم شدہ اَنُلزِمُکُمُوھَا گشتہ۔ ص ۳۶۔ اَنْ سَیَکُوْنُ۔ ب صیغہ یَکُوْنُ ست مثل یَقُوْلُ اشکال بسبب عدم نصب ست و جہش اینکہ ایں اَنْ ناصبہ نیست بلکہ مخففہ است از اَنَّ مشبّہ بالفعل بعد علم و ظن ایں اَنْ می آید و نصب نمی کند۔ ص ۳۷۔ مِتْنَا۔ ب۔ صیغہ متکلّم مع الغیر ست چوں خِفْنَا و وجہ اشکال دریں صیغہ اینست کہ مضارع آں در قرآن مجید مضموم العین مستعمل شدہ چوں یَمُوْتُ و یَمُوْتُوْنَ پس باید کہ صیغہ از نَصَرَ یَنْصُرُ باشد و مُتْنَا آید چوں قُلْنَا جوابش اینکہ اہل تفسیر نوشتہ اند کہ ایں لفظ از سَمِعَ آمدہ مَاتَ یَمَاتُ چوں خَافَ یَخَافُ و از نَصَرَ ہم آمدہ چوں مَاتَ یَمُوْتُ و در قرآن مجید ماضی از سَمِعَ مستعمل شدہ و مضارع از نَصَرَ۔ ص ۳۸۔ فَمَبَجَسَتْ۔ ب۔ فَانْبَجَسَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف است مثل اِنْفَطَرَتْ ہمزہ بسبب درج افتادہ و نون کہ ساکن بود بسبب وقوع با بعد آں میم شدہ بایں جہت در صیغہ اشکالے آمدہ ص ۳۹۔ اَلدَّاعِ۔ ب۔ صیغہ اسم فاعل ست دَاعِیْ یا بموجب قاعدہ کہ یائے آخر اسم معرف باللام را گاہے حذف میکنند ساقط شدہ۔ ص ۴۰۔ اَلْجَوَارِ۔ ب۔ اَلْجَوَارِیْ بودہ بقاعدہ کہ اینک ذکر کردیم یا را حذف کردند۔

ترجمہ مع تشریح۔ پینتیسواں[۳۵] صیغہ اَنُلزِمُکُمُوْھَا ہے اصل صیغہ نُلْزِمُ ہے نُکْرِمُ کے مانند اسکے شروع میں ہمزہ استفہام داخل ہوا اور آخر میں کُمْ ضمیر مفعول لاحق ہوئی اور اسکے بعد مفعول دوم کی ضمیر ھَا لاحق ہونیکے سبب سے کُمْ کے میم کے بعد واو بڑھائی گئی ہے اور میم مضموم ہوا اَنُلْزِمُکُمُوْھَا ہوگیا۔ چھتیسواں[۳۶] صیغہ اَنْ سَیَکُوْنُ ہے یَقُوْلُ کے مانند یَکُوْنُ مضارع کا صیغہ ہے اَنْ کے ذریعہ نصب نہونے کی وجہ سے اشکال ہوا۔ اور نصب نہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اَنْ ناصبہ نہیں ہے بلکہ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل کا مخفف ہے جو لفظ عِلْم اور ظَن کے بعد واقع ہوتا ہے اور نصب نہیں دیتا۔ سینتیسواں[۳۷] صیغہ مِتْنَا ہے جو خِفْنَا کے وزن پر جمع متکلم کا صیغہ ہے اس صیغہ میں اشکال کی وجہ یہ ہے کہ مَاتَ کا مضارع قرآن مجید میں مضموم العین مستعمل ہوا ہے چنانچہ یَمُوْتُ یَمُوْتُوْنَ قرآن میں ہے پس باب نَصَرَ سے قُلْنَا کے وزن پر مُتْنَا ہونا چاہئے۔ اس کا جواب یہ کہ مفسرین نے لکھا ہے کہ مِتْنَا سَمِعَ سے آیا ہے چنانچہ مَاتَ یَمَاتُ خَافَ یَخَافُ کے مانند مستعمل ہے اور باب نَصَرَ سے مَاتَ یَمُوْتُ بھی مستعمل ہوتا ہے اور قرآن مجید میں ماضی باب سَمِعَ سے اور مضارع باب نَصَرَ سے مستعمل ہوا ہے۔ اڑتیسواں[۳۸] صیغہ فَمَبَجَسَتْ ہے فَانْبَجَسَتْ اِنْفَطَرَتْ کے مانند ماضی مثبت معروف کا صیغہ واحد مونث غائب ہے فا داخل ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل ساقط ہوگیا اور نون ساکن کے بعد با واقع ہونے کی وجہ سے نون کو میم سے بدلدیا گیا اسی بدلنے کی وجہ سے صیغہ میں اشکال پیدا ہوا۔ انتالیسواں[۳۹] صیغہ اَلدَّاعِ ہے دَاعِیْ صیغہ اسم فاعل ہے قاعدہ ہے کہ معرف باللام کے آخری یا کو کبھی حذف کر دیتے ہیں اسی قاعدہ سے اَلدَّاعِیْ کی آخری یا کو حذف کرنے کے بعد اَلدَّاعِ ہوگیا ہے۔ چالیسواں[۴۰] صیغہ اَلْجَوَارِ ہے اصل میں اَلْجَوَارِیْ تھا اَلدَّاعِ کے بارے میں جو قاعدہ ابھی ہمنے لکھا ہے اس قاعدہ سے آخری یا حذف ہوجانیکے بعد اَلْجَوَارِ ہوگیا ہے۔

توضیح۔ یعنی اَلدَّاعِ اَلْجَوَارِ ان صیغوں میں اشکال فقط آخری یا حذف ہوجانیکی وجہ سے ہے۔ حضرات اساتذہ پر ضروری ہے کہ قرآن حکیم کے جن صیغوں کو مصنف نے بیان فرمایا ہے ان کے محل وقوع پر طلبہ کو آگاہ فرمائیں اور طلبہ کو ہدایت کردیں کہ وہ ہمیشہ مشکل صیغوں کی تحقیقات میں مشغول رہیں تحقیق الفاظ کے بغیر قرآن و حدیث کے صحیح معانی سمجھ میں آنیکی کوئی صورت نہیں۔ اللہ ہمیں تحقیقات کی توفیق بخشیں آمین۔

ص[۴۱] اَلتَّنَادِ۔ ب۔ اَلتَّنَادِیْ مصدر باب تفاعُل است اَلتَّنَادُیُ بودہ بقاعدۂ معلومہ ضمّۂ دال کسرہ شد یا ساکن گشتہ و بقاعدۂ مذکورہ حال افتادہ۔ ص[۴۲] دَسّٰہَا۔ ب۔ صیغہ دَسّٰی است کہ در اصل دَسَّسَ بودہ حرف آخر تضعیف را بحرف علّت بدل کردند اکثر عرب چنیں میکنند۔ ص[۴۳] فَظَلْتُمْ۔ ب۔ صیغہ فَظَلَلْتُمْ بودہ جمع مذکر حاضر ماضی معروف مضاعف از سَمِعَ بقاعدۂ عرب کہ از دو حرف تضعیف یکے را گاہے حذف میکنند لام اول را حذف کردند گاہے فَظِلْتُمْ میگویند بکسر ظا بنقل حرکت لام اول بظا۔ ص[۴۴] قَرْنَ۔ ب۔ حسب بیان بعضے مفسّرین در اصل اِقْرَرْنَ بودہ حسب قاعدۂ مذکورہ اِنْفَارا اے اول را بعد نقل حرکتش حذف کردند حاجت ہمزۂ وصل نماندہ لہٰذا بیفتاد قَرْنَ شد و در بیضاوی یک توجیہ آں قِرْنَ مثل خِفْنَ از قَارَ یَقَارُ مثل خَافَ یَخَافُ، و معنی آں مقارب بمادّۂ قرار نوشتہ۔ ص[۴۵] حُجُرَاتُ۔ ب۔ جمع حُجْرَۃٌ است در واحد عین ساکن است و در جمع حسب قاعدہ کہ عین فُعْلٌ بالضم مونث و فُعْلَۃٌ را بوقت جمع بالف و تا ضمّہ می دہند جیم را ضمّہ دادند فتح ہم دریں صورت جائز ست و در فِعْلٌ بالکسر مونث و فِعْلَۃٌ چوں کِسْرَۃٌ عین را کسرہ می دہند و گاہے فتحہ و در امثال تَمْرَۃٌ تَمَرَاتٌ گویند بفتح عین برائے تعلیم ایں قاعدہ ایں صیغہ نوشتہ شد

ترجمہ مع تشریح۔ اکتالیسواں[۴۱] صیغہ اَلتَّنَادِ ہے کہ اَلتَّنَادِیْ باب تَفَاعُلْ کا مصدر ہے اصل میں اَلتَّنَادُیُ تھا کہ قاعدۂ معلومہ سے یعنی مناسبت یا کیلئے دال کا ضمہ کسرہ ہو گیا ہے اور یا پر ضمہ ثقیل ہونیکی وجہ سے یا ساکن ہو گئی اور معرف باللام کی آخری یا کو حذف کر دینے کے قاعدہ سے یا حذف ہو گئی اَلتَّنَادِ ہوا۔ بیالیسواں[۴۲] صیغہ دَسّٰہَا ہے کہ صیغہ دَسّٰی ہے جو اصل میں دَسَّسَ تھا باب تفعیل کے حرف مشدّد کے بعد کے حرف کو حرف علت الف سے بدل دیا اکثر عرب ایسے کرتے ہیں دَسّٰی ہوا۔ اسکے آخر میں ضمیر مفعول ہا بڑھانے سے دَسّٰہَا ہو گیا ہے تینتالیسواں[۴۳] صیغہ فَظَلْتُمْ ہے کہ اصل میں ظَلِلْتُمْ تھا مضاعف کے باب سَمِعَ سے ماضی معروف کا جمع مذکر حاضر ہے۔ عرب کے اس قاعدہ سے کہ دو حرف مکرر سے کبھی ایک کو حذف کرتے ہیں پہلی لام کو حذف کر دیا ہے پس ظَلْتُمْ ہوا۔ اس پر فا داخل ہونیکے بعد فَظَلْتُمْ ہوا۔ اور کبھی لام اول کا کسرہ ظا میں نقل کر کے لام اول کو حذف کرتے ہیں اور ظَلْتُمْ کو فَظِلْتُمْ پڑھتے ہیں۔ چوالیسواں[۴۴] صیغہ قَرْنَ ہے بعض مفسّرین کے بیان کے مطابق یہ قَرْنَ اصل میں اِقْرَرْنَ تھا قَرَارٌ مصدر سے امر حاضر معروف کا صیغہ جمع مؤنث حاضر ہے قاعدۂ مذکورہ کے مطابق کہ عرب حرف مکرر سے ایک کو حذف کرتے ہیں پہلی را کی حرکت کو قاف میں نقل کر کے را کو حذف کر دیا اِقَرْنَ ہوا پھر ضرورت نہ رہنے کی وجہ سے ہمزۂ وصل ساقط ہو گیا ہے قَرْنَ ہوا۔ اور بیضاوی میں اس کی ایک توجیہ یہ کی ہے کہ خَافَ یَخَافُ کے وزن پر قَارَ یَقَارُ سے قِرْنَ خِفْنَ کے وزن پر ہے یعنی اِجْتَمِعْنَ یعنی تم جمع رہو پس یہ معنی بھی قَرْنَ کے معنے کا قریب ہیں کیونکہ قَرْنَ برقرار رہنے کے معنی میں ہے۔ پینتالیسواں[۴۵] صیغہ حُجُرَاتُ ہے یہ حُجْرَۃٌ کی جمع ہے واحد میں عین کلمہ جیم ساکن ہے اور حُجُرَاتُ میں اس قاعدہ سے کہ فُعْلٌ اور فُعْلَۃٌ کی جمع الف و تا سے لاتے وقت عین کلمہ کو پیش دیا جاتا ہے جیم کو پیش دیدیا اور اس صورت میں جیم کو زبر دیکے حُجَرَاتُ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور فِعْلٌ و فِعْلَۃٌ بالکسر کی جمع الف و تا سے لانے وقت عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں اور کبھی فتحہ بھی دیتے ہیں مثلاً کِسْرَۃٌ کی جمع میں کِسِرَاتٌ اور کِسَرَاتٌ دونوں پڑھتے ہیں اور تَمْرَۃٌ بالفتح اور اس کے مانند دوسرے الفاظ کی جمع الف و تا سے لاتے وقت عین کلمہ میں زبر پڑھتے ہیں یعنی تَمَرَاتٌ کہتے ہیں۔ اسی قاعدہ کی تعلیم کیلئے میں نے حُجُرَاتٌ صیغہ کو لکھا ہے۔ مصنفؒ نے خاتمہ میں قرآن مجید کے کل پینتالیس[۴۵] صیغے بیان فرمائیں تلاوت قرآن کے وقت ہر مشکل صیغوں میں غور کر کے ٹھیک کر لینا چاہیئے کہ وہ کونسا صیغہ ہے اگر قرآن و حدیث کے مشکل صیغے حل نہیں ہوئے تو علم صرف پڑھنے کا فائدہ ہی حاصل نہیں ہوا افسوس آج کل کے طلبہ صرفی اور نحوی خامیوں کی بنا پر دل بدن کمزور ہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ ایں رسالہ بانجام رسید بفضلہٖ جَلَّتْ آلَاؤُہٗ محتوی بر قواعدے شدہ کہ نافع مبتدی و منتہی است بالخصوص باب افادات و خاتمہ مشتمل بر فوائدیست کہ اکثر کتب صرف ازاں خالی ست و ادراک آں نہایت نافع مقصود بالذات از تحصیل علم صرف علم قرآن مجید ست و در خاتمہ صیغ قرآن مجید مذکور شدہ کہ ادراک اکثر آں بے مراجعت کتب تفسیر دشوار ست ازیں انفع چہ خواہد بود و بہمیں جہت و بسبب اختتام ایں رسالہ در ۱۲۷۶ھ نامش عِلْمُ الصِّیغہ گذاشتہ آمد و بسبب ظہور ایں قوانین جزیلۃ التحقیق بپاس خاطر شفیق حقیق حافظ وزیر علی صاحب سلمہ ربہ المواہب ملقب بقوانین جزیلۂ حافظیہ کردہ شد خدائے تعالیٰ قبول فرماید و حقیر گنہگار نامہ سیاہ تباہ روزگار را از مکارہ دنیویہ برآوردہ عافیت نامہ عنایت فرمودہ بر آستانہ خود و آستانہ حبیب خود برساند و محبی محسنی شفیقی حافظ وزیر علی صاحب باعث تصنیف ایں کتاب را بہمہ وجوہ مُرَفَّہُ الْحَالِ و مَقْضِیُّ الْمَرَامِ و فائز بمرادات دینی و دنیوی دارد۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ

ترجمہ مع تشریح۔ خدا کا شکر کہ یہ رسالہ ختم ہوا اس خدا کی مہربانی سے جسکی نعمتیں بڑی بڑی ہیں۔ اور یہ رسالہ ان قاعدوں پر مشتمل ہوا جو مبتدی اور منتہی دونوں کو نافع ہیں خاص کر کے افادات کا باب، اور خاتمہ ان فوائد پر مشتمل ہیں کہ فن صرف کی اکثر کتابیں ان سے خالی ہیں اور ان فوائد کو جاننا نہایت مفید ہے۔ علم صرف پڑھنے کا مقصود بالذات قرآن جاننا ہے اور خاتمہ میں قرآن مجید کے وہ صیغے مذکور ہوئے کہ ان کا سمجھنا تفسیر کی کتاب دیکھے بغیر دشوار ہے۔ اس سے زیادہ نفع کی بات کیا ہوگی۔ اس کتاب کے قرآن کے مشکل صیغوں پر مشتمل ہونیکے سبب، نیز ۱۲۷۶ھ ہجری میں ختم ہونیکی بنا پر اس کا نام علم الصیغہ رکھا ہے اور زیادہ تحقیق والے ان قواعد کا ظہور میرے واقعی مہربان حافظ وزیر علی صاحب (خدا انکو محفوظ فرماویں) کی دلجوئی کے خیال سے ہونیکی بنا پر ان قواعد کا نام قوانین جزیلہ حافظیہ رکھا گیا ہے حق تعالیٰ قبول فرماویں۔ اور گنہگار حقیر سیاہ عمل نامہ اور برباد زمانہ کو دنیوی برائیوں سے نکالکے پوری عافیت بخشش فرماکے اپنے دربار اور اپنے حبیب کے دربار پہ پہونچائیں۔ میرے دوست میرے مہربان حافظ وزیر علی صاحبکو جو اس کتاب کی تصنیف کا سبب بنے ہر طرح خوشحال اور مقصود دار اور دینی اور دنیوی مرادات کے ساتھ کامیاب رکھیں آمین۔ اور ہماری آخری دعا یہ ہے کہ سب تعریفیں اس خدا کیلئے مخصوص ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور درود وسلام نازل ہو خدا تعالیٰ کے حبیب پر جو تمام پیغمبروں کے سردار ہیں اور انکے آل واصحاب سب پر بھی درود وسلام نازل ہو۔ آمین۔

تنبیہ:۔ جُمَّل والے قاعدے سے علم الصیغہ کے حروف کا عدد نکالنے کے بعد بارہ سو چھہتر ۱۲۷۶ ہوتا ہے اور اسی ہجری میں اس رسالہ کا اختتام ہوا تھا لہذا تاریخی نام علم الصیغہ تجویز ہوا۔ نیز قرآن حکیم کے مشکل صیغوں پر مشتمل ہونیکی وجہ سے اس رسالہ کا نام علم الصیغہ تجویز ہوا۔ قد فرغت عن الترجمۃ وتشریحہا مع توضیحہا قبیل العصر یوم الاحد الثالث عشر من شہر ربیع الاول سنۃ ست وثمانین بعد الالف وثلثمائۃ من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف الف صلوۃ وتحیۃ۔ وانا الراجی رحمۃ ربی الکریم المدعو محمد ابراہیم غفرلہ الرحیم ولوالدیہ واساتذتہ ومشائخہ ٭

قدیمی کتب خانہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۔ آرام باغ۔ کراچی ۱

طابع تشکیل پریس کراچی